

مکتبہ شریفہ دارالعلوم دیوبند
مکتبہ شریفہ دارالعلوم دیوبند

لطائفِ اشرافی

حسبِ طاق
بہرِ وقت و منہ و کلام
پیشکش ہر روز و ہر وقت

بہرِ حکمت اشرافیہ پاکستان



مکتبہ شریفہ دارالعلوم دیوبند

کتاب مطالعات لطائف مذکورہ الامام شہداء انوار سلطان السالکین

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوئی قدس سرہانی رحمہ اللہ

لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی

حسب الارشاد

بدار شرفیت، پر طریقت، حضرت کاج اکاظا القاری ذاکر
نیز محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم

حصہ دوم

ایر حلقہ اشرفیہ پاکستان

مکتبہ سیدنا فی ۱۳/۱۴ فردوس کلونی، کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَحْضَاتِ اِشْرَفِ كِتَابِ

نام کتاب — لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی

ملفوظات طبیبات — شیخ العالم قدوة الکبر حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی

مرتب و مؤلف — شیخ العارفین حضرت مولانا نغمہ ام الدین مینی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر اول — سید الوصلین حضرت الحاج پیر سید ابوالحمد محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ

طبع اول — ۱۲۹۷ھ

ناشر دوم — حضرت الحاج پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرف فی الجیلانی دامت برکاتہم

پیشگفتار — حضرت مولانا الحاج محمد منشا تالیش قصوری اشرفی چشتی سیالوی

مدرس جامعہ نظامیہ وضویہ لاہور (پاکستان)

ناظر — مولانا محمد سلیم قادری شطاری لاہور

طبع دوم — شوال المکرم ۱۴۱۹ قمری / فروری ۱۹۹۹ء میلادی

انتشارات — حلقہ اشرفیہ پاکستان (جسٹری کراچی، لاہور)

0321-4833421

ہدیہ تبریک و تهنیت بحضور پیر طریقت

(دکتر محمد مظاہر اشرف الاثر فی الجیلانی مدظلہ)

از علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد باقناہیہ مرخالق ورب عوالم را کہ برائے ہدایت خلق انبیاء و مرسلین فرستاد، و چون از بعثت سید العالمین و خاتم النبیین ﷺ سلسلہ نبوت منقطع شد برائے راہنمائی مخلوق علماء امت و مشائخ ملت را الٰہی یومنا ہذا برگماشت درود و سلام تا محمد و بر مولائے مکہ معظمہ و آقائے مدینہ منورہ، حبیب رب العالمین و شفیع اللذین و آل و اصحاب و ع و ہادیان ملت اسلامیہ اجمعین۔

اما بعد! لطائف اشرفی در بیان طوائف صوفی ایں کتابیست بس عظیم و از نافع ترین کتبہائے تصوف و سلوک مشتمل بر ملفوظات امام الاولیاء، محبوب یزدانی، سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ، آل صاحب روح ارجمند کہ بروئے طلب مولیٰ و تعالیٰ چنان مستولی گردید و داعیہ محبت الہیہ اور انجمن کشید کہ از تحت شاہی دست برداشت و در راہ طلب حق مردانہ و دروید، رحمت الہیہ اور اچنان و تنگی فرمود کہ اور اسطنت روحانی ارزانی داشت و بر منصب سلطان الاولیاء، فائز فرمود، خلق کثیر از انفس و توجہات عالیہ وے مستفیض شد و دولت ایمان و ثروت تقویٰ و طہارت فرا گرفت و بسبب متابعت حبیب خدا ﷺ و در زمرہ اولیاء منسلک گشت۔

”لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی“ نصایست مرطالبان راہ حق و متلاشیان رشد و ہدایت و نجات دارین را حضرت سلطان ولایت اولای بیان توحید و معرفت و ولایت پرداخت، بعد از اں تعریف مجزہ و کرامت و دلائل اثبات کرامت آورد، از اں بعد شرائط و آداب مرشد و مرید بیان فرمود، در لطیفہ ہفتم اصلاحات تصوف رقم نمود و چنان در دیگر لطائف بیان معرفت راہ سلوک و سلسلہ تربیت، و از کار مختلفہ مثلاً طریق ذکر مشرب قادریہ شطاریہ چشتیہ، نقشبندیہ بیان فرمود، ذکر چہارہ خانوادہائے صوفیہ مشہورہ فرمود و در آخر بذکر مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ مشغول گشت۔

دریں زماں بعضے از مردمان بے خبراں یا از معاندین زبان طعن بر تصوف و صوفیہ کرام دراز میکنند و گویند

ب

کہ تصوف بیچ علاقہ باسلام ندارد نعوذ باللہ تعالیٰ من امثال ہذا الخرافات و سبب طعن ایں است کہ صوفیہ کاملین و اصحاب حال درین زمان مثل کبریت احمر اقل قلیل اند، و بسیاری از مردمان متصوفین لباس صوفیہ پوشیدہ بر منہ مشیت نشسته اند و مصداق "بدنام کنندگان نکونامے چند" گشتہ اند، بہرہ از علم و عمل و اتباع سنت ندارند و دعوائے مشیت می کنند۔

اصل تصوف از قرآن و حدیث مستطاب است، کد ام کس می تواند کہ انکار اہمیت اخلاص و احسان نماید؟ حالانکہ مقصد تصوف تحصیل مقام اخلاص و احسان است لا غیر، کسے کہ تحقیق ایں سخن خواہد باید کہ مطالعہ الاعتراف از امام ابو بکر بن ابی اسحاق کلابازی و کتاب الملغ از شیخ ابو نصر عبد اللہ بن علی سراج طوسی سراج در سالہ قشیریہ از امام ابو القاسم قشیری و قوت القلوب از ابو طالب مکی و کشف الجوب از سیدنا علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش و فتوح الغیب از سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی، عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین عمر سرودی و مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی در سالہ مبارکہ مقال عرفاء باعز از شرع و علماء، از امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ و قد است اسرار ہم و قد است اسرارنا با سرار ہم۔ کد ایں حقیقت روشن تر از آفتاب گردو کہ تصوف عبارت از روح اسلام و لب لباب قرآن و حدیث است۔

ایں فقیر ہدیہ تبریک و تہنیت می نماید حضور پیر طریقت حضرت دکترا سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہ امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان بر تحصیل ایں درنایاب بصر فزکشیہ و طبع ایں گوہر گراں مایہ، اللہ تعالیٰ از جانب طالبان راہ خود اور اجر جمیل و جزائے جزیل ارزانی فرماید، اولاً ایں در مکنون را شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت سیدنا شاہ علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ طبع نموده ہدیہ طالبین صادقین کردو برائے طباعت ایں کتاب دو سال در دہلی اقامت ورزید، جزاہ اللہ تعالیٰ جزاء حسنا و افاض علینا من فیوضہ و برکاتہ رضی عنہ و عنا بوسیلتہ۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری

22- ذوالحجہ 1419ھ

خادم طلبہ حدیث شریف

10 مارچ 1999ء

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (پاکستان)

ج

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۹	لطیفہ بست سوم و تعین مقام و	۸۰	سوم اولیاء اہل کشف	۱	لطیفہ شانزدہم در بیان معنی کلمات
"	نزول رایات اشرفی	۸۱	مطلع اول، کوکب اول دوم، سوم	"	از شیطیات
۱۰۱	کیفیت نقل سحرگان کز زندہ را	۸۲	مطلع دوم، کوکب اول	۱۰	ذکر حضرت منصور علّاج و نبذی از
"	بطور میت کردہ	۸۶	کوکب دوم در نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	"	احوال خواہراو
۱۰۱	برائے نماز آورده بودند و اظهار کرت	۸۶	مطلع سوم، کوکب اول در ایمان	۲۱	لطیفہ ہفتم در بیان آداب صحبت
۱۰۱	کیفیت رسیدن حضرت مقام ظفر آباد	۸۹	لطیفہ بست و دوم در بیان ترک	"	وزیارت مشائخ و قبور ایشان
"	و اعتراض کردن حاسدین	"	اوزنگ سلطنت	۲۰	لطیفہ ہشتم در بیان معانی زلف
۱۰۲	کیفیت خواب شیخ کبیر و سرپوری	۹۰	کیفیت الدین حضرت قدوة الکبراء	"	و خال و امثال او
"	و حصول بیعت و اظهار خرق عابد	"	و ذکر ولادت شریف و شستن	۲۴	لطیفہ نواز دہم در بیان معانی آیات
"	حاجی چراغچای و حضرت قدوة	"	بر تخت سلطنت	"	متفرقہ در محکلات متصوفہ کز انا فاعمل
"	الکبار رحمۃ اللہ علیہما	۹۱	کیفیت دوم تحصیل علوم	"	مختلفہ صادر شدہ
۱۰۳	کیفیت تشریف آوردن در بلدہ	۹۱	کیفیت سوم بہنگام سلطنت	۲۵	لطیفہ ہستم در بیان سماع و استماع
"	جو پور و مریشدن شاہنواگان و	۹۲	کیفیت چہارم در عبادت و تعلیم	"	بنزائیسر
"	ملاقات از ملک العلماء قاضی شہاب	"	از حضرت خضر علیہ السلام	۲۶	نغمہ اول در بیان استدلال اباحت
"	الدین دولت آبادی	۹۲	کیفیت پنجم سلطنت از بشارت خضر علیہ السلام	"	سماع
۱۰۶	کیفیت رسیدن در مقام روح آباد	۹۳	کیفیت ششم رسیدن بمقام بخارا و	"	از آیات و حدیث بقانون اصحاب اقوال
"	و اظهار کرامت و مقابلہ از کمال	"	ملازمت حضرت مخدوم جہانیان	۵۳	نغمہ دوم در بار اقوال مشائخ صوفیہ
"	جوگی و تعمیر خانقاہ	۹۳	کیفیت ہفتم رسیدن بمقام دلی شریف	"	متقدمین بر اشتغال سماع از کبار الکاملین
۱۰۸	لطیفہ بست و چہارم در بیان دین	"	دہبار و گزاردن نماز جنازہ حضرت	۴۸	خاتمہ لطیفہ بستم
"	امراء و سلاطین فقر و مساکین را تقریباً	"	شرف الدین یحیی امیری حسب صیت	۴۹	لطیفہ بست و یکم در بیان مسئلہ اختیار و
۱۰۸	مناقب سیف خان	۹۵	کیفیت ہشتم رسیدن بحضرت مخدومی	"	قدیریہ خیر و شر و بعضی عقائد صوفیہ
۱۱۵	لطیفہ بست و پنجم در بیان ایمان و دلائل	"	شیخ علاء الدین مقام بند و شریف و	۸۰	صنف اول اہل ایمان لعین
"	اثبات صانع و ازلیہ ابدیت اصول شریعت و	"	حصول بیعت و یافتن خطاب جہانگیر	۸۰	صنف دوم علماء اہل اختیار و صنف
"	طریقت	"			

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۸۰	معاینه دهم جبل القدرم زیارت قدم	۱۴۰	صنف چهارم در بیان فرق جبریه	۱۲۰	بیان سه نوع کفر
"	حضرت آدم علیه السلام	۱۴۱	صنف پنجم در بیان فرق جهمیه	۱۲۳	لطیفه بست و ششم در بیان ارباب نظر و
۱۸۰	معاینه دوازدهم لبر و لغد و شریف	۱۴۱	صنف ششم در بیان فرق مرجیه	"	اصحاب کشف و عیال
۱۸۰	معاینه سیزدهم ملک و کوه قاف	۱۴۳	لطیفه سی و چهارم در بیان فوائد	۱۲۹	لطیفه بست و نهم در بیان دلائل الوجود
"	سند سکنری و اسکندریه	"	سفر و شتر الطآن	۱۳۵	ذکر علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین
۱۸۱	معاینه چهارم مدینه الاولیاء و	۱۴۵	ذکر اسباب سفر	۱۳۷	تاویل سده وحدت الوجود و از قول محی الدین
"	کوه ابواب و جزیره طلسم	۱۴۶	لطیفه سی و پنجم در بیان غرائب	۱۵۰	لطیفه بست و ششم در بیان توبه
۱۸۲	معاینه پانزدهم ولایت جهنم و	"	روزگار و عجایب آثار	"	ذکر فردی که بدست پیری ارادت حاصل کرد
"	ولایت خنقاق	۱۴۷	معاینه دوم جزیره صیف	۱۵۲	طریق توبه و انابت اصحاب طریقت
۱۸۳	معاینه شانزدهم کوه قرون در	۱۴۷	معاینه سوم نواحی اطلاق بشهر	۱۵۳	تفصیل گناهان کبیره
"	نواحی عراق و دلاقی از شیخ عبداللہ	"	که در آن همه عورت بودند نمرود	۱۵۴	لطیفه بست و نهم در معرفت نماز
۱۸۴	معاینه هفدهم جبل البه و خلاف	۱۴۱	معاینه چهارم راه سیلان و دعوت	۱۵۷	لطیفه سی ام در بیان معرفت روزه
"	بخشیدن درویش را	"	کردن شاه موران حضرت قدس الکبر	۱۵۹	لطیفه سی و یکم در بیان زکوة
۱۸۵	لطیفه سی و ششم در طریق اطعم و	۱۴۸	معاینه پنجم ملاقات از درویشان	۱۶۱	لطیفه سی و دوم در بیان حج و زکوة
"	ضیافت کرام و فوائد بعضی ماکولات	"	متوکل جبل الفتح	۱۶۲	حکایت جولان که از حج ظاهری محروم
"	و مشروبات	۱۴۸	معاینه ششم مردمان یکپایان	"	مانده بود
۱۸۶	فائده خوردن طعام عشاء و پیشه لونی	۱۴۸	معاینه هفتم مقام گلبر که شریف	۱۶۳	کیفیت جولان که بمقام مناجان خود
۱۸۷	آداب خوردن طعام	۱۴۹	معاینه ششم مقام بیت المقدس و	"	قربان کرده بود
۱۸۷	ذکر آنکه بوسیدن طعام ممنوع است	"	زیارت مقابر انبیاء علیهم السلام	۱۶۵	ذکر جہاد صوری و معنوی
۱۸۹	ذکر زینکد فرزند خود را بحضرت	۱۴۹	معاینه نهم مسجد دمشق که دوازده	۱۶۸	فضائل نماز جمعه
"	غوث الثقلین سپرده بود	"	هزار محراب دارد	۱۶۹	لطیفه سی سوم در بیان اوصاف
۱۸۹	ذکر گوشت خرگوش که بزرگ خورد	۱۴۹	معاینه دهم کوه لبنان و کوه نهاند و	"	امت که متفرق شده اند
۱۹۰	ذکر کرامت حضرت قدس الکبر و بخت بادشاہ	"	از ابلیس سوال جواب حضرت قدس الکبر	۱۷۰	صنف سوم در بیان اوصاف خارجیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	شرف دہم در ذکراہ ربیع الاول	۲۰۷	شرح حدیث حبیب الورد ملعون	۱۹۱	ذکر چلہ نشینی حضرت قدوة الکبر
۲۳۱	شرف یازدہم در ذکراہ ربیع الثانی	"	تارک الورد ملعون	۱۹۱	ذکر ماکل و مشارب حضرت علیہ السلام
۲۳۱	شرف دوازدهم در ذکراہ جمادی الاول	۲۰۸	شرف اول در ادعیہ کہ وقت صبح	۱۹۲	حکایت نے کہ عورت عزیزے کو پسند
۲۳۱	شرف سیزدهم در ذکراہ جمادی الثانی	"	میخوانند	"	کرده بود و حق تعالیٰ نعم البدل آن داد
۲۳۱	شرف چهاردم در ذکراہ رجب	۲۱۴	شرف دوم در ذکر مسبغات عشر	۱۹۶	ذکر ہر لہیہ حضرت جبرائیل بحضرت
۲۳۲	شرف پانزدہم در ذکریلہ الرفاعی	۲۱۵	شرف سوم در بیان نماز اشراق	"	صلی اللہ علیہ وسلم آورده بودند
۲۳۲	شرف شانزدہم در ذکراہ شعبان	۲۱۷	ذکر نماز استسقاء	۱۹۷	صفت پیاز و کشنیر و سبغول و ہلیلہ
۲۳۳	شرف ہفدهم در ذکراہ رمضان و	۲۱۸	ذکر نماز استخارہ	"	ورغن زیتون و انجیر و میوز
۲۳۳	در ذکر تراویح و تسبیحات	۲۱۹	ذکر نماز استجاب نماز شکر النہار	۱۹۸	صفت خرما و امرو و چنار و ماہی و خرپڑہ
۲۳۴	شرف ہجدهم در ذکر شب قدر	۲۲۰	نماز شکرانہ والدین و نماز چاشت	"	و طریق خوردن مع دیگر خواص صفت
۲۳۵	ذکر نماز شب قدر حسب معمول	۲۲۰	شرف چہارم نماز زوال و پیشین	"	باد بخان و کدو و انار و انجور
"	مشایخ کرام	۲۲۱	شرف پنجم در بیان نماز دیگر	۱۹۹	لطیفہ سی و ہفتم در شرائط اعتکاف
۲۳۶	فصل در ذکر شب فطر و روز عید فطر	۲۲۱	شرف ششم در بیان نماز شام	"	معنی خلوت و عزلت و بیان تجرید
۲۳۶	شرف نوزدہم در ذکراہ شوال	۲۲۲	شرف ہفتم در بیان نماز خفتن	"	تفرید و فوائد نباتات
۲۳۶	شرف بیستم در ذکراہ ذی الحجہ	"	کرامت عجیب حضرت قدوة الکبریٰ	۲۰۱	ذکر خلوت و عزلت و طریق چلہ نشینی
۲۳۷	لطیفہ سی و ہفتم در بیان عشق و	۲۲۳	ذکر صلوة السعادت	۲۰۲	حکایت درویش چلہ کشی مکار
"	مراتب او	۲۲۴	ذکر نماز تہجد و فضائل او	۲۰۳	نکتہ عجیب میان مولیٰ و بندہ روز
۲۳۸	ذکر عشق و محبت با مقام مختلفہ	۲۲۵	ذکر اوقات خواب	"	حساب خواہد شد
۲۳۹	ذکر طبقہ ہائے ارباب محبت	۲۲۶	شرف ہشتم در ماہ محرم و ذکر شہادت	۲۰۴	ذکر آیام الرعین و انصرام او، شرائط
۲۴۱	لطیفہ چہلم در بیان درع و زہد و تقویٰ	۲۲۷	ذکر روزہ عاشور و اعمال معمول مشایخ	"	اعتکاف
۲۴۲	لطیفہ چہلم و یکم در بیان توکل و	۲۲۸	ذکر شہادت حسین علیہ السلام و ثواب گریہ	۲۰۵	طریق تعلیل غذا و طبی کردن
"	تسلیم و رضا و ذکر خوف و	"	بیاد مصائب شان	۲۰۶	لطیفہ سی و ہشتم در بیان خائف صبح و شام
۲۴۲	رجاء	۲۳۰	شرف نہم در ذکراہ صفر	"	و صلوات خمسہ اہل اسلام و نوافل ادویہ مشہورہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۱۸	شرف یازدهم در بیان دواب	۲۴۱	شرف دوم در مبارک رسول علیه السلام	۲۴۴	حکایت برسیل ارباب توکل
۳۱۸	در بیان وفات اوصی الله علیه و سلم	۲۴۳	شرف سوم در بیان بعضی احوال او	۲۴۵	لطیفه چهل و دوم در بیان تعبیر خواب
۳۱۹	شرف هفدهم در بیان اسلحه و	"	که بعد از اودت ظهور یافته بجهت نیست	۲۴۶	ذکر خواب گوناگون
"	ثواب اوصی الله علیه و سلم	۲۸۰	شرف چهارم در بیان جهاد اوبالکفار	۲۴۷	لطیفه چهل و سوم در بیان نخل و سخاوت
۳۲۲	شعبه اول در ذکر زید بن حسن	"	و اثنای حفظ او در جنگ	"	ورزق و ذخیره
۳۲۳	شعبه دوم در مناقب حسن بن علی	۲۸۹	شرف پنجم در بیان حج و عمره وی علیه السلام	۲۴۸	لطیفه چهل و چهارم در بیان مجاهده و
۳۲۴	شعبه سوم در ذکر عبد الله بن محض	۲۹۳	شرف ششم در بیان سلمه اوستی علیه السلام	"	ریاضت و در بیان تفاوت و سعادت
۳۲۷	ذکر عقب شهید ابی عبد الله الحسین علیه السلام	۲۹۴	شرف هفتم در بیان اوصاف صوری	۲۵۲	لطیفه چهل و پنجم در رسوم خلق و مزاج
۳۲۷	شعبه اول در عقب امام	"	حضرت صلی الله علیه و سلم	"	مستحق معامله
"	زین العابدین رضی الله عنه	۲۹۵	شرف هشتم در بیان اوصاف معنوی	۲۵۳	لطیفه چهل و ششم در بیان تذکره و وعظ
۳۲۸	سلسله سادات بخشیه	"	حضرت صلی الله علیه و سلم	"	حسن خلق
۳۲۹	شعبه دوم در عقب امام محمد باقر	۳۰۵	شرف نهم در بیان معجزات او علیه السلام	۲۵۶	لطیفه چهل و هفتم در بیان مؤمن و مسلم
"	رضی الله تعالی عنه	۳۰۸	شرف دهم در بیان ازواج او علیه السلام	۲۵۸	لطیفه چهل و هشتم در بیان امر معروف
۳۲۹	شعبه سوم در عقب امام جعفر	۳۱۰	شرف یازدهم در بیان ذکر اولاد او	"	و نهی منکر.....
"	صادق رضی الله عنه	"	صلی الله علیه و سلم	۲۶۰	حکایت دانشمند دهلوی
۳۳۰	شعبه چهارم در عقب امام موسی	۳۱۰	شرف دوازدهم در بیان نبات	۲۶۱	لطیفه چهل و نهم در بیان معرفت امامت
"	کاظم رضی الله عنه	"	نبی صلی الله علیه و سلم	"	و ترک علائق
۳۳۰	شعبه اول پنج تن که اولاد ایشان	۳۱۴	شرف سیزدهم در بیان اعمام و عمات	۲۶۲	لطیفه پنجاهم در بیان نفس و روح قلب
"	قلیل اند	"	او، صلی الله علیه و سلم	"	و قبض ارواح.....
۳۳۰	شعبه دوم متوسطان در عقب زین	۳۱۶	شرف چهاردهم در بیان موالی و خدام	۲۶۶	لطیفه پنجاه یکم در بیان ذکر طبل و علم و
۳۳۱	شعبه سوم کثیران از اولاد امام موسی	"	او صلی الله علیه و سلم	"	زنبیل گردانیدن
"	کاظم رضی الله تعالی عنه	۳۱۷	ذکر در رسولان او صلی الله علیه و سلم	۲۷۰	لطیفه پنجاه دوم در بیان نسبت نبوی و مشن
۳۳۲	شعبه چهارم در عقب امام علی رضا	۳۱۷	ذکر در کتاب او صلی الله علیه و سلم	"	هفته شرف شرف اهل دلیان نسبت نبوی

فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶۷	ذکر شیخ اومدالین صہبانی و فضل	۳۳۷	تذکرہ ہفتم در مناقب حضرت امام حسین	۳۳۲	شعبہ پنجم در عقبات امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
"	الدین خاقانی	"	شہید کربلاء رضی اللہ عنہ	۳۳۲	شعبہ ہشتم در ذکر امام علی ہادی رضی اللہ عنہ
۳۶۸	ذکر حضرت نظامی گنجوی رحمۃ اللہ تعالیٰ	۳۳۹	تذکرہ ہشتم در مناقب حضرت امام زین	۳۳۲	شعبہ ہفتم در ذکر امام حسن ذکی رضی اللہ عنہ
۳۶۹	ذکر شیخ کمال خجندی و مولانا	"	العابدین رضی اللہ عنہ	۳۳۳	شعبہ ہشتم در ذکر امام محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ
"	شیرین مغربی	۳۵۰	تذکرہ نہم در مناقب حضرت امام محمد	۳۳۳	لطیفہ پنجاہ و سوم در ذکر خلفاء الراشدین
۳۷۰	ذکر خواجہ حافظ شیرازی و سلطان	"	باقر رضی اللہ عنہ	"	و بعضی صحابہ تابعین و ائمہ اثنا عشر
"	الشعرا امیر خسروی دہلوی	۳۵۱	تذکرہ دہم در مناقب حضرت امام جعفر	"	رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۳۷۱	ذکر حسن بکری شاعر نامی	"	صادق رضی اللہ عنہ	۳۳۳	تذکرہ اول در مناقب امیر المومنین حضرت
۳۷۲	لطیفہ پنجاہ و دوم در رد و بر خوارق	۳۵۲	تذکرہ یازدہم در مناقب امام موسیٰ بن جعفر	"	البکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۲	کرامت اول قصبہ پانڈلو،	۳۵۳	تذکرہ دوازدهم در مناقب حضرت	۳۳۶	تذکرہ دوم در مناقب امیر المومنین حضرت
۳۷۳	کرامت دوم، سوم، چہارم و پنجم	"	علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	عمرفاروق رضی اللہ عنہ
"	شدن	۳۵۶	تذکرہ دہم در مناقب حضرت امام محمد	۳۳۸	تذکرہ سوم در ذکر عقوبات فرقتہ رو فیض
۳۷۴	کرامت پنجم مقام کاپلی، کرامت ششم	"	تقی رضی اللہ عنہ	۳۳۸	در سخ شدن شخص بیاعتہ ابانت
"	و ہفتم و ہشتم	۳۶۱	لطیفہ پنجاہ و چہارم در ذکر بعضی	"	شیخین رضی اللہ عنہما و قصہ نادرہ
۳۷۵	کرامت نہم، دہم، در احمد آباد	"	شعرا کہ از مشرب صافی صوفیہ و	۳۳۹	حکایت عجیبہ
۳۷۶	کرامت یازدہم بایسید علی در اعراض	"	طائفہ علیہ شہرتی داشتہ اند	۳۴۰	تذکرہ چہارم در مناقب حضرت امیر
"	خطاب جہانگیری	۳۶۱	ذکر رودکی شاعر	"	المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۳۷۸	کرامت دوازدهم در احمد آباد، تکلم	۳۶۲	ذکر حکیم سنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۱	تذکرہ پنجم در مناقب حضرت علی المرتضیٰ
"	از حضرت خضر علیہ السلام	۳۶۳	ذکر شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ	"	رضی اللہ عنہ
۳۷۸	کرامت سیزدہم در روم شیخ الاسلام	۳۶۴	ذکر شیخ شرف الدین مصلح الدین	۳۴۲	ذکر ظہور اعجاز عجیبہ از حضرت علی کہ شدہ
"	رومی	"	السعدی الشیرازی	۳۴۲	ذکر کرامت عجیبہ حضرت علی نقی رضی اللہ عنہ
۳۷۹	کرامت چہار دہم در روم خاص	۳۶۴	ذکر شیخ فخر الدین المشہر بالعراقی	۳۴۶	ذکر عقوبت خوارج
"	محل بادشاہ	۳۶۶	ذکر امیر حسینی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۶	تذکرہ ششم در مناقب امام حسن رضی اللہ عنہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۱۰	لطیفہ ششم در بیان صدور لجئے نفاس اشفاق	۳۸۵	مقام چہارم قصبہ انہونہ و قصبہ سبہیہ و سدھور	۳۷۹	کرامت پانزدہم وعدہ بسنت فرزندال.....
۳۱۲	تمت	۳۸۷	ذکر دعوت حمیدی و عمل تلخیر مرغ	۳۷۹	لطیفہ پنجاہ ششم در بیان توفیق مقام و تقلید ولایت
۳۱۳	رسالہ کوائف اشرفیہ از سید فخر الدین اشرفی دہلوی	۳۸۸	ذکر شرف انتم یا عظیم	"	ذکر قبول کردن حضرت قدوة البحراء سید عبدالرزاق نورالعین رابشر
۳۱۳	خلیفہ حضرت حاجی سید محمد علی حسین اشرفی سمنانی	۳۸۹	ذکر دعائے بشیخ معموکل	"	فرزندی
۳۱۳	مقدمہ در بیان سجادہ نشینی حضرت نورالعین قدس سرہ	۳۹۰	اختتام دعائے بشیخ و ذکر اوضاع عرش و کرسی و ملائک و منازل و	"	ذکر مدت عمر حضرت نورالعین
۳۱۶	شجرہ منظومہ	"	حروف ام عظم	۳۸۱	ذکر نذر گزار میدان نواب سیف خال پرگنت.....
۳۲۳	شجرہ نسب سجادہ نشینان حضرت سید عبدالرزاق علیم الرحمۃ	۳۹۱	نقشہ اوضاع عرش و کرسی	"	ذکر در تعظیم اولاد اکابر
۳۲۵	تجۃ الذاکرین تصنیف حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ :	۳۹۶	ذکر بعضہ افسونہائے ہندی بجمت دفع زہر مار و غیرہ	۳۸۲	لطیفہ پنجاہ ہفتم در بیان رایا اشرفی مقام اول در خط او در واژه روح آباد
		۴۰۶	لطیفہ پنجاہ ہفتم در بیان تنزیل فیض الہی و فضل لامتناہی	۳۸۳	مقام دوم در قصبہ رودلی و ملاقات مولانا کریم الدین
		۴۰۷	مادہ تاریخ وفات سید اشرف جہانگیر سمنانی اشرف المومنین	"	مقام سوم در باب الہی متوعرف روضہ گانوں.....
		۴۰۷	ذکر آمدن مردان ابدال و اوتاد.....	"	
		۴۰۸	ذکر تعمیر روضہ مبارکہ کہ مادہ تاریخ آن عرش اکبر است	۳۸۴	
		"		"	

و ساز دل در نظم و در نظم و در بهت و سه از خوی در شرم و در بهیم و در حاجت فعل است که چون نمی
 صاحب در عالم تکلیف سید میری و وزیر می بالغ حال ایشان نشد قال بعضی العلماء الکلیف
 سطح الشکون تکلیف عبارت است از اقامت محققان در محال کمال و بدیهه عالی وصال و در
 منتهمان در محکامه و وصول و تلویح در جبهه بایان است از منازل راه مهتر موسی علیه السلام که
 بود که تجلی بر کرم طور شدش و او از دست رفت و حبیب علیه السلام شکمن بود از مکه تا قباب توسل
 در تجلی رفت از حال بخت مشغولی که از دست رفت از جبهه جامه و در غمها کشید از صبح تا
 شام و بود آن سر کوه و بیشه داده و بود این تانه و مجلس بیاده و در از از تکلیف آن نیست که
 بنده تغییر نشود آنکه بشریت باقی است تغییر پذیرد و لیکن مراد از تکلیف آنست که آنچه بر او حقیقت
 کشاید هرگز آن پوشیده نگردد بلکه زیاده و آوده آید بیست تا بهتر درسی باید که جایستی
 اگر بوی بازمانی مرد آن رهستی و تلویح و مجلس نیست اما صاحب فصوص رضی الله عنه
 میگوید صاحب تلویح فصل انداز از باب تکلیف چنانچه در لطفه اصطلاح گذشت و آن محمول
 بقدماء چند است حضرت قدوة الکمر السیفر بودند که طحیات از صاحب سکر خیر که
 همانم تلویح است و مقامات از اهل صحوریز که خواص تکلیف است و دیگر حرفیان بزم سکر و ستی
 دندیان مجلس نشاء و ستی بیشتر مجردان بودند که بر بستر وصال عیال و آنند چه نقل
 است از حضرت شیخ شرف الدین میری که در مجلس ایشان ذکر می از ملاکت منصور افتاد و می
 عنه فرمودند که دیدم ملاک کردند اگر این فقیر دامن زمانه میبوی در او را ملا میگردی اما
 استفسار کرد که ملاوای در او چه بود گفتند که من او را از رطوح میگردم بعضی یاران حل
 کردند از آنجا نام مقامی است در طریقت که از جمله فردیت بمنقده زوجیت نشاند یا از تفرقه
 بیشتر جمع رسانند و الا اسم بان تلویح میروند اما در این فقیر که شرف است همه یاز و لوح پین
 حل بر طحیات که چون او در وصال حیره موصول میشدی هر بار از راه این خطه بخار شورش
 درونی و در وادی بعد از تریات گفتن بر آسودی و نیز درین تنبیه است که نسبت کمال آن
 حال فرود گرد و نسبت این جامع که مستغرق در بایان لذات و باو می صحرای شهرات اند چه
 نقصانها که بود و لیکن نقصان موجب کمال طائفه کمال بود که هر دین راه شریعت است که خوش
 حلی می همان بعد پس صد هزار تفرقه باشد در خطوط طائفه اول و در شهرات زمره ثانی و
 بیست و یک نسبت به طایفه باخام باشد و کاین مبداء و آن انجام باشد و باید داشت که صوفی
 شیل طحیات واقع نشده است این مقادیر که بایشان طحیات منسوب است نادر است
 میل بود این نسبت کلی نیست بسیار شلخ بردماند که میل صاحب عیال بود ماند و شورش

گفت بعضی
 شناسان تکلیف
 و توفیق شدن
 تلویح است

از طبقه ثانی است گفتندی ابوالغیث است از بیضا بوده که شهرت از شهرهای فارس و
نه حلاج بوده روزی به کان حلاج بود که بوی اتحاد داشته ویرا بکاری فرستاد گفت من روزگار او
بردم با بخت اشارت میکرد بوی نمیدانم که از پنبه جدا میشد ظرف مشغوم بود که پرازیبید داشت
چون از پنبه کشید از روز ویرا حلاج گفتند بین واسطه و در عراق بود با حضرت سید الطائفة
و نوری صحبت داشته و شاگرد عمر بن عثمان می است و موجب رسوائی ایشان نفس عمر بود
چنانکه گذشته شلخ در کاروی مختلف اندیشتری پیدا کرده اند مگر خدتن ابوالعباس عطا و شبلی
شیخ ابو عبد الله حنفی شیخ الوائس سم نصیر اناری و ابوالعباس سرخ بکشتن که رفعا و دوقوی
گفت من نمیدانم که وی چه میگویی و در کتاب کشف المحجوب است جمله متاخران قدس الله روحهم
او را قبول کرده اند و هر چه بنفش از شلخ متقدمان قدس الله روحهم یعنی ردد و طعن اندرین و
بود مروج و عالم مجور اصل شناسد از متاخرین سلطان الطائفة ابوسعید ابوالخیر فرموده است که کسی
در علم و فقه و حدیث و در مشرق و مغرب کسی چون او نبوده و شیخ الاسلام قدس الله سره گفته که من
ویرا ندیدم و سوانفت شرع را و رعایت شلخ را و زو نیز نگفتم شما همچنان کنید که ویرا توقف گزاید
و اما که ویرا به زیر دست تو دارم از آنکه ویرا ندیدم و وی ایام متاخر کسی گفت و گوی که نزد
در صفت محل نگزیده و آنچه افتاد ویرا بی رعایت شرع افتاد و بان همه دعوی هر شبانه و در هر وقت
نارسیک و آن شب که بروز ویرا بشهد وصال سائید پانصد رکعت نماز کرده بود و آنکه گویند که وی
دعوی بیامیزی کرده دروغ است حضرت شبلی زیر بار او را ستاد و گفت او لم یفک و الله العلی
آن قاضی که بکشتن او حکم کرده بود گفت وی دعوی خدائی میکند شیخ شبلی گفت که من بهان میگوم
که او میگفت یک دیوانگی مرا برانده و قتل او را در سر گرفته قال الامام فخر الدین الرازی
ان الله تعالى هو الحق و معرفته هي معرفة الحق كما ان لا يكون لنا و لكم عن الناس قلبه
که او تامل حق است و شناختن او شناختن حق است چنانکه اکسیر و تفکر واقع بر سر سبک و انداز
نعمنا و کذا الکذبة معرفة الله تعالى و فهم عن محاسن روضه فافعلک سر و فهم
اند پس بهین اکسیر شناختن حق تامله واقع شد بر سر روح او پس بدل شد روح او از
البا طریقی الحق و ههنا ذهبا ابره قال ان الحق و هو خلاف الباطل منهما ما قال
العلیهون بری من یجان پس شد در قاضی گشت که من حق بهر دو خلاف باطل است اما حق بر باطل
الامام نصیر الحق و هو الحق تعالى و ان كان ما یسوا لا فهو باطل او هالک فکذا
امم که هر دو بر حق تامله است و اگر باشد چیزیکه سره است پس باطل است یعنی حق باطل
سجل فقی ما یسوا و عندک و فینک نقه انما کلهم یقین فی یقینه موجو و غیر الله تعالی
مردی است که غافل شد از حق تعالی ندان و فاشد حق او نیز پس باقی نماند در یقین او مروجی قرار پس گفت که حق

۱۰۰
تأمل در این حدیث را

كَانَ اللَّهُ تَعَالَى أَجْرَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ قَائِمٌ بِالْكَلِمَةِ عَلَى نَفْسِهِ وَاسْتَعْرَافَ فِي
 تَكْوِينِ حَقِّ تَعَالَى جَارِي كَدَوَائِنِ كَلِمَةٍ بِرِزَانِ او دَوَانِی بود بلكل از نفس خود و غرق بودن بود
 أَنْوَاجُ جَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِهَذَا قِيلَ لَهُ أَنَا الْحَقُّ فَقَالَ أَنَا الْحَقُّ فَإِنَّهُ لَوَقَالَ أَنَا الْحَقُّ
 أَنْوَاجُ حَقِّ تَعَالَى وَبِئْسَ الْبُحْرَانُ وَفِيكَ لَفْظٌ بَدِئِي أَوْ كَوْنِي بَدِئِي بَدِئِي بَدِئِي بَدِئِي بَدِئِي بَدِئِي بَدِئِي
 لَصَاتِرٌ قَوْلُهُ أَنَا لَا شَرَّادَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَالرَّجُلُ فِي مَقَامِ الْكَوْنِ سَوَّى اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهَا
 ابْنَةُ قَوْلِ مَنْ أَشَارَتْ بِنَفْسِ خُودِیْ شَدِّدَ وَتَزِيدَ در مقام محو از اساسی حق بود و از ان است
 مَا قَالَ إِلَّا مَا مَرَّ أَنْفَادَانِ مَنْ خَلَبَ عَلَيْهِ مَتَى يَقَالُ إِنَّهُ هُوَ ذَلِكَ الشَّيْءُ عَلَى سَبِيلِ الْخَبَرِ
 چیزیکه گفته است امام شخصه که غالب بر کس چیزه گفته میشود و امان چیزه است بر سبیل مجاز
 كَمَا قَالَ فَلَا نَ هُوَ جَوْدٌ وَكَمْ هُوَ كَمَا كَانَ الرَّجُلُ مُسْتَعْرِفًا بِالْحَقِّ لَا جَرَمَ قَالَ أَنَا الْحَقُّ وَالْفَرْقُ
 چنانکه گفته میشود فلان جود کم است پس هرگاه که بود آنم و غرق در حق البته گفت که من حق هستم و غرق
 بَيْنَ هَذَا التَّوِيلِ وَبَيْنَ التَّوِيلِ الثَّانِي أَنَّهُ صَارَ الْعَبْدُ قَائِمًا بِالْكَلِمَةِ عَنْ نَفْسِهِ غَيْرُ
 در میان این تاویل و در میان تاویل دوم آنست که گردید بنده فانی بلكل از نفس خود غیر
 فَأَنَّ عَنْ شُهُودِ الْحَقِّ تَعَالَى قَوْلُهُ أَنَا الْحَقُّ كَلَامٌ لَعْنَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى لِسَانِهِ فِي حَالِ سُكْرِهِ
 فانی از شهود حق تَعَالَى قول او انا الحق کلام بود که جاری کرد و ارا حق تَعَالَى بر زبان و در حال مستی او
 مِنْ شَرَابِ الْحُبِّتَيْنِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ فَالْقَائِلُ فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَمَا فِي هَذَا
 از شراب محبت بغير قصد او پس گویند در حقیقت حق تَعَالَى بود و امانه است
 التَّوِيلُ فَالْعَبْدُ هُوَ الَّذِي قَالَ ذَلِكَ وَمُرَادُهُ مِنْهُ الْمُبَالَغَةُ قُلْتُ هَذَا ضَعِيفٌ لَأَنَّ
 تاویل پس بنده همون گفته است این را و مراد از ان مبالغه است گفتیم که این ضعیف است زیرا که
 الشَّرْطُ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ حَقِّ الْحَقِيقَةِ وَالْحَاجِزِ نَوْعٌ مُشَابِهَةٌ وَلَا مُشَابَهَةٌ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ
 شرط آنست که باشد در میان دوصل حقیقت مجاز نوعی مشابهت و نیست مشابهت در میان حق و بنده
 خَلْقِهِ يَنْجِبُهُ مِنَ الْوُجُودِ وَلَا يَكُنْ عَلَى قَوْلِهِ كَلَامٌ يَقْضِي أَنَّ تَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَلَيْسَ فَلَيْسَ وَمِنْهَا
 خلق او بوجه از وجود و برای آنکه بر او انگی کلام میگوید بشود که گفته شد امانه نیست پس نیست و از ان است
 مَا قَالَ إِلَّا مَا مَرَّ أَنْفَادَانِ لَمَّا بَدَأَ فِي رُوحِهِ تَوَجُّدُ جَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَذَلِكَ تَحْبُّبُ الْبَشَرِيَّةِ
 چیزیکه گفته است امام که هرگاه ظاهر شد در روح او انوار جلال حق تَعَالَى و ظاهر شد مجاهد به بشریت
 لِأَنَّهُ لَا جَرَمَ لَبِغَتْ رُوحُهُ إِلَى أَقْصَى مَسَائِلِ الْعُرُوجِ هَذَا صَارَ حَقًّا لِكَيْلِ اللَّهِ تَعَالَى
 زیرا که البته رسید روح او به سر نهایت منزلهای عروج شد صارا حقا لیکل الله تَعَالَى
 كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَقْضِي قَوْلُهُ أَنَا الْحَقُّ لَأَنَّ الْحَقَّ أَعْلَمُ مِنْ
 چنانکه فرمود حق تَعَالَى و حق میگردد خدای تبارک و تعالی را بکلمات حق شد قول او که من حق هستم زیرا که حق عالمتر است از

الحق بذاته و من الحق بغيره و منها ما قال الامام انه يحمل ذلك على حذف
 من ذوات خود باشد احوال باشد و فان است این گفته است امام که محل کرده شد داین بر حذف
 المضاف و المعنى انا عابد الحق او عبد الحق او شاكر الحق او ذاكر الحق و هذا ضعيف
 مضاف و معنى ان باشد که من با حق شتم یا بنده حق شتم یا ذاکر حق شتم داین ضعیف است
 لان حذف المضاف و اقامه المضاف اليه مقامه انما يجوز اذا امن من لا يتاخر
 نیکو که حذف مضاف و اقامه نمودن مضاف به در مقام او فقد و الوقت جائز است از اشتباه این باشد
 كما في قوله تعالى واسئل القرية اهل القرية ولا يجوز اذا كان مملكتا لا
 چنانکه در قول حق تعالی و اسئل القرية اهل القرية یا بسنے اهل قرية یا جائز نیست و تفکیک اشتباه شود و فرائض
 تقول رايت زيدا وانت تريد علا مريد و قوله انا الحق من هذا القبيل و لو قال
 کدیهم زيدا و ما و تو ان شاکم غلام زيدا و قول انا الحق ازین قبیل است و اگر گوید
 قابل فيه و لا ت على حذف المضاف لان العبد لا يكون حقا قيل بقل الله انما
 گویند که دران دلالت است بر حذف مضاف زیرا که بنده خدا میشود که نقل کرده شده است که هر
 قيل له قل انا الحق كما روى عن الجليلي انه قال انا الحق و ثبت عليه حتى قيل
 گفته شد اوست که هر که من حق شتم چنانکه روایت آمده است از جلیل انکار کرد آنرا و گفت که من حق شتم ثابت اند بر او آنکه حق
 و لا يتاخر على هذا التأويل ان يقال انا الله على معنى انا عابد الحق وليس بصحيح و
 و بر این آنکه جائز است بر این تأویل که گفته شود که من الله شتم بر معنی آنکه من عابد الله شتم داین صحیح نیست و
 منها ما قال عين القضاء ان قوله انا الحق يرجع الى قوله صلى الله عليه وسلم من
 از ان است این گفته است بین القضاة که قول او انا الحق رجوع میکند بسوی قول آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 سألني فقد ساء الحق وهو ضعيف كما مر في قوله سبحانه ما أعظم شأني ومنها ما
 و بر این این حق و بر این داین ضعیف است چنانکه گذشت در قول او سبحانه ما أعظم شأني و از ان است این
 قال الجامع للحق الصفات الحميدة والباطل الصفات الذميمة فمعنى قوله انا الحق
 گفته است جامع کتاب که حق صفات حمیده است و باطل صفات ذمیه است پس معنی قول او انا حق است
 انا الذي ينبغي في الصفات الحميدة و ينبغي عن الصفات الذميمة و اما قيل لان متبني
 که من کسی شتم که باقی اندام در صفات حمیده و فاشدم از صفات ذمیه و بر این نیست که نقل فرموده است که
 الشرح على الظاهر دون الباطن قال النبي عليه السلام نحن بخلاف الظاهر والله يتو
 شرح بر ظاهر است نه بر باطن فرموده بنی علیه السلام که ما بخلاف ظاهر و حق ظاهر است و ظاهر
 والتكفير نوعان تكفير من جهة الله وتكفير من جهة العلماء وتكفير هم الجاهل بغير
 کسی نسبت کردن بکفر بر خود است یکی نسبت بکفر کردن از جانب حق و دیگری نسبت بکفر کردن از جانب علماء نسبت بکفر کردن از جانب

اَنَا الْحَقُّ مِنْ هَذِهِ الْقَبِيلِ لَمَّا سَأَوْهُ مُصْرًا عَلَيْهِ فَبَسَّقَ قَهْمًا أَنَّهُ أَسْرَادُ بَدَالِكَ اسْمِ
 اَنَا اسْمُ اَزِينِ قَبِيلِ هَتِ بَرَانِی اَنگه دینداران را حاکم کند و بر این پس بقتل کند نمایی که او را ده کرد و این نام
 اللَّهُ فَأَمَّا بَقِيَّتُهُ نَعِظُكَ لِلشَّرِيعَةِ وَرَفْعًا لِلْفِتْنَةِ وَرَفْعًا قَبْلَ الْجَحِيدِ هَلْ كُنَّا وَدِيلًا
 حق نگذاشتن منوی را و از دقت بر این تعلیم شریعت و برای رفع فتنه و همین سبب گفتند شد بر این جید بیاست بر او نادی
 فَقَالَ دَعُوهُ يُقْتَلُ فَلَيْسَ هَذَا نَوْمًا تَأْوِيلُ حَضَرَتْ قُدْوَةُ الْكَلْبِ مِیفرمودند در کتب
 فرمود که از او را کشتن کرده پس نیست درین روز تاویل حضرت سید الطائفه قدس سره چون منصور
 بحضور نور ایشان مشرف شد و سپید گرامر معارف میگفتندی و سپید گرامر عارف می نمودند گاهی
 از غلبه شکر و حال منصور سخنی بلند میگفت و درسی از حمزه میبفت روزی حضرت سید الطائفه نسبت
 وی فرمودند که کدام روز بود که چوبی بخون تو سرخ کند گفت روزیکه مرا آن واقعه وقوع شد و شش ماه
 لباس شخت و پلاس نخوخت غواهد ماند قطعه نه عارف را امکان برادر باشد که در برادر
 و ادوار باشد چه فتوی می نویسد مفتی عشق که بی دفتر جهان برادر باشد در تذکره الاولیاء
 و مبدا و احوال ایشان چنین آورده اند که وی را خواهری بود عارفه که رابعه عصر و حدودیه و هم خوانند
 شبها از خانه سر به سر نهادی و در آنجایی تخیر گاه افتادی شبی منصور را و همی غلط افتاد و در پی دست
 سر به سر نهاد و در گوشه مخفی شده ماند خواهرش تمام شب در عبادت و مراقبه گذرانید چون جام خوشید
 صبح در ادوات آمدن گرفت پیاله پراز بادیه معارف و حقایق ساقی نهم و وحدت بردست وی نهاد
 در کشید منصور از عقب او دید و دست وی گرفت که جرعه در کام من بریز گفت تو تاب این توانی
 کشید گفت آری گفت نتوانی باری طوعا و کرها جرعه در کام او ریخت بجز و چیدن سر خوشی حال
 پیدا شد قطعه چو ساقی نهم و وحدت بادیه ناب و بجای می گذارد لطف احسان و بدست آن عارف
 جمله راز و بلوار شربت آن جام عرفان کشیده باده آن جام در نو و دگر از جرعه شد بهره گویا
 و جرعه هنوز بکام او رسیده بود که از هر طرف صلابتی شنیدن گرفت که من الحق بالقول فی سُبُلِ
 اللّٰهِ چون نیکل منکار در همین صیفت از هر جانب بر سر وی میرسد و از وی بگو شهادت خود
 می شنید و بر خیزد که می شنیدستی استغراق و اشتیاق دوران بر فریاد میشد و شوق جان سپاری
 زیادت میگشت بهیت تبار دوست جان صیفت اشرف و اگر صد جان بود هم سهل باشد
 ناگاه وقتی مغلوب شد برائی او از من حق جواب داد انا الحق یعنی من نه لو از ترس در کشته شدن
 براه حق تعالی در عالم هستی با منی آن تفهام را من حق انا حق میگفتم که چندین شنو مگر از گوش میرسد
 که انا الحق میگوید بر سر شکر و طوبی غایب از دینداری کشتن وی اقلام نمودند حضرت منصور اندیشه که
 که من عوی کردم که منرا و ترس من برائی کشته شدن خودش در راه حق تعالی و این خلق طوم که

کتبت این
 بکشتن
 در راه خدا
 در حضرت حسین رضوانه علیه و آله و سلم از احوال خواهر او

خود را آوردند و بر پای کشتن من راه حق را از این لفظ بیان کنم و تفهیم سازم و نمکند کذاب دعوی حق
و می شد. بهم نفوذ بالبد نهاد و طلب حق رجوعی و بازگشتی در خود حاصل کرده باشم و این خود نشان
ماند اهل اشتیاق نبود پس مهربان بود بر من نهاده و حالی که من عوام افتاده بلای اقامت بینم
خود را فدا ساخت و بر بساط وصال مهربان باز باخت قطعه کسی که درم زد در دعوی عشق و زنا
با دل بهم اقرار باشد و گواهی بدارد جان باختن بهم و اگر نه دعوی زوار باشد حضرت قدوة
الکبری فرمودند که مردم می ندارند که ما این گفتن دعوی انانیت است و نمیدانند که انا العبد گفتن ادب
زیاده تر است چه در انا این تواضع بسیار است که خود را عدم کرده و خست هستی خود را بدو واژه فنا و تسلو
میگوید انا این یعنی من نیستیم مهربان است جز خدا و دیگری هستی نیست نیست غیرش در جهان
گذشت است و لا جرم عین جلالتی باشد و اما که انا العبد میگوید که من بنده خدام دوستی انانیت میکنند
یکی خود را و دیگر خدایا و بندگی خود در میان نه و این کمال شرک بود و خدا را فرین بردارن گوشه نشین
گنجه باد که میگوید نیست ندارم بفا بالو از خوشتن و که گویم توئی باز گویم که من و ای عزیز و کارگاه
و الله خلقکم و ما تعلمون و نظر کن و گواهی در که می و اما کثافت و انانیت نشاء الله تا اگر زار
اگر از فعل در منی عجب باشد غریبی ناییده است قطعه بکردم و اقدار بترزگانه و چون است
درین عذرت دعوی تباه و دعوی وجود و قدرت و دعوی فضل و لا حول و لا قوة الا بالله و
تقریباً حکایتی از حضرت منصور میفرمودند که در وقت که اخی علی مصری حال درم بود بریارت و
رفت تفتی چون مراقبه کردم روح ویراد اعلی علیین یافتن مناجات کردم و گفتم خداوند این چه حال
که فرعون انا انکم اذله گفت و حسین منصور انا این گفت هر دو دعوی خلافی کرده اند اکنون روح
حسین منصور در اعلی علیین روح فرعون در ادنی سجن همین چه حکمت است در سر وی مذاکره که
فرعون بخود منی افتاد و همه خود را دیدار و کرد حسین منصور برآید و خود را که کرده بنگاه فرقت
سیت چه نسبت در میان این و آنست که فرقت از زمین تا آسمانست و قال ابو سعید الخدری
لیس فی جنتی روح الله کأنه کان یقرط الناس فظلمت حالته فی تلك الوعظ فقال لیس
که نسبت در جنت من شر خدا این چنین که او خدا میفرمود و از این ظاهر شد حالت او در آن وعظ
فی جنتی روح الله و وضع اصبعه المصحفه علی الجبة جناه صدره و فظلمه اثر اصبعه علی
در جنت من سوا منی خدا و بناد انگشت شهادت خود را بر جبهه بر سر سینه خود پس ظاهر شد نشان انگشت بر
فکان ذلک فی ریتا بوجوهین ذهب من مهنه الکها و کان فی مجلس التلیخ و التعلیم
بعد از این حال در نیاورد و نیکو رفت از مینج بفر آن و بودند در مجلس شایخ و مدار
بیل الا ساجد و اما و ابی القاسم القرائشی و الشیخ ابی محمد یحیی بن محمد فکرمید منم و انکار
ش استاد امام ابی القاسم قریشی و شیخ ابو محمد حنبلی پس ظاهر شد نشان انکار

از زبان را باطل اعلو بیاشد

مے
وقف نقالی سید
کرشمہ اور حفیظہ
مے ساریہ
مے
نئی خلیفہ سید
ملکہ خجواہ حق سید
مے
منہم مالک شادیہ
برہ

القشیری

بَلْ بَدَأَهُمْ ذَوْقٌ وَحَالٌ وَاتَّفَقَ الْمُشَارِكُ عَلَى أَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِي مِنَ الْحَبَّةِ فِيهِ أَثَرُ الْأَصْبَعِ
 كَلَمْ يَطْمَعِ شَيْءٌ مِنْ ذَوْقِ حُلٍّ وَاتَّفَقَ كَرْدِ شَيْخٍ بِرَأْيِهِ أَنَّ مَوْضِعَ
 يُخْفِظُ وَيَصَانُ لِلتَّبَرُّكِ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ لَا يَدْرِي مَنْ تَأْوِيلُ وَهُوَ أَنَّهُ قَدْ خَفِيَ عِنْدَ مَجْمُوعِ
 خَلْقِهِ كَمَا أَنَّ دُرَّ مَحْفُوظَةً شَدِيدًا جَرَّ كِلَيْهِ تَنَكُّبًا شَدِيدًا مِنْ رَأْيِ أَتَابِيلِ وَادَّانَتْ كَرَامَتِ شَدِيدَتِ نَزْوِيهِ
 الْعُقْلَاءُ أَنَّ الْمَقْصُودَ وَاحِدٌ وَهُوَ اللَّهُ وَالطَّرِيقُ مُخْتَلِفَةٌ مِنْ حَيْثُ الصُّورَةُ فَإِذَا وَصَلَتْ
 مَاتَلَانِ كَرَمَقُودٍ وَاحِدَةٍ وَأَنَّ اللَّهَ وَرَأْيَهَا جَادًا مَسْتَدِيرًا زَرَامٍ ظَاهِرٍ بَيْنَ وَفِيهِ سِيَرًا
 إِلَيْهِ أَمَّا تَفَعُّلُ ذَلِكَ الْأَخْتِلَافِ وَتَبَدُّلُ بِالْوَحْدَةِ وَحَيْثُ فَنِي عَنْكَ الصِّفَاتُ الْبَشَرِيَّةُ
 بِكُوَادٍ بَرَعَاتِ أَنْ خِلَافٍ وَجَلَّ شَرِيحُ بَرَعَتِ وَجَاهِي كَرَفَا شَدِيدُ زَرَمَاتِ بَشَرِيَّةِ
 فَإِنَّ مَنْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ عِنْدَكَ يَصِلُ إِلَيْكَ فَطَهَّرَكَ عَنْ بَيْنِ الْحَالِ فِي سُلُوكِ الطَّرِيقِ فَإِذَا
 بَيْنَ تَجَمُّعِ كِلَيْهِ بَقِيَ أَمَّا دَرْدِي زَانِ مَتَابَعِ زَيْدِ سِرِّهِ وَوَجَاهِي بَقِيَ هَرِ شَدِيدًا أَوْ نَكَارَتِي حَالِ رَأْيِ بَيْنَ وَفِيهِ
 وَصَلَّ إِلَيْكَ لَمَّا بَقِيَ فِيهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَجَهَرُ بِالْوَحْدَةِ وَهِيَ عَنِ الْأَمَارِ الْبَشَرِيَّةِ وَالْإِنْفِرَادِ
 رَسِيدِ كُوَادٍ نَبَاتِي أَمَّا دَرْدِي زَانِ مَتَابَعِ زَيْدِ سِرِّهِ وَوَجَاهِي بَقِيَ هَرِ شَدِيدًا أَوْ نَكَارَتِي حَالِ رَأْيِ بَيْنَ وَفِيهِ
 بِاللَّهِ لَمَّا جَهَرُ بِالْوَحْدَةِ تَبَيَّنَ بَيْنَهُمَا الْأَعَادُ وَالْحَبَّتِ مَعْنَاهُ لَيْسَ فِيهَا سِوَى الْمُحْبُوبِ
 سَجْدًا وَتَنَكُّبُهُ تَبَيَّنَ بَيْنَهُمَا الْأَعَادُ وَالْحَبَّتِ مَعْنَاهُ لَيْسَ فِيهَا سِوَى الْمُحْبُوبِ
 وَذِكْرُهُ كَمَا تَحِبُّ سَرَجًا وَهُوَ فِي مَلَدَةِ أَحْمَدِ مَقُولُ لَيْسَ فِي قَلْبِي سِوَى الرَّجُلِ لَمَّا لَيْسَ
 دُرَّ كُوَادٍ جَانِكُهُ حَبَّتِ سِلْدِي بِالسَّوَادِ وَشَرِّهِ دُرَّ كُوَادٍ جَانِكُهُ حَبَّتِ سِلْدِي بِالسَّوَادِ وَشَرِّهِ دُرَّ كُوَادٍ جَانِكُهُ حَبَّتِ سِلْدِي بِالسَّوَادِ وَشَرِّهِ
 فِي قَلْبِي سِوَى الرَّجُلِ الْمُحْبُوبِ بَذِكْرُهُ فَذِكْرُهُ بَقِيَ الْأَشْتَبَاهُ بَقِيَ الْأَشْتَبَاهُ بَقِيَ الْأَشْتَبَاهُ بَقِيَ الْأَشْتَبَاهُ
 دُرَّ كُوَادٍ جَانِكُهُ حَبَّتِ سِلْدِي بِالسَّوَادِ وَشَرِّهِ دُرَّ كُوَادٍ جَانِكُهُ حَبَّتِ سِلْدِي بِالسَّوَادِ وَشَرِّهِ دُرَّ كُوَادٍ جَانِكُهُ حَبَّتِ سِلْدِي بِالسَّوَادِ وَشَرِّهِ

فقیه در دنیا پور رفت با جادو و اولاد ایشان رسید آن خرده هنوز در خانه آن ایشان هست بزرگوار
 و بزرگوار قال المظفر الفخر منی الفقیر الذی لیس له حاجه الى الله فقد قال الامام العسکری
 و بارک الله فیہ و گفت مظفر منی که فقیر است که نیست برائی او حاجتی بسوی خدا پس گفت امام اوستاد
 ابو القاسم الفخیر و هذا اشارت الی سقوط المطالب و انتفاء الاحتیاج و اما یارب و
 اما قاسم فبیری این اشارت است بسوی ساقط شدن مطلبها و نیست شدن حاجت و غرض و
 الرضا و الی ما یجیئ الحق تعالی یعنی لا یطلب حاجه من الله تعالی سوائه الله حتی یظفر
 راضی بودن بر چیزی که جاری کرد حق تعالی یعنی طلب نکند حاجتی از خدا سوائه خدا تا آنکه برسد و
 الزمان عن الفقیر فقال اذا لم یطلب عن الله سوائه الله و فیہ اشارت الی الخلق الله و هو
 زان از فقر پس گفت و بیکه طلب نکرد از خدا سوائی خدا و در آن اشارت است که خلقت حق تعالی اعتبار
 صفة الخلق و هو الاستغناء عن غیره فالاحتیاج نقص و ضعف و الفقیر یلج الی
 صفت بی برائی است و بی بر دالی است از فقر و بی محتاجی نقصان و ضعف است و فقیر سبقت بکمال
 کماله فی الاستغناء عما سوائه الله تعالی و کذا قوله الفقیر هو الذی لا یفتقر الی نفسه و
 در بی نیازی از چیزی که سوائی خداست و همچنین قول او فقیر است که محتاج نشود بسوی نفس خود و
 لا الی سوائه فالاستغناء عن النفس ترکها بترك العادات و المألوفات و الا نیان
 نه بسوی پروردگار خود پس نیازی از نفس ترک او است ترک عادات و المألوفات و کار کردن
 بالمألوفات و الاحتیاج عن الحرمان و تقلیل المباحات و التمسک بالنیات النہایات
 مخالف نفس و پرهیز کردن از چیزهای حرام فکر کردن چیزهای مباح و نماز در نهایت
 حضرت قدوة الکا مبرم بودند که حضرت مخدومی میفرمودند که این دو مقوله اند که با کار دیگر
 منسوب است بخلاف مذکور و آن نیست الفقیر یحتاج الی الله و الفقیر یحتاج الی کل شیء
 بیان کلیه اول آنست که فقیر کسی باشد که او صاحب فناء و الفناء شده و بس هر گاه که او از خود فانی
 شده و متعلق که صفت او است بطریق اولی فانی پذیرفته درین مرتبه او از خدا تعالی چه حاجت
 بود بلکه او کجا مانده است قطعه چو عارف با خودی مفقود باشد چه مقصودش که خود مقصود باشد
 چو دریا فتنه قطره آب + نه آن قطره که بحر آمود باشد + تاویل کلیه ثانی آنست که فقیر عبارت
 از عارفی است که در پیش بصیرت او موجودات مراتب و صفات بود و کائنات مجلی وجه ذات
 باشد چون عارف باین مرتبه رسید بر آنست بهیچ چیز محتاج شد قطعه چون جهان آئینه صافی
 بود و هر کجا بنمرد آنجا روی شست و هر کجا بودیم از گلزار دهر + بوی گل نبود که در گل بوی
 شست و قال الصادق علیه السلام قال فقد قال القاضی خیر الدین النجاشی
 گفت بختی که نامشده فقر پس آن الله پس فرموده است قاضی خیر الدین النجاشی

الخالق الطَّالِبُ إِذَا فُتِيَ صِفَاتُهُ الدِّمِيَّةُ وَصَارَ حَقًّا مَا يَقْوِيهِ بِاطِلُ تَعْقَامٍ مَعَ اللَّهِ
 یعنی طالب تیکہ نشاند صفات ذمیرہ او دوق بینی و ست گریزہ باقی ماند و باطلی از قائم شد با خدا
 فِي وَجْهِهِ فَقَدْ وَصَلَ إِلَى اللَّهِ فَكَمَ قَضَاهُ وَهَذَا الْقَوْلُ لَهُمْ إِذَا التَّمَّ الْمَعْرِفَةُ مَعَ الْخَلْقِ
 درستی خود پس تحقیق را در حق تعالی پس تفرا و این اند قول ایشان که وقتیکہ کار شد خدای تعالی را
 الْأَمِيدَاقُ فَقَدْ وَصَلَتْ إِلَيْهِ وَقَالَ عَيْنُ الْقَضَاتِ الْمَعْدَانِ مَعْنَاهُ إِذَا كَمَلَ الْوَجْهُ
 امیر یعنی پس رسیدی او در مورد عین القضاات ہر افعی سخن او آنت کہ وقتیکہ کار شد
 فِي الْفَقْرِ وَهُوَ الْأَسْتِغْنَاءُ فَقَدْ حَصَلَ لَهُ الْخَلْقُ بِخَلْقِ اللَّهِ وَهُوَ صِفَةُ الْفَعْلِ وَقَوْلُهُ
 در فقر و آن بی نیازی است پس تحقیق حاصل شد او را خصلت حاصل در غفلت حق تعالی آن مفت و درستی او را
 فَعُولُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ خَلِيفَةً لِأَجْلِ الْخَلْقِ بِخَلْقِهِ وَسَيَجِيءُ مُتَلَمِّعًا مَشْرُوحًا عِنْدَ قَوْلِهِمْ
 پس آن است یعنی او نائب خداست بسببیکہ خصلت اختیار کردہ غفلت حق تعالی درستی او را بعد از منشی او فرمود کہ
 الصُّوْفِي هُوَ اللَّهُ وَتَمَّا فِي قَوْلِهِ مَا فِي الْحِجَةِ أَحَدًا يَسِيَرُ فِي اللَّهِ مَا عَمَرَ أَنْ كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٌ
 کہ منشی جان اللہ است و اما در قول اگر گفیت درخت کسی سواي خدا پس با کلمہ ہر چیز فانی است
 إِلَّا وَجْهَهُ أَقْ ذَا لَهْ وَاهْلُ الْحِجَةِ وَأَكْلُ لَهْمُ الْبَقَاءِ لِكُلِّ لَهْمٍ قَالُونَ لِهَالِكٍ الْهَالِكُ
 سوا وجہ او یعنی ذات او و اہل حجت اگرچہ برای ایشان تھاوت یکسان ایشان تاہن نہا ہستند و فانی
 تَحَا يَكُونُ بِالْفِعْلِ يَكُونُ بِالْقَوْلِ فَلَمَّا حَصَلَ فِي يَقِينِهِ أَنَّ خَيْرَ كَالِهَالِكِ سَأَفِي عَلَيْهِ أَمَّهُ
 چنانکہ بقول میشود ہمزہ نیز میشود پس ہر گاہ کامل شد و یقین را کہ غیر حق تعالی نیست دمہ را ہر گاہ
 لَيْسَ فِيهَا إِلَّا هُوَ لَمْ يَحْكَمْ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَّهُ فَصِيحٌ مَا بَعْدَ مُعَابَاةِ الصَّنَاءِ وَهَذَا
 نیست درخت سوا یعنی حکم حق تعالی و آثار او پس مانت شد بعد دیدن صفات و این
 يُعْقِدُ كَمَالُ عَشْقِ الْقَائِلِ حَيْثُ كَرِهَ غَيْرَ الْمَشْغُوقِ قَالَ الْمَعْرُوفُ الْكَرْمِيُّ لَيْسَ فِي
 فائز میدہد کمال عشق قائل را بائی کہ ندید سوا مشغوق فرمود معروف کہ فی نیست در
 الْوُجُودِ مَعَ اللَّهِ أَوْ لَا اللَّهُ فَاعْلَمْ أَنَّ الْوُجُودَ لَوْ كَانَ وَجُودًا مُطْلَقًا وَوُجُودًا مُعْقَدًا
 ہستی سواي خدا یا گفت او اللہ یعنی سوا خدا پس با کلمہ ہستی و نوع ہستی ہستی مطلق و ہستی معقد
 فَالْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ هُوَ الَّذِي لَا يَكُونُ مَعَهُ حَالَةُ الْبَيِّنَةِ وَهُوَ جُودُ اللَّهِ تَعَالَى وَالْوُجُودُ
 پس ہستی مطلق نہت کہ نباشد البیئنی ہرگز و آن ہستی خدا تعالی است و ہستی
 الْمُعْقَدُ هُوَ الَّذِي يَكُونُ أَوَّلَهُ الْعَدَمُ وَآخِرُهُ الْعَدَمُ وَهَذَا الْوُجُودُ لَمَّا يَكُونُ صَدْرًا
 معقد است کہ باشد اول او نیستی و آخر او نیستی ہا بین ہستی جبرین نیست کہ بسیار نمود
 مِنْ اللَّهِ تَعَالَى وَفِيضَانِهِ مِثْوَاهُ كَانَ وَجْهُ دِي وَخَيْرُهُ وَبِشْبَهِ هَذَا الْوُجُودِ لَيْسَ الْوُجُودُ
 از حق تعالی و فیضان او برابر است کہ باشد وجودی یا غیر و نسبت این ہستی بسوی ہستی

المطلق كسنة وجود الموصوفات المرسية في المزايا بالنسبة الى وجودها في فكان هذا الوجود
 مطلق انما نسبت هستی صورتی است که دیده میشود و رآئینه بنسبت هستی بیننده
 کل وجود فیصدق فی له لکن فی الوجود الا الله وایضا الوجود المتوسط بین العبادین
 اکن هستی پس صادق میشود قول او که نیست در هستی سوا حق تعالی و نیز هستی که در میان دو هستی است
 كالطهر المظلل بین الدمین وهذا هو معنی التوحید قال ابو العباس القصاب لکن
 انما طهرانی است که در میان دو وجود است و این است معنی توحید فزود ابو العباس قصاب که نیست
 فی الدمین الا ساقی و ان الوجود ذاتی کلها معدومة الا وجوده فیما اشار الی معنی
 در هر دو جهان بود و در گارمن و محالوات همه نیست اند
 التوحید و هو انبات الوجود المطلق له تعالی و نفی هذا الوجود عن غیره و انبات
 توحید و آن انبات و هستی مطلق است برای تعالی و نفی این هستی از غیر او و انبات
 الوجود المقتد له و لهذا قال علی بن السکلام اصدق بیتی قاله العرب قول
 هستی مقید بجا خبری برای این خبر و کفرت علی علیه السلام راست ترین بیتی که گفتند او عرب قول
 لیبدی رضى الله عنه الا کل شیء ما خلا الله باطل اى غیر حق و موجود و لما حصل
 بید هست رضى الله عنه آگاه باشد که هر چه که سوا خداست فانی است اے فیرا بیت و غیر موجود است و آگاه
 الیقین و الاولی فی ذلک ما راى فی الدنيا و الاخری موجودا حیات فقال الا
 یقین و نفی درین ندید در دنیا و آخرت سرچو خبر او پس گفت
 ساقی و قال علی رضى الله عنه ما نظرت فی شیء الا و لایت الله فیه فقد قال
 پروردگار من و فرمود حق تعالی و آنرا که سراف حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که
 حین القضاة اى حکم الله تعالی و انا سراف بعضی مردم این کلمه را منسوب بحضرت علی
 رضى الله عنه کرده اند و اما برخی دیگر اند که آن منسوب بیکى از اکابر سلف دارند و عبارت
 اوسه طریق یافته شد ما سرائت شیئا الا و لایت الله فیه و ما سرائت شیئا الا و لایت الله
 بعدا و ما سرائت شیئا الا و سرائت الله قبله و این هر سه مشاهد بر مقامات ثلاثه
 که عارف از ترقیا حصول میگردد که شرح او بطریق زکی مخفی نیست قال ابو بکر الباقی لیس
 بینى و بین الله فرق فی الطلب فان طلبی و طلبه مقاربان الا ان تعد مت الحكمه
 على وجود العشق الا لایة من غیر طلب منی حضرت قدوة الکبیر میفرمودند محل این
 الفاظ هر چند که بعضی صوفیه بیکر و داند و عبارتی لطیف در شرح آورده و لیکن بمنده او سبک
 خالی از اشکال نیست آری سترے که میان محبوب و محب می باشد اگر چه بقصدا اشارت

هستی بنسبت وجود
 حق تعالی است
 از دیدن حق تعالی
 که در میان دو
 رآئینه است
 بر روی دو جهان
 بنسبت در میان
 حق تعالی و غیر
 و طلب حق تعالی
 او بر دو مقام است
 که اگر چه در حدیث
 میاوردند و بعضی
 از حق تعالی طلب

الله الا انه بدمهم دفع في وقت ما قالوا مثل هذه الكلمات وهي لا يقدح فيهما
 الله كلكه ظاهره ايشان زود و در وقتي پس گفتند مانند اين كلامها راين قبح نيكنه در غيريك
 ابطوا عليه يوقد الله قالوا لا اله الا الله انفصال من غير الحق ولا الله انفصال
 اتفاق كه مانند بان نايك بكنه ايشان گفتند لا اله الا الله بعد ايشان از غير خدا
 بالحق فلو يتفصل لم يتفصل كما ان الوحدان انفصال والصلوات انفصال وكان الاستناد
 بنوايسيك بمانند نزديك نش چنانكه وضو جدايكي است و نمازها نزديكي است و دعا و استعاذه
 ابو علي الدقاق يقول لما يقال لا اله الا الله لا يستصفا الا نادر عن الدورات فاذا
 ابو علي دقاق بمنزله جزين ميت گرفته ميشود و لا اله الا الله بسم صاف كونه از كمالات پس فلكه
 قال العبد صفا قلبه وحضره فيكون وود قول الا الله على قلب متفقا وسم صفا
 گفت بنده صاف شغل او حاضر شد باين پس باشد بعد قول الا الله بسم صاف باهر صفا
 قلت هذا مثل ما قالوا في تقديم التوحيد على التمجيد في قوله سبحانه وتعالى ان التمجيد
 انتم اين الله است گرفته انداز مقدم سبحان الله و الحمد لله در قول او سبحان و بحمد كه سبحان ايك
 التزيه الله تعالى عن الصفات النقص والتجديد اثبات الصفات الكمال ومن اراد ان
 داشتن حق تعالى از صفات نقصان و عدم ثابت كردن صفات كمالات و كسيكه بخواهد
 يجعل ماء اله في امانه بفسله او لا يجعله فيه فهذا مثله اذا تمت العبودية انوار
 بنده كمال را بداند و مي شود از خستين پس مي تواند او را دين پس اين است كه چون شديدي مي باشد
 كعش الله قال اويس القرني تمام العبودية ان تكون عبدا على كل حال كما ان
 چون نزل حق تعالى فرمود ايس قرني كمال شدن بدي است كه تو باشي بنده او در هر حال چنانكه دوست
 سرك في كل حال فمما ذكره الله في الحديث يكون حيواتك كحيوات الله في الاستغناء
 هر دو كار در هر حال پيشاني از آنرا چه سر خدا بدياست پس زود باشد زنگ تو چون زنگ خدا در هر حال
حضرت قوتو الكبر امير مودنه شال باين سخن بگويم بگريم و اعبد ربك حتى ياتيك
 اليقين في ما به ما دام كه سبب عبادت بوسه منسوب بود عبادت بود چون بفشار
 افعال رسيد حواله بجائس ديگر يافته چراييم موصوف بصفات الله گردد قال الخليل
 لا فرق بيني وبين سركي الا صفتان صفة الذاتية وصفة العالمية قيامنا به و ذكرايته
 كه نسبت طاعت ميان من و ديوان هر دو كار من گردد و صفات ذاتيه و صفات عالمه تمام اوست و ذات الله
 فاعلم ان التمجيد كمال في التمجيد و الطلب عن الله تعالى وغيره فقال لا يدعي الاستغناء
 پس بدانكه تغير و تميز كمال ميشود و نفري بر او عيشه و حال طلب حق تعالى و غير او پس گرينه و تو ميكني بدي

۹
 بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 صبح مبارك

فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَأَوْصَافِهِ إِلَّا فِيمَا اسْتَعْنَى مِنْهُ وَهُوَ أَنَّ مَعْدُورَ الذَّاتِ مِنْهُ وَلِجَمَاعِهِ وَ
 دَرَجَاتِ أَعْمَالِ خُودِ وَأَوْصَافِ خُودِ كَمَا فِي كِتَابِ تَشَاكُرِ دَرَجَاتِ وَأَنْ هِيَ كَمَا تَعْبُورُ ذَاتِ رَهْتِ وَقَابِرِ بَانَتِ بَادِتِ
 فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْأَثَرِ فِي حَالِ وَجُودِهِ يَخْتَارُ إِلَى الْوُجُودِ فِي الْقِيَامِ وَالْإِقْبَاءِ كَمَا هُوَ
 دَرَجَاتِ وَدَلِيلِ بَرْتِ بَرْتِ كَمَا فِي حَالِ هَسِي خُودِ حَقِيقَتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَالَ الرَّاهِدُ هُوَ الْفَقِيرُ وَالْفَقِيرُ هُوَ الصُّوفِيُّ وَالصُّوفِيُّ
 فَهِيَ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 هُوَ اللَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّ حَبْرَ الْمُبْدَأِ عَلَى نَوْعَيْنِ هُوَ هُوَ أَوْ يَكُونُ الْخَبَرُ هُوَ الْمُبْدَأُ وَالْفَقِيرُ
 هُوَ الْكَلْبُ بَلْ كَمَا خَبَرُ مَبْدَأِ دَرَجَاتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 الْأَمِيرُ الْعَادِلُ فَهُوَ صِفَةُ الْأَمِيرِ مَعْنَى وَالصِّفَةُ مِنْ ذَاتِ الْمُوصُوفِ فَمَا يَصْلُقُ
 كَرَامَةِ عَادِلِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 عَلَيْهِ الْأَمِيرُ يَصْدُقُ عَلَيْهِ الْعَادِلُ وَمَنْزِلُهُ مَنْزِلُهُ أَوْ يَنْزِلُ الصِّفَةُ مَانِزِلُهُ الْمَنْزِلُ
 بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 عَلَى وَجْهِ التَّشْبِيهِ كَقَوْلِكَ سَيِّدًا سَيِّدًا يَعْنِي أَنَّهُ كَيْفِيَّةٌ فِي الْقَوْلِ لَا أَنَّ زَيْدًا عَلَى الْحَقِيقَةِ
 بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 أَسَدٌ وَفِي هَذَا مَبَالِغَةٌ فَإِنَّهُمْ اعْتَقَدُوا فِي زَيْدٍ اعْتِقَادًا عَظِيمًا حَتَّى جَعَلُوهُ أَصْلًا فِي
 شَيْءٍ دَرَجَاتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 الْفَقِيرَ فِي الشَّجَاعَةِ ثُمَّ شَبَّهُوا أَسَدِيَّةً فِي الشَّجَاعَةِ عَلَى مُوجِبِ اعْتِقَادِهِمْ وَالْمَعْنَى
 نَهَايَتِ شَجَاعَتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 الْحَقِيقَةُ أَنَّ سَيِّدًا يَنْبَغِي مَنَابِ أَسَدٍ فِي الشَّجَاعَةِ وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ
 حَقِيقَتِ أَنْتَ كَزَيْدٍ نَابِ شَابِ شَيْءٍ دَرَجَاتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 الرَّبُّ يَقُولُ الرَّاهِدُ هُوَ الْفَقِيرُ أَوْ الرَّاهِدُ يَقُومُ مَقَامَ الْفَقِيرِ وَقَوْلُهُ وَالْفَقِيرُ هُوَ الصُّوفِيُّ
 سَوَدَتْ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 أَوْ إِنَّ الْفَقِيرَ يَقُومُ مَقَامَ الصُّوفِيِّ وَقَوْلُهُ الصُّوفِيُّ هُوَ اللَّهُ أَوْ يَقُومُ مَقَامَهُ فِيمَا يَخْتَارُ
 بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 النَّاسُ إِلَيْهِ مِنَ الْأُمُورِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْآخِرِيَّةِ مَنْ يَمِيعُ مِنْهُ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَمِيعُ مِنْهُ كَمَا
 مَرْدُودِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ
 قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْحَقَّ لَيَنْطَلِقُ عَلَى لِسَانِ عَمَّامٍ أَوْ قَوْلِ الْبَعْضِ الْعَبْدُ يَنْتَابِرُ
 فَرُودِ نَبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا فِي كِتَابِ مَشْهُودِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ بَرْتِ

الروحية نقصان وذل والروحية بغير العبودية حال نقصان الجاهل بغير المشاهدة انقصان العبودية
روية نقصان حال روية بغير روية حال استبين انك ماهر بغير مشاهد انقصان روية روية
والمشاهدة بغير الجاهل مستحيل كما قول ابو زيد البشيرية ضد الروحية الجاهل
وشاره بغير ماهر حال است از روية عادت قول ابو زيد كه بشرية ضد روية است كبري
بالبشيرية فاسته الروحية فمنا لا لا حيايج ضد الاستغناء قال النبي عليه السلام
در بشرية فوت شد اندوي روية پس معنى او اقبال است ضد استغناء فرمود بنى عليه السلام كه
الفقر سواد الوجه في الدارين حضرت قدوة الكبر انمير مودند كه رازين سواد الوجه
كه غير سواد روية در دو جهان افتار ذات است سالك در مشاهد حق تعالى بحثي كه
ارتقاء بنيت نبوة سمين حنى فناء الفناء في الدارين في الصفتين تاويلي كه نزدك لغو
انت كه سواد الوجه مر كعب جارت از خالي است كه موجب يابى خسارت وسبب غالى خدا
اى فقر اختيارى يابى و منه است روى حالت سالك در هر دو سرى قال الاشراف الناس
كلهم عبدة لعبدى اين مقوله شريفه منسوب بحضرت قدوة الكبر و باره شرح اود لطيفه
آداب آخرى گذشت و تاويلي كه مناسب اين طائفه است نيت كه چون سالك رخت سلوك
خود را بمقام قاب توسين كشيده و اسباب نزول بمنزل عين ثابته خود رسانيد پس عين ثابته
و خالي از حالت سلكانه نخواهد بود چنانكه شرح اود لطيفه سلوك گذشته پس هرگاه كه عين ثابته سالك
جامع جميع ايمان ثابته و سالك همه صو عليه حق باشد و سلوك او بترتبه عين حيان ثابته خود برسد چو
عين ثابته وى جامع جميع اسماء و صفات بود و تر كنه اطلاق بد و موجب اطلاق جميع اعيان و سبب
استمال همه بريات علميه زيان خواهد بود و قسى كه مطلع شدن او در رتبه برسد رتبه بگويد
الناس كلهم عبدة لعبدى چنانكه اطلاق حكم كل ميگرد قال الاشراف بيت همهم چون بزرگ
بال بره عقائى وحدت را چنگال حضرت قدوة الكبر از طواف كعبه مقصود را در الله
تشريفا و تكميلا محبت فرموده بودند گذر بگذر در روم افتاد و آنجا بناحيه باب الابواب ريدند قافله
اكثرت بود چند روز آنجا توقف افتاد و اعراه كه بقافله همراه بودند چنانچه شيخ نجم الدين اصفهاني و
حضرت على بن سيد على سمرقاني و امثال ایشان از عرفاى كل و بلغاى كل در مجلس شريف ته
بودند در معارف و حقايق باهم باز کرده بودند و باب حوارف و دقايق از هم فراز كه حضرت
قدوة الكبر معارف گويان گويان اندك گر شده تغيير يا فتند و هائى هيئت ایشان باوج سعا
پرواز کرده بود كه يكبار بيت مذکور از زبان مبارك برآمده و بيچسب بيچسب اين معجز ایشان اوكسى
تشنيه بود در حال كه خوانند حالت شريف باكار حاضر حيان فرور گرفته بود كه آتش و صدقنا و ديگر

محقق نمون
كه در شرح
خلاصه
من انده

بود چون اعزانه که بنمازل خود رفتند یکدیگر گفتگوی کردن گرفتند حضرت سید علی فرمودند که برادر اشرف
 سخنی که معنی ندارد او نخواهد گفت و حال آنکه سخن ایشان توجیه هم دارد که با همی جهت جبارت از حقیقت
 انسانیت ایشان است و بال و پزدن جبارت از سلوک بعین تا به خود بود مراد از وحدت اسمای الهی
 و جمیع صفات نامتناهی در عین ثابتۀ ایشان باشد و بچنگال زدن از تحت جمیع تدوین ایشان
 است و دیگر اعیان را به عین ثابتۀ یکس که این جمیع را قابل و صور علیه شخصی چنین شایستگی با حاصل بود و هر
 و دیگر اعیان الهی و صور علیه نامتناهی در عین او باشد چنانکه این سخن درین طائفه مشهور است که بعضی او را
 نادیده است که حق تعالی و دلها بی عالم و خالطری آدم در تحت امر وی کرده است مقول است که گاه
 میبود که حضرت غوث الثقلین تنها گانه بخدی از اصحاب میبودند و گاه میبود که اندام عالم و اجتمع
 الاکلام میشد بعضی از اصحاب هتفا از نیمنی کردند فرمودند که هاسی عالم و قلوب بنی آدم در قبضه
 من نهاده است هر گاه که انقباض دلها میکنند همه مردم مجتمع در گردن میشوند و گاهی باز میگردد که
 همه بجای خود بروند قال الان شرف الله لا اله الا الله خیر فی خوشه من خرمش انما اشرفی در ده گزین
 معین اسمائیکنی چون بعد از رخت بستن حضرت قدوة الکبر از منزل فانی بسوی کاروان
 سرای باقی ریای عالی و اعلام متعالی را چون از سفر مردم نهادهای کجرات رسانیدند زول بخانه عالم
 حضرت سید محمد گیسو دراز شد درین مرتبه ایشان رخت از کارگاه فانی بسته بکاروان سرای باقی
 نهاده بودند و خلف بر حق و خلیفه اصدق سید مایه سجده پر جاوه و مدوخته بودند و سید زاده
 جذبه عالی داشت که گاه می بودند یک صد سن سلاسل آهنی بردست و پاهای داشت و بر سر سنگ نشسته
 بروی جلوس میفرمودند باو شاهان روزگار بسپیل و در دختران خود میفرستادند و در خانهها ایشان
 در گردن دایه خویش بنا کرده بودند و چنانکه کابیر شیخ یا الله در میان گرفته بودند و سستی و جذبه بهر تیره ایشان
 را فرو گرفته که سخنان شطیحات سر نیزه و گاهی لفظ اعظم تجلیات از زبان ایشان سر زده از عورت
 هر که انوبست می بود بر بست وصال حاصل میشد القعه سید زاده و ملازم حضرت قدوة الکبر
 مشرف شده بودند که اکثر اوقات حالات حضرت قدوة الکبر بیان میکردند و اثر حکایت در دل
 مردم چنان باز گرفت اصحاب ایشان را تعجب میشد که نقل کردند که روزی مجلس سماع بود از اکابر
 و اصاغر آن نواحی حاضر بودند چون از سماع فرا داشت شده و اعزۀ صوفیه سخنی از مشرب توجید و
 مشرب از مشرب تفرید برآمد حضرت قدوة الکبر اسرار توجید و آثار تفرید گویان گرم شدند و از ربا
 مبارک ایشان این مقوله برآمد انکله کماله حکیمه در آنوقت سیکس از علمای کاملین و فاضلان
 تنهون دم نزد و لیکن بودند ممتعلی بود در جدول و ابجاث باز کرده و ابواب حقایق فراز و ترتیب
 آغاز قاضی محبت که از خلفای کبر ایشان بود در سده و ایل پنجه تا و ایل با قایل حیدر کردند شفا

گفت اشرف
 که هم از این
 کلام است

وی نمیشد گفت این اسرار در ایشان آبی آنکه مشرب ازین اسرار داشته باشد فهمید آن اسرار خالی از اشکالی
 نیست و تاویل که موجب قبول در ایشان و سبب حصول مملکت ایشان بود انبست که نزد یک طائفه
 علیه الله عبارت از نصف دائره واحدیت است که وجوب نصف خاص است نصف دیگر اسرار کونیه که از یک
 از لوازم است پس اسرار تقیه که است و هشت اسم کلی اند و توس وجوب آورده اند و اسمی که کونیه که نسبت
 اسم کونی انهدیم پس اسکان در آورده پس هرگاه که عارف تیار و ساکن طیار بعین ثابته خود برسد و
 جمعیتی که عین اول است بر وی مطلع گردد پس همه اسمی آتشی و کونی را از اجزای خود یاد چون اسم و
 در عین خود آن کمال و تامل تعلی گردد و بر آئینه انا الله گوید همچنانکه حقیقت عینیه حضرت شیخ ابو علی طایفه
 پانی تپی بدیده جابج خود مطلع شد گفت **والله ان زوی خذیم محترمت** و از نقاب توسین اگر
 بر او ای او ادنی کرده هر چند که آن رتبه خاص نبوی صلی الله علیه و سلم اما عارفان بسیار داشته
 تیز رفتار بهی که دارند بال پرینتر مشغول بجای محبت من بی پروا بال و زور بر آینه توحید چنگال و در
 صحرای لایزال و پربانی غم چون لایزال و کشد آنجای مرغ هتم سر و نه زور بال باشد نه رو به
لطیفه هفتم در بیان آداب محبت و زیارت مشایخ و قبور ایشان
و کیفیت وضع جبهه باین بیدار الشیخ + قال الا شرف بؤیة
المشایخ حیاده لوکات هذیه العبادة لیس انما وقت القضاة حضرت قدوة الکبر
 میفرمودند اصحاب طلب بعد از دعای فارغ و واجبات هم است که بلا رست مشایخ روزگار و بجز است
 ناله و مگر انامیه را صرف کند چه فایده که در یک محبت ایشان بود در رعینات کثیره و مجامعات کثیره و حال
 نشود خاص که محبت پر و نظری و لطیف ایشان با کسیر روایت است اکدام من وجود سعادت مند
 منظور کسی نظار در ایشان و منظور اسرار ایشان بود **شعرا** نه زویش و از بر تو آن قلب سیاه و
 کبریا نیست که در محبت در ایشان است و تقریباً حضرت قدوة الکبر میفرمودند که حضرت
 سلطان المشایخ محمده سوار بر اسی میگذشتند که جماعتی بنظر شرف ایشان افتاد و استفسار کردند کدام عرض
 عالی رسانیدند که درویشی نشسته است و جماعت از اصحاب و احباب بی درگوش هجوم کرده فرمود
 که محمده من بسوی آن درویش روان کنید تا شرف او را که او یافته شود چون محمده نزدیک درویش آمد نظر
 ایشان بر آن درویش افتاد زانی نیک نگاه کرد و فرمود که محمده گرانید چون جزوی را قطع نمودند اصحاب
 استفسار کردند که موجب رحمت و عود چه بود که او بسیار فته بودیم فرمودند که فرهن و ریافت نعمت
 او بود چون دیده شدیم نعمتی ندارد دیگر آنکه نظر درویشی بیک پره نبی او افتاده بود که موجب حصول محبت
 او شد و امید داریم که بیکرت آن نظر سعادت ادبی و سعادت سرمدی و سه نیز باید قطع
 سرفرازان را بسین کاغذ زمان و میدانند از یک نظر هر دو جهان و همیشه گردون پناه آورده اند از

این سخن را در محبت و زیارت مشایخ و قبور ایشان
 از کونیه که از یک اسرار کونیه که از یک
 اسرار تقیه که است و هشت اسم کلی اند و توس
 اسم کونی انهدیم پس اسکان در آورده پس هرگاه
 جمعیتی که عین اول است بر وی مطلع گردد پس همه
 در عین خود آن کمال و تامل تعلی گردد و بر آئینه
 پانی تپی بدیده جابج خود مطلع شد گفت والله
 بر او ای او ادنی کرده هر چند که آن رتبه خاص
 تیز رفتار بهی که دارند بال پرینتر مشغول بجای
 صحرای لایزال و پربانی غم چون لایزال و کشد
 ناله و مگر انامیه را صرف کند چه فایده که در یک
 نشود خاص که محبت پر و نظری و لطیف ایشان با
 منظور کسی نظار در ایشان و منظور اسرار ایشان
 کبریا نیست که در محبت در ایشان است و تقریباً
 سلطان المشایخ محمده سوار بر اسی میگذشتند که
 عالی رسانیدند که درویشی نشسته است و جماعت
 که محمده من بسوی آن درویش روان کنید تا شرف
 ایشان بر آن درویش افتاد زانی نیک نگاه کرد و
 استفسار کردند که موجب رحمت و عود چه بود که
 او بود چون دیده شدیم نعمتی ندارد دیگر آنکه
 او شد و امید داریم که بیکرت آن نظر سعادت ادبی
 سرفرازان را بسین کاغذ زمان و میدانند از یک

کتاب همت در یاد دادن + شمع خورشید جهان میرد بزم + اگر در فتنه دزد از نورشان حضرت قدوة
 الکبریا میفرمودند نقل است که خونی را برادر کردند همان شب غریزی در خواب یکم آن خونی در گشتان
 میخورد با انواع مراتب مقاصد در میان فردوس آپ مراد می دواند استفسار کردند که تو در دنیا قنات
 بودی در آخرت باین منزلت بچر رسیدی گفت در آن روز که مراد را کردند حسیب محمی میگذاشت بافتات
 فایت سوس می دید و دعا کرد حق تعالی به برکت دیدار او علم بدین منزلت رسانید حضرت قدوة الکبریا
 میفرمودند کسیکه مشایخ بسیار دیده باشد فضل دارد و کسیکه مشایخ اندک دیده است تمحیض تفصیل است در دیده
 مشایخ مر این طائفه را نقل است که ابو الحسن از بزرگان متاخرین شیاطین است بهترند بود از دیدار مشایخ
 در دنیا او را ابو عثمان حمیری مخفی بود و در سفر قد با محمد فضیل که در بلخ با محمد فاضل در جریان با علی و در
 بابی یوسف بن ابوالحسن در بغداد با جنید و در یمن بنون ابن عطاء و حمیری و در شام با طاهر قدسی ابن
 جلال و ابو محمد دمشق و در مصر ابو بکر و اراق و ابو علی و در باری صحبت داشت. امثال این مشایخ را دیده بود
 حدیث از بسیاری از ایشان نقل میکرد و در هر یک علی بن ابراهیم شیخ ابو عبد الله خفیف بنگلی ملی سیده بود و شیم خفیف
 و را گفت پیش برو ابو الحسن گفت پیش فضل من پیش بروم ابو عبد الله گفت تو خفیف را دیده و من ندیده ام
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که شیخ الاسلام میفرمودند که همیشه نسبت این طائفه را دیدار پیرانست و
 صحبت ایشان و نیز میفرمودند دیدار پیران و انضیل این قوم است که از دیدار پیران آن یابندگان چیزها نماندند
 فکرمعدنی سألته که کجاست الخدیث و هم شیخ الاسلام گفت آتشی چیست که مادرستان خود کردی
 ایشان است ترا یافت و ترا میداند ایشان را شناخت و انشد تالفه حرمی مرا می بنوع من یون
 برك و ايم ينظرون اليك ولهم لا يضر فون ه سخن با جلاله است جلاله باید تا جانم در اینجه
 جانم را دیده اند او را دیده حق را دیدار آنکه ابا اوست قصه هر حق گاه گاهی می اندوست رسی بر باد نشو
 را بهانه رسی دیده قوم نماید دیده با بدین اویا ساید آنکه حقیقت برود رسی باز آید و اگر رسی هرگز باری
 نیاید هم شاید آنکه فتنه رسی هم از رسی می زاید نیز بهانه می کا در حقیقت میفرماید چون بهانه تمامی
 بر فاست حقیقت فرو آید رسی با نیکار نیست که اینکار نه یاب است آدمی است یکی را دیده بر بهانه آمد یکی را دیده
 بر حقیقت کار حقیقت دارد و بهانه را چه حقیقت قطعه صورت درویش را کرده حجاب + حق فرو آید
 یعنی بر نقاب + دیدگان معنی بدیدار صورتش + دیده حق و الله اعلم بالصواب + نقل است که دیدار ایشان
 همیشه نسبت است ملازم طائفه را پیشین مرتبه که این مقام گویند آنست که گویند فلا پیار دیده و با فلان
 شیخ صحبت داشته و دیدار ایشان را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر اندست مذود از آن توان در یافت
 حضرت شیخ الاسلام فرمودند که مشایخ من در حدیث و علم و شریع بسیار از ما پیر من این کار یعنی در تصوف
 و حقیقت شیخ ابو الحسن الخرقانی است اگر ایشان با ندیمی حقیقت با نماندستی همواره این بآن درمی آمیختی

به جانشین
 به جانشین
 به جانشین
 به جانشین

به جانشین
 به جانشین
 به جانشین
 به جانشین

یعنی نفس با حقیقت حضرت قدوة الکبریا میفرمودند هر چند که کسی بکبار مرتکب بود و نه از صفات معصیت
درویشی که کیمیا اثر شده باشد بوی فطرت اندوز و از عرقاب معاصی از گرداب ناهنجاری رسا حل شده و انابت آید
تغیر نماید میفرمودند که حضرت شیخ عیسی میادینی ما گذر بر فاشه افتاد و دیگر گفت بعد از خفتن پیش تو می آیم زن
خورم شد و خود را بیارست و از انواع لباس خود را پیراست بعد از خفتن نماز بر روی آمد و در رکعت نماز گزارد
و بیرون آمدن حال تغییر یافت چنگ بدین تو بزرگوار و از هر چه داشت بدون آمد و شیخ و پیرانی یکی از
رویشان را و گفت طعام لایه حصید نزد من خبرید امیر را که بوی میل بود خبر دادند تعجب کرده
بیت فاده کشتی اندر بحر معصیان که که بیرونش کند جز لطف نیردان و این را نیز شنید که یکی از رویشان
زنی داده اند و لایه حصید بخته اند اما من نمی یابم امیر بطریق آشنه از و شیشه پراز شراب که در شیخ خرد
و گفتند که شاد شدیم این شیشه روغن است بحصید انداخته بخورند چون فرستاد امیر آمد گفت در آمدی که
از این شیشه راسته دوست دراز کرد و در حصید ریخت و آن دیگر را همچنان کرد و آن فرستاده را گفت که شنید
و بخور چون بخورد روغن دید که خوشتر از آن بخورد بود و امیر خبر شد امیر نیز پیش شیخ آمد بوی تو بکرد حضرت
قدوة الکبریا میفرمودند که اخلاص صاحب بهیگی و اختصاص حجاب بیکه از آنجانبان باید که نسبت من
توانا سباب و آلات بر خیزد بیکه اگر یکی از احباب گفت که این کفش من است و دیگری گفت فی این
نشان خصوصیت بنده بلکه می یابم که اینها ملکیت خود دعوی نمکند که صفت ایشان بی ملک است
که با کسی در نزد ملک او نیند و اما لایک و تصوف و فو که کیف یکا قطع چند خبر از روی انصاف
ای عزیزه شرط باشد ایشان دوستان و اولاد قدیم کامشان بدل و بر مراد خویشش تو فرض فلان
ثانی آن که دشمنان این گروه و دو باش از نزد ایشان در جهان ثالث آن باشد که گذر یکدیگر
آن توانان مانور در وان و قال لا شرف الا شرافات هو توفیق الا راد تو علی مرکه اصحاب
باید دانست آنچه ادب اصلی و سبکلبی نسبت شیخ و مرید بود در لطیفه سالتی که کور شد اکنون سائر ادب
طلاب صاحب طریقه در اینجا تفصیل بگویم و سبک ادب بعضی این سخن مندرج اند که طالب صادق مراد
اصحاب برادر خویش تقدیم فرماید و از دایره ارادت خویش بجای و جزوی براید مقتوی برادر انگونه
پای نیست و بر سبک قربانی جانی نیست بلکه بر خود پای نمانی و پوشیار و تانهای پابر سر و وصل یار
حضرت قدوة الکبریا میفرمودند تا تواند و مهیا کن بود بگویند و والدین بی وضو نگاه نکنند و همچنین
بگو آسمان و حکم در پیش اکار بگو کند و التفات همین و شمال نباید کرد و مادام که در مجلس ایشان بود
سد مطرق باشد و بقیام ایشان قیام کند و تقدیم بر حکم و بر شی می کند تا تواند بی وضو و سبک تانیه
در نیاید و در وقت درآمدن استقبال سه لازم شمر و پیش پیر فاضل هم بگذارد و همچنین و طائف انداز
که سیم و دی بالاتر از مشاهد نیز نیست قطعه اگر باشد نظر بر قاصد شیخ و نازی گر گذار و سهو باشد

این کلام از شیخ
آوردند و گفته است
و سبکلبی جانش
از عیش از چشم
که در کمال پیش
آوردند و شهادت
ملک شراب بود
سبک خاکد
تجلی در اصل
گردان پیش
عرویه
ع
را که تعریف کند
در ملک خود
گویند که بخواب
ع
فرموده است
رسمی از دست
سوف کردن
از دست
از باران خود

دوی را بل شد مجلس هوفیه اندر خرقه در بر پوشید و لباس پیر که خلعت ولایت و کسوت غایت است
 اگر میسر شود نشوینکه الکر در ایشان زبیده باشد و لباس که پیرامانت دهم تخفتم نگاه دارد که لباسی نرسد
 اگر در صحبت اکابر رود نگاه خانقاه و مسکن مکان او کند و بر خاسل اصحاب و دیگر نگاه کند که آن نوعی
 از سوال است اگر از یاران و دوستان لغزشی بیند بر موز و کنایت تنبیه کند و اگر ضرورت تغییر بود و تنبیهای
 آنها کند و احباب بکند که مودب باشد و آنکه گویند صحبت بی تکلف باید ملو است که از یاران تکلیف
 نه طلبند از تعظیم خویش اگر نه از جانب خود مودب باشد که آنکه خصوصیت گذارده باشد حضرت قدوة
 الکبریا میفرمودند که مرا غریب بنمای که مردم میگویند که فلان یا جنست چه یار یار شدن و شرطیاری
 بجا آوردن از شجاعت جان نبی یا دوستی که آنکه گوید با یکدیگر آشنایم غزل امی در یغادندانه یار نیست
 یار چه بود و چه آفرینست و آنکه غیار از قسیم یار شد و یار کو اندر یار یار نیست و شرط ادنی
 در میان دوستان و جان سپردن باشند یا یار نیست و یار نزدیکست از نوز و چشم و یک در چشم
 تو این انوار نیست و نور او تابان تر از خورشید چرخ و هست چشم موش و یار نیست و اشرف آن
 یار که دیدار چشم خویش و وصف او قوتی آفرینست و حضرت قدوة الکبریا میفرمودند مودب
 در لباس است که روحش از نور آید و لباس این طائفه سنتی دارد بمقامات خویش که به تمام حال
 کرده آن لباس در بر کشد و لباس عونت افزای سبت مبتدی ممنوع است نه برای منتهی کار و از آنها
 گذشته جامه صوفیانه که متعارف است پوشد و از جامه دقیق مجتنب بود بعضی حال این سخن برآورد
 کرده اند و جامه که متوسط در نمی پوشی بود بهتر است حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که زینت لباس
 خاص هر عبادت کننده از برای نمایش خلق نفس است که حضرت سفیان ثوری جامه مقلوب
 پوشید و نماز کرده چون از نماز فارغ شد اصحابش بنمودند که جامه مقلوب در بر است راست سازید فرمودند
 جامه قائمه که نماز کردم اکنون از برای نمودن خلق جامه راست کنم و آن سهلست قطعه پیکار
 آید لباس سب و زینت و چه هر دیدن دلدار نبود و لباس کوتاه در بر کند که بظافت اقرست و
 بتخصیص از آراشتاننگ نگذرد و لباس خشن اگر جهت کسوف نفس در بر کند بهتر است و اگر جامه نفس
 ستر فقر تواند بود و کار نبرد اما عقید نبود و بظافت و زینت جامه هر نوع که میسر بود و درش آید و
 بر چه نقل است از حضرت شیخ ابو نجیب الدین بهر و دومی که ایشان لباس عقید نبودند گاهی است و
 که بدو دیناخر میزدی می بستند و گاهی دستاری که بدو پیل بهایش بودی می بستند همچنین نقل
 از حضرت گنجشکر است که پارچه نفیس بهر پیریده بود و پیر این بپانندند جزوی جامه که آید خبر کردند آن مقدار
 پلاس دادند چون دوخته آوردند اصحاب غریب آمد فرمودند ستر از بر دوست اما انب است که جای
 پوشد که متوسط بود بهی که در حاله انفاق صرف نبود حضرت قدوة الکبریا میفرمودند چون چرخ

اگر صاحب فتوح حاضر باشد بگوید **اللَّهُ حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُقْبَلُ اللَّهُ شَيْئًا** و اگر غایب بود بگوید **وَجَاءَ اللَّهُ**
حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ و نه اگر در پیش جامه جامی نماز عینیت کند شکله آنرا دو گانه برای یکجا ادا کند و چون
 فتوح حضرت شیخ آمد در پیش چون بیدین کسی سرفته باشد خاموش و دراز را نگاه میگرداند باشد و
 آنحرمی اندام میرانده باشد از زیارت قبور بعبادت مریض نزود که مبارک نیست اگر ضروری بود در جای
 نشسته دو گانه گذارد و بعبادت او نزود و در عبادت مریض آنجا آسید بگویند چنانچه آئین روان کند بخلاف آن
 و در مجلس شادی سخن نمگوید و مجلس نکاح سخن طلاق نکوه و بنا میآورد و هر چه مطابق احوال
 آنجامی سخن گوید و در شب که فرود خنجر اگر امانت کند آیات فذاب و ستم بخواند بسیار مقدس
 بتفاوت باشد اگر شانه سوغات آرد مناسب است که بی خلاف نهند که بوی قطع صحبت بود
 بکافیه یا جامه عیدیه بدهند همچنین کار که بی نیام آرد همین باشد هر گاه بر او خورن و گوشت که قطع
 بوی سیرت کند همچنین عطر آب باشد و هر چه باشد خالی نبرد و در مجلس مرویش سفید ریش بسیار
 ریش تقدیم فرماید و مخلوق بر غیر مخلوق ملحق بر غیر ملحق و اگر بر که معصلا و نسیم و شانه و حصلی و ابرق
 و امثال آن هر چه بر اصحاب خود میدهند هر کدامی شعر بهت بر معنی ذکر و زیارت قبور افتاد حضرت
قدوة الکبری میفرمودند بوزیارت اکابر که بر صدر ارشاد و مسند حضور نشسته اند زیارت قبور اکابر
 است که بنفشه اصحاب طریقت و ارباب حقیقت و مقصود خود از ملائمت قبور یافته اند تقریر جامی
 که حضرت مولانا زین الدین از برکات الهی و فتوحات نامتناهی از روحانیه متبرکه که حضرت شیخ
 الاسلام شیخ احمد جامی یافته بعد از آنکه وی از ایاضات شدید و مجاہدات جیده بگذرد و جانیه حضرت
 شیخ الاسلام جامی ظاهر شد گفت خدای تعالی داروی تو در شفاخانه ما نهاده است خدمت مولانا زین الدین
 سال پیاده و بیشتر پیای بر بنه از پایی پیاده به تربیت مقدسه ایشان میرفتی و در گنبدی که محاذ
 قبور ایشان بود ایستادی و بتلاوت قرآن تنهال فرمودی و هر چند وقت اندکی بیشتر متذکر امت
 هفت سال نزدیک مرقه شریف وی رسید قرآن خواندی و بیل از اختلاف احوال که چند وقت بمانی
 گاه دور گاه نزدیک و در آخرین می نشسته بی توقف سوال کند جواب داد که انهم با مر و اشارت
 بود بعد ازین که سی سال برین طریق گذشت بمقصود رسید آورده اند که هزار ختم قرآن وی مرقه
 مقدسه شریف ایشان کرده است بجز از روحانیه حضرت ایشان شد که احرام زیارت مشهود مقدس
 رفیق سلام الله علیه من مل فیہ بند و آبخارفت و خلعتها یافت و بشرف نواز شهاب اشنافت و
 از آنجا غریت طواف مرآت طوس کرد و شب نماز متبرکه که حضرت شیخ ابو نصر سراج بود حضرت سراج
 پناه صلوات الله علیه سلم را در خواب دید که فرمودند فرادشهر طوس ترا دروشی عریان پیش آید و بر آید
 کن و حرمت دار لیکن سجده مکن چون بآمد و بطوس درآمد با محمود طوسی را که معذوب بود دید و بر آید

حضرت شیخ
 خاندان حضرت
 سید و قبل
 حضرت خاندان
 زنده

متد میان وجود و عدم قیل میان خلق و امر قیل میان عالم ربوبیت و عبودیت مطرب الگابند
بود لب کلام را گویند غیب اقرارن ملاحظه لذت عالم بود شباب سرعت سیر بود بی محور
از معرفت دقائق مقامات و این سیر حکم جذب و چه حکم سلوک در اعمال و ریاضات و تصفیه پاک بود
سخن خجابت اشارت واضح در ماده و غیر ماده خواب فنا و اختیاری بودت محبت دوستی بودی سیر
و علامه دلی متحرک بکن سبحانه تعالی ملاحظه بی نهایتی که الیه بود که هیچکس بنهایت آن نرسد
تا مطمئن شود نظرافت ظهور از ازل است از حضرت الهی در ماده شومحی کثرت اتفاقات بود قنارت جذب
آهی بود دوست مشپوه محبت الهی بود قناعت سزاوار پرستش بود که جز حق را این سزاوار نیست
چشم مست سرگردن الهی بود بر تصفیه و غوره که از سالک در وجود آید جزا و چنانکه هیچکس را اطلاع نغبت
و آن غنوبد عشرت لذت است با حق سبحانه تعالی و شعور و آگاهی از لذت خرابات خوابی بود
بت مقصود و مطلوب بود عبادت اجتهاد سالک بود زکوة ترک دایم بود و تصفیه هم
طامات معارف بود دوست صفت قدرت بود انگشت صفت احاطت بود بسبب
هیت عالم آئینه بر صفت ربوبیت است محبت الم بود که از سبب مشوق بعاشق رسد اختیاری
و غیر اختیاری راحت و جود امری بود که موافق ارادت دل باشد ربوبیت عدم قدرت از ادا
عبودیت سبب از حضرت سعادت خواندن ازلی شقاوت زادن ازلی غیبت مقام
ج حج سبب است ابد بود تا راجع سبب اختیار سالک در جمیع احوال و اعمال ظاهری و باطنی
باشد سبب وجود امری گویند قبح وقت را گویند صلح قبول اعمال و عبادت و وسائط
قرب صبح طلوع بوقت و احوال بود که برخلاف ارادت دل بود رخ تجلیات محض را گویند
نسخ میل لذات زبان سبب امری را گویند که موافق طبع سالک نباشد سبب نسخ عمل لذت باشد
چاه نسخ مشکلات ابرار شاه و مساعد صفت قدرت و قوت را گویند قوت استوار الهی بود
مخد حالتی باشد که بعد از فراق ظاهر گردد بافت طلب بود فریاد و گریه را گویند در و خالتی بود که
از محبت طاری شود که طاقت تحمل آن نبود محبت شاه تجلی حق باشد عیب مقام معراج را گویند در
اعراض از زیادتی و فضولی بود با بدو مقام کشتن موات را گویند و مهر میل اصلی خود است با وجود
علم و آگاهی از یافت لذت و دریافت مقصد سیر جذب الهی بود که سلوک بر مقدم بود یا عکس مگر
خود را بدون مشوق است عاشق نگاه بطریق لطف و موافقت و نگاه بطریق تهم و مخالفت و حور از اشتراک
سالک بود از عروج امیر ارادت الهی جایی داشتن است بر سالک بکبرتری نیازی است از اعمال سالک
سهر وجود مطلق بود در مطاوعت بود یا بر صفت الهی را گویند که ضرورت کافه موجودات را بچشم
اسم موافق تر از این نیست سالک چه کلمه توحید را این اسم دایره است غمگسار صفت رحانی بود

که شمول عمومی دارد و مختار صفت جسمی حق بود که حضور صفت دارد و ولد از صفت با سلی را گویند پس
 محبت و لیس صفت تالیفی بود مانند محبت در دل سر صفت لادت آبی بود و در بابت
 سالک بود و حمار رجعت از مقام وصول بقیه به طریق انقطاع شب قدر بقا سالک بود و درین
 استهلاک بود و مقتضای کفر تاریکی عالم و تفرقه بود و سیر عالم انسانی کافر صاحب اعمال تأثیر
 مقام منور بهار مقام علم گلزار مقام کشف سر از طغایر صیقلات کندان اضافت کرده باشد
 و آن باز خوانند ابر مجالی که سبب مول بود و حصول شهود با سطره جهاد که بنیان چوبار مجاری عبودیت
 ناله زار جستن محبت ناله زیر الطاف محبوب محبت گویند گوهر سخن انشای تاهم با سخن چون کوس
 اشارت در که کنار دریافت اسرار دوام بود حضور مقام وحدت بود شتر انسانیه را که در قطار
 نوعیادست زری ریاضت بود صیقل بر مجوری بود تقدیر آبی که سر تسلط صفات قهر گویند بر عاشق
 در تار قوت دادن عشوق است عاشق را ترک تا خنده آبی قیقه سلوک مقدم باشد و رجعت مجاز بسیار
 کلام کشاده شد ناگاه جنبه در رسد و کلام او قبول کند و باقی احوال او تمام کند و بقدر رساند روز تبار
 انوار نور روز مقام تفرقه نماز مطاوعت شد بنظر عالم بزرگ مجلس آیات و اوقات حضور
 باشد ناقوس یاد کردن و ذکر مقام تفرقه بود کس نتیجه علم را گویند که در دل پیدا بود چشم ز کس
 ستر احوال کمالات علوم متبرک سالک حیدر خود که مردم او را دانند که نیست و لیکن آن روز که نیست
 و ولایت خود را ندانند لیکن او را ندانند و این روز که کس مجلس بودش حدیث دوام حضور است و در
 آن تمام می فلماش معاشر و مباشر اعمال است چنانکه اقتضای احوال است او باش و تمام می است
 هم از صفت و هم از عبادت و غایت در صفت کبریا حق گویند ما را نزل و تحمل کثر
 از بنا گوش دین را گویند مع شمع نور ابد بود سلی مجلس را گویند قطع ترک الم ف
 لطف پدرش دادن عاشق را گویند لطف غیب هویت را گویند تاب لطف از برای بود
 هیچ زلف اشکالی آبی بود و در طلب عشوق بر عاشق با علف شهوت نفس است و در
 دادن نفس داخل بود عشق محبت و غطر را گویند محشوق حقیقی بود و فیکه طلب بید
 تمام از محبت که مستحق دوستی و معج الوجوه عاشق جوینده حق را گویند عشوق از عیاج در طلب
 بعد از آنکه یافت و باز در زمان فقدان بشرط آنکه اگر دنیا به محشوق از عیاج ساکن شود و لیکن عشق
 همچنان باشد باقی اندام یافت نقصان نپذیرد بلکه باده شود و در عشق شقیانی کمال از عیاج
 در سلی کل طلب تمام عشق درم بطریق یافت و نایافت کیسان بود و فراق غیب را گویند فرق
 صفت حیات را گویند شک احکام طلوع و طلوع انوار است از حضرت الله و ماده شوخی
 جنگ استخوان آبی را گویند باغی لایهای ظاهری و باطنی میان با یک حجاب وجود

سالک قتی که حجاب دیگر نمانده باشد میل مجرم بود باصل خود سبب شعور و گاهی از اصل مقصد مجرم
 رجوع طبعی چون عبادات بطریق لایحه که با اختیار اصل باشد اصل و همچو مجرم خاص باصل خود اعمال
 متابعت او مستثیل و سستی حق بود باوجود طلب وجه تمام جمال ظاهر کردن کمالات معشوق است
 جهت نیاید رقت و طلب جلال ظاهر کردن زندگی معشوق است از جهت استغنا از ماضی و غنی خرد
 ماضی و اثبات بیچارگی او و بزرگی معشوق شکل وجود حق تعالی را گویند شمایل امتزاج جالیات و
 جالیات و سرفه روان کردن عقل عالم تمیز را گویند وصال مقام وحدت را گویند مع الله سواد و غیر
 کامل بطریق سیر بود و این گاه باشد که سبب دلستن طریق باشد را لک و کمال لک باشد و همچنین سیر
 اکمل سیر را بود که رجعت محتاج نباشد و گاه باشد که سبب تقصیر سالک بود محصل آرام تکلیف بود نظر
 کشف معانی و اسرار را گویند سسل غلبه حوال ولی را گویند که فرج توج باشد گل نتیجه عمل را گویند لب
 لعل بطون کلام را گویند هم فهم آلت دید یافتن را گویند آرام محل تجلیات که از عالمان پوشیده
 بود حاکم اوامر شرح که بر سالک جاری دارند نظم استغاثت کردن است بحضرت الهی از شر
 شیطان و انفس و از تقصیر خود سیم بادی او آورده نهایت بود پام محل تجلیات را گویند چشم
 صفت بصیری را گویند شراب خام مدش مزوج را گویند جام حوال بود اسلام متابعت را
 بود و اعمال متابعت و ام مقادیری اختیار را گویند سلام درود و تحمید بود عالم اوامر و نوا
 که خلائق آن امتثال نمایند عمر بنده و امانه محنت و طلب معشوق را گویند سیم تصفیه ناما هری و
 باطنی بود محکم موقف بود چشم ظهور صفات قدسی را گویند بر خود سیم روحش سالک ان
 کینه تسلط صفات قهری بود تا خلق ایقان ایقان الهی را بود آشنایان اعمال و عباد
 بود مهربان صفت ربوبیت را گویند جانا صفت قیومی که جمله موجودات قیام بر دوار
 از آن رابطه موجودات پیوسته نبود قیام عالم ممکن نبود وین اعتقادی را گویند که از مقام فقر
 سیر کرده باشد یا بان و قایل طریق را گویند فقر و خشن ترک تدبیر و اجتهاد بود گرد کردن
 تسلیم وجود است حکم تقادیر ترک تدبیر و اجتهاد بدل کردن بدل بود از چیزی به چیزی و غرضی
 باغراض در باختن محو کردن اعمال انیه از نظر ابدین ترک کردن قطع آمال از هر چیزی
 خاستن قصد غریب بر شستن سکینه بود در فتن عروج بود از عالم سفلی بعلوی آمدن
 رجت بود بعالم بشریت از عالم ارواح باز استغراق سکودرون عالم ملکوت بود سیر وین عالم ملک
 تابستان مقام معرفت بود زمستان مقام کشف و بستان محل کشادگی صفت باطالت عالم بود
 مخصوص بود ریحان خرم بود از غایت تصفیه و با صفت حصول شده بود باران نزول رحمت
 آب روان فرج دل و پامی کوفتن تواجد است نزول غلبه در تقیید بود چهره گلگون تجلیات

در غیره بود و خواب ابیداری یا با عالم بخودی لب تحکیم کلام منزل کو انبیا را بواسطه ملک اولیاد
 بواسطه نصیب لب شیرین کلام بریده بشرط ادراک نشود و بان صفت شکلی بان سیرین
 صفت شکلی بطریق تقدیر از فهم و فهم انسانی سخن اشارت و ابتداء آتی بود سخن سیرین مطلقاً
 آتی بود انبیا بواسطه وحی اولیاد بواسطه الهام و سخن مکاشفات و کلمات الهی بود و راه و غیره و محسوس
 و معقولی گویند سخن اشارت واضح را گویند و راه و غیره معقول و محسوس بان اسرار الهی بود
 زبان سیرین امری را گویند که موافق تقدیر باشد میان سابقه که در میان طالب مطلوب بود و
 سر مقام و حجاب موعی میان نظر سالک بر قطع محب از خود و غیره جستن جنبیت کمال نشود
 است سلطان حیران احوال بر عاشق خا نچه لادت اوست هجران التفات بغیر حق اند
 درون در بدن سیرین اشارت بر شد محقق کلمه اخزان وقت خزان میدان مقام
 شہوت را گویند چو گمان تقدیر جمیع امور بطریق جبر و قهر فغان ظاهر کردن احوال درون منزل
 طرف دور اندکی از حضرت حق ساربان یاد نمانی بود ایمان مقدر الله بود حسن جمعیت
 کمال را گویند از رویل است اصل خود اندکی آگاهی و علم بعضی از اصل بمعقد کیسو طریق طلب
 کمال را گویند سر و علم و مرتبه بود کمال از زین سقوط سالک بسبب تقصیر و باز بکمال فایز
 ساقط نگردد از درجه و مقام حقیقت ابر و سقوط سالک از درجه و مقام بسبب کردن تقصیر باز
 تصعد و بکمال جذب و عنایت بعضی در درجه که بود طاق ابر و احوال کردن است در سقوط سالک از درجه
 و مقام بسبب تقصیر گذشتن و دران تشویر زنی بود و شست و شور و اشتن خراب و سدا که از
 تقصیر در وجود آمده بود و صفای حضور عاشق و مشوق حقیقت و جو خزه گوی را گویند از طرف که باشد
 گفتگو عتاب محبت آمیز ابر و احوال است باز و شیت است که رسمه التفات بود شیوه اندک غلبه
 آتی که گاه باشد گاه نه که موجب غرور و غفلت نبود خانه خودی بود گنه اهمیت آتی بود از ادراک
 کافه مایان و متنگاه حصول جمع صفات کمال وجود و قدرت بر هر صفتی محالست متصف شدن
 بصفت کمال و دیده اطلاع آتی بود مشرق احوال حال است بر سالک سر و جبر بکمال حکمت آتی تیر
 مشرق احوال ناکردن سالک سر و جبر اسبیره مین معرفت چشم احوال تیر کردن آتی تقصیرات
 سالک از مین سالک و لیکن گاه کردن سالک از تقصیر کرده باشد و از ان نیز کار غیاء و سراب نخته پیش
 صرف بود شرابخانه عالم ملکوت و بیخانه عالم لایق بود میگذرد قدم نماند بود مخمخانه غلبه و مشرب
 که از عالم لایق باوه مشق و تنگه ضعیف و دین عوام را نیز بود جبر همه سر و متغای احوال بود که در سلوک
 سالک پوشیده بود شبانگاه مکه شدن احوال بود تو به باز گشتن چیز ناقص پسوی کمال از کوه ترک و
 انبیا بود که به تمام وصول خرقة صلاحیت را گویند و صورت سلامت سجاده سه باطن

[illegible]

جسمانی ستا نشود جهانی ظاهر شد تا در جبهه رسید که طائفه تمام محبوب گشتند و لذت مشاوه را فراموش کردند
 سست شد و شادمان در کوفش و شرب و صلح کرده فراموش و تاخانی کبر چند بار و الوای
 که فکایشان را از اسخاں یاد آید چنانکه در کمره آمده آن الذین کفر فاسق و علیهم لعنة الله المبین
 آمد که منکر منکم لا یؤمنون که چنانکه میکانوایکن بون و طائفه دیگر که فراموش کردند و لیکن جانی
 را و با یاد و ماز در روح ایشان را حال پیش آمد و بنده نیست آن یاد از خلقت کفر برآمدند و بکین ایمان نرفتند
 و طائفه خود را بواسطه نوار نیست اشتیاق فطری آن جمال پیدا شد و گوید که هرگز فراموش نکردم و از مصیبت فراموش
 نه و وقتی که دیگر یاد آید و ایشانند که آتش محبت در دل انداخته و لیکن این آتش جز بیا و مشاوه آن حال
 نتوان کرد قطعه مسلمانان مسلمانان برتر کیست بنیالی که در وصفهای شیر از آمدن به تبهائی و پتیر
 خلق ناش عشق پیش من بلای جان و بلای محنت شیرین جز با و نیاسائی و دامن عشق میخیزد
 و چشم عشق میگرداند که طلاسخت شیرین است ناپیدا است حلوائی و این طائفه اند که چون ایشانرا
 زمزمی و بیاری رسد بدین حال اگر کسی ایشانرا مردن بیاد میدید در حال ایشانرا سروری حضور
 گردید زیرا که دانسته اند که در یافت مشاوه آن جمال اندوخی کمال بی مردان حاصل نمیشود پس از
 حصول شادی بدن را فتنه حصول گردد و چون که شادی خاصیتی است که هرگاه در بیمار ظاهر شود تعلیل
 مملو میکند که بیاری بواسطه آن مواد است فاین نزد اطباء روزگار مقرر شده است اینجا همین قدر که
 زیاده خاص او از کماهی ادراک آن علم حاصل گردد و از اینجا است که پرسیدن دوستان مردوستان
 سبب محنت شده است که لقا و کلیل و شفاء العلیل هم شری از آن دو خانه است و هم از محبت
 که در یافت لذت مشاوه حقیقت بعد از انتقال ازین عالم است اگر گرفته اند شاد و شاد
 صلی علیهم وسلم درین حدیث که من کنت فی کل جماعه فیه النبی فیه الشفاة فیه الشفاة فیه الشفاة
 از جهت آن بود که حضرت رسالت پیام صلی علیهم وسلم را ندانند که در ماه برج الاول
 از انداز فانی بسوی گلزار جهانی خواهند رسید و گل وصال حقیقی خواهند رسید چون این مقرر شد
 که ذکر مردن نسبت طائفه که سبب محنت میشود چنانکه ذکر شد و این فقیر میگردد که خواندن این حدیث
 بر سر یاری لیل است بلکه درین رباعی بطریقی است که سبب سرور و جهان است که در این حدیث
 حق تعالی حکما قال یا ایها النفس المطمئنة استرجعی الی ربک فیه الشفاة فیه الشفاة فیه الشفاة
 اکنون بسوی مقصود گوش دار که مراد از خود را و جماعتی از خود را و دلمان که بر سر جان و طری میگذارد
 مردن چنانچه در ترمیم آمده است و ملو از نگار روح انسانی که او را مقام محبوب است و محبت و محبت
 مراد از احوال انسانی در زمان عقل که در بان در دل و با زبان کلمه قلب با همان بهشت دل است و از
 اجابا صمیمه معلوم شد که طلاق اسم جنت بدل کند چنانچه سلطان العارفین گفته اند اگر عرش و صندل را برابر
 لیس نفس مملو در جم کن بسوی پدید کار خود خوش شود پسند که شده و محبت میداد ایشان و محبت میدادند

عرض در دل عارف بگذرد و در عارف از ان خبر نشود و تعجب و شگفتی است باطلاع او در حالت توح
 مد هم چیزی که او مستعدی نمود و در از حال سیاهان ذلت و خواری و تحسنت که در سینه در وقت مرگ
 ظاهر میشود و خود را در فقر حقیقی است که روح او در عین شایده حاصل شود و خود را در مقام از ابتداء و در نسبت
 و در از ابدال تو را نفسانی است که تبدیل تغییر از لوازم ابدیت انسانی است و در از معلوف حقیقت است
 که نسخه جامع و نظم کلیت قوله تعالی سائر فیضها متانی فی کما فاق و فی آنفسه و چنانچه صاحب
 بر صا گفته قطعه ای نسخه نامه الهی که تویی + وای آینه جلال شاهی که تویی + بیرون ز تو نیست
 در عالم هست + در خود بطلب بر آنچه خواهی که تویی + چنگ زدن جبارت و در بختن ایشان است
 در روح و در ان اطلاع ایشان بر انخطاط مرتبه خود و طور تبه روح نیست که ازین تغیر محقق شد که معانی
 با جمعی سرور انگیز و بهیچ چیز که موجب شادی و سبب فرجادی و بیا و سبب از بی این عشق
 عشرت ساختن + صد هزاران جان باید با خلق + چون سفت آتشی و تقدیر و تقریر نامتناهی برین
 نغمه است که او چند گاهی درین عالم از برای تکمیل خود قرار دهد و غیو کند که خود را ازین نفس خلاص و بعد
 ازین تحقیق اگر کسی این رباعی را بر سر میاری که او را محبت حق سبحانه در دل باشد بخواند و ازین معنی
 حالت بر جوم با انتخاب فهم کند البته در سر و کپی پیدا بود و معلوم و صحت به نفع ایشان باشد با نسی و نه لا محاله
 شعر ای شکل مل و مل شکل + زبان سوئی ازل بهشت منزل + این شعر نیز یکی از خواجگان
 منسوب است و علامه سخن این شکل مل سخن بیان حمد است یعنی اے عظیم که همه جمیع ملائک
 و انبیاء مرسل و عبادت بیان مجموع کتب منزل که سبب تحلیل مشکلات دینی و واسطه بین مصلحت
 کونی انداز شرح حقیقت اسرار ذات متعالیه تو قاصر از و افهام عقول همه از مدک کنه معرفت نجاب
 کبرای تو عاجز آنکه گفت مل شکل بهجت ضرورت شعر ذکر مفعول است و در و فاعل مل کننده است که
 یعنی ای عظیم که اشکال جمیع مخلوقات و اسرار جمیع موجودات در حضرت علم تو چون آفتاب بر سبب
 و منضیات ضامن در مل سلطنت بصیری تو روشن و پیدا است و اکثاف معاند اسرار و اقلان و قلیتر
 استمار با بر نهان المضاف انخیا و انکار حرف جلال بغایت تعلم و هدایت تعرف حضرت رومی از
 تو اسهل و آسان است زبان سوئی ازل بهشت منزل با کمال دل دیگر است و ازل ازل و دیگر ازل
 عبارت از اولی که اقسام آن از عدم ضاعت و آن مبدأ عالم احوال است پس هر فردی را از اول
 وجود در غیر نیامد بود و از ازل ازل عبارت از امتداد بقای وجود مطلق اند و آن مسبق بر زمان نیست
 و اقل آن از عدم نیست چون ان مقدمه معلوم کردی و با آنکه چون آفتاب فیض وجود که از مطلع حدیث
 غیب طلوع میکند آنکه مغرب عالم حسابی منتهی گردد در بهشت منزل از مرتب جبروتی و ملکوتی گذر بسیار
 کرد و منزل اول مرتبه حی است و فیض ازل درین منزل بصفت حی مرفیع گردد و درین مرتبه

توحید است و اینها را در سینه ایشان
 توحید است و اینها را در سینه ایشان

او را سبب وجود بخواند و سرودمانی گویند پس این منزل بمنزل علم نزل کند و ازینجا بصفت
 علمی متصف شود و در مرتبه از اسما علم خوانند پس اینجا بمنزل باروت نزل کند و اینجا بزرگ
 بگوید و در مرتبه او را مراد گویند پس اینجا بمنزل قدرت نزل کند و از اینجا اثری از آثار قدرت برسی کسب
 کند و در مرتبه او را مقدر خوانند پس از اینجا بمنزل سمیع نزل کند و حقیقتی از عالم سمعی با او میرسد
 و در مرتبه او را سمیع گویند پس از اینجا بمنزل بصیر نزل کند و در مرتبه این ولایت بنیانی
 صفت او شود و درین مرتبه او را ملحوظ گویند پس از اینجا بمنزل کلامی نزل کند و در تصرفات
 احکام این حضرت مستعلا کلام روحانی گردد و درین مرتبه او را کلام گویند و هر فردی از افراد وجود کلام از
 کلمات الله چنانکه در حق علی علیه السلام فرمود و کلمات الله الی غیره و این از مراتب وجود
 هست و این اسامی را به سبب گویند و این را با مفاصیح غیب خوانند بعد آن بمنزل ششم که عالم اربع
 است نزل کند و این عالم ملکوت گویند و درین عالم تعداد اشکال این صفات مهیا گرداند
 پس از اینجا به مرتبه تدریجی اول بمنزل شهادت نزل کند و شخصی وجود خارجی از عالم حسی ظاهر گردد و
 نصف دائره وجود ظهور او تمام شود باین نصف معاد پس چون سلوک کردی که عالم
 اربع آن عالم ملکوت است از آن وجود افراد و اعیان عالم معاد است و هر فردی از افراد عالم حسی در آن
 عالم حقیقی است که از آن موجودات است و آن عکس از آن بود که استلزام بقا ربوبیت است پس
 آنکس که گفت که آن سوی ازل بهشت منزل است گفت چه فیض وجود از بهشت غیب بر بهشت
 منزل بمنزل غیب جزئی که ذکر کرده ما بمنزل ملکوت رسید که ازل اعیان بقیده است پس حضرت بهشت
 که مطلوب غیبی است و لای ازل در منزل ششم بود و خدا مستغرق در حق است و حق در حق است و حق
 ششم در دنیا شهادت چون هنگام که بر کوه جیم فرض گردونج و درین طوفان و
 جامع این نکات شریف و عبارات لطیف و ملازم است بند علی میقتان نشسته بود که جمعی از فضلا
 و درویشی با ظرفای عصر که از مشربلی صوفیه شربلی داشته شرح این بیت میکردند و روحانی و ریاضیه
 بیان میفکنند و هاشمی بجهت مند مالی بسوی این خادم نگاه کرده فرمودند که شرح این بیت که مشرب
 حضرت خواب بر سر و پا دوست در خاطر حضرت قدوة الکبر بگویند گذشته بر حد این خادم انگار روزی
 دوازده فصله خود را بر این کشید تا ندانم که چیزی از شرح او بر این آیم القصه بر حد حضرت ایشان
 استماع افتاده بود شرح او کرده اند و آن نیست که مراد و باین شهادت کلام اشهد ان لا اله الا الله
 و الله هست چون طالب صادق و دیگر دانش و دیگر ارکله و نفی و اثبات لمومت نماید و در ملاحظه سنج
 اشتغال نوبت از هر طرف انوار آتشی و اسرارنا منتهای جلوه شدن گیوه و در طرف نفی اسرار او از نظر
 ساک مشتق و آثار کثرت انبیا بلور مخفی شدن پذیر و بجا نباشات صفت ذات و ملاوات

در این مقام از این مقام

عالم ملکوت از این مقام

شکلی که در این مقام

کلمات در چشم شهید او تجلی گردد و در صحن حصول انگاه هنگ که همیشه انتقائی غریب نهد است گوهر
تجلی ذات بدست سالک از صدف هوش سرشته بر در قفای آتش در دهن حالش ریزد پس فرح را
که عبارت است از سالک بدین حالت باید که بقتضای قیام و صیقلی که قصد غم خاک که خلق آنکس
ترا بمنتشائی اصلی و مبنائی حقیقی معین نماید و استرجاع بکند و در تمام فناء الفنا حاصل کند و بگرداب
بیشوری و اصل بیت بریائی و صالت هر که سبب و بصحرائی کمال است هر که سبب و بود بهتر که
او خواص باشد و برون از جام و اندر خاص باشد و زنده و بحر و جلدان غوطه یکبار و برآوردن کش لک
شهر و در گذر بحر شد از غوطه آگاه و غواغم هر او خواص جاکگاه و بیاید علم غوطه دور کردن و ز خاطر
غوش را بچرخ کردن و برخی را صاحب مراد و شتم قصد سبوی نزل که انداز با روح فناء الفنا سالک
بعد از رفتن نزل واجب است که بدین صاحب ملوک احباب ملوک در غیر تبه بوی مفسوب است و مقام
اولیای کل از اصفا می کمال است نه آنکه در غوطه فناء الفنا جاوید بماند چنانکه بعضی معجزه بان روزگار
و مجربان کردگار بیدان و طبع نامزد و از ایشان تربیت سالکان راه و تربیت طالبان آگاه سال
نیکو و ادب است بهمت هر که سرد آب انگند و برآوردن هر از دریای فرخند و در اینان هر که سر در یک نهاد
بماند کفش در کم قناده و مادی و ادبی که آن جفت خداست و من از ان یاد زار از آدم و ابن
شعر منسوب بحضرت مولوی است و امثال این اشعار از ایشان بسیار واقع شده است مگر از ادب و حقیقت
محکم است که اتم در زیات موجودات و اصل موجودات کائنات بود و جفت شدن عبارت از قرین آن
تر است بحضرت احدیت و فنا کردن سارت از وصول است در بیان ظهور در مرتبه صدور در
مرات میان ثابته ملوک سماء صفات و احکام آثار بطریق مکرر مشاهده و او اینی و ذوالعقلی است
و در بیان لفظ از غریب گفته است که روی این عروس میاید باشد و زنا بوی کرده و اندر بیت
وصال او زنا دانی نباشد و زنا دانی نباشد و زنا دانی نباشد و زنا دانی نباشد و زنا دانی نباشد
بر دست نامحرم ندای و بر ناظران جمال معانی و شادان خیال نکته دانی مخفی نخواهد بود که مراد از
خیتش جنس ملائکه اند چه ایشانرا حقول گویند و عقل اول جبرئیل علیه السلام را نامند و ملائکه قابلیت
ظهور اسرار الهی و کفایت انوار امتناهی ندارند اگر چه بنابر حکمی عرض امانت بر ملائکه که چنانکه
اتنا عونا انما نأمن علی السموات و الانراض الا انما معلوم شد که این انسان این بارگزار بار و بار
جان افکار بر سر نهاده و چاره معذوب شیرازی ازین وادی خبر میدهد شهر آسمان بار امانت
کشید و قرم فانی بزمین دیوانه زنده و هر چند ملائکه از جرات طرفه همین ذایل نیستند و لیکن از
عشق و محبت انزلی نثارند حتی که لفظ و در دواصنی بنیدانند و رقی عبادت از همین اسرار امانت که
ایشان از آن تشریف شرف کرده اند و نکته انسان را نامحرم از ان گویند که ملائکه بواسطه قربان

۹۰
در این بیت
بیشوری و اصل
بیت بریائی و
صالت هر که
سبب و بصحرائی
کمال است
هر که سبب و
بود بهتر که
او خواص باشد
و برون از جام
و اندر خاص
باشد و زنده و
بحر و جلدان
غوطه یکبار
و برآوردن کش
لک شهر و در
گذر بحر شد
از غوطه آگاه
و غواغم هر او
خواص جاکگاه
و بیاید علم
غوطه دور کردن
و ز خاطر غوش
را بچرخ کردن
و برخی را صاحب
مراد و شتم
قصد سبوی نزل
که انداز با روح
فناء الفنا سالک
بعد از رفتن
نزل واجب است
که بدین صاحب
ملوک احباب
ملوک در غیر
تبه بوی مفسوب
است و مقام
اولیای کل از
اصفا می کمال
است نه آنکه
در غوطه فناء
الفنا جاوید
بماند چنانکه
بعضی معجزه
بان روزگار
و مجربان
کردگار بیدان
و طبع نامزد
و از ایشان
تربیت سالکان
راه و تربیت
طالبان آگاه
سال نیکو و
ادب است بهمت
هر که سرد آب
انگند و برآوردن
هر از دریای
فرخند و در اینان
هر که سر در یک
نهاد بماند
کفش در کم
قناده و مادی
و ادبی که آن
جفت خداست
و من از ان
یاد زار از آدم
و ابن شعر
منسوب بحضرت
مولوی است
و امثال این
اشعار از ایشان
بسیار واقع
شده است مگر
از ادب و حقیقت
محکم است
که اتم در
زیات موجودات
و اصل
موجودات
کائنات
بود و جفت
شدن عبارت
از قرین آن
تر است
بحضرت
احدیت
و فنا کردن
سارت
از وصول
است در بیان
ظهور در
مرتبه
صدور در
مرات
میان
ثابته
ملوک
سماء
صفات
و احکام
آثار
بطریق
مکرر
مشاهده
و او اینی
و ذوالعقلی
است و در
بیان
لفظ
از غریب
گفته
است
که
روی
این
عروس
میاید
باشد
و زنا
بوی
کرده
و اندر
بیت
وصال
او
زنا
دانی
نباشد
و زنا
دانی
نباشد
و زنا
دانی
نباشد
و زنا
دانی
نباشد
بر دست
نامحرم
ندای
و بر ناظران
جمال
معانی
و شادان
خیال
نکته
دانی
مخفی
نخواهد
بود
که
مراد
از
خیتش
جنس
ملائکه
اند
چه
ایشانرا
حقول
گویند
و عقل
اول
جبرئیل
علیه
السلام
را
نامند
و ملائکه
قابلیت
ظهور
اسرار
الهی
و کفایت
انوار
امتناهی
نداشتند
اگر چه
بنابر
حکمی
عرض
امانت
بر ملائکه
که چنانکه
اتنا
عونا
انما
نأمن
علی
السموات
و الانراض
الا انما
معلوم
شد
که
این
انسان
این
بارگزار
بار
و بار
جان
افکار
بر سر
نهاده
و چاره
معذوب
شیرازی
ازین
وادی
خبر
میدهد
شهر
آسمان
بار
امانت
کشید
و قرم
فانی
بزمین
دیوانه
زنده
و هر
چند
ملائکه
از جرات
طرفه
همین
ذایل
نیستند
و لیکن
از عشق
و محبت
انزلی
نثارند
حتی
که لفظ
و در دواصنی
بنیدانند
و رقی
عبادت
از همین
اسرار
امانت
که ایشان
از آن
تشریف
شرف
کرده
اند
و نکته
انسان
را نامحرم
از ان
گویند
که ملائکه
بواسطه
قربان

و مکان اقرب موجودات اند بخلاف انسان که بعد مخلوقات و اقرب موجودات آمد و وصول اجائی هم در
 شریعت نیامده است حاصل آنست که اگر لایق شرف جلال الهی قابل ادراک کمالی متناهی میشدند
 انسان آن دولت و وصول و شوکت قبول زیاده و ملاکه سید بنی از فضلها از همه ملائک مراد دارند
 که ملائک اگر مدک اسرار نامه ما بر جبارت خامه میکشد ببارق اسرار دست در نامه آثار ولایت که در وی انقطاع
 و معارف مندرج اندیده اند چنانکه در وادیه و داد ظاهر می و بادی اتحاد با بری معاینه میشود که نامه بر دست
 امی میدهند قاری شعر از آن مادر که من را دم و گر بانه شدم جفتش و از آنم که میخواند که با ما
 زنا کردم و این شعر نیز منسوب بحضرت مولوی قدس الله سره است و از اشعار آورده ایشان اکنون
 گوش همش بسوی حقانی می دار که مراد از ادعیه است که محل کثیر است و صفات و موصی تصور
 صور موجودات تفصیل است اگر چه از معنی لفظ ام چنان مقبلا در میگردد که اندکی حقیقت محمدری خواسته
 که اصل بعد از اسرار کونی و انسانی الهی و موجودات نامتناهی است و لیکن مناسب بنی نامه تقریبی که
 گفته اند قول دیگر باره شدم جفتش چه غایت و وصول ساکنان راه یزدانی و نهایت حصول ماکفان
 در نگاه سبحانی معین ثابته خود است پس بهتر است که از ادعیه ثابته وی ارادت گردد و دیگر در سبک
 طائفه ظهور حقایق معارف است و مطلع شدن بحقیقت خویش جز بوصول معین ثابته در به ترتیب دیگر میشود
 نیست چه هرگاه که سالک شطار و سائر تیز رفتار بعین ثابته خود برسد از حالت جاریه و واقعات ساریه
 خود از ازل تا بایده مطلع نگردد و زنا باید کردن عبارت از همان وصول است بعین ثابته در لغت
 معنی زنا به رفیق است که همین عروج سالک است تا بعد از آنکه خویش و الا از معین ثابته عروج
 نیست چنانچه تحقیق این مسئله بعلم این طائفه موقوف است شجر چند آنکه اندوی تودر سینه
 جایی کرده و الله که آندهی خدایم محقر است و این شجر منسوب بحضرت شیخ شرف الدین باقی جی که
 قدوه مجذوبان دستگاه و زبده محبوبان اله بود باید داشت که خطاب بسوی حضرت مطلقه و ذات
 صرف است که هرگاه سالک شطار و عاشق جان سپار قطع منازل دفع مراحل سلوک کرد و میخواست که لذت
 صرف وی تعالی موصول گردد اگر چه سالک را وصول بآخر ته موجب استهلاک و حصول آن منعیست
 سبب استهلاک خواهد بود لیکن بهی که دارد و درایم خواهان آن حضرت و جوای آن مده علیه میباشد چنانچه
 مجذوب شیرازی علامه سمیت و سنت از طلب بدارم تا کام من بر آید و باقی رسید بجانان یا جان نتر
 بر آید و اطلاق اسم آن بر حضرت و احدیت است بلکه بر نصف دار که واحدیت که اسامی آئیندوی مندرج
 اند و وجوب وصف خاص است پس در دل عاشق جان نیاز سالک دل پرداز شوق و وصول و ذوق
 حصول آخر ته که جایی کرده است رسیدن به مرتبه الوهیت محضه نموده که عبارت از وی خدایم معتبر شده
 در بعضی اکابر آنکه که فراق تعالی بر کسرا تجلی بصورت محبوب او کند که در صورت ملائیم لذت مشا به

چنانچه در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ
در بعضی از نسخ

تبارده باشد نقلت از حضرت شیخ شمس الدین مخزومی که میفرمودند اگر فردا حق تعالی بصورت شیخ شرف الدین
تجلی کند بزرگسوی اتفاقات کثرت بهیت اگر فردا نه منیر صورت دوست + چه کار آید مرا اگر صورت دوست
و نزدیک بعضی ازین طائفه مقرر شده که تجلی بصورت ممکن نیست و مشاهده عروس معنوی بی نقاب
مهوری صورت نه بند و پس کلام تجلی عالی تکرار صورت شیخ و کمالتر از مشاهده پیر خواهد بود که مرید در آن
صورت لذت مشاهده خواهد گرفت پس هرگاه که طالب صادق صورت شیخ را باین نوع معتقد باشد
چه عجب اگر گوید خطی که مشاهده شیخ و لذتی که در مشاهده آئینه پیر کرده ام اندوی خطی و لذتی که از غیر صورت
شیخ یافته شود اگر چه بصورت الوهیت بود محقر است و کمال را در مشاهده صورت خندان حسی و یقین میگردد
که تمام حجاب همان خواهد بود حکما قال علیه رضی الله عنه لَوْ كُفِيَ الْغَطَاءُ مَا أَزْدَدْتُ يَقِينًا
و این سخن از زبان پیر الهی نرید و از لسان پیر دامن نرید بهیت نه هر کس محرم اسرار باشد
نه هر دیار از دیار باشد نسبت مرید به پیر نوعی افتاده که هر چه ازین گونه گوید سزاوارتر است و بهتر
که ایشان را ستانند و التماس نقل بیکارند که از حضرت شیخ موی الدین خجندی سوال کردند که حضرت شیخ صدیق
قونوی حدشان حضرت مولوی چه میگفت گفت مدتی با خواص اصحاب مثل شمس الدین ابکی و
فخر الدین عراقی و شرف الدین موصلی و شیخ سعد الدین فرغانی و غیر هم نشستند بودند سخن از بهت
سر برت مولانا رومی بآید حضرت شیخ فرمودند که اگر بازید و جنید مدین عهد بودندی فاش شده این
مردانه را برگزیدنی و منت بر جان خویش نهاده ای سمیت جنید از خندیان بزرگ گاهش + سری
از سر فلزان کلاهش + خوان سالار فقر محمدی و قافله سالار لشکر احمدی دوست ما از خفیل بودند
میگفتم همه اصحاب نصف اند و آفرین کردند بعد از آن شیخ سید الدین خجندی گفت من نیز از جمله
نیازمندان و از فرقه ستمندان آن سلطانم و این بیت خواند بهیت لَوْ كَانَ فِتْنًا لِلْأَنْفِ
صَوْنًا + هِيَ أَمْتُكَ لَا أَكْبَى وَلَا أَوْدُكَ + شهر آن شد که بار منت ملج بردمی + گوهر چو دست
بدایچه حاجتست + این شعر منسوب بقده مجد بان الهی و عمده مجربان نامتناهی حضرت خواج
حافظ شیرازی است و مراد از ملج خروست که در اول مرتبه سالک را از ساحل صنع عبور کرانده بدر است
صانع میرساند و از بهستی مجاز استلال کرده بصحرائی حقیقت میگردد و از گوهر نور جذب و معانی و
معانی که از صدف خرد و بحر تجرد وصول کرد و خواسته که هرگاه طالب بسر حد ولایت عرفان نرذانی
و سالک بوجه ضیافت و جنان معانی رسید خرد که شاطط خیالات الگیز و دلالت محالات آسین نرذانی
رخفت اندر خانه نیالگی و بنیاد ویرانه میانجی بندد شهر و سال بار چون گشته میسر + کونور چنان
دلالت نبود + و از دریا بحر کثرت مستفاد شده که خرد را واسطه استلال و عقل را رابطه استقبال بود و حال
آنست که چون سلوک بنور خورشید جذب سالک میسر شد احتیاج نور چراغ خرد که مستدل از دریا

خداست که در مظاهر کونی ایشان حاصل گرد و زده و تقوی که مقتضای سواست و غیرت بود بدینسان تجلیات چگونه صورت بندد بیت اسی روی کشیده باز آمده و خلقی بدین طلسم گرفتار آمده این سر نصرت شیخ فریدالدین عطار منسوب است یعنی آنکه روی خود را که بر تو ظاهر وجود است بر روی پوش تعینات صورت کشیده باز از ظهور آمده و خلقی طلسم صورت که بر روی گنج فنی کشیده بود به کثرت تعینات متباینه و آثار مختلفه گرفتار بگردد و چنان وفقت و بندار و غیرت گشته یا خود بود به سطح سیرت پر و جمال آن روی در روی پوش مظاهر و صورت جمیده گرفتار بلای عشق و محبت گشته بعضی عاشق معنی و بعضی عاشق صورت بیت سیزدهم از آن که بنده خدای که تو داری که هر خطه مرا زاده خدای دیگر است اشارت بر این است و به این شرحه که اصل از شراب بزم توحید و قطعاً از کباب زندان نغمه بد جرمه و کبر خورده اند و عقیده وی همان اقوال باللسان و تصدیق بالقلب حرفی شکن شده از نزال تجلیات الهی و نوال واردات نامتناهی که در سبدم این طائفه را از دریایی و هوای معکونیان گشته و از خضری کابینا قولی فاعرف وجهه الله سیرا میگردانند چون بشراب وصول عرفان و باب حصول احد سرخوش نشده بر آئینه درخشاگر خلقی اند و از نثار وحدت اثر می پیدا کرده بیت سی که ما از سر نثار طامات چه داند ذوق مستان خرابات و تعویذ باقه و مینا غمر و شد مست شراب توحید که با کس از نوح سخنان طعنه میزد و عربه انگیز که بد که بان محمد و مان بدولت شهود و همچو بل شوکت وجود از سر نثار اصحاب وصول و تحریر این باب حصول بحر عرفان و حقیقه جدان رسیده اند

لطیف و بستم در بیان اسماع و استماع منزایه

اصحاب منبر را و قانون این لطیف برآینگ و مقدمه و سه نعمت و برده خاتمه ساز داده آمد قال
الاشرف الشافعی تواجد الصوفیة فی تفهیم العارفی الذی یصدق منهن الأصوات المختلفة
مقدمه بیاوردست که مردم روزگار سه طائفة اند اول طائفة اند که تارکان دنیا و طالبان محقق باشند
دوم فرقه طالبان دنیا اند که تارکان محقق سیدم جمعی طالبان سولی اند و تارکان دنیا و عقبی در دراز قبول
این طائفة نقطه غیر از علی نیست و وصف حال این طائفة نیست بهمت برائی دیگری جدا نموده درین
سروش ازین سودا نمجند و این طائفة در کدی محبوب بقیم اند و از کچه مطلوب ستیم حارس علی است
مولود شعار ایشان بود هرگاه که این طائفة آواز تار و ریاب و نی و صیوت هزار و قانون و سر لیدن و
بشنود یا دوطن اصلی و فکر که ملکی کنند و مکرس انوار الهی و آئینه طلب ایشان درخشان گیرد و فیه ضا
اسرار با متناهی و در اوت ضامرات باییدن و دیدن قدرت سبحانی و الهیات یزدانی از صحرای غیب و تما
غلاب برایشان ریزیدن گیرد در جوش و خروش و در آید و از جوش بر آید و از تواجدها که اند و دست
افشانند یعنی کائنات را در راه حق باقیم و نقد موجودات اندست انما ختم را با حق ملک دنیا نیست

عنه الترتیب از این راست دانست پس در این میان که هرگاه که با شنیده شد پس بر جای آورد و این است از کی خضر اهلک با مکتوب که در این

هـ خور و خناب بسیار شرف جهانگیر که اسرار و مدد نودان صوفیان است در عالم بدندان سنی که تصدیق دارد و بیشتر از آنکه از علم و مختلفه^{۳۳} لطیفه سیم و بیست و یک اسرار و اجتماع و اجتماع و اجتماع

اوجیه و جیفه را پیش مکان نما ختم و جنبه و دستار و طاق و قال و جلد و آب دران انداختیم و این
 بر ملک و ملکات افتادیم و پشت پایی بر کوفتی مییم با طالب و صالح و جمال نه چو الفال دنیا نظر جیفه
 و نیامی و در اسرار و دنیا و زخرفها بیت ما را بر وی باغ و سرحد لب است و در دیده و جز خیال
 جمال حبیب نیست و دایمی بر زمین زنند یعنی حدیث را غیر با اتمان میگویم و با وجود و علی چه حاجی غیر
 نصیب این دولت سروری و شوکت ابدی کسی است که دست از کائنات شسته باشد و پایی بر
 موجودات نهاده با محمی اگر و نفس پرستان سماع کی دانند و یکی دو نکته گویم خوش از زبان سماع و
 زیر پایی بگویند هر چه غیر نیست و سماع از ان شما و شما از ان سماع و طائفه دیگر اهل ظاهر اند تصفیه
 باطن و تحقیق قلب یافته اند و در بیکمال سرفاضی و با وج وصال علوی ملی رسیده اند و در سبیل
 آنرو و موس آثار تا بجانب حق تعالی توجه میکنند و آثار تا بجانب دنیا میل مینمایند نفسی باشند طائفه
 که از انو آمده گویند سماع ایشان شبه باشد نظیر علایق دنیا احتمال آن دارد که حسن زبان و جاری و در
 زلف و خال و خدا و اشغال آن در حاله سماع در دل او این خیالات روحی نماید و این قبیله طرب و لهو
 است و از او دیه سحره و لعب و این افعال با اتفاق حرام است و نظیر توجه افکار عالم علوی و ترک
 اطوار تجرید و آثار تفرید و قطع علایق احتمال آن دارد که خور و قصور و روضه خانی و دین بر دینت و جلال
 در دل و روی و روی نماید و این صفات با اتفاق حلال است هر آینه از سماع الشاع منبأط کما هیله شایع
 آمد طائفه دیگر حوام صرف اند که میل ایشان به جیفه مراد و نظر ایشان بر نفس بی چهار باشد هر آینه
 هر چه شوند بگوش نفسی شوند و با محمی دل شهوت پرستان از عشقت کی خبر باشد و حسن و زین
 مصری چه حاصل چشم اعمی را و لذت با محمی جستانی غمت را کی فروشم من که دادن بیی باشد بیک
 متن و سگونی را و لغزه اول در بیان استدلال با حجت سماع از آیات و احادیث بر قانون افعال
 اصحاب اجتهاد و افعال ارباب ارشاد حضرت قدس سره الکبر میفرمودند که هر سنده که مختلفه
 است هر حق و حرمت او دلیرانه دم نه تند کی انا نهامسند ساعت که مطلقا ویرانه حرام توان گفت
 نه سندان بغیر قیدی چنانچه حضرت سلطان الشلخ فرموده اند که سماع علی الاطلاق نه حرام است نه حلال
 اندانند که سماع چیست و شمع و کیست سبیت سماع ای برادر گویم که چیست و اگر مستمع را بدین
 که کیست و این نسبت از اسرار آبی و نوریت از انوار آفتابیه تا که آدم سعادتمند بود که دل به
 مطمح خورشید سماع و جان وی مشرق نماید استماع بود قطعه عشق در پرده می نواز ساز و عاز
 که بشنود آواز و همه عالم صدای نغمه دوست و که شنید انجمن صدای دانه و عالمی جان باز
 و صدای محرم را باز بگوید گوش بر سماع کنند که ان الشاع امر محیی و نور حیی و سر علی که بیکی عیبه
 احذ انما الحقیقون انما یخونون انما یمنون انما یصلون انما یفوتون الله یالله و الله الذوق

لله و الله الذوق

سماع و سبیت و سماع و سبیت

سماع و سبیت و سماع و سبیت

سماع و سبیت و سماع و سبیت

تغییر در بیان استدلال با حجت سماع از آیات و احادیث بر قانون افعال

له لا کمال التحذر حیث یستمعون ثناء الحق عن الحق بخطاب الحق فیضعون بنیان الرمز
برای کمال کردن فداخواهی و تقیاً میفرمودند محمد ثانی حق از حق بخطاب حق پس منتهیاد اشاره
علی قضیه الاشکال شعری و لوجها من وجوها قسراً و العینها من عینها کحلاله کذلک
بر قضیه اشکال
و برای روی او در روی او ایستاده است و برای چشم او از چشم او سر برشته میخیزد
تفسیر القشیری بعضی این آیه را تفسیر دارند در حرمت سماع قولہ تعالیٰ و من الناس من یشتد
در تفسیر قشیری **القول الثالث فیض عن سبیل الله بغیر علم و یجحد هاهنا ما اولیٰ لک**
لهم عذاب مبین و این انکار از راه انصاف نبود بلکه از پرده اعتساف خرد که نظر او بر متعلق است
و بعد از آن متعلق ماری و از خردان فیض عن سبیل الله خالی و لسانش علی اقبصارهم عیاشی
و من یضلل الله فلا هادی الا انالی خاطرش بصحرا میسالی او میگردد و نشان نزل او نظر
نیفراید و این عقیده عجیب است اگر از کمال شلخ او را انکاری سم بوده باشد معنی آیت این است
فانمودن کسی هست که میخواهد سخن بازی قیل سخن فریب آمیز مشغول کننده یعنی اختیار میکنند
لی اعتبارا تا اگر سازند و باز از راه خدا میگویند و باز از راه قرآن بی دانشی و بی سواد
نفرانیکند و راه خدا می اندوس و مخرو آن کرده و مرایشان است غذای خوار کننده که سببی و قتل در دنیا بود
و غذای دوزخی و بعضی و این آیت در شان آنهاست که جاریات متغیبات فریدین و باز
باستماع اصوات و النمان ایشان خوانند می از سخن حق باز و تندی کنانی تفسیر است می و قدی و البحر
ترجیح که غرامی که حضرت قاضی شهاب الدین سید اند در صدف گوش گیر که بعضی از مردان کس
اند حدیث که است خردمند و باز از راه خدا می بفرم که راه گردانند و بگیرند آیات قرآنی و اخذ کنند تفسیر
سجالی را محل سحریت و تهنید ایشانند معذب بعدالی که خوار کننده و مرایشان است و لهو باطلی گویند
که از افعال حسنه و اقوال متحسنة شافل آید و از مہمات دینی و امور دنیاوی دامل چون فسانها با بوده و
حکایتها را نشنوده و بعضی از امور سرود و استماع فرامیرد و در مراد میدارند و حکامین تا دمل شنیدن سرود
و فلو میر حرام می بدارند و بعضی احادیث نیز مناسب و قوی اقوال خود می آرند و نمیدانند که اینهمه محمول
و محمول است بر سرودی و فرامیرد که بر وجه بازی و لهو باشد و آن با اتفاق حرام است کذا فی الدرر
و من الناس الا ان لا ترک فی نفس من العمارات و کان یشتد فی اخباره الا کاسر قومن فایر
انجیریت مذکور و ان کسایا آخر آیت نزل شد است در حق تفسیر حادث ماوریه میگردد اخبار و اشیان
و یقول ان محمد علیہ السلام یفرض ظم فامین قصه عاده و قعود و انا کذا اجد تکم احادیث
و یفرض که محمول السلام بیان میکند تفسیر را بعضی ماوریه و در
الا کاسر و یقولون انی حدیثه و یترکون حکایت استماع القرآن اما الا حدیث اللانثر
ابو شان فاس پس ایل مشهور دیگر سخن ماور و ترک میگردد سخن شنیدن قرآن ط ۱۱ احادیث دلالت کننده

مِنْ الْأَكْمَلِ وَالْفَرُوعِ وَأَقْوَالِ الشَّيْخِ الْمُجْتَمِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَمَنْ يَتَّبِعْ عَلَى قَوْلِهِمْ يَقْتَدِ
 أَزْوَاجُ دُورِهِ وَأَقْوَالُ شَيْخِ مُجْتَمِعِينَ وَغَيْرِهِمْ كَيْفَ أَعْمَا وَيَكُنْ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَبِزُيُومِ كَيْفَ
 يَهْتَدُونَ لَا وَفَقْلًا لِأَحَدٍ الشَّكَّاءِ وَالنَّوَّاجِدِ وَالنَّعْنَى وَجَلِيمِهِمْ هِيَ كَمَا ذَكَرْتُ فِي الْأَكْبَرِ وَذَكَرْتُ
 بَابِ الْإِيمَانِ فِي قَوْلِ دُورِهِ بَابِ الْإِيمَانِ وَغَيْرِهِمْ وَأَنْ رَوَايَاتِ جَاهِ كَمَا ذَكَرْتُ فِي دَرْكِ بَابِ الْإِيمَانِ وَغَيْرِهِمْ
 فِي شَرْحِ الْبُزْدِ وَفِي الْمَسْمُومِ بِالْمَسْمُومِ صَنْفُهُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَهْدِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّمَشْقِيُّ أَحَدُ
 شَرَفِ بَزْدِيِّ كَرَامٍ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ
 إِنَّ السَّامِعَ الَّذِي يَخْتَلِفُ عِلْمًا نَافِي خَلْفَهُ فَعَوَّ مَا كَانَ عَلَى سَبِيلِ الْمَوِّ وَاللَّعْبِ لِيَجْمَعَ الْفَسَاقُ
 آتَى سَامِعِي كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ
 وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةِ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةِ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةِ فِي الْأَعْلَاقِ
 وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةِ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةِ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةِ فِي الْأَعْلَاقِ
 لَا تَسَارِبُ الْهَيْبَةَ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةَ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبُ الْهَيْبَةَ فِي الْأَعْلَاقِ
 نَزَكَ كُنْهَهُ وَدَوَّخَانِ تَرَانِ بِسَبِيلِهِ أَوْ مَطْلَانِ هِيَ بَغِيرُ خَلْفِ دَرِيَّانِ عِلْمًا وَنَزَكَ كُنْهَهُ وَدَوَّخَانِ
 الرِّقْصِ وَالنَّوَّاجِدِ وَقَدْ وَرَدَ فِي ذَلِكَ كَلِمَةُ الْحَدِيثِ وَقَدْ فَضَّلَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَتَقَ وَتَوَاضَعُ وَتَحْقِيقُ وَارْتَدَتْ هِيَ دَرِينِ هَبْهِ حَدِيثُ وَتَحْقِيقُ كَرَامٍ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفُ كَرَامٍ
 وَأَصْحَابُهُ ذَلِكَ وَذَكَرْتُ فِي شَرْحِ الْكَافِي الْمَسْمُومِ بِالْمَسْمُومِ صَنْفُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّافِي وَأَعْلَمُ أَنَّ الْكُوفِ
 وَأَصْحَابَ الْوَابِئِ وَذَكَرْتُ فِي شَرْحِ الْكَافِي الْمَسْمُومِ بِالْمَسْمُومِ صَنْفُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّافِي وَأَعْلَمُ أَنَّ الْكُوفِ
 مِنَ السَّامِعِ عِنْدَ عِلْمَانِ سَامِعِهِمْ اللَّهُ مَا يَكُونُ عَلَى سَبِيلِ الْمَوِّ وَاللَّعْبِ لِيَجْمَعَ الْفَسَاقُ
 أَوْ سَامِعِ نَزَكَ عِلْمَانِ سَامِعِهِمْ اللَّهُ مَا يَكُونُ عَلَى سَبِيلِ الْمَوِّ وَاللَّعْبِ لِيَجْمَعَ الْفَسَاقُ
 عَلَى ذَلِكَ وَبِزُيُومِ كَيْفَ يَهْتَدُونَ لَا وَفَقْلًا لِأَحَدٍ الشَّكَّاءِ وَالنَّوَّاجِدِ وَالنَّعْنَى وَجَلِيمِهِمْ هِيَ كَمَا ذَكَرْتُ فِي الْأَكْبَرِ
 بِرَأْسِ دَرْكِ كَيْفَ يَهْتَدُونَ لَا وَفَقْلًا لِأَحَدٍ الشَّكَّاءِ وَالنَّوَّاجِدِ وَالنَّعْنَى وَجَلِيمِهِمْ هِيَ كَمَا ذَكَرْتُ فِي الْأَكْبَرِ
 مِنْ جِلَّةِ الصَّلَاحِينَ فَسَاعَهُ حَلَالٌ بِإِخْلَافٍ بَيْنَ عِلْمَانِ سَامِعِهِمْ اللَّهُ مَا يَكُونُ عَلَى سَبِيلِ الْمَوِّ وَاللَّعْبِ
 أَوْ جِلَّةِ الصَّلَاحِينَ فَسَاعَهُ حَلَالٌ بِإِخْلَافٍ بَيْنَ عِلْمَانِ سَامِعِهِمْ اللَّهُ مَا يَكُونُ عَلَى سَبِيلِ الْمَوِّ وَاللَّعْبِ
 السَّامِعِ الْأَوْجَهُ اللَّهُ وَحُضُورُ يَذْكُرُونَ اللَّهَ وَخُوفُ الْآخِرَةِ وَكُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَزِدْ مَوْجِدُ الْغَيْرِ مَوْجِدُ الْغَيْرِ
 الْوُجُودِ وَالرِّقْصِ الْبَصَالَةِ لَمْ يَزِدْ مَوْجِدُ الْغَيْرِ مَوْجِدُ الْغَيْرِ الْوُجُودِ وَالرِّقْصِ الْبَصَالَةِ لَمْ يَزِدْ مَوْجِدُ الْغَيْرِ
 وَوَيْدِ رَقِصِ نَزَكَ عِلْمَانِ سَامِعِهِمْ اللَّهُ مَا يَكُونُ عَلَى سَبِيلِ الْمَوِّ وَاللَّعْبِ لِيَجْمَعَ الْفَسَاقُ
 لَقِيتُ مِنَ الْبُزْدِ وَالْمَمْلُوكَةِ الْجَارِيَةِ وَحَالَهُ عَنْ نَفْسِهِ وَذَكَرْتُ فِي الْفَتَاوَسِ الْعَتَابِيَّةِ مَثَلُ
 فَتَاوَسِ الْعَتَابِيَّةِ مَثَلُ الْفَتَاوَسِ الْعَتَابِيَّةِ مَثَلُ الْفَتَاوَسِ الْعَتَابِيَّةِ

کیف تنکر السماع وقد کان الجدید وسکر السقطی وذو النون یستمعون فقال کیف انکر السماع
 یکنه انکار یکنی سماع را بدوند بنید و سری سقی و ذو النون می شنیدند فرمود که چگونه انکار خاتم سلیمان
 و اجازت و سمعه من هو خیر منی وقد کان عبد الله بن جعفر الطیار یسمع و انما انکر الله
 و جاز و شته است آنرا شنیده است آنرا کسیکه بهتر است از من تحقیق بود عبد الله بن جعفر غیاثی شنید و جز این نیست که انکار
 فی السماع و ذکر شیخ الشیخ فی هوارف المعارف هذا قول صحیح فکیف ینکر المنکر السماع ذکر
 میکنم هر دو در سماع و ذکر کرده است در شام شکان در هوارف المعارف که این قول صحیح است پس چگونه انکار میکند منکر سماع ذکر است
 فی السیر الکبیر سال الصالح عن الجدید و عن ذی النون المصری و عن مشائخ مصر هل
 در سیر کبیر سوال کرده شد نه سلیمان ازینید باز ذو النون مصری و از مشایخ مصر ای

یحوز سماع الا شعاع و غیرها بالاحسان قالوا یحوز كما سمع النبی علیه السلام و در فتاوی سبط
 جاز و شته شنیدن اشعار و غیره با احسان گفتند جاز و شته است چنانکه شنیده است نبی علیه السلام آورده است که
 سماع القنا مباح من المغنی و من غیره و اذا جاز القنا بغیر لحن جاز لحن اما القصائد و
 شنیدن قنا جاز و شته از مغنی و غیره و در فتنه جاز و شته غایب لحن جاز و شته لحن اما قصائد و
 الا شعاع فقد سئل النبی علیه السلام عن الشعر فقال هو کلام فحسنه حسن و قبیحه قبیح
 اشعار پس سوال کرده شد حضرت نبی صلی الله علیه و سلم از شعر پس فرمود آن کلام است پس نیک و نیک است و بد و
 فالحسن منه کان من المواعظ و الحکم و ذکر الله و نعمائه و صفاته و صفات المتقین
 است پس نیک از چیزی است که باشد از نصیحتها و حکمتها و ذکر خدا و نعمتها و صفات نیکان
 و نعمة الصالحین فسماعه حلال و ما کان من ذکر الاطلال و المناثر و الاثر مان
 و نعمت صالحان پس سماع او حلال است و چیزی که باشد از ذکر آنها و منکرها و زمانها
 و الاثر فسماعه مباح و ما کان من هجو و فحش فسماعه حرام و ما کان وصف الفحش و دو
 پس طبع او مباح است و آنچه باشد از هجو و فحش پس سماع او حرام است و آنچه باشد صفت و خسار را و
 القدر و الشعور فمکروه الا العالمرس بانی یمیز بین الطبع و الشهوات و الا لهام و
 قدام و مرئها پس مکروه است گویای عالم خانی که تمیز کند میان شیخ و شهوات و البهام و
 الوسوسة و قد امارت نفسه بالجاهدات و الریاضات و خدات بشریته و نفیته حظوظ
 و دوسه و تحقیق کشته است نفس خود را بجاهدات و ریاضات و فسرده شده است بشریت او و محو شده حظوظ او
 و بقیة حقوقه سئل بعض المشایخ عن السماع فقال مستحب لاهل اللذات و الورع مکروه
 و باقی مانند حقوق و سوال کرده شد بعضی مشایخ از سماع پس فرمود مستحب است برای اهل لذات و غیره گاری و ذکر
 لاهل النفوس و المخطوط و سئل الجدید عن السماع فقال کل ما یحجم العبد بین یدیه
 برای اهل نفوس و مخطوط و سوال کرده شد بنید از سماع پس فرمود هر آنچه جمع کند بنده را پیش

الله فهو مباح في دستور القضاة ان السماع قد يكون حراما وقد يكون مباحا وقد
 احتجوا به في اقسامه في دستور القضاة است که سماع گاهی حرام می باشد و گاهی مباح باشد
 يكون مندوبا وقد يكون مكروها اما الحرام فهو اكثر من الناس من الثياب مغلط
 گاهی مستحب باشد و گاهی مکروه می باشد احرام پس آن اکثر است از مردمان از جوانان از زنان که گناه است
 عليه شهوات الدنيا فلا يحرك منها الا هو الغالب على قلوبهم من الصفات الدلوك
 برادر شهوت دنیا پس حرکت نیند از ایشان مگر چیزی که غالب است بر دلها ایشان از صفتهائی مذکوره
 اما المباح فهو لمن لا يخطئه منه الا التلذذ بالصوت الحسن اما المكروه فهو لمن لا يفر
 اما مباح پس آن چنان کسی است که نیست مغنی برائی او از آن مگر لذت گرفتن بآواز خوش اما مکروه پس آن کسی است
 صورته المخلوقين ولكن يتخذ عادة في اكثر الاوقات على سبيل اللهو اما المندوب
 که از آن نیکند صورت مخلوقات و لیکن میبازد عادت را در اکثر اوقات بر سبیل هوو استحب
 فهو لمن غلب حب الله تعالى و لمن لا يحرك الا الصوت المحمود انقلبت که سلطان التماخ
 برائی کسی است که غالب باشد بر او محبت حق تعالى و کسی که حرکت نیند مگر آواز خوش
 قسم است یکی طلال انکه شنونده را تمام میل جانب حق باشد و بسوی مجاز هیچ میلش نباشد
 و دوم کبل است که کسی را بجانب حق میل او زیاده بود و جانب مجاز کم بشیوم نموده است کسی
 که میل بسوی مجاز بسیار بود از حق چهارم حرام است کسی که همه میل او جانب مجاز بود و اصلا کس
 حق نپزد و از حضرت قدوة الکرام میفرمودند که شخصی استغفار کرد که موجب حیات است که اکثر اوقات
 بنای سماع بر صوت حسنه و آواز و فرامیستحسنة افاده برقرارت قرآن و مناسب سخن اخیر و از
 اول نقل کردند قال الخواص وقد مثل ما بال الانسان يتحرك عند السماع غير القرآن
 + + + + + فرموده خواص در عالمی که سوال کرده شد که چیست حال انسان که حرکت میکند زود یک شنیدن غیر قرآن
 فقال ان السماع القران صدمة لا يمكن لاحد ان يتحرك لشدته غفلة و سماع القول
 و حرکت نیکند از شنیدن قرآن پس فرمود که شنیدن قرآن صدمه است ممکن نیست بر کسی که متحرک شود بجهت غفلت خود
 و یوحی تحريك فيه بالوجد بالجملة لا يخلوا صاحب القلب عن الوجد عند سماع القرآن کان
 و شنیدن خداست حرکت میکند در آن بوجه جملة غالی نیست صاحب دل از وجد نزد شنیدن قرآن پس
 لا يؤثر فيه الكلمة اصلا فمثل الذي يتفق بما لا يسمع الا دعاء و نداء بل صاحب
 قرآن که اثر نیکند در او کلام اصلا پس مثال او مانند مثال کسی است که آوازی میجویرد که کسی شنودگر طلبیدن آواز را در آن
 القلب يؤثر فيه الكلمة الواحدة من الحكمة ان سمعها فان قيل ما الحكمة في اجتماع القصص
 صاحب اثر میکند در او یک کلمه از حکمت اگر شنود آوازی پس اگر گفته شود که حکمت چیست در جمع شدن

علی سماع الغناء من القوالین دون المقریین والقرآن افضل من الغناء فی ان الحكمة ان الغناء
 یشتدین غنا از قوالان نه از قاریان حالانکه قرآن افضل است از غنا گفته خواننده که حکمت است که غنا
 اشتد نفسی الواحد من القران بوجوه کثیره الاول آیات القران جمیعاً لا یناسب حاله
 سخت تر است و در مجتنب صاحب جواز قرآن بوجوه کثیره اول آنکه بکثرتهای قرآن مناسب حال او نباشد
 کقولہ تعالی والذین یرمون المحصنات یوصیکم اللہ فی اولادکم وایات فیها بیان احکام
 اند قرآن ضعیف است که بکثرت بزرگایکند از آن پارسا و صیغت یکند شمارا الله تعالی در اولاد شما و آیههای که در زن بیان
 المیراث و الطلاق و الحد و د و غیرها و اما الحرام لمانی القلب ما یناسبه و الا آیات
 احکام میراث و طلاق و حد و غیره است و در این نیست که حرکت دهند آنچه در دل است آنچه است که در این است
 اما نظرها الشعراء اظهار عن احوال القلب فلا یحتاج فی فهم الحلال لے تکلف فی هذا
 و اشعار انکم کرده اند شعرا عن بیک اظهار احوال دل پس حاجت نمی افتد در فهمیدن حال بیک تکلف و در فهمیدن
 الكل المتعم و التکلیف فی مفهوم الایات المذکوره لمن استولی علیه حال غالبه فمذکور
 شمرند و در تفسیر در مفهوم آیات مذکوره را هم گنیم است که غالب باشد بیک حال غالب پس یا کون
 عند سماع آیه الوصیة حالت الموت فیغلب علیه المحزن یهجر المحبوبین لے الاولاد و اما
 نزد شنیدن آیت وصیت حالت موت را پس غالب میشود بیک غم بگوشای مجربان یعنی اولاد و ان
 و الا قریباً او یغلب علیه الشوق لے الله تعالی لان الموت جسر یوصل الحبيب الی الحبيب
 و اقرباً یا غالب میشود بیک شوق بربوبی حق تعالی زیرا که موت بگوشای است که میرساند محبوب را بگوشای
 او یدیهش ذکر الله و یحیط لے رحمة الله علی عبادہ او یعلم تفضل الذکر بیکو نه رجاء علی
 یا در دشت می افتد و او را ذکر حق تعالی در دل بگذرد و او را رحمت حق تعالی بندگان خود بامید تفضلت مراد است
 الانشی و ان الفضل فی الآخرة لرجال لا تلهمهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و ان
 برین را که تفضلت در آخرت را بگوشای است که فاضل نیکد ایشان را تجارت و بیع از ذکر حق تعالی دان که
 من الهامه من الله فهو من الانشی بل هو من الغنشی الیسمع قولہ تعالی للذکر مثل حفظ
 کسیکه فاضل کند از حق تعالی پس او از زمان است بلکه از خدایان است میشود و قول حق تعالی که بگوشای مردش صر
 الانشیین الثانی ان الشعر الموزون یختلف تأثیر لے النفس بالالحان بطرق مختلفة
 و وزن است و هم آنکه شعر موزون مختلف است شور تأثیر او در نفس بالمان بطرق مختلف
 بمد و قصیر لے بمد المقصود و قصر المد و و هذا التصرف جائز فی الشعر و لا یجوز فی
 المد و قصر یعنی مجاز کردن کوتاه و کوتاه کردن و در این تعرف با ضربت و شعر و جانی نیست در
 القرآن الا التلاوة كما انزل و الخلاف فی القرآن حرام و مکروه علی انه لا یجوز فی کلام
 قرآن که تلاوت چنانکه نازل کرده است و خلاف کردن در قرآن حرام و مکروه است باینکه با ضربت و کلام

در کار نیکو شد و معامله نیکو و زریه بود گویند که نام وی طبرانی بود پیر شده بود مشایخ بوی می آمدند که باز
 آن بیت بخوان آن قصه باز گوی شیخ محمود احمد کوفانی میگفت این بیتها تمام یاد داری گفت نه این نیم
 بیت بیش یاد دارم شیخ الاسلام میفرمودند که آن تمامی ابیات من یاد دارم و در کتابی هم دیده ام
 القوم اخوان صدق بینهم نسب + من المودة لعل عدل به سبب + تراضوا ذرأ الصباء
 بینهم + ذواجب الرضیع المغاس ما یجب + لا یحفظونی علی السکران سزائتم + ولا یرمیک من
 اخلاقهم سبب حضرت قدوة الکمل میفرمودند سبحان الله چه بستی سماع را که در من در من
 ذوق متحرک میگردد و عجب است که متحرک ساکن بود مگر آنکه متحرک باشد نقلت که حضرت ابو سعید خدری
 که حضرت خنید و شبلی و ابوالخیر را دیده بود با خر عمر مقدس در گاه که مؤذن قامت گفتی وی زنجاستی
 و نماز کردی باز مقدس شدی و در حالت سماع نیز همچنان بودی باز مقدس شدی حضرت قدوة
 الکمل میفرمودند که چه مقدار خود مشایخ متقدمین بودند که در سماع حالتی ایشان را دید یافت که از دست
 رفته اند و بهم جویشده اما از صحابه چندین را بشنود که در احیاء العلوم آورده است + + + + +
 و اما ما بعد من الوجد بالعل عن الصحابة والتابعین فکثیر منهم من صعق و من بکی
 و اما بکیر شکر کرده بخود انوعد و حال نعل محابه و تابعین پس بسیار است از ایشان کسی که بیوشد و کسی که
 و منهم من غشی علیه و منهم من مات فی غشیه مع عمر رضی الله عنه سر حلا یقول ان
 گریان شد و از ایشان کسی که غشی افراخته شد بگوید از ایشان کسی که در غشی خود شنید حضرت عمر رضی الله عنه در کسی میگفت
 عذاب سزا بک لواقع ماله من طالع فضا - صیحة خرمغشیا علیه فعل الی - فانه نزل
 که البته در شب بیهوش گار تو واقع نیست بیک اگر کسی رفع کننده پس نروند در غشی افتاد پس بشوید و بگویند و او پس
 مریضانی بپتیه اشهر و سمع علی ابن فضال قاسرا یا یقراء یوم یقوم الناس لوب العالمین
 بپرازد در خانه خود چند ماه شنید علی بن فضال یک تازی را میخواند و در یک قایم خوانند و در آن باری العالمین
 فقط مغشیا علیه فقال التفضیل شکر الله لك ما قد علمه منك و كذلك فعل عن حماد
 پس ببقا در وی غشی افتاد پیش فرمود فضیل جزا در تارخ تنگ چیز را که در دست است از تو و همچنین نقل کرده است از بخت
 من الصوفیة فقد کان الشبلی فی مسجد لیلۃ من سرامضان و هو یصلی خلف امامه
 الصوفیه پس بمحقق بود شبلی رم در سحر شبی از رمضان و او نماز میخواند در پس امام
 فقرا الامام و لانی شنیدند از همدیگر بالذم او حیثا الیک فرغ الشبلی من رة طن اناس
 پس خواند امام و اگر خواهم التبه ببریم چیز را که بنیام فرستادیم بموی تو پس حضرت شبلی نرزد و مردم گمان
 آن سوا وجه طاسرت و اخضر وجهه و ارتعد و کان یقول بثل هذا یطلب الاحباب یسرون
 که روح او تپان شد در وی او سبز شد و زدن شد و میگفت باشال این خطاب کرده میشود همچنان که در میگردد

[illegible]

والروية بعيون البصيرات والتلذذ بدوران الكاسات شهى شربنا المحب كاسا بعد كاس
 مدین بیدای تل ولت یاقن گردش پیاده نوشیدیم محبت را جامی بیدای
 فما فقد الشراب وما سويت + وليس هذا الشراب الاعلى اسرار معلقة واسراج عن هوى
 پس تمام نشد شرب و سیراب نشدم - و نیست این شراب گنجی غنای آویخته شده اند و روحهای که از قید
 الاشباح محررة وهو فیض الاقداس یلتذوا و یصل من الغیب الی ذات السر ومن السری
 و جام آزاد کرده شده اند و لکن فیض اقدس است آنرا که می شود سیر از غیب بری باطن و از باطن بر سر
 ذات الروح ومن الروح الی الفؤاد ومن الفؤاد الی القلب ومن القلب الی العالم ففی
 ذات روح و از روح بر سر باطن دل و از باطن دل تکیه دل و از دل بر سر بن پس می شود
 به اثر البشریة و الا نانیة فیکون الجسم بذلک القلب حتی الغیب واحدا و لهذا الفیض
 بسبب آن اثر بشریت و فخری پس می شود بن آن دل تا غیب یکے و برای این فیض
 مراتب الذوق و الشرب والمرای كما قال احد من الصوفیة صاحب الذوق متاکر و
 مراتب چشیدن و نوشیدن و سیراب شدن چنانکه فرمود یکی از صوفیان که صاحب چشیدن شایسته است و
 صاحب الشرب سکران و صاحب المرای صاحب و لیس لاسر باب الفقه والری من هذا الشرب
 صاحب نوشیدن مست است و صاحب سیرابی شایسته و نیست برای صاحبان آن ازین نوشیدن
 لذت و لاسر معدنه چون فاذا لم یکن له حظ من السماع فیعولون بحجرت مطلقه و
 فتل و نه از کان او جوهری پس و تنگ نیست ایشانرا حد از سماع پس قائل می شود بحجرت مطلقه و
 الغدین لویعده لذت الجماع فالانکاسه لیس ببعید بالاجماع باجمعی ذوقی که در
 عنین لذت است لذت جماع را پس انکار او نیست بحد اتفاق + +
 سماع بود اهل حال + اندی نصیب نیست جز اهل کمال از لذت سرود که گنگانه نکرست و بنحیب
 که چیز چه داند وصال راه حضرت قدوة الکمل میفرمودند که حضرت سید الطائفة جاریه مغنیه را شنیدند
 که در یکی از شهرهای محرم است و آن مغنیه خواجه داشت صاحب حال که همگی را با مال سید می فروخت
 حضرت سید الطائفة حجت این مغنیه را با نقد کرده راه نقد کرده آمدند و این مغنیه را بشنفت تمام خریدند
 بپاداشت که چه حاصل و یاد رفتی سرود بوده است که باین آواز خرید و است تقریر با ترجمه نقل
 آوردند که حضرت سری مقلی گوید که شبی خوابم نیامد و قلن و اضطراب موجب استم چنانکه از ناله تجدد
 باز نادم چون نماز باید کردم بیرون رفتم و هر جا که گمان می کردم که شاید آنجا اضطراب نسکین شود
 گذر کردم هیچ سودی نداشت آخر حفته به بیمارستانی گفتم و اهل بیمارستان به منیم باشند که تیر سرم و فرج شوم چون
 به بیمارستان و آدم و لمن بکشاد و سینه من منشرح شد تا گاه کینرکی دیدم بسیار پاکیزه و تازه و جامهای

احببت لما دعيت طوعا ومبينا للذی دعانی و خفت مما حجت قدما فوق الحب بالامان
بعد از آن صاحب کنیز را گفتم بهائی او بر من است و زیاده نیز میدهم آواز برداشت و گفت و آنچه ترا که
است بهائی می نویسم و در دوشی ویرا گفتم تو تعیل کن تو بخوان باش تا من بهائی ویرا بیاورم بعد از آن
گریان رفتم و بخدائی سوگند که بهائی او نزد یک من یکدم نبود و شب هزار تخته و تها اندم و نصیب سکون
نیتو انتم که چشم بر من زخم و میگفتم ای برودگار من تو میدانی اینان و اشکار من خون عطا و فضلی تو کردی
و مرا رسوا گردان تاگاه یکی از دوستان در نزد گفتم کیست گفت یکی از اجاب در کشاد مردمی هم با جا
غلام و شمشیر باو گفتم ای استاد من در آمدن میدی گفتم در آیی چون در آمد گفتم تو کیستی گفت
بن شمشیر و شب بخواب دیدم که باغی مرا آواز داد که پنج دره در دار و پیش سری بر نفس ویرا بن شمشیر
کن تا خفته بخور که الا خفته غایت است چون این ندیدم و شکایت آوردم چون در بیاید تا این هم چون باو دیدم
گفتم مرحبا ترا می بدستی که تخته را نزد حق تعالی تعلقی است کدوش مرا باغی آواز داد و گفت انعام
بیال لیس بخلا من نوال و قربت که ترق و حطتی کل حال چون تخته را دید چشمم ترک کرد
و با حق تعالی در مناجات میگفت مراد میان خلق شهو و گدازندی و بنوقت گزشت بودیم صاحب
تخته بیا گردان گفتم که کنی تخته تو گفستی و در تخته هزار سود گفتم لا والله گفتم نه از گفتم لا والله اگر
همه دنیا بسوی من قبول نمیکند و می آواز است و ان شاء الله بجانم گفتم قصد چیست گفت ای استاد و درش
مرا تو بیخ کردی در ترا گواه میگيرم که از همه مال خود بیرون آورم و در خدا می گفتم الله کن
عسبت کفیل و در مناف حمید و روی باین شمشیر کردم و می نیز میگفت گفتم چرا که به میگفتی گفت گواه
خدا تعالی آنچه مرا از آن خوانده است از من راضی نیست ترا گواه میگيرم که همه تو کردم همه مال خود را
تخته بجانم گفتم ای چه بزرگست برکت تخته همه بعد از آن تخته بر فراست و جا بهاء که در بر و شست بیرون
کرده و پلاس پاره پوشیده بیرون رفت و میگفت گفتم خدا تعالی ترا بائی تا اگر به عیبت گفت
قربت منه الیه و یکتسب منه الیه و حقه و هو سولی لا زالت بین یدیه حتی انال
و ابک بما یروحون لایه بعد از آن بیرون آمدم چنانکه تخته را طلبیدم تا با گفتم غیبت کعبه کردی این
شمشیر و صله بر دامن و خواه تخته بگردد آمدم چنانکه در آنوقت که طواف میکردم که در محرابی نشینم
که از جگرش میگفت شعر محبت الله فی الدنیا مقید و تناول سعه قدر اراه و اهه + سقاء
من محبته بکاس + فارح الیهمین + اذا استغاه فقام بحبه و سما الیه + فلا یس
برید محبوا بسواه + کذا لک من ادعی شوق الیه + بهم بحبه حتی یراه + پیش و رفتم چون دید
گفت ای سترای گفتم بیک تو کیستی که الله تعالی بر تو رحمت کند و گفت لا اله الا الله بعد از شنیدن
مواقع شده که من تخته ام دوی همچون خیالی شده بود گفتم ای تخته چه فائده دیدی بعد از آنکه تهاائی

اینکه صاحب کنیز را گفتم بهائی او بر من است و زیاده نیز میدهم آواز برداشت و گفت و آنچه ترا که است بهائی می نویسم و در دوشی ویرا گفتم تو تعیل کن تو بخوان باش تا من بهائی ویرا بیاورم بعد از آن گریان رفتم و بخدائی سوگند که بهائی او نزد یک من یکدم نبود و شب هزار تخته و تها اندم و نصیب سکون نیتو انتم که چشم بر من زخم و میگفتم ای برودگار من تو میدانی اینان و اشکار من خون عطا و فضلی تو کردی و مرا رسوا گردان تاگاه یکی از دوستان در نزد گفتم کیست گفت یکی از اجاب در کشاد مردمی هم با جا غلام و شمشیر باو گفتم ای استاد من در آمدن میدی گفتم در آیی چون در آمد گفتم تو کیستی گفت بن شمشیر و شب بخواب دیدم که باغی مرا آواز داد که پنج دره در دار و پیش سری بر نفس ویرا بن شمشیر کن تا خفته بخور که الا خفته غایت است چون این ندیدم و شکایت آوردم چون در بیاید تا این هم چون باو دیدم گفتم مرحبا ترا می بدستی که تخته را نزد حق تعالی تعلقی است کدوش مرا باغی آواز داد و گفت انعام بیال لیس بخلا من نوال و قربت که ترق و حطتی کل حال چون تخته را دید چشمم ترک کرد و با حق تعالی در مناجات میگفت مراد میان خلق شهو و گدازندی و بنوقت گزشت بودیم صاحب تخته بیا گردان گفتم که کنی تخته تو گفستی و در تخته هزار سود گفتم لا والله گفتم نه از گفتم لا والله اگر همه دنیا بسوی من قبول نمیکند و می آواز است و ان شاء الله بجانم گفتم قصد چیست گفت ای استاد و درش مرا تو بیخ کردی در ترا گواه میگيرم که از همه مال خود بیرون آورم و در خدا می گفتم الله کن عسبت کفیل و در مناف حمید و روی باین شمشیر کردم و می نیز میگفت گفتم چرا که به میگفتی گفت گواه خدا تعالی آنچه مرا از آن خوانده است از من راضی نیست ترا گواه میگيرم که همه تو کردم همه مال خود را تخته بجانم گفتم ای چه بزرگست برکت تخته همه بعد از آن تخته بر فراست و جا بهاء که در بر و شست بیرون کرده و پلاس پاره پوشیده بیرون رفت و میگفت گفتم خدا تعالی ترا بائی تا اگر به عیبت گفت قربت منه الیه و یکتسب منه الیه و حقه و هو سولی لا زالت بین یدیه حتی انال و ابک بما یروحون لایه بعد از آن بیرون آمدم چنانکه تخته را طلبیدم تا با گفتم غیبت کعبه کردی این شمشیر و صله بر دامن و خواه تخته بگردد آمدم چنانکه در آنوقت که طواف میکردم که در محرابی نشینم که از جگرش میگفت شعر محبت الله فی الدنیا مقید و تناول سعه قدر اراه و اهه + سقاء من محبته بکاس + فارح الیهمین + اذا استغاه فقام بحبه و سما الیه + فلا یس برید محبوا بسواه + کذا لک من ادعی شوق الیه + بهم بحبه حتی یراه + پیش و رفتم چون دید گفت ای سترای گفتم بیک تو کیستی که الله تعالی بر تو رحمت کند و گفت لا اله الا الله بعد از شنیدن مواقع شده که من تخته ام دوی همچون خیالی شده بود گفتم ای تخته چه فائده دیدی بعد از آنکه تهاائی

انتیاء کردی از طلق گفت خدای تعالی مرا بقرب خود انس بخشید از غیر خود وحشت داد و گفتم این چنین
مرد گفت رحمه الله ویران را که استیاضه از ان بخشید یک سیم چشم ندیده است و همایه نیست در بهشت گفت مرد
تو را از آن کرده اس آمده است و مایه پنهان کرد و در برابر کعبه افتاد و مرد چون خوابه وی بیاورد و بفرمود
و به بروی در افتاد بر تنم و در احبابم مرده بود گفتین و چه چیز ایشان کردیم و بجاک سر دیم و مهمم الله
حضرت قدوة الکبر میفرمودند که بعضی از زیاطه لغت بغیر نیت السماع قایل اند کالاء لادواء
و بالغات قتلهم غا طبات الاسماء و یجهرک جذبت الانوار فان السماع محو القلوب
الی حاله العیوب بیچاره عاشق دست پای بیده جز عاز جام محبت خنیده خلعت و وصل کشید
و بدلت حصول رسیده میگوید که سو فیذ ز نجات طبات ادراج بقرب بار مقرب میگردد و از سماع
نجات را کیات اشباع را حضور میدهد میباشند و آن شهباز بلند پرواز سید محمد گیسو دراز میگوید که وصل
حق در چیزهای بسیار جستم بغیر از سماع نجات و مناظره صورتهای زیبا بنافتم مگر آنست شیدا لا
و لیت الله فیکو که جل متین است محکم که فتم هو اللیتیر کل عسیرا اعلم ان فی السماع واللمع سمعا
اخر یسمع به کلام الحق بلا کیف له الرب بلا سرب شعر لومع داود معالته + لما تری فی الحان
داود + غنت سعاد بصوتها فحقا + سرت الحان داود بالجل + هر که آن سمع باز شود او سماع
حق شود و از حق شود و حق شود و درین حالت او شمع و در همین باشد قوال آت استماع
و از این شریز موسی نماید اینچنین سماع را انکارت بوزن معرفت هم از نیماست که مشایخ سلفه با خلف
انکاره و زریده اند **حضرت قدوة الکبر** میفرمودند که بعضی از زیاطه میگویند که سماع شریف و با هم
مکروه اند و نیت نفرموده اند و این موجب منیایم قال شیخ الشیوخ فی وصایا با نخی لا تنکر الله
فان لا هلا فلاحا بهذا المبالغة بهذا المبالغة من الاحادیث والروایات کتب الشیخ
المجد الدین الخوزی فی الشیخ الامام الحق شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر
یا من سفیر الله صرف و داده + و اناله من قرب + ما حواله + ما ذالک علی السماع لعاشق +
جمل السماع الی الحبيب + موله + فلقد علمت بان هذا موقف + شکوئے المحب الی الحبيب
علیه + فاجاب الشیخ شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر انی لاعلم ما یقول
وارتقی + لك قرب من تختار + و وصوله + و اری السماع محل طاف دایما + لکن لغیرك
سلامی تحلیله + یاخذ هذا قرب الحبيب + وصله + لمقیم اضحی لقربه فقبله + و در تعین کردن
حکمتی است که باطل متقدم میگوید و طال آنکه خود تواجد کرده است کما جاء فی الدیوان لابن الفارسی
الحوئے قال ایضا من الشهور انه وقع للشیخ شهاب الدین السهروردی قبض فی بعض
احبابه فاما الیه الشیخ الناظم بحر فانشده الشیخ شهاب الدین قصیده واستمع فی انشاده
و کراید سماع را بسوی محبوب ناصد خود پس حقیق است که ایستقام شکایت عاشق است بری مشوق بیدری عنده پس حجاب دور

و این شریز موسی نماید اینچنین سماع را انکارت بوزن معرفت هم از نیماست که مشایخ سلفه با خلف
انکاره و زریده اند حضرت قدوة الکبر میفرمودند که بعضی از زیاطه میگویند که سماع شریف و با هم
مکروه اند و نیت نفرموده اند و این موجب منیایم قال شیخ الشیوخ فی وصایا با نخی لا تنکر الله
فان لا هلا فلاحا بهذا المبالغة بهذا المبالغة من الاحادیث والروایات کتب الشیخ
المجد الدین الخوزی فی الشیخ الامام الحق شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر
یا من سفیر الله صرف و داده + و اناله من قرب + ما حواله + ما ذالک علی السماع لعاشق +
جمل السماع الی الحبيب + موله + فلقد علمت بان هذا موقف + شکوئے المحب الی الحبيب
علیه + فاجاب الشیخ شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر انی لاعلم ما یقول
وارتقی + لك قرب من تختار + و وصوله + و اری السماع محل طاف دایما + لکن لغیرك
سلامی تحلیله + یاخذ هذا قرب الحبيب + وصله + لمقیم اضحی لقربه فقبله + و در تعین کردن
حکمتی است که باطل متقدم میگوید و طال آنکه خود تواجد کرده است کما جاء فی الدیوان لابن الفارسی
الحوئے قال ایضا من الشهور انه وقع للشیخ شهاب الدین السهروردی قبض فی بعض
احبابه فاما الیه الشیخ الناظم بحر فانشده الشیخ شهاب الدین قصیده واستمع فی انشاده
و کراید سماع را بسوی محبوب ناصد خود پس حقیق است که ایستقام شکایت عاشق است بری مشوق بیدری عنده پس حجاب دور

الى ان قال شعر اهلا بالمر اكن اهلا للوفه + قول المبشر بعد الياس بالفجر + ذلك لانه
 فاخلع ما عليك فقد + ذكرت لمر على ما فيك من محج + فقال الشيخ الثعالب الدين سراج
 فتواجد من عنده من شيوخ الوقت الحاضرين وكان المجلس عامرا بالشيوخ الاجلاء
 وسادة من الاولياء قلع عليه هو والحاضرون قيل اربع مائة خلعة نقلت كحضرت
 خواجہ قطب الدین نجیاریوشی ورفری بھیرت لسان دیدہ اندر سجدی نزل فرمودند حضرت شیخ
 بہار الدین نیکر یا نور فرست دست استند خادم لا بھیرت خواجہ فرستاد بجالتی کہ خواجہ بود متعال
 داشتند خادم رسید ویکہ قطرات و ضریر من فتادون بنی یا بند لایک لطبات گرفته آسان بنی
 خادم اہل نظر بود معاینہ کرد حضرت شیخ بہار الدین خود رفتہ و این معائنہ عرض کرد حضرت شیخ بہار الدین
 دو محکہ کہ یکی از شیخ اشیرخ یافته بودند گرفته بھیرت خواجہ آمدہ است دعا تمام حضرت شیخ حضرت خواجہ
 ماسوئی قانع و خویش آوردند و بھیرت شیخ اشیرخ حضرت خواجہ ماسو کہ کردند حضرت شیخ حضرت
 خواجہ باد کار ضیافت با قفسی انبایت کوشیدند بعد از نہ ہر حضرت خواجہ فرمودند حضرت شیخ
 ضیافت انہنگ کردیدہ باشند کہ بہت سماع گویند حضرت شیخ اشیرخ تمام قوال را طلب کردند
 حضرت خواجہ را و اصحاب ایشان را در خانقاہ در آوردند و خود چوبی گرفتہ میان بنی استہ اندازد و الا را امر
 کردند کہ سماع دروازند **میت** ساز طرب عشق کہ داند کہ چہ ساز است + کہ نغمہ او نہ فلک اندر تگ و
 از است + حضرت خواجہ را حالتی در گرفت کہ در دیوار اثر آن حالت سرایت کرد چہ جامی اصحاب و
 اہل مجلس **میت** از مدائی نغمہ ای مطربان + کہوہ اگر جنبہ عجب آرا مان + در مجلس چون ای می
 ہوئی اصحاب بگردون برآمد اصحاب شیخ را خبر شد کہ در خانقاہ سماع میشود اصحاب شیخ و بعضی شہلان
 آمدند و شیخ بہار الدین عرض کردند کہ در خانقاہ خلاف مشرب میشود چون جائز میلید حضرت شیخ
 فرمودند عجب دیوانہ در ربانی کسی کہ بچہ بہار الدین کند او را امتناع از سماع میکنند متعلان سبائہ
 کردند حضرت شیخ فرمودند اگر میتوانیید بہ در خانقاہ و خواجہ را منع کنید متعلان در مجلس درآمد بھیرد
 در مجلس درآمدن ایشان را حالت گرفت کہ از خود رفتند و در سماع درآمدند حالتی ایشان را دست دادہ
 نعمتی در آن حال بدست ایشان افتاد کہ بگرزند یہ بودند چو نزل حال شدایان التماس راوت
 و غرقہ کردند فرمودند کہ این ولایت حضرت شیخ بہار الدین است از خانوادہ سہروردی ادبی است اینجا
 مرد کردن و خلافت دادن مناسب نیست و حضرت خواجہ بدو شدند و آنان برکاب معارف آب
 معان شدند چون محفہ حضرت خواجہ بقصبہ اسلمی نزل فرمودند و جامعہ کہ از لسان ہمرا آمدہ بودند
 در قید راوت آوردند و آنکہ مرید بودند بشرف خلافت شرف شدند حضرت خواجہ فرمودند کہ این
 قصبہ سہروردی است شیخ سہروردی و حقیقت است انان روشا را تصدیق و اویم ایان بعد عجز و نیاز

این کتابت در جامعہ کتب خانہ سہروردی است بشارت پس بردن کنیز بشارت پس تحقیق ذکر کردہ شدی تو بعد از آنجا بود آنوقت از کجی پس برآمدت بنو شایب اللہ

حاضرین در آن مجلس سہروردی

شرف محنت یافته پیدا شدند همچون حضرت محمد باکر که بر حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر در بابت حال الکلی
داشت که حضرت شیخ ابوسعید صاحب سماع بود در شبی بواقعه می بیند که انقضی میگردد تو مولای حقوا
لله اندا قه در آمد گفت لاجول ولا قوه در شب دوم سخن واقعه دید باز لاجول ولا قوه گفت در شب
چون میدانست که خواب رحمانی است و بسبب آن مانکا است که بر شیخ ابوسعید داشت اما در حضرت شیخ
سخا فاه در آمد شیخ از اندرون خانه آمد می آید و میگردد قوما و اقوا الله شیخ ابوسعید را در وقت خوش
شد دعائی و گرفت که از شرع بیرونست حضرت قوه الکبر میفرمودند که سماع را بیاخت
شرط است که دیاضات صفات نفس منزه میگردد که من کان نفسه میتا و قلبه حیا صفت او
شده باشد البتة هر چه سماع کند گوش دل بشنود غفلت که حضرت شروانی را با حاکم صوفیان بسام
تخلیف کرده گفت آن نان که شرم فاشاک بستر دادم و دت البین میگردد سماع میگردد اکنون
آنجان میبندیم سماع غوامیم آمد غمزه سیدوم در سارا آداب سماع و کیفیت سماع او و خدمت و راستی
مزمیر قال بعض العارفين فی آداب السماع و تحریق القلوب فيه و إعطائه لقلوب و غیره
نمود که از خاشناسان مکاتب سماع قدم کردن بامردان مدان آن و ال با و ال
ذک قال المجید رحمه الله السماع يحتاج الى ثلاثة اشياء الزمان والمكان والاخوان اما
ان فرمود حضرت بنیدرم سماع مناجات بوی میخیز زمان و مکان و برادران
الاخوان فهم على ثلاثة اقسام اخوان الاسم او المشتركون في اسم الايمان قالوا الله تعالى
بامان پس ایشان بر سه قسم اند بامان نام یعنی آنکه شریک اند در نام بامان فرمود الله تعالى
اما المؤمنون اخوة فقولاء لا يجوز مصاحبتهم دائما بل يصحبون لحمة لا آذ تهم فينتفع
بما فيهم فیت که مؤمنان برادران اند پس این کسان با زینت ایشان همیشه بکسبت و شرف و بوی محبت بکام و اند
به و اخوان الاسادات و المحبة كالعام للعبير للفقير الملبس بالثوب الباهم و نفوسهم على تحصیل
ایشان پس نعمت یابند و ببردان باریت و محبت اند عوام که بامان خردا اند که در سبک ایشان با بل خود و بان خود بر تحصیل
طرق الصفاء فقولاء و ان لو يكونوا متصفين باو بما فهم جازمه مصاحبتهم فانهم لفقرا
طرق صفا پس این کسان اگر میبندند متصف ابرمان ایشان با زینت محبت ایشان نیز که ایشان
الاسادات و الصديق يكسبون من انوار قلوب اهل الصفا كما يكتسب الشمع اللين من حر
قوة البروت و صدق حاصل میکنند از انوار دها که اهل صفا چنانکه حاصل میکند موم زمی از گرمی
الشمس فاذا سرجوا الى العوام انتفع غيرهم به و اخوان الصفاء و الولجيد و المعارف و الذوق
آداب پس این باز بر سه قسمی حرام نعمت میباید غیر ایشان ابو و برادران صفا و درود سرفرا و ذوق
والكمال فقولاء اما اخوان المحققين فاطلحوا جمع الاخوان والزمان والمكان وجب السماع لاهل
وکان پس اینان بامان حقیقی اند پس چون جمع شوند بامان و زمان و مکان واجب میشود و با حاکم

نعمت بکسب در سارا آداب سماع

العرفان والكلام والصفاء كما يجب مسافرت الجاهل الى العالم المتعلم ليتعلم منازل
 سرف وکلام وادب وچنانکه واجب است مسافرت با بلی شبکه عالم علم آموزند اگر بیاموزد منازل
 الدین ویزدب فی حق المریدین وصلاح فی حق المجتهدین تشبها باهل الصفاء والکمال وحرکات ایشان
 دین وسمعت در حق مریدان وپیامت در حق مجتهدین بزرگشاهت اهل صفاء کمال وحرکات ایشان
 وسمکاتهم قال علیه السلام من تشبه قوما فهو منهم قال الله تعالى کونوا مع الصادقین
 وسمکات ایشان فرمود حضرت علی علیه السلام بیکه خدا را شباهت سازد بقریبی پس از ایشان است فرمود الله تعالی باشد بهر صفت
 ایمان که نیکو نامن الصادقین فکونوا معهم و حضور غیر العین من منکر السماع متبرکه
 یعنی اگر نباشد از صدقات پس باشد بهر ایشان و حاضر شدن غیر من از صدقات سماع که خود از ایشان
 الظاهر مفلس عن لطائف القلوب او متکبر من اهل الدنیا ازینا منکر حضور فی مجلس
 است در ظاهر مفلس است از لطائف دل یا مغروری از اهل دنیا نیز نمائند است حاضر شدن او در مجلس
 السماع لان هما مشوشان لاهل التواحد اما المكان فقد يكون شامرا حاضرا و موضوعا لکلی
 سماع زیرا که آن هر دو تشریف دهنده اند بیک اهل وجه امکان پس تابی میباشد از آن که در او آمدن نماید و فضای کبریا
 کبریه الصوت فیجب عن ذلک الموضع خیرین جا با خالق شایع است خاصه در اطراف گلزار
 به اواز پس بر بزرگواران موضع باشد بآب روان و عطریات مستعمل شده و سوخته
 باشد حضرت قدوة الکمل از این جهت اکثر اوقات شبها اصحاب جمع میکردند و سماع می شنیدند
 جامی گوشایم حالتی شده باشد البتة در کمال است زیرا که آثار در وی بسیار تقریبا مفهومی که حضرت
 مخدوم زاده ناده الله ما اعطاه در خانقاه حضرت مخدومی جماعی داشتند و از شایخ اکابر اصحاب
 همه حاضر بودند و کثرت محبی بود که مردم را مجال نیست بر آوردن نبود و ذوق کلی مردم را بود اما از جهت
 از و حاکم حضرت مخدوم زاده فرمودند که خانه جوئیان روم و اصحاب مخصوص با آنها نبودند هر چند که قوالان
 بجان گوشیدند حالت دیگر گفت باز بجا نه بر سیمیان انتقال کردند آنجا هم ذوق میسر نشد از الامر
 حضرت مخدوم زاده را عرض کردیم که خانقاه مخدومی لایق است فرمودند که ای مردم میدانم که آثار و کمال
 نظام هر دو بهمان جمعیت بنما نقاه آمدند بجهت آمدن در خانقاه اصحاب را سماع در گرفت که اثر او در
 دیوار رسید حضرت قدوة الکمل میفرمودند که خیرین جا با جهت سماع مسجد است سماع عبارت
 است و عبادت را بجز مسجد جامی دیگر افضل نیست و اما الزمان فهو فی وقت حضور طعام
 + + + + + و اما زمان پس او در وقت حضور طعام و نماز
 و صلوات و اصناف من الصوارف مع اضطراب القلب لا فائدة فيه فهذا مع مراعات
 این چیز از و اما زمان چیز که باز میدانند بهر وقت پس نیست منی مواظبت

عین سماع است و سماع را در این کتاب

الزمان فیرمی حاله فراغ القلب فترك السماع عند فقد هذه الشروط طاولی و مشکله
 نان پس رمایت کرده شود حالت فراغ دل پس ترك سماع نزدیک یافتن آن شروط بهتر است و مختلف کنند
 و متولجد من اهل التصوف پیشه بالوجد و الرقص و تخریق القیاب و کان ذلک
 و مختلف و میکنند از اهل تصوف که را میکنند بوجه و رقص و پاره کردن جامه و این تشریش
 تشویش اهل التواجد قسمة هذه الاشياء و شروطها لكونها خارجة عن ذات
 است برای اهل تواجده نام نهادن این چیزها شروط برای بودن بخیر است بیرون از ذات
 اهل التواجد لانها شروط حقیقیة و جملیة فوق وجود السماع علی هذه الاشياء
 الی وجه برای آنکه این چیزها شروط است و حقیقت است که در حدیث و در حدیث و در حدیث و در حدیث
 تا مل تعرف حضرت قدوة الکبر اسفرمودند که نان و مکان و اخوان از شروط لازم اند
 آنکه کتبانی و اولیقه حایت باید که در آن اثر داده یافته شود و مکان سماع را نیز که تن و زمان
 بجای دل و اخوان بمنزله جان است چون هر سه پیدا شد و مستعان از آفات ملین کردند
 حیات و مادیانی باینده حضرت قدوة الکبر اسفرمودند که ابتدا و انتهای سماع قرآن خوانند
 تا کامل سماع را منقهرت نصیب گردند و در میان نقلی گفته اند که قال خودی و ساری
 خوشخوی باید و اشعار صمیم البیان ملیم بخواند چه عرفا و روزگار در جمیع سلی طبعی ترویج تلوین به
 چیز محتاج اند و سماع طیب و در جمیع و اصوات طیب و بعضی میگویند که ازین قوال اجتناب بهتر
 زیرا که اینچنین کار مانعی با سلم است که طهارت قلبی و ابجالی رسید باشد و چشم او از دیدن اغیار
 پوشیده و تقریب اسفرمودند که امیر معین الدین پروانه موسیقی ابر شاه روم که از خلفه امان و معز الدین حضرت
 شیخ فخر الدین عراقی بود ایشان درخواست که حضرت شیخ گاهی مرا خدمتی بنمایند فرمودند که مل
 نزد معتزاتی فریفتن اگر میخواهی کاری کنی چون قوال ابارسان و این حسن قوال بغایت حسن
 و پذیرد و نهایت اصوات حسنی نظیر و جمعی گرفتار وی بودند و در حضور و غیبت هر دو در وی
 چون غیر تعلق خاطر شیخ را بوی در یافتن احوال کسی بطلب فرستاد و بعد از دفع غوغای عاشقان
 در دفع موبای جانباران و دیوانه و شیخ با امیر و حاکم ابر استقبال وی کردند چون نزدیک رسید
 شیخ پیش رفت و بر سر سلام کرد و کنار گرفت آنکه شربت خواست و دیوانه اران و در اثر شربت دست
 خود را و دانه ناخناقه شیخ رفتند و صحبتها داشتند و سماعها کردند و حضرت شیخ در آنوقت این فرمای
 گفت و از آنجمله این غرض است بهت ساز طرب عشق که داند که چه ساز است که در تقمه او نه فلک اند
 ملک و آزار است و بعضی فرمایند که گوشت که حضرت شیخ اوحا الدین کرمانی چون در سماع گرفت
 پیرهن اموات پاک کردی و مینه بسینه ایشان باز نهادی چون بیداد رسید خلیفه پیر صاحب حال

داشت این سخن نصیرتند گفت و متبع است و کافر اگر ازین گونه حرکت کند بکشم چون سباع گرام
شیخ بکرامت دیدانت گفت قطعه سهل است مرا بر سر خنجر برون و دیبای مرا دست بی سرب
شمشیر گرفته کافری را بکشی و غازی چو توئی رواست کافر برون و پسر خلیفه سر بر پای ششم نهاد
و سر خند قدر خدمت حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس العدره درویشی بود از قریه بشکر آباد و بر
زنگی میکردی میگفتند بقیام اعلی رسیده بود تا غایتی که وی از خلوت بگردان نمی آمدی حضرت شیخ
بجهت سماع ریختی روزی سلطان سماع وقت ادخوش شد از زمین جبت بر طاقی که بلند نبود
و در وقت فرو آمدن از بالا طاق برگردان شیخ مجد الدین جبت و پایها فرو برد و بخت شیخ مجد الدین
بر زمین چرخ میزد و این زنگی مردی بلند و گران بکل بود شیخ مجد الدین بس نازک و خوب صورت
لطیف طبع چون از سماع فارغ شد گفت منم که زنگی است برگردان من یا کجنگ چون از
گردان افروخته آمد خنده المیزان کرد چنانکه نشان او بماند بار شیخ مجد الدین گفتی که مراد رقاست
همین مفاخره تمام است کارزدان زنگی بدوی من باشد سبب انان رویم بخت باغ باشد
که بدویم چنانکه داغ باشد قال بعض المحققین و یبغی للمولود لمن اسراده ان یجمع ان یکون
+ + + + + فروردی از رمضان می باید و جدا کننده و آکسی را که داده کند سماع را که باشد
موصوفه باله مقامات التي یکون بها اهل السماع وان لا یکون من اصحاب النفس والهواء
موصوفه صفاتی که می باشند آن اهل سماع و اینکه باشد از اهل نفس و خواش نفس
بل کان قلبه حیا و نفسه میتا ذلک الوقت ینقف الحق بالحق بلا واسطه عقل و مرجع
که باشد دل بازنده و نفس و مرده و آنوقت پس واقف شود از حق حق بغیر وسیله عقل و مرجع
الی ذکر و فکر و ان لا یظهر له الجوانب و یکون ساکنا ظاهرا و محترقا لعل للنفسه و القلوب
بهری ذکر فکر و انکه نه بنده بهی الخراف و خاصش باشد ظاهر و بهر کند از سرنگ کردن فغانه نور
و یکون مستغرقا فیه فکره و مجلس مطهره فیه فان قلبه الوجد و حوکه بغیر اختیار
و باشد غرق در فکر خود و نشیند فرو کند سر خود را پس اگر غلبه کند باو وجد و حرکت دهد و بغیر اختیار
فیوفیه معذرو و مهمل رجح الیه الاختیار فیلعل الی قهره و مسکونه و لا یبغی ان یتبدل
پس او دران مصدق و بهر وقتی که بآید بهی را اختیار پس باز آید بهی قرار خود و سکون خود و بیاید که دوام کند
حیاء من ان یقال انقطع علی الاغراب و جد و لا ان یتولجد خوفا من ان یقال هو قاسم
بشرم انکه گفته شود که سرتوف شد بزودی و جدا و دنی باید که جدا کند بخراف انکه گفته شود که او سخت دل است
القلب علی العصفاء و الرفعة و اذا کان حول الشیخ مرید و ان تضرم السماع فلا یبغی الشیخ
و صفا در وقت نماز و پس و تحبکه باشند که شیخ مریدان که سماع ایشان فرماید پس بیاید شیخ را

ان یسمی فی حضورہم فان سمع فلیستغلم بشغل آخر و اعلم ان عدم ظهور الوجدان تارة یکون
 کثیر و چند ریشان پس اگر نشند پس مشغول کنان بشغل دیگر و با آنکه عدم ظهور وجد گاهی می باشد
 بضعف الواسد من الواحد فهو نقصان و تارة یکون مع قوا الوجدان الباطن و لکن لکمال
 بشیخ داد از واحد پس آن نقصان است و گاهی می باشد با وجود قوت وجد در باطن و لیکن بسبب کمال
 القوم علی ضبط الجوارح لم یواجد و هو کمال و تارة یکون لکون الحال الوجدان ملائمة و مضافاً
 قوت بر ضبط جوارح و در نکرد و آن یک حال است و گاهی می باشد بسبب بودن حال وجد لازم و مجرأ
 فی الاحوال کما فلا تبیر انما مع منزلة تأثیر و هو فایذ الکمال فان صاحب الوجدان فی غالب
 در همه احوال پس بظہر بیشتر در سلع زیادہ اثری و آن نہایت کمال است زیرا کہ صاحب بعد در اکثر
 از احوال بدوم و جدہ فن ہونے وجد دائرہ فہو المرابط للحق و الملازم لعین الشہود
 احوال و ایم می باشد و جد او پس یکبارہ و در جدایم آن پس در غم گیرندہ خدا طاعت گیرندہ بہت شایہ و در
 فہد لا یغیرہ طوارق الاحوال و لا یبعد ان یکون الاشارت بقول الصديق رضی اللہ
 پس بوضوح دیگر و در حالات کہ او شہد و بعینیت کہ باشد اشارہ بقول البرکہ صدیق رضی اللہ عنہ
 عنہ کنا کما لکنتم ثم قست قلوبنا معناه قوت قلوبنا و اشتدت فصار تبطیق ملائمة
 کہ بودیم چنانکہ بودیم از سخت شدیم چنانکہ معنی او آنکہ قوی شدیم چنانکہ کہ طاعت میداد لازم گرفتار
 الوجدان کل الاحوال فحق فی سلع معنی اشران علی الدوام و لا تظن ان الذی یضرب
 و در او در حال پس در نشیدن سنی قرآن ہمیشہ بنسیم و گمان کن کہ یکبارہ
 نقشہ علی الارض اتم و جد من الساکن باضطراب بل رب ساکن اتم و جد من المضطرب
 جسم خود را بر زمین کالی تر است در وجد از ساکن بسبب اضطراب او لکن بسیار ساکن است کہ اکثر است در جدان مضطرب
 و یفہم ان لا یجلس احد وقت تولد الصون و اذا قام واحد من القوم فی وجد صادق
 و میباید کہ نشیند کسی وقت تراجم صورتی و چون برخیزد یکبارہ از قوم در وجد صادق
 من غیر سایل و تکلف او قام باختر من الظہار و جد و قام له الجماعۃ فلا بد من المواظقۃ
 بنیر یا و تکلف ایستادہ شد باختر از ظہار وجد و ایستادہ شد بلای مباحث بہت رہنمائی از موافقت و اگر
 من ادب الصحیۃ و سیاست کہ ارجح اکابر و جمیع مانہ شود و روز عرس خود العتبه روح آن اکابر
 حاضر بود و کسی بعرض آن اکابر حاضر بریزد و دعائیہ آن اکابر عرس دیگر مدد معاون اکثر
 باشد و بسیار دیدیم کہ روحانیہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم در جمیع اکابر روز
 عرس حاضر شد بہت و افتادہ گرفتار ایم شہر فنا اللہ و آیا کہ ہذا اللعاقی مراد او شہر فنا
 انکرم میگردد کہ حضرت شیخ صدر الدین بغدادی در مجلس سماع با شیخ سید الدین جمعی از شاخیم عصر حاضر

لہ نصیب کند از اللہ عطا کند و تبارک و تعالیٰ

بودند صحبت بسیار کردند و آنکه از آن زمان چون نزول یافت در آن شبی سماع روحی به، نمک منزل داشت
 چشم خود را پوشیده نهاده و بطلب تمام دلی سپاسی ایستاد بعد از آن چشم خود را که پوشیده بود گشاده و آواز داد ای
 صدر الدین چون شیخ صدر الدین آمد چشم بریدی او گشاده گفت حضرت رسالت پناه صلی
 الله علیه و سلم در جمیع حاضرین و خواستگاران چشمی مشاهده جمال صلی الله علیه و سلم شرف کرده ام اول آنکه
 در مجلس و بعد در مجلس ایشان را عروسی واقع شده و سوزن از قالب سلخ شد سیزده روز به چنان با آنکه انگام
 بقا یافتند پس سیزده روز چون مرده افتاده بود و در حرکت نیکو و روح چون بقالب آمد رحمت
 خبر داشت که خدو را زخا و دود و دیگران که حاضر بودند اعلام کردند صحبت سماع کس چنین باشد
 معجز و حاش اگر گوید از جرات حضرت قدوة الکبیر امیر مودت هر که در شرف احضار
 مجلس سماع حاضر میکرد و از ذوق بهره میبرد و حاضران صادق و طالبان داشت که در مجلس
 می آیند بهره از مغفرت می برند خامه که قوال نقلت که حضرت شیخ ابوسعید ابوخریر در مجلس خود نشسته
 بودند قوالی آمد و سماع در داد و صورت این شعر بیت اندر غزل خویش بنیان خواهم گشت به التماس
 بوسه نرم جوش بخوانی و سماع در گرفت و حضرت شیخ را حالتی شد که به از آن حالتی نتواند بود چون
 حال نزول شد فرمودند که این شعر که گفته است گفت عماره گفت برخیز تا زیارت می رویم شیخ بجمعی
 اصحاب قوالان زیارت می گفتند بجا نیز سماع در گرفت بعد از نزول حال حضرت نیم فرمودند که
 سلمان گواه باشید که شاعر این شعر و سماع می قوالان و حاضران مجلس همه مغرورانه به هیئت
 خواهند رسید انشاء الله تعالی حضرت قدوة الکبیر امیر مودت که در مجلس سماع منظره داشت الهی
 و متر صد الهامات نامتناهی باشند و التفات بهمین دشمنان گفتند سر و انداخته منظره مال باشند اگر در
 دست دم تا تواند خود را حفظ کند چون باز دست رود در سماع و در مقلای که ذوق باشد در سماع بود
 زیاده از ذوق اضطراب نکند که موصی خیاست است و معانی شمار در خور ادراک تاویل کند و هر چه شنود
 تبسم حق فاند کما روی عن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه انه سمع صوت نالوس فقال
 + + + چنانکه هدایت کرده شده است نزل بن ابی طالب کرم الله وجهه که آنجا شنید آواز نالوس پس فرمود
 لا صحابه اندرون ما یقول فقالوا لا فقال انه یقول سبحان الله حقاً حقاً ان المولی یقی
 اصحاب خدا میباید که چه بگویند گفتند نیلیم فرمود که و بگویند پاکست حق تعالی حق است حق تعالی حق تعالی
 کما قال الله تعالی وان من شیء الا بسیر مجده ولكن لا تفقهون تسبیحهم فاللف عندهم
 و چنانکه فرمود است حق تعالی و نیست چیزی که بپای یار میکند بملود و بکنند تسبیح ایشان پس در نزد ایشان
 اشاره الی الاولان و الجلد الزاکی علیه اشاره الی الوجود المطلق و الضرب الواضح علی
 انشاء است بر روی گویا و دوست که سوار است بر او اشارت است بر روی سببی مطلق و ضربی که عمار است بر

اللف اشارۃ الی ورود الواردات الالهیة و باطن البطون علی الوجود المقید بالکائنات لاجل
 دف اشارت بہ کہ ورود و روات آئینہ و باطن بطون برستی مقید بنقولات برائی برور
 الاشیاء الذاتیة و الباطن الی الظاهر و الجلال الی المجہ اشارۃ الی مراتب النبوت و مراتب الالہ
 چیزائی فاتی و باطن بسوی قاهر و مخلص اشارت بہ بسوی مراتب نبوت و مراتب و کتب
 و مراتب الرسالہ و مراتب الامامہ و مراتب الخلفاء و صورتها مجموعا اشارۃ الی ظهور الحیوة
 و مراتب رسالت و مراتب امامت و مراتب خلافت و دوازہ آن ہیئت بمعنی اشارت بہ کہ ہر مرتبہ
 الالهیة و العلم المطلق بواسطۃ هذا المراتب فی قلوب الاولیاء و اهل الکمال و نفس القوال
 الہی و علم مطلق بواسطۃ این مراتب در دہائی اویا و اہل کمال و نفس قوال
 صوت الحق تعالی و تقدس اذ هو یجلی الاشیاء و وجد ہا و معینہا و صوت القوال باشارۃ
 آواز حق تعالی و تقدس زیک کہ اوست جلہ و ہندہ شہار و ایما کہند آئینہ و مدگار آئینہ و آواز قوال اشارت
 الی الحیوة الیومانیۃ الواردة من باطن البطون الی مراتب الاسرار و القلوب و الاسرار و
 بسوی زندگی مانی کہ وارد ہست از اندون باطن کہ مراتب اسرار و دہا و سہ و
 الرقص اشارۃ الی الذات الانسانیة و تفرکیم فی السبع اشارۃ الی طیر الحقیقۃ لانہ انما الالہ برکیم و فطر
 رقص اشارت بہ کہ ہر کس انسان حرکت اخلا و سبع اشارت بہ کہ ہر کس انسان تجلی است برکیم یا خیرم و ہر کس
 الروح الکبیر و نفس الجسم و وجود الروح الحقیقیہ حیث قال علیہ السلام حب الوطن من الایمان و ہن
 و تفرکیم برکیم بزرگ از نفس من و ہر کس و ہن حقیقت بائیکہ فرمود علیہ السلام محبت وطن از ایمان است یعنی و ہن
 الاسرار و الالہی اوجد الروح فیہ حیث قال اللہ تعالی و نفخت فیہ من روحي و اشارۃ الی جلال
 الروح آن من کہ ایجاد کرد روح را در منی جائی کہ فرمود اللہ تعالی و میدم درک از روح خود منی ہم مخلوق خود اشارت
 الروح حول دائرة الموجودات بقبول اسرار التجلیات و التزیلات و هذا حال العارف و قیام
 بسوی جلال ہم گردانہ مخلوقات بقبول اسرار تجلیات و تزیلات و این حال مافیت و ہن اشارت
 حال المہرکۃ اشارۃ الی وقوف الروح مع اللہ بس و وجودہ و جلال نظر و فکرہ فی مراتب
 و در حال حرکت اشارت بہ بسوی و قوف روح با حق تعالی یا من خود و ہستی خود و جلال نظر خود و فکر خود و مراتب
 الموجودات و هذا حال المحقق و تفرک الی الفوق اشارۃ الی الہدایت من مقام الانسانی الی
 منقولات و اخیال محقق است و حرکت او بسوی الہ اشارت بہ بسوی علما و مقام انسانی بسوی ہن
 مقام الاحدیہ فاذا خرج من الحجاب و وصل الی مراتب الصفات کشف مہر اسہ فاذا
 مقام احدی پس دیکہ بیرون می رود روح او از پردہ و برسد بسوی مراتب صفات میکشاید سر خود را پس و تفرک
 عن سائر الاشیاء و انقلبت الی اللہ خلقی شایہ فان کان الخفی صاحب الحال و المقام النقی الیہ فان لم یکن صاحب
 سحر و مشور و از اسامی حق تعالی و تفرک و با حق تعالی میکشاید روح او را پس اگر باشد متنی صاحب کل مقام من ہن و تفرک او اگر باشد

حضرت سلطان الشایخ هرگاه که قولان می آمدند بجز نظر اقادن بر طربان حضرت شیخ ناکر می
 دادی اصحاب این معنی را متفسر کردند و فرمودند که قولان پیغام گزاران محبوب اند هر کس که از زمین شایم
 کرد می آید و در زمان حضرت سلطان الشایخ سماع بالغه میکرد و جهت آنست که مردم روزگار و علماء
 و دیگران بکار و گفتار آگاهی پیدا می کردند و هر کس که در علم و ادب و اخلاق و عبادت و سایر امور
 مصلحتی و دنیا و الدین بدو آگاهی میسر می شد و هر کس که در علم و ادب و اخلاق و عبادت و سایر امور
 اما العود فهو معروف و يقال ان اول من صنعه لماك بن آدم ابى البشر عليه السلام لما مات
 ابا حور بن اوشهر بن دغلة مشهوره اول کسیکه ساخت و در کتاب بن آدم ابی البشر علیه السلام و تیکه مرو
 ولله و قيل صنعه اهل الهند على طباع الانسان وقد اختلف العلماء فيه وفيها جری هجرها
 و لعل و گفته شد که ساخت او اهل هند بر طبیعت انسان و مختلف شده اند علماء در آن و در چیزی که مایه تشبیه
 من الاالات المعروفة فذلك الاوتار المشهور من مذاهب الائمة الاسبعة ان الضرب به و
 بارش می آید از آواز مشهوره صاحبان آواز پس مشهور از مذاهب ائمه اربعه آنست که زدن آن و
 سماع سوزان و زب طائفة الجواز و نقل سماعه عن عبدالله بن عمر و عبدالله بن جعفر
 شنیدن آن حرامست و گفته است جاعلی بن یحیی که جواز او نقل کرده است شنیدن آن از عبدالله بن عمر و عبدالله بن جعفر
 و عبدالله بن الزبیر و معاویه بن ابی سفیان و عمر بن العاص و غیرهم و من التابعین بخاند
 و عبدالله بن الزبیر و معاویه بن ابی سفیان و عمر بن العاص و غیرهم و از تابعین تاریخ
 بن زید و عبدالله بن حسن و سعید بن المسیب و عطاء بن ابی رباح و الشعبي و ابن ابي
 بن زید و عبدالله بن حسن و سعید بن المسیب و عطاء بن ابی رباح و الشعبي و ابن ابي
 عقیق و اکثر فقهاء المدينة و نقل عن المالك سماعه و ليس في ذلك بالمعروف عند اصحابنا
 متیق و اکثر فقهاء مدینه و نقل کرده شده از امام مالک شنیدن آن و نسبت این سخن مشهور نزد اصحاب او و گفته
 ابو بکر الصديق المالكی في كتابه شرح الترمذی الذي سماه بالفارسية لما كتبه على اباحة الذنوب
 ابو بكر بن عربي اكنى و کتاب خود شرح ترمذی آن نام نهاده است او با فارسیه باینکه کلام کرد است و راحت
 فان انصافا لمحمد ذلك عود فهو داخل في قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه من مازا الشيطان
 پس اگر همراه شود با عود پس او داخل است در قول ابو بکر صدیق رضی الله عنه که مزار شیطان
 فی بیت رسول الله عليه السلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهم فانه يوم عيد
 در خانه رسول خدا صلی الله علیه و سلم پس فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم که بگذار ایشان را که این روز عید است
 وان انصافا في ذلك الطنبور فلا يؤثر في التمسك ليوافقها كلها آلات تقوى بها ظوب الضعفاء
 و اگر همراه شود با طنبور پس اثر نخواهد کرد در حرمت پس تحقیق که اینهمه آلات است که تومی میشود آن درگاه ضعیف

ویشتر النفوس بها والعود لیسیم طنبورا وهو المعروف في اللغة وحكى اباحتها ما وروی عن بعض
 ائمه وروی عن بعض آباء وروایم نهاده میشود طنبور را برست شهر در لغت و حکایت کرده است اباحت آنرا و روی از بعض
 الشافعية ومال اليه الاستاذ ابو منصور البغدادي ونقل عن الشيخ ابي الحق الشيرازي انه كان قد
 شافيه واصل شد برستی آن استاد بر منصور بن دلی و نقل کرده شد از شیخ ابي الحق شیرازی که آن منزه بود
 و مشهور عنه و لان لم ينتقل عن احد من العلماء انه انكر عليه حكاية طاهر المقدسي عنه وكان
 مشهور برواياته و محضه يقول تشد کسی از علماء که او انکار کرده باشد بر او حکایت کرد این طاهر مقدسی معروف بود
 قد عاصر الشيخ و حکایت عن اهل المدينة و ادعى انه لا خلاف بينه و فيه وكان ابراهيم بن سعيد
 معمر شيخ و حکایت کرد آنرا از اهل مدینه و در عوی کرده که نیست خلافتی در میان ایشان و روی بر اسم بن سعيد
 من علماء المدينة يقول بابا حجة ولا يحدث حديثا حتى يضرب به ولما قدم بغداد واجتمع بالتحفة
 از علماء مدینه کمال بود بابا حجة و بیان نمی نمود حدیثی را تا آنکه میزد و عود را و وقتیکه آمد بغداد و مجتهد شافعی
 هارون قال له حدثنا ابراهيم حدثنا قال اطلب بالعود يا امير المؤمنين قال ما تريد عود الجاهل
 هارون گفت بیان کن ای ابراهیم حدیثی را گفت طلب کن عود را ای حاکم مؤمنان گفت ای ابراهیم عود را که در
 عود الفناء قال لا ذلك بل عود الفناء فحضر و له فضرب به و خنا ثم حدثه و ابراهيم بن سعيد
 سیریزه یا عود خا گفت نیست این بلکه عود فناء است و ابراهیم پس فرمود که برای او پس ترا و فناء و پس حدیث بیان نمود و او را
 احد شيخ الشافعي و روی عنه البخاري و هو امام مجتهد مشهور عدل بار و فقه مأمون و لما ضرب
 بن سعيد عن ائمة و اهل الشافعية و روی است در روایت گفته است نزد امام بخاری تا امام مجتهد شهرت بر یک ثقة متقدم علیه و فقیه
 البزوف بن سعيد هارون قال ليا ابراهيم من قال بغير هذا من علماء كرم قال من رابط الله
 فاختاره و ائمة هارون گفت ای ابراهیم کیست که قائل شده است بجهت این از علماء گفت سید
 یا امیر المؤمنین و ذکر که امام ابن عوفه فی مختصر الفقهي عن ابراهيم بن سعيد اباحة الفناء بابا
 ای حاکم مؤمنان و ذکر که امام ابن عوفه در مختصر فقهي از ابراهیم بن سعيد اباحت فناء عود
 و نقل الامام الماوردي عن اصحابه و عن عبد الحكيم انه مكروه و حكي عن الامام عز الدين بن
 و نقل که امام اوردی از اصحاب او و از عبد الحکیم که آن مکروه است و حکایت کرده است از امام عز الدين بن
 عبد السلام انه مباح ثم اختلف الذين ذهبوا الى تحريمه هل هو كبرة او صغيرة و لا يصح عند الشافعي
 عبد السلام که آن مباح است باز اختلاف کرده که کبیره است یا کوچک است آن کتبای این کبیر است یا صغیر و امام نزد شافعی
 من الشافعية انه صغيرة و هو اختيار امام الحرمين و لا ترد بسماحه شهادة و حكي الماوردي
 شافعية است که آن صغیر است و آن اختیار امام الحرمین است مدکره میشود بنشیند آن گویای حکایت کرد که او را
 فی شرح التلقيب عن ابن عبد الحكيم انه قال اذا كان في عرس او ضيع فلا ترد به شهادة بتره
 و شرح معتبر از ابن عبد الحکیم که او گفت و فقیه باشد و شافعی است پس مدکره میشود و با گویای

الله تعالی قل کل من عند الله رباعی تو آنکه فعلی و جبران بهم نه و در فاعل فعل جزیتان بهم نه و تو مای
و مراد از علم نه چون دیگری از ان میان بهم نه حضرت قدود الکبر میفرمودند بعضی فقاهت صوفیه از
سطح الایمان که منسوب به حضرت شیخ صدر الدین قنوی است نقل کرده اند اما تأمل میباید و معاد تصدیق کرده اند
و علی الجملة ممکنات مستندی میدهند و آدمی بعد از فنا فی ابن جسمهای تصور میکنند و در قسم مختصر اندک است
آنکه در شکوه نبوت اقتباس کرده اند و از روحی تنزیل الهی فکر گرفته اند لکن کسانی اند که بقوت فکری سیر کرده اند
و بقیاسات عقلی راه بوی برده طائف اول از باب مل طائف دوم اصحاب نقل اما اصحاب نقل را تعارض
اولاد اوله هر چه بیشتر است و اقام ایشان در مقام تحقیق هر چه تنزل از تر و مایع الکثر هم الا غلظ ان الطهر
الکافی من الحق شیدا شعر لقد طفت فی تلك المعاهد كلها و سیرت طهره بین ملوک المعالمه
فلم ازل و اضعافا کایه علی ذوق اهل الله و محطیه الرجل من عذی غیبی فغیرم بود طالب استعداد صاحب
عزم را علی العیاض از استرقاقش گردد و تقلید کافر بود نظم خواهی طیران بطور سینه و پرست کن چو
دل در سخن محمدی بنده اسی بود علی بنو علی چند چون دیده راه بین نداری قابل قرشی سبز بخاری
از باب مل قدم بر قدم انبیاء و علیهم السلام نهاد و اندوایدی غیب توسط شرایع ریل و عرف کرده و قول
بقال السرونی از رسته و اکنون از ان قیرالبحر حکم شریعت پیامبر صلی الله علیه و سلم که اسخ جمله شریعت
بر روی زمین نمانی نیست و محققان این است در حد کشف مختصر اند **صفه اول** اهل ایمان اینجند
که انبیاء و مل ابره در حضرت ربوبیت توسط روح القدس خلق آمده اند تصدیق میکنند و میگویند ما
بالله و بما جاءه من عند الله علی مراد رسول الله درین طریق بحث و نظر آید
و فعل ما از تصرفات مشغولی و فعلی محضول کرده و راه سلامت پیش گرفته و اما ان کان من اهل البیت
سلامت لک من اصحاب البیت **صفه دوم** مل اهل اعتبار و نظر اند که با فاعل و افعال کتب
قلوبهم از ایمان از اصول کتاب و سنت اجماع است عقاید حق تسلیم گرفته اند و در تفصیل شریعت
اکوان با معان نظر کرده و در اول نظر و اما فاعی التکلیف و الاثر علی باد و توسط سلکات بصورت
سیر فکر انوار ایمان و تقویت اعمال صاحب پرورش زود و بغضای عالم البین و وصل یافته بر نعم الله الذین
اموا فیکم و الذین اووا لکم فیکم **صفه سوم** اهل اولیا و اصحاب کشف اند که شراب جهم
در بزم الکس پر نیکو نشید اند که ساقی عذیبم رباعی ما خرابات عشق مست آیدیم و نام ملی بود
بریم چون بهرست آیدیم پیش زبانان اخور شرابی ز عشق و ما همه زبان یک شراب دست پرستندیم
چون بنده را به طوابعین ظلمت ایشان آمده اند و در چهار دیوار بشریت لباس ترکیب پوشید **شعر**
اظهار بخت ابا الحبی و مناز لا بغیرا فها و لم تقع در برایت مری لوح ایمان بعین غوازه اند و بر شاره
قل ان کنت یحییون الله فایحییون یحییهم الله بکرم تقوی عمری دراز سیر کرده اند از غیبه دل را بمتعلق

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

از نظایر این مصطفوی صلی الله علیه وسلم رسید باس حرف صوت می پوشد و کمال این
ذوق جزو کتب ادبی است که دست اندر چه جانی بامه قدسی بماند و احدیت بینا شده از کوری جل باز بسته تا
جوانب اسرار قرآن و غرائب آثار قرطون تواند داشت محب نقش و جود و کلمات باخترق تواند کرد و میت
عروس جمله قرآن نقاب انکه بر اندازد که دارالملك یا نماز مجرب یا از غوغا و عجب نبود که از قرآن مفید نیست
جز نفسی که از خورشید بر گری نه یا چشم نامی با معز یا محظوظ است در دلها و قمر بر آنها مکتوب در مصحفا کتابت
و صورت حرف و صوت محدث است و مکتوب و مقرر قدیم است و آیه فی ام الکتاب لَدُنَّا الْعِلْمُ حَکِیْمٌ
بیت کتاب خفایق ندارد نهایت و نه صوتی ندارد و بیت چنان آیت و هنوز این همه صحف منشور و مخفیست
که جبریل کوده است از انجا روایت و توان ما فی الاکرام من محبة افلام و البصر من بعد سبعة
انجی شایعند کلمات الله و صدق الله و سر محله کما و صفات او جل جلاله در حضرت غفره در تفاسیل
آن جز او غر سلطان اطلاع ممکن نیست و بعضی است که از جناب بوسیت الوالالباب در دنیا یا آموزند و بعضی
در آخرت و بعضی در دنیا و نه در آخرت معلوم کنند او استاخرت به فی حلال الغیب عند اذان بود اما مجموع
این زن حیث الاجمال در نظر عقلی که نورایان مکمل بود و در چهار قسم مختصرت ثبوتی و سلبی و اضافی
و نسبی اما انقدر که ساکنان در شمار دنیا معرفت مهم است و در آخر سورة المؤمنین رسیل اجمال بیان فرموده
هو الله الیه لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة قل لا اله الا الله سیفر سوز
ملک محمود و کله خلص مریدان فقیر بود و زمین بار وضع آفته بر گنه سر و پورده میر شیخ موسین زمین را وضع
شکره بر و نور پیش فقیر آمدند و بعضی از عقاید اربابان انفسا کردند گفته شد اگر عقاید کلی و مولد علی هدایم
پس نمودار مهم است بمطالعه کتاب مطلع الانبیان که منسوب بحضرت شیخ صدر الدین قندهر است پس
از امدت این هر دو کس تعارض کتاب مذکور شد از انداز مریدان تراخی انقدر صدق و عقیده که ملک
محمود داشت و اگر کسی داشته باشد اکثریت و چهار و ده و عا و بدایتان منسوب است و انساب خویش
حضرت قدوة الکمل سیفر بودند که جمله مهم بر آوردن وحدت اما و تفویض نموده کی از ان ملک
محمود است و استدلال از ان بر قدیم ذات ارشاد که در ان فی خلق السموات والارض و انزل من السماء
اللیل والنهار والفلک الیه یخضع فی النجوم و امثال این آیات فرموده اما آنچه در سطح است میان
عالم ابراهیم و عالم اشباح از عالم مثال بگویند و در شرح نه بخش گویند و علما البصیرت و اصحاب سکا شفا
بروح ملک که در دنیا و اولیا و در ان عالم تشکیص می بینند و صور اشباح که در مناجات و وقایع مشابه
میکنند و مان عالم هست و عجایب آن نهایت ندارد اما عجیب و غریب و اغر و فاکل افعال الهی است
و او مرکب از جمیع عالم هر چه در کونین باشد نیست در جمیع و او خلیفه حق و سایه الوهیت و خلاصه و زبده
اکوان اوست و هر چه آفریده اند برای نیل مرتبه و آفریده اند یا داودانی خلقت محمد لاجلی و حضرت

در کتب ادبی است که دست اندر چه جانی بامه قدسی بماند و احدیت بینا شده از کوری جل باز بسته تا
جوانب اسرار قرآن و غرائب آثار قرطون تواند داشت محب نقش و جود و کلمات باخترق تواند کرد و میت
عروس جمله قرآن نقاب انکه بر اندازد که دارالملك یا نماز مجرب یا از غوغا و عجب نبود که از قرآن مفید نیست
جز نفسی که از خورشید بر گری نه یا چشم نامی با معز یا محظوظ است در دلها و قمر بر آنها مکتوب در مصحفا کتابت
و صورت حرف و صوت محدث است و مکتوب و مقرر قدیم است و آیه فی ام الکتاب لَدُنَّا الْعِلْمُ حَکِیْمٌ
بیت کتاب خفایق ندارد نهایت و نه صوتی ندارد و بیت چنان آیت و هنوز این همه صحف منشور و مخفیست
که جبریل کوده است از انجا روایت و توان ما فی الاکرام من محبة افلام و البصر من بعد سبعة
انجی شایعند کلمات الله و صدق الله و سر محله کما و صفات او جل جلاله در حضرت غفره در تفاسیل
آن جز او غر سلطان اطلاع ممکن نیست و بعضی است که از جناب بوسیت الوالالباب در دنیا یا آموزند و بعضی
در آخرت و بعضی در دنیا و نه در آخرت معلوم کنند او استاخرت به فی حلال الغیب عند اذان بود اما مجموع
این زن حیث الاجمال در نظر عقلی که نورایان مکمل بود و در چهار قسم مختصرت ثبوتی و سلبی و اضافی
و نسبی اما انقدر که ساکنان در شمار دنیا معرفت مهم است و در آخر سورة المؤمنین رسیل اجمال بیان فرموده
هو الله الیه لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة قل لا اله الا الله سیفر سوز
ملک محمود و کله خلص مریدان فقیر بود و زمین بار وضع آفته بر گنه سر و پورده میر شیخ موسین زمین را وضع
شکره بر و نور پیش فقیر آمدند و بعضی از عقاید اربابان انفسا کردند گفته شد اگر عقاید کلی و مولد علی هدایم
پس نمودار مهم است بمطالعه کتاب مطلع الانبیان که منسوب بحضرت شیخ صدر الدین قندهر است پس
از امدت این هر دو کس تعارض کتاب مذکور شد از انداز مریدان تراخی انقدر صدق و عقیده که ملک
محمود داشت و اگر کسی داشته باشد اکثریت و چهار و ده و عا و بدایتان منسوب است و انساب خویش
حضرت قدوة الکمل سیفر بودند که جمله مهم بر آوردن وحدت اما و تفویض نموده کی از ان ملک
محمود است و استدلال از ان بر قدیم ذات ارشاد که در ان فی خلق السموات والارض و انزل من السماء
اللیل والنهار والفلک الیه یخضع فی النجوم و امثال این آیات فرموده اما آنچه در سطح است میان
عالم ابراهیم و عالم اشباح از عالم مثال بگویند و در شرح نه بخش گویند و علما البصیرت و اصحاب سکا شفا
بروح ملک که در دنیا و اولیا و در ان عالم تشکیص می بینند و صور اشباح که در مناجات و وقایع مشابه
میکنند و مان عالم هست و عجایب آن نهایت ندارد اما عجیب و غریب و اغر و فاکل افعال الهی است
و او مرکب از جمیع عالم هر چه در کونین باشد نیست در جمیع و او خلیفه حق و سایه الوهیت و خلاصه و زبده
اکوان اوست و هر چه آفریده اند برای نیل مرتبه و آفریده اند یا داودانی خلقت محمد لاجلی و حضرت

بیت در دل بجز از یکی نشاید بود و در خانه اگر قرار باشد شاید باقی الموت بوم القيمة علی صورت
کیش اهل مذبح بین الجنة والنار لو انک این سلسله و انشال آن نیز گفت مقدمات عقلی متناهی
علیها النظائر ذویها فی کتبهم مکتوبت و انوار النبوت من انوارها طلوع صبح یقین از شرق عالم
الموت بر ایمان و تقوی سرفروست و لو ان اهل القبر امنوا و اتقوا لفتنا علیهم ربکات من السماء
و الاکثر من جانی باید از غواشی خلاست طبع پاک شده و مدنی قابل انعکاس شد آفتاب ازل گشت تا او
بقای نفوس بشری یعنی شک زحای و کشتی خلقت کشای فهم تواند کرد و انکه خلق و مختص بشریه بحجب
و هم در خیال محبوب اند موجود لا داخل و لا خارج و لا متصل و لا منفصل فهم میروانند و کشف
بروم در طور و اقل حاصل شود و او در بر نشانی از نشأت در هر عالمی از عوالم نظری لایق آن نشأت
بیاید چنانکه آب الی و ما حکم اجل هست لذلک انما میتوان داشت با آنکه آب متصل است بنفس خویش و هم
نیز از منظر گریز بر ریش من شرف المثل المماثل من کل الوجوه الروح واحدة و البشر مختلف
فی صوره الجسم ۱۰۸۵ با اعتبار و الی فی الجسم کان اختلاف النور و اعتبار احوال علی الله فیه ذی الخ
و ذکر و ا هذا هو العلم لاسیما تداخله و ان الله فیه ما قلنا و القم و هو الله اقل السکینه
فی الملوب المؤمنین لیردوا و انما مع انما یکریم بلیست که بصورت خیال در سلسله تخیل را حدیث
فهم تواند کرد ان یکتبون انما الظن و ان هم الاخر صون بر اعی سردان می معرفت باقیال
نحوین بنان مدوی اشکال کشده هر چه آن بدیل بر پشت خواسته آیدست که از جاها بغیر الی
گویند و یم و ایمان برین و حشو قیامت و محمل احوال خیر است با تمام الله تعالی عن
غسله البشر که ان آدمی بر گیسوی این مکتب محسوس علقه منقطع گردان اول منبری که در راه است
ملی است از عالم غریب آبی که از عالم نریز خوانند و قرآن قدیم ازین حکایت میکند که من انما یخبر بقر
الی یوم یبعثون و حال تریه که صلی علیه السلام از ان خبر داده است و ان عالم بصورت جلیلی از احوال
عالمی این عالم شار الیه که است هر چه آدمی دنیا کرده از خبر را در آنجا بصورت مطابق آن برینند و ان
حالت نریز بر سر او آید که من خود و خدا و انما یبیدا ما یبیدا و یبیدا ما یبیدا و یبیدا ما یبیدا
این توره آید که انرا نشاید و انچه از خود می پیش نموده ان بر پوشش خراب بود و یحشر الناس
علی ریا قهر و تقاصیل حکام این نشأت و از است و منامات و تعبیرهای احوال آخرت چون آینه
سرفرا و تجدید النور اخر الموت الله یوفی اکف من حیث موفی و انی که گفت فی المناهی
کما تسمون تمولون و کما تعیشون تبشون باید بخرد از مود که گونه تن معانی را در کسوت جنین شالی
شامه گردان اگر نام ملاقه منقطع شود جمله احوال افعال و تقایم افعال و احوال و افعال و افعال
نفس مجربیده ان الجنة و النار اقرب الیک من شر الی فعله بلیت بهشت و دوزخ است

این سلسله و انشال آن نیز گفت مقدمات عقلی متناهی
علیها النظائر ذویها فی کتبهم مکتوبت و انوار النبوت من انوارها طلوع صبح یقین از شرق عالم
الموت بر ایمان و تقوی سرفروست و لو ان اهل القبر امنوا و اتقوا لفتنا علیهم ربکات من السماء
و الاکثر من جانی باید از غواشی خلاست طبع پاک شده و مدنی قابل انعکاس شد آفتاب ازل گشت تا او
بقای نفوس بشری یعنی شک زحای و کشتی خلقت کشای فهم تواند کرد و انکه خلق و مختص بشریه بحجب
و هم در خیال محبوب اند موجود لا داخل و لا خارج و لا متصل و لا منفصل فهم میروانند و کشف
بروم در طور و اقل حاصل شود و او در بر نشانی از نشأت در هر عالمی از عوالم نظری لایق آن نشأت
بیاید چنانکه آب الی و ما حکم اجل هست لذلک انما میتوان داشت با آنکه آب متصل است بنفس خویش و هم
نیز از منظر گریز بر ریش من شرف المثل المماثل من کل الوجوه الروح واحدة و البشر مختلف
فی صوره الجسم ۱۰۸۵ با اعتبار و الی فی الجسم کان اختلاف النور و اعتبار احوال علی الله فیه ذی الخ
و ذکر و ا هذا هو العلم لاسیما تداخله و ان الله فیه ما قلنا و القم و هو الله اقل السکینه
فی الملوب المؤمنین لیردوا و انما مع انما یکریم بلیست که بصورت خیال در سلسله تخیل را حدیث
فهم تواند کرد ان یکتبون انما الظن و ان هم الاخر صون بر اعی سردان می معرفت باقیال
نحوین بنان مدوی اشکال کشده هر چه آن بدیل بر پشت خواسته آیدست که از جاها بغیر الی
گویند و یم و ایمان برین و حشو قیامت و محمل احوال خیر است با تمام الله تعالی عن
غسله البشر که ان آدمی بر گیسوی این مکتب محسوس علقه منقطع گردان اول منبری که در راه است
ملی است از عالم غریب آبی که از عالم نریز خوانند و قرآن قدیم ازین حکایت میکند که من انما یخبر بقر
الی یوم یبعثون و حال تریه که صلی علیه السلام از ان خبر داده است و ان عالم بصورت جلیلی از احوال
عالمی این عالم شار الیه که است هر چه آدمی دنیا کرده از خبر را در آنجا بصورت مطابق آن برینند و ان
حالت نریز بر سر او آید که من خود و خدا و انما یبیدا ما یبیدا و یبیدا ما یبیدا و یبیدا ما یبیدا
این توره آید که انرا نشاید و انچه از خود می پیش نموده ان بر پوشش خراب بود و یحشر الناس
علی ریا قهر و تقاصیل حکام این نشأت و از است و منامات و تعبیرهای احوال آخرت چون آینه
سرفرا و تجدید النور اخر الموت الله یوفی اکف من حیث موفی و انی که گفت فی المناهی
کما تسمون تمولون و کما تعیشون تبشون باید بخرد از مود که گونه تن معانی را در کسوت جنین شالی
شامه گردان اگر نام ملاقه منقطع شود جمله احوال افعال و تقایم افعال و احوال و افعال و افعال و افعال
نفس مجربیده ان الجنة و النار اقرب الیک من شر الی فعله بلیت بهشت و دوزخ است

این سلسله و انشال آن نیز گفت مقدمات عقلی متناهی
علیها النظائر ذویها فی کتبهم مکتوبت و انوار النبوت من انوارها طلوع صبح یقین از شرق عالم
الموت بر ایمان و تقوی سرفروست و لو ان اهل القبر امنوا و اتقوا لفتنا علیهم ربکات من السماء
و الاکثر من جانی باید از غواشی خلاست طبع پاک شده و مدنی قابل انعکاس شد آفتاب ازل گشت تا او
بقای نفوس بشری یعنی شک زحای و کشتی خلقت کشای فهم تواند کرد و انکه خلق و مختص بشریه بحجب
و هم در خیال محبوب اند موجود لا داخل و لا خارج و لا متصل و لا منفصل فهم میروانند و کشف
بروم در طور و اقل حاصل شود و او در بر نشانی از نشأت در هر عالمی از عوالم نظری لایق آن نشأت
بیاید چنانکه آب الی و ما حکم اجل هست لذلک انما میتوان داشت با آنکه آب متصل است بنفس خویش و هم
نیز از منظر گریز بر ریش من شرف المثل المماثل من کل الوجوه الروح واحدة و البشر مختلف
فی صوره الجسم ۱۰۸۵ با اعتبار و الی فی الجسم کان اختلاف النور و اعتبار احوال علی الله فیه ذی الخ
و ذکر و ا هذا هو العلم لاسیما تداخله و ان الله فیه ما قلنا و القم و هو الله اقل السکینه
فی الملوب المؤمنین لیردوا و انما مع انما یکریم بلیست که بصورت خیال در سلسله تخیل را حدیث
فهم تواند کرد ان یکتبون انما الظن و ان هم الاخر صون بر اعی سردان می معرفت باقیال
نحوین بنان مدوی اشکال کشده هر چه آن بدیل بر پشت خواسته آیدست که از جاها بغیر الی
گویند و یم و ایمان برین و حشو قیامت و محمل احوال خیر است با تمام الله تعالی عن
غسله البشر که ان آدمی بر گیسوی این مکتب محسوس علقه منقطع گردان اول منبری که در راه است
ملی است از عالم غریب آبی که از عالم نریز خوانند و قرآن قدیم ازین حکایت میکند که من انما یخبر بقر
الی یوم یبعثون و حال تریه که صلی علیه السلام از ان خبر داده است و ان عالم بصورت جلیلی از احوال
عالمی این عالم شار الیه که است هر چه آدمی دنیا کرده از خبر را در آنجا بصورت مطابق آن برینند و ان
حالت نریز بر سر او آید که من خود و خدا و انما یبیدا ما یبیدا و یبیدا ما یبیدا و یبیدا ما یبیدا
این توره آید که انرا نشاید و انچه از خود می پیش نموده ان بر پوشش خراب بود و یحشر الناس
علی ریا قهر و تقاصیل حکام این نشأت و از است و منامات و تعبیرهای احوال آخرت چون آینه
سرفرا و تجدید النور اخر الموت الله یوفی اکف من حیث موفی و انی که گفت فی المناهی
کما تسمون تمولون و کما تعیشون تبشون باید بخرد از مود که گونه تن معانی را در کسوت جنین شالی
شامه گردان اگر نام ملاقه منقطع شود جمله احوال افعال و تقایم افعال و احوال و افعال و افعال و افعال
نفس مجربیده ان الجنة و النار اقرب الیک من شر الی فعله بلیت بهشت و دوزخ است

سرکار سلطنت دهمی از در ملک بسوی گلشن فردوس خرامید تاج و تخت شاهی بختیاری و الکلی
 میسر آید شمه از حقیقت ایشان گفته می آید چون بخت سال شده بودند قرآن بخت قرائت حفظ کردند و در میان
 طومر سیه و غمروم بوی اشتغال نمودند و چهارده سالگی خصلت تحصیل از معقول و نقول بجای آوردند که شهره داران
 عراق و دیگران احوال آفاق گردیدند بخت جان شهر گشت از درس تعلیم که پس از ایل فنون کردند تسلیم
 بعلم اصابه مانند اقبال شده در درش خلخال اشکال و شمه از عدالت حضرت قدوة الکلیار دین
 سلطنت دلی گفته میشود و قیام از او آهی و تقدیر نامتناهی حضرت ایشان از آن سلطنت و تخت ملکیت
 سمنان تفویض یافت گلزار و گلزار و از آب عدالت خویش و سحاب نصافت جان تازه
 کردند که شایان لطراف و خیران کفاف رشک میبردند مشغولی چو اورنگ سمنان بدو باز گشت
 جهان از عدالت پرگزار گشت و بدوران عدل همه روزگار و گلستان شده عدل آورد باره زهی
 عدل و انصاف آن دادگار که بر پیش گرگی نه بندد و کمر و بشا هین ز نبال بازی کانگ که بکوتر سر
 باز آورد چنگ و اگر فیل بفرق بوری گندد کند مور فیل آید و نظر که این دور سلطان اشرف بود و چنان
 ظلم تو بر سر من مدو و از حضرت شیخ علارالدوله سمنانی نقل است که روزی سلطان بشکله برآمده بودند و
 روزی در صیدگاه به سر دزدان تریات رستاق صید میکردند و پاسبان به هر طرف عنان پتھر مانده بودند و حضرت
 ایشان از باز آید این گیرنده با نور اسیر میکردند که ضعیفه از رستاق آمده و داد طلب کرده حکم شد که آن
 ضعیفه را بخش من آید و آوردند خود و تفهیر کردند که از تو چه جز زبده اند گفت که جبرأت بدو اتم تعبدی از من
 گرفته اند فرمودند که کم از من بزرگانان جبرأت تو خورده نگاه کرد که درین حاضران او نیست مگر که اسوار
 صید گرفته اند و نمایان شد گفت آن سوار ظالم می آید هم در آن زمان آمد گفتند چون جبرأت این نامزد
 بحیف خورده وی گفت شما هم این ضعیفه دروغ بگویند من خورده ام از وی شهو و خود خسته نیامد فرمودند
 که خوب بگویی دروغ راست معلوم میکنم فرمودند که چند گس گرفته آید آوردند و گفتند خود خورده ام شده من
 فرصت شده که آن جبرأت وی بفرمایند چنان از وی نمایان شده فرمودند که آن اکنون چه میباید کرد
 با وی سپید باز این بجام زین بان ضعیفه دادند و ویرانچندان تین کردند و گفت فرمودند که از جیاس ساید
 شده بودند بی جبر سلطنت هانی و اورنگ ملک گهانی نشسته بودند که یک آید و داد و خواست اسوالی را کردند
 که در پیش من آید که داد و انتقام کنم چنان آمد بعرض رسانید که آشتی و فلان جماعت خسته بودیم چون میداد
 شدیم چهل میگذاشتند که در میان ششم و کاران را بودند که زن انکار میکنند و نیند حکم شد که آن جماعت را
 طلبید آوردند و انتقام کردند و درویش که شما افتاده چرا سباب را عارت کردید جماعت را بگویند و عجز پیش آمد
 که برگز این نوع کار از اینان صبر نداشت و اکنون هم بخوابد بدو کاران دولت نگاه کردند که عجب شربت
 از زبان جز قسم دیگری آید اما حکمتی معقول بخاطر رسید که بت شاید معقود او و جو شود و حکم شد که همه مرموم

بخت بیوم در عدالت اشکاف سلطنت

کالان است کسی که در این کمال است چنان از نور خورشید ولایت منور گردد و از دمی عنایت بهر آن
 قبله حاجات باشد که آب خضر و طلا باشد چنانکه گفته اند گویند زانرا قبله معبود و جویند چنان
 تاب است خورشید ولایت و ضلالت بر دوازده ولایت بدش چون نقطه نون چرخ دوار بدو را و دیگر در
 بهر بر کاره اگر تابان و یکدند نون جوهر خورشید گردد و بهر نور عنایت نامه آن شاه دین دارد و مانند از قبود
 نفس آثار از برای نظر کز آفتابش و ولایت بر دلی صفاتش به نظر گزارد و تاثیر بکند پس احجام را
 اکسیر کند اخبار را صاحب قدم گویند ابرایش واجب قدم نامند و تا دخی صادق گویند ابدال عینی نظر
 خوانند اصحاب جهان ارباب عرفان شیخ علاء الدین گنج نبات و بعضی مردم شیخ علاء الدین بل بزرگان
 راند حکومت سنی آثار میگویند جبروت خلیل انوار میگویند عشاق ادراک میگویند رومی معنی منکد خضرم اورا محمد
 خلق میگویم اسبایت یکی از قدوده ابرار گوید و اگر از عهد و اخبار گوید یکی از صاحب اسرار خواند و اگر از آیه
 انوار داند یکی از آدمی و مبدیش گفته و اگر از اولوی ارشاد گفته و یکی از واصلان راه خواندش و اگر
 از کالان شاخه اندش و نسیم کز جان ره اشیار بوم و آدمی احمد محمد خلق گویم چون این همه کلمات بشارت
 آمیز و مقامات بشارت انگیز گفته از نظر غائب شده و چنانچه صمیم سعادت چون از مشرق اقبال بر میدو
 لشکر افق چون تیغ لعلات بر کشید که غم بر میان جان بستند و بر مرکب جزم روان نشستند سیر سلطنت و
 از بزرگ مملکت بهر پادشاه عزرا شد سلطان بهر توفیقش نموده و بالله را بجه عقیده رفته استجارت کردند فرمود
 کاسی از فرزندش از آنکه توارند هم بود آتی روحانیه حضرت خواجہ احمد سیوی بمن بشارت و بودی اوده که ترا
 فرزندی نصیب شود که آفاق از خورشید ولایت او منور گردد و اطراف عالم نمالات از نور هدایت او یکد **قطعه**
 ترا پوری دیدم که چو خورشید که از نورش بود آفاق روشن گشتن و گلی از بوستان تو شکوفه که از
 بویش بود اطراف گلشن اکنون میدانم که آن نسیم از صهب توفیق وزید و نهال مایه از زمین و فاسر کشید
 مبارکباد ترا برای خدا سپردم و از توفیق خویش برآیم که یک وصیت از دست نموی چون از راه سلطنت
 سمنان برآی بر آید ای سعادتمند و گویند و بدین مملکت بدرانی که جمال میگرد و با شرم که گمشوار شای رفته جزو
 نصیحت ما درانه مشقه قانده از دانه هر کس چیده که در میان او دو هر کس تو حی بود که در نه کار از بهر کان
 و شکار برآه میگشتند برآوند حضرت شیخ علاء الدین معنای چند نفر را همراه داشت و آنچه نصیحت مناسب
 حال بوده اند میان نهادند حضرت ایشان را پدید و کردند و این چند بایات و تفسیر که برآه نهادند ایشان را
 بطریق وحدت و یقین نمود **ترک** و یا گزیر سلطه ان شوی محرم اسرار با جانان شوی پیا
 تجت و تاج و سر در راه به نام ساری مملکت بزوان شوی و چیست دنیا گفته و پرا به در راه آباد این
 ویران شوی و تا یکی در دلم دنیا می بیند در بهوشی و از پیران شوی و دلم نانی بر گسل از پای جان
 آن و اصل باقی از سجان شوی برگزید از خواب خود مراد دارد تا به عشق چون مردان شوی

از همین بر سر اونک جا به + تارک چون اشرف سمنان شوی + دو دوازده هزار نور چیان و سپاهیان که همراه
بودند منزل را برآمدند بعد که هر کسی از این منزل پدید آمدند بعد از آنکه محرمی بود که گاه و بگاه از وی چاره بود چندانکه
پیدا میگردید بعد از آنکه جدا میشدند مبالغه بسیار کرده و بیارخصت داده اند و نیکه ویرا پروردگار فرمود که هر یک را بسیار شد
چون از هم جدا شدند و از جانی + روان از تن آمدند گاهی + اکنون بایدیم خوشتر و کردن + موهایی خوشتر
چند و کردن + بعضی یاران مخلص تا او را از شهر همراه بودند همراه فرمودند چون بخارا آمدند شخصی از قضا
مجانین در جوار خود سر حضرت قدوة الکبریا گرفت و بر خود چندان مالید که حضرت ایشانرا اندک
بیشتری دست داده از هم که جدا شدند گفت زود آن نفی بدو اشارت بمشرق کرد چون بسمرقند
در آمدند شیخ الاسلام را دیدند و چون چنانکه شناخت و ظایف ضیافت کما حقہ بجای آوردن ازین سر حضرت
ایشانرا کفایتی دست داده که در ایشان را اینها چکار چون از سمرقند برآمدند و خوش گذشتند فرمودند که بسیار
موجب سوائی خواهم شد بسیار هر دو را یک نام لاری دادند و سبب خود را نیز یک فقره ایثار کردند
قطعه بهیروزدی در بجای رساند که از بود و هیچ با وی نماند کسی که موهایی از رخ چار کرد + همه در راه ایشان
کرد + شب در دهنی افتاد از بس که راه پید + آن بود و خواب در گرفت نمی شب بودید از شدن و ایشان
در خواب بخاطر شرف ایشان رسید از هم صحبتان هم با برید تا بخرید کلی و نماید قطعه کسی که صحبت حلاله
خواهد از + بخت خویش هم و تنگ آید + گریز از صحبت خویش اندرین راه + که ملازم سیرت جنگ آید +
بعد راه بریدن با مقام تشکر گفتند چنان راه + وانه میرفتند که هر خار و خس بجای گل دوسن میشد قطعه
راه عشق اگر در باغ خار و بنای از پیش بریز کردن + که از خارش بسی گلها شکوفا + و در این تیز کردن
بعد از خطا و چه رسیدند بحضرت مخدوم جانیان قدس سره شرف القادریانقتد فرمودند که بعد از آمدن
بوی طالب صانع بر مرغ رسیده و بعد از ونگاری سیم از گلزار سیادت و زیه فرزند بسیار زیاده بر آمده بسیار
بار و قدم در راه نه که برادرم علاء الدین منتظر مقدم شریف هستند زنده در راه جاشی نمانی قطعه قدم در راه
نه زنده زنده نه که برادران بود و دیده بر راه + اقامت در مدتی مقصود هرگز + نباید که در تبارسی بدگاه + و چون
پیدا شدند بعضی از مقامات خود ایثار کردند چنانکه در لطیفه شرح سلسله گزشت و از اینجا منزل بنزد منزل
بر اعل برلی رسیدند از اینجا جوانی بود یوسف صورت و صدیق سیرت که ولایت تابع او بود گفت شرف
خوش آمدی زنده زنده بسیار که برادرم علاء الدین منتظر اند و او را از ملک ملی غیر سر راه نماند تا خطبه بها
رسیدند در اینجا حضرت شیخ شرف الدین بیکیه منیر سیرت محقق بودند باصحاب خود وصیت کرده بودند
که زنده را چهارده من چکس بگذارد که سیدی محمدا نسب تارک ملک و حافظ قرأت سبعة در طه است وی
نارسیکند و صاحب بوجب وصیت تمیز و تکفین کرد چشم در راه نهاد چون نامک تا خیر ظاهر شدند
شیخ علانی از شهر بیرون آمده در تر و شد که حضرت قدوة الکبریا سر زده بشهر آمدند شیخ علانی خود

کیفیت مخدوم جانیان
نمازخانه حضرت شرف الدین بیکیه منیر سیرت
کیفیت مخدوم جانیان
نمازخانه حضرت شرف الدین بیکیه منیر سیرت

بخدمت فرست شناخت گفت بقیه فرمودند از تو وضع آری امثال این آثار دیگر استعاره کرده ایم راست آید
 پیش کردیم و با صاحب شیخ شرف الدین اتفاق یافتیم به اتفاق صاحب بیت بر حسب وصیت استاد
 با استناخاره که مذکور است با او الحاد و زنی که پیش میزد بیت چویشی داشتند لطف پیشین
 زیاده و دیگر هم پیش میزد و چون صلوات جانانه را بر سر میزد بیت را بقیه میزد و بخاطر شریف حضرت
 قدوة الکبریا ظهور کرد و چون آنکه حضرت مخدومی سفر اخوت در شرف رفتند چنان ولایت باز نوا می بنگاله
 تصور کردند چنان تو هم روحانی حضرت شیخ شرف الدین محکف شد فرمودند که فرزند شرف خاطر
 معجزه یک پریشان دولت و سعادت بر مندر شاد و او رنگ است و هنوز نشسته است اشیاء نشسته بر
 اندک اقبال و جهانگیر تیغ و جلال حال و ندوی تربیت آن منیر غاب و گزیده تر اقلیم صاحب بیت
 با بی سر داده آورد که دل به تو صد شمر بر در خاطر حضرت قدوة الکبریا اجماعی آمد بعد از آنی دست
 مبارک حضرت شیخ شرف الدین از قبر آمد صاحب بیت شد که موجب ادا مسکون نمیشد یک صاحب
 بهر یک استعاره میکرد اما یکسبب از گفت چنان نوبت بحضرت قدوة الکبریا استخاره فرمودند
 یا که بگویند یا که نشانی فرستاده شد باشد فرمودند که حضرت شیخ شما کلامی که مردان غیب
 یافته بودند بیت کرده بودند که هر روز در قر خوانید و بنها و غالباً شما را از خاطر رفته اگر نوبت بماند بگویند
 گفتند است بوجه در زمان رفتن آورده دست مبارک بنها و ندی و بافتن دست کشیدند بیت چو
 آیم سلطنت بر سر کشید و تبرک خویش دست از خوان کشیده و شب و دایم در مقبره شتاب گفتند و ما
 شیخ میان شد که توبات و الم لقرأت کردند و غایت نموده زنده خود را بحضرت قدوة الکبریا تقوی پس
 فرمود چنان بهم سعادت دید و خرقه نعلی شب فلک در برید حضرت قدوة الکبریا طلب زنده کردند
 اصحاب تفرقه میکردند فرمودند و بیجا با لفظ بهر یک نسبت ندارد و باید که زنده شیخ بر قبر مبارک شیخ بنهند که انصیب
 غلام بود و دست دمی خواهد که بیت کسی که از ابواب آن تاج بر سر انصیب و ابواب این خرقه در بر هر یک
 اصحاب برین سخن آفرین کردند زنده بر قبر داشتند همه اصحاب به نوبت دست گذاشتند بر دست کسی نیاید
 چون همه دست کشیدند حضرت ایشان دست گذاشتند بیت کسی که بر سر است از تاج اقبال و بعد از
 باید خرقه حال و دست دوازده کرد و چون گل آن خرقه را بر داشتند و سر داده بنها و ندی چون زنده در برگردند
 حالی غریب دست داده مانی سر فرود کرد و نشستند و این شعر بر زبان زدند پای دیده بنها و ندی بیت مرا
 بر سر چو بود از لطف انصیب و باید است اما خرقه در بر و هنوز شرف ملازمت حضرت مخدومی و دولت و سلطنت
 معظمی رسیده بودند که محفل خویش با اصحاب بشارت دادند که آنکه از سال آنکه یکصد و یکصد و یکصد و یکصد و یکصد
 و فرادسیر در باغی بشارت میدهند از عالم غیب و مرا بر دم گوش سزا بهام و که آن موعود دولت بر
 در تو و بسط مرز و فرامی بندگان می سبازند بر لوزنها و بر آرد کام و از دل سحر خلم و با حجاب

بخدمت فرست شناخت گفت بقیه فرمودند از تو وضع آری امثال این آثار دیگر استعاره کرده ایم راست آید
 پیش کردیم و با صاحب شیخ شرف الدین اتفاق یافتیم به اتفاق صاحب بیت بر حسب وصیت استاد
 با استناخاره که مذکور است با او الحاد و زنی که پیش میزد بیت چویشی داشتند لطف پیشین
 زیاده و دیگر هم پیش میزد و چون صلوات جانانه را بر سر میزد بیت را بقیه میزد و بخاطر شریف حضرت
 قدوة الکبریا ظهور کرد و چون آنکه حضرت مخدومی سفر اخوت در شرف رفتند چنان ولایت باز نوا می بنگاله
 تصور کردند چنان تو هم روحانی حضرت شیخ شرف الدین محکف شد فرمودند که فرزند شرف خاطر
 معجزه یک پریشان دولت و سعادت بر مندر شاد و او رنگ است و هنوز نشسته است اشیاء نشسته بر
 اندک اقبال و جهانگیر تیغ و جلال حال و ندوی تربیت آن منیر غاب و گزیده تر اقلیم صاحب بیت
 با بی سر داده آورد که دل به تو صد شمر بر در خاطر حضرت قدوة الکبریا اجماعی آمد بعد از آنی دست
 مبارک حضرت شیخ شرف الدین از قبر آمد صاحب بیت شد که موجب ادا مسکون نمیشد یک صاحب
 بهر یک استعاره میکرد اما یکسبب از گفت چنان نوبت بحضرت قدوة الکبریا استخاره فرمودند
 یا که بگویند یا که نشانی فرستاده شد باشد فرمودند که حضرت شیخ شما کلامی که مردان غیب
 یافته بودند بیت کرده بودند که هر روز در قر خوانید و بنها و غالباً شما را از خاطر رفته اگر نوبت بماند بگویند
 گفتند است بوجه در زمان رفتن آورده دست مبارک بنها و ندی و بافتن دست کشیدند بیت چو
 آیم سلطنت بر سر کشید و تبرک خویش دست از خوان کشیده و شب و دایم در مقبره شتاب گفتند و ما
 شیخ میان شد که توبات و الم لقرأت کردند و غایت نموده زنده خود را بحضرت قدوة الکبریا تقوی پس
 فرمود چنان بهم سعادت دید و خرقه نعلی شب فلک در برید حضرت قدوة الکبریا طلب زنده کردند
 اصحاب تفرقه میکردند فرمودند و بیجا با لفظ بهر یک نسبت ندارد و باید که زنده شیخ بر قبر مبارک شیخ بنهند که انصیب
 غلام بود و دست دمی خواهد که بیت کسی که از ابواب آن تاج بر سر انصیب و ابواب این خرقه در بر هر یک
 اصحاب برین سخن آفرین کردند زنده بر قبر داشتند همه اصحاب به نوبت دست گذاشتند بر دست کسی نیاید
 چون همه دست کشیدند حضرت ایشان دست گذاشتند بیت کسی که بر سر است از تاج اقبال و بعد از
 باید خرقه حال و دست دوازده کرد و چون گل آن خرقه را بر داشتند و سر داده بنها و ندی چون زنده در برگردند
 حالی غریب دست داده مانی سر فرود کرد و نشستند و این شعر بر زبان زدند پای دیده بنها و ندی بیت مرا
 بر سر چو بود از لطف انصیب و باید است اما خرقه در بر و هنوز شرف ملازمت حضرت مخدومی و دولت و سلطنت
 معظمی رسیده بودند که محفل خویش با اصحاب بشارت دادند که آنکه از سال آنکه یکصد و یکصد و یکصد و یکصد و یکصد
 و فرادسیر در باغی بشارت میدهند از عالم غیب و مرا بر دم گوش سزا بهام و که آن موعود دولت بر
 در تو و بسط مرز و فرامی بندگان می سبازند بر لوزنها و بر آرد کام و از دل سحر خلم و با حجاب

و اصحاب هر که این سخن فرموده بودند حضرت ابراهیم علیه السلام بقیه متوجه حضرت مخدومی
 این بشارت منزل مقدم مسیح شریف رسانیده بودند تعش را وصلت حضرت قدوة الکبر در تبریز
 شده بود که شرح او از خاصه یا با نیت توان داد و قطعه کسی که بود اقبال یاور بود مشوق چون عاشق
 طلبکار بل مشوق تا عاشق نباشد بهر نیت عاشق بهر درکار منتقل است که حضرت مخدومی در لایله
 بودند که یکبار از خواب بیدار شدند و سر زده برآمدند که بوی یار می آید مگر سید قطعه زبوی یار خوشحال و خوش
 گمان یوسف ثانی رسیده و مشوق دیدن آن نور دیده چو اشک از چشم بیرون رفته و محاکمه مبارک خود را
 و محاکمه که از حضرت شیخ اخوی صرح الدین یافته اند و از زبان بنگاله بنگالستان میگویند هرگز نرفته بیرون
 آمدند برگاه ایشان برآمدند از صاحب خود و بندگان پیاده و سوار همه برآمدند مقدار یک کوه و بیرون شهر
 برآمدند و شهر غافل افتاد و آواز همه برآمد که حضرت صاحب مقام با استقبال عزیز میسر شدند باریک کثرت
 غریب و هجوم محبت و قطعه مگر یوسف رسید و سمنان که مرد وزن هم از هم برآمد و چادر بر سر نهادند
 شور و خفا و کنگر اقبال غیبی برآمد و در یک درخت سینبل حضرت مخدومی همه اصحاب مجتمع شدند
 که یکبار جاهد با نزن نمودار شدند و می آید مسافران فرستادند و تقاضا کردند مسیح شریف حضرت
 مخدومی رسانیده که اشرف نام سمنانی نورانی می آید و اسمی که تمشیر شدند و چنگام پیش باز آمدند
 از هر دو جانب از صاحب خاطرین شد حضرت قدوة الکبر دیدند سر مقدم حضرت شیخ در آوردند
 ایشان سزای می خورد آوردند و در کنار گرفتند زمانی نیک در بر گشتند بعد اصحاب از ترکیب و بافتند
 چون بلند یافتن اصحاب فارغ شدند و در انوی ادب نشسته داشتند و فرمودند سبب چه خوش باشد
 بعد از انقاری با امید رسیده اند و حضرت مخدومی فرزند اشرف فراق ایان پس فرمود که تفرقه
 عینی هم باید کشید سر فرود آوردند و بعضی رسانیدند قطعه فراق از خوشیستن نبود اداست و چو رفت
 از دست می باید کشیدن و زیادت از سکندر بود و بار و هوای آب جوانی چشیدن و چو دره در هوا
 روی فرزند و برگردیدیم از هر رسیدن و توانی زنده کردن همه را که جان و جسم جان بر میدن
 تن بجان بعضی دم رسیده و پیچیده دم بدم بگوش رسیدن و حضرت مخدومی فرمودند که ای فرزند آن
 که از منزل برآمد هر روز منزل بمنزل از تو نگران بودیم و راه مواصلت جوان احمد که خداوند است
 رسیده و مجاهد بشامه معنوی آنان روزی که با برده نهادند و می از وصل تو برین کشانند و بهر منزل
 که کردی سیر چون ماه و زهره تو بس کرد تا گاه که توانی خواب در میان و خواب بعد از نیمه را نهم
 فراق چه گزاف است برست و بنرم عیش با هم وصل نبشت و زفق ان رفیق وقت و محبت و فکرت
 رفته هنگام شود و هست و فرمودند که فرزند اشرف و محبت تو سوار شو و بنگار بسیار فتنه اند که بنده هم سوار
 و خواهم هم سوار و ابیات چه صدی بنده نوبده باشد که با صاحب تمام شده باشد و بنده بنده

اندام ایشان را که گیر و خضر را خواجده دیکار به نشان بنده آزاد داشت که سر در زیر پای خواجگان است +
 بموجب ولایت اگر چه بسیار با لطف کردند آخر سوار شدند و بلا زست حضرت قدوة العارفین بدان شدند تا بس
 منزل بدان افزای و روح آسائی رسیده اند چون جناب خانزاده عالم پناه بطریق اعلی اعتبار از آنجا فرود
 آمده سر جناب ولایت آب نهادند غزل مبارک جناب دولت سیر نهادیم + رخت وجود بر سران در
 کشادیم + عظمت راه گردیدیم عاقبت + نشانه بر آفتاب جوان فتاده ایم + بر نگاه راه فقر نهادیم رخ و آبی
 بر عرصه جویم + فرزین پیادیم + سر جویم حضرت عالی نهاد و رو + بروی تو کشاده و بدو رستاده ایم +
 ای بر جویم عرش جناب تبار سر + پادشاهیم + برتر نهادیم + دارم امید مقصد عالی ز در گهت +
 چون در دیار غربت زین هم زیاده ایم + شرف من خود آورد + بر زبانه زد و دولت حکیم با کس داده کم
 سر جناب دشت تین آیات انتشار فرمود حضرت مخدومی عرض کردند بسیر زینا به خفا فرموده اند که نشانه
 گرفته که از همه مقامات دانی و ادب کنار گرفته میانه مقصد و مشامه در کنار ایشان خیمه در پای کمان
 ساختند با عی یک نفس که نگارم مرا اگر گرفت + دلم ز سر و جهان رسته و دل اگر گرفت + زیاده
 ذوق تو خاک مرا که ناز گرفت + ز آب وصل نگارم ز دل اگر گرفت + چون از کنار رفتن زان
 و خانقاه بزم و پهلوی خود جامی دادند فرمودند عبد القدوس که دستار خوان بیاید و بیست و یک آوردند
 و دست حضرت مخدومی بشوایند بعد از فرمودند که فرزند ما صد کوفین دست بشوئی تا بخوان وصل
 دست آید حضرت قدوة الکبریا نامک فرمودند که اول دست از خوشن شسته ایم بعد به دستار
 وصال شسته آیات تا شوی دست کس از در کار + کی شیند بر عرشان نگار دست خط
 شسته ام از خوشن + تا شوم بخوان وصل از خوشن + اصحاب که در زیر حضور طایفه دشتند و تهای
 خود داشتند اطعمه انواع بخوان حاضر آمدند اول چهار لقمه دست مبارک خود در دهان حضرت
 قدوة الکبریا نهادند بنظم عظیم در کشید تا صاحب راجیت گرفت که مجلس را از خوشن و دیگرانه چنین سوار
 نموده اند بیت لطف جانان که بود از حد بدان + در جویم وصل خود دارد و دون + احضار مجلس بیک
 بطعام میکرد حضرت قدوة الکبریا مناظره روحی دارم می نمودند با عی تشنه که چشمه رحمت
 رسیده در کشیدم ندوم اند کشید + تقشیر بدیدم تشنه هست + اگر چای بهفت در بار کشید + پاره خورد
 بهید که خورد تا آخر طعام برنج سیراب بچخته و در آب سوسا خسته که زبان آنم در من بسته میگویند بعد از نوش
 حضرت قدوة الکبریا کشید فرمودند که فرزند اندک ازین برنج سیراب بخور که تشنگان واد طلب
 و شطنتان با دین باندی میرانی درو ایتقین و بدان حاصل خواهد شد با عی شربت آرد
 آنجا رسیدم بر تشنگان رسیدم بر ایتقین + تشنه آب وصال یار + ابرویت میدیدم بدل عین + جز
 دست از طعام کشیده و صی بهید که نشسته در بر برگ قبول آوردند هر یک اصحاب را دادند و دیگر که

بدست مبارک گرفته بودند بنگ مطلق نام و بسیاری تمام حضرت **قدوة الکبر** خواندن از کتبنا چهار
 سیر و بگ بدست مبارک خوانند چون غایت باین حد بود چون بخورد با عی بر گ و دسل از دست بگیرد
 از خورد و جان بسیاری کرده از دلدار خورد و چون نمیند از دست میجوگش که در پا خلد با بسیار خورد و از طعام
 و برگ چون دست کشیدند اشارت باز داشت فرمودند خلم در باشند چنانچه در باب اول است بود آن نوع دولت
 آوردند و کلاه سر خود را بر ایشان بدست خود نهادند و دیده **حضرت قدوة الکبر** خوانند قطعه نهاده
 باج دولت بر سر من + ملا و اسحق و الدین گنج نابات + زهی سیری که ترک از سلطنت دلو و آرد و ملاز
 چاه آفات + چون شتر را بر اداوت بجا آوردند اصحاب مبارک با و کردند مولانا علی که یکی از فضلا و فضلا خاصه بودند
 بر پیه خوانند بدست مرعیش را از پیر شاد و جهان آمد مبارک با کرده + و آوردند بستر قید اداوت + ز
 بند زدگار کرده + چون از شرط اداوت پرداختند و دین مجبور بودند تا یکپاس در مجبور و مجبور باشند
 و در سرار و جبهه آثار بر سر باشند قطعه درون خلوت اسرار برده + کشاده در بروی صادق خوش
 بتاول تا آخر هر چه باید ستاری کرده اند بر اثن خوش + حضرت مخدومی بر آمده و حضرت ایشان را در کوه
 حجره گذاشتند بعد از یکپاس از خود تشریف اندرون حجره بردند **حضرت قدوة الکبر** را بحالتی
 غریب یافتند قطعه سنی از غم و جدت را یکبار + کشیده دندان از دست ساقی + بار از رخسار
 خوش برداشت + شده و اصل نماند هیچ باقی + دست **حضرت قدوة الکبر** گرفته بدین آوردند طلعت
 چون آفتاب در نشان نمود + قطعه در خشان بر خشن نور ولایت + بآید از دین چاق قبابی + بر
 بروشنی لمعات اسرار + چون از بهت آید از بحالی + حضرت مخدومی **حضرت قدوة الکبر** را
 پهلوی خود جایی دادند و خود در رویه حرم درآمدند آنچه از مشایخ تبرکات از خرقه و فرجی پیوسته مبارک گفته
 بیرون آوردند و اصحاب خود را از خورد و کالان بر پا در پیش خود خوانند فرمودند که داماد آگاه باشید
 اصحاب که این امانت مشایخ که از سالهای بسیار زشته بودیم اکنون متحی آن سید و بان می سپارم +
 اصحاب بعرض رسانیدند که در میان حضرت مخدومی عالم اند قطعه چه می سوزن اسرار را
 که بگذارد و مخفی جمیدن + بازار جهان که بر تناسی + رنگ اندازی و گوهر گزیدن + خرقه که حضرت
 سلطان المشایخ حضرت شیخ سلج الدین داد بودند و از ایشان بحضرت مخدومی سپیده **حضرت قدوة**
الکبر ایشان را کردند و انواع تبرکات شایسته نذر ایشان غایت فرمودند بعد از آنانی بر فقری ایثار شد
 در میان بعضی گفتگو کردند **حضرت قدوة الکبر** را جواب با صواب دادند چنانچه در ذکر خرقه مذکور شد
 قطعه لباس را بطنه نعمت است از درویش + نه عین خدمت که بر بند بر روی + چو باغبان که گل
 از باغ هر بوی دهد + چو رفت بوی گلند گل بهر کوئی + الامین دولت شان هر خرقه پوشی نیست
 الامین خرقه دهند و گیرند بمبادی قطعه این گل آن گل نیست که بر هر کسی + بودیش آن باغبان

از شمع و بوی توبیبت بماند و فرموده ایشان ادری جهالت از ظلم اسطر توبیبت گیر و قطع و یا کبیر
 بر آنست که از وی تشنگان سیراب کردند و نه چون گوهر که در معدن نهفته و بجان دگرنگان نایاب گردید
حضرت قدوة الکبر بعرض رسانید که از ولایت محنت غربت کشیده آمدیم و از دایر کربت شربت محبت
 چشیده و همان بان داشت باز و به شرب فراوان و ستان چیده از فشار و توبیبت بریده اند و از بار بخت
 کشیده بر آن بود که در مجاورت دنگاه که قبل از باب جدید عرفان است و در مقابلت بارگاه که کعبه اسماعیل
 و در جلدان با ششم نه آنکه محرم از دولت و اوقات هر روز و مقدم از شرکت حاصلات فیروزه گردم اما بیات
 کسی دولت توفیق یزدان و بریده اند و بارگاه مانی و کشیده بای از دنگاه شاهی و دریده پند و صل یار
 جانی به شرب فرقت یاران کشیده و شکسته جام پیش از دنگاه و بنیاد و پائی و در محرمی غربت کشیده
 دست از فاضی دانی و بر سر بوده این بیداری محنت و رسیده در حریم بارگاهانی و بر روی بنگاه خاک دوایت
 کشید چون سرمد در حرم حیاتی و نگارم از درت یک طرفه احسن و جدا از خاک درگاه جهانی و هم از دنگاه
 خدا و هم از سایه انسی و جانی و تنگ چون سایه و توفیق شخصی و چو این سایه از شخص بلای و نگار و نظر
 سر و از شخص ستاره و گرش از تنگ صد بارم دانی و بنگاه و از شرف گرد و خاک و از بزمیشی و یوسف دانی
 چون پس مبارک حضرت مخدومی این جهان کشیده فرمودند ای فرزند تو هرگز از من جلالی کن و لیکن درین احوال
 خدای است دیگر وصال همین ساله رفقه حضرت مخدومی فرمودند که درین محنتی است که تو متعلق نیستی التبت
 برین نشانی شدن **قطعه** اداوت چون برین رفقه استای یار و بیاید از دل جان و از دل وصال
 یار اگر چه خوشتر آمد و دری رفقت می آید کشادن و که بطلان را زیاده از عهد خود و در شهادت و درین محنت
 داران **حضرت قدوة الکبر** چون دید که کار به بنجار رسید طوطا و کار به تسلیم بود و اداوت پیر نهادند
قطعه مبارک بنید از اداوتی نیست که او هم در زند با خواص خویش و مراد آنست که بر اداوت و بنیاد
 جان تسلیم پیش و بر خاطر خط حضرت مخدومی قرار یافت که ایشان را خواصی ولایت خوید فرستند که از اداوت
 از اداوت ولایت و اداوت او بهر دو گردند **قطعه** اگر چه شکفتنی لطیف نیست و لیکن در ضمن قدس
 ندانند و اگر اندک دیگر جانی آن مشک و جهان بر بوی او بریزند و قرار بر آن یافت که ماه رمضان بگذرد
 نشاند و در **حضرت قدوة الکبر** را پرورد کنند چون نذر عید آمده فکر بعد رفتن و دهند طوطا و علم
 و نقاره خانچه و اب حضرت ایشان بود آوردند و انواع لباس بپوشیدند **حضرت قدوة الکبر** را پوشانیدند
 درین روز که از آگاه برده اصغر در شهر بیکس نامند بود که بخانه حضرت مخدومی حاضر شدند و این سفره باریقامت
 نموده **قطعه** چهارم خوش گشت تیر و چون نویده جایی را کربست و بر دنگاه پیش و شادی و کز ترا
 و خود می انداخت و حضرت مخدومی چون با صاحب کبیر خود پیش آمدند در صدد و احوال شدند **حضرت**
قدوة الکبر بعرض رسانید که بند و اسلم شده که در نواحی جنوب رود و در آن سفره میادیم که شیر سبب است

در انصاف و کرمی و جلال و در انصاف و کرمی

قطعه دنان بیشه که امام میسرت و عیال هم که شیری حبست میبرد و ولی را چو شیر شتر میسرت و چنانکه شیری
 اسی چنانکه حضرت مخدومی استماع این سخن سر و جیب گریان غیب کشید تا یکس میسرت گرفته از آن محمول آید
 و شاد شد و فرمود که فرزند شایران هر قدر هم بد که در آنجا ترسیده است که اگر آن فیسو آن چیم بر آن شد دفع اول
 آورد و قطعه دست آید تا میسرت شیری که شیر از دستش آورد و رسید آید و ولیکن دیدم در دام تقدیر
 که میسرت شیری در قدیم حضرت قدوة الکبر سرور را نهادند تا یک کرده بود و در آنجا خود نشستند
 ایشان بخاستند قطعه یکدیگر جدا بی چون درآمد چهارم هم فرو افتاد و بیارلان بریم از چهره خزان و
 زمان آمد و بی محنت کشاد و بعضی اوقات حضرت قدوة الکبر از سر و رایت و علایق ظاهر بی از شتران
 و سپان بسیار میروید و چون ایت ملاکی لایم درین سفر بقصبة شیرین که شش شش از بی بیمن حضرت
 ایشان آمد چون و بدید و علایق ملوکانه و علایق شاهانه بدید و خاطر گذاریدند که در دیشارا اینها چکار انهم
 منیر ایشان نمی نمایند فرمودند که هیچ طویل و در گل زده لم نه در دل و نقل از حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کردند
 قطعه غرضش خال کلد است ای پادشاه بر نوعی که علم است گویش و بهر کس نیست لازم از تو خبر و چاو
 آن شد و آن او باش و اصحاب و منزل بتزل بریده و من و کلام سفر کشیده و نظیر آباد رسید چون از
 بیت قدوة الکبر استفسار از کما انزل کرد و فرمود در طریق مسجد و مسجدی فرود آیم آلات داد
 سفر و مسجدی ظاهر خان فرود آورد و در کلب آنچه گادان و سپان و شتران بودند و من مسجد شد و بارین
 شهر مسجدی مردم از کما و اصغر میگفتند که خوب بینا ملود روشی که داشتند هم باشد ملک خود و مسجد بزرگ
 صحن بود چون این سخن انتشار یافت و در شتعلان بطریق امتحان آمد و میسرت تنگ استفسار یعنی گفتند
 به ملت ملازمت سر از شد و زانی ننگ نم زدند که یک ملک بر می ایامی نسبت حضرت قدوة الکبر
 کرده فرمود و می بارون بیکه شاهه خواهر و سبب گیر نیز ایامی کرده فرمود و نیز سبب گیران کردن را بران برید
 اشال این چند جانوران را بدین گونه بیرون بردند اتفاقات بجا آمدند کرده فرمودند که چون استماع بهایم
 از مسجد جلالت کسافت باشد میتوان لیکن آن علت مقصود باشد اما ادب است که در آنجا اجماع مسافر کنیم
 محافظت نبود صورت شد که درون آنوقت معذور خواست داشت آیندگان تشنه شده بر گشتند که در حضرت
 قدوة الکبر اوامی و مخالف کرده و نازا شراق اما ساخته نشسته بودند که جافه سحرگان که زبان هندی
 آنرا بهاد میگویند آمد و یکی از مردم خود را بر چهار پای کفش کرده بطریق مدوده دیش ایشان آورد و گوشت فراری
 گفتند که در دیشان ناز جبار و او را گذارید تا عاقل آنها اگر چون نماند و ناز کرد و فرمود و نیز خنده زد و فرمود کرد
 و حرکتی محنتی سر زد که موجب بخیریت استوار بود و این حالت را کسی از علم باحث بوده یا نه چون گریه
 از دلی از حد گذارند حضرت قدوة الکبر یکی از اصحاب خود فرمودند که بید و ناز خانه او با ستر ساسی او
 بگذرد چون سحر تبه اندی استر سناخته در پیش رفتند و ناز خانه را تکیه بر داشتند اینجا تکیه بر داشتن بود که

نسبت علو سخن گران کنند از الطوبیست که در آن ناز و ده و در و طهارت نسبت آن حضرت مخدومی استماع این سخن سر و جیب گریان غیب کشید تا یکس میسرت گرفته از آن محمول آید

چهار کبیر و چار سوسه دیناوه مرغ روش از قفص قالب پرواز کرد که گشتا اشتها را انگه می خورد و حرکتی کند که
خنده باشد شخصی از صاحب بود که دیدار در میان یک سبیلید قطعه کسی کو از بندگان خنده افتد و بجز کسان دیگر
چند آید مبادا بفلک اندازی تفسد که کف بدش او کین هم کشاید و اشال این سخنان در شهر گزین
شد و مالی بدو عالی همه بختند این افرو عام بخاطر حضرت شیخ حاجی علی بن محمد خوش نام و هم درین ایام حضرت
شیخ کبیر و در پوری بنابر خواهی که دیده بودند انداخته است که حضرت کبیر را بعد از تحصیل و تکمیل علوم عربیه
و ادویه سلوک و ادوات غمان گیر شده و سر ملین است شب روز صیوم و روزه می در خواب می بختند که شخصی
نورانیه بیان قدس موسی آمده و بر صحبت و ادب شربت و نان خورند چون از خواب بیدار شدند در راه
شد و بخاطر سینه که دیون باری صاحب است حضرت شیخ حاجی علی چند افغان این از خواب بیدار شدند
باشند این تو هم کرده که غم بسته بودی قطعه آباد نهادند ایشان جمیعتی تمام داشتند هم از شاگردان خود
بر ایداد شرف ملازمت در یافتند بعد از دریافتن شرف دیدار و در شدند که صورت که در واقع دیدند
نباشد قطعه بدولت دید چون دیدار یافت و خیالی صورتی که این دیدار یافت و نظر چون کرد
از راه بصیرت و معنی صورتی از غیر دریافت و جاب شیخ کبیر را محفل نامی شده و بنابرین چند و زده از او گفته
و تامل یافت و فرمودند هم درین ایام نسیم ولایت جهانگیری در اطراف عالم وزیدن گرفت و ششم در آن
شهر یاری بکناف عالم و آدم رسیدن و قطعه نسیم دوست از بلخ عنایت و آفریده در بهر محلی ایام
خضرت صاحب این خود مشاقتل رسید و پر شده از نفع کام حضرت قدوة الکبریا در مسافر خان بجا
خوش میگفتند که بومی دوستی در باغ میرسد و طرفه مینمایند که نزدی میسرید چون انار ولایت و انوار عنایت
علانی در قریه اهلک رسیدن گرفت و لمحات کمالات برایت والای مدیده مغفول و کبار رسیدن
ایات علم و خورشید ولایت و جهان روشن شد از نور ولایت و چو باشد لشکر شاه جهانگیر و سرور لشکر
کرد و جهانگیر چون از اکابر و اصاغر شهر شرف ملازمت آمدن گرفتند و انار و جواهر دولت حضور رسیدن
حضرت کبیر را هم و ادویه شتیاق از جان سر بر زد که فتنه شرف دیدار در آیند قطعه کسی که را بود میل و مشاش
بود تحقیق جذب سوسه و دلایلی بلی خردی که افتد و در از گل و کبوسکل بود و بنابرین حضرت قدوة
الکبریا بعد از دو طاقت از بار و اشراق گزارده بایارانشسته بودند که حضرت کبیر آمدند از دور که نظر افتاد و فرمودند
اینک آن یار که از تو میگفتند ایام و خادم مش از آمدن ایشان نان و شربت ملید ساخته بود چون نسیم کبیر از دور
دیدند صورت معانیه مشاهده کردند و خاندانی و بخت کبیر را از فتنه و کلاه در پیش قدم آوردند
سلوک مشهور زبان از مصرع اردو خانه و من کرد جهان میگردم و طلب جیت کردند و شرف ملازمت
ایشان را شرف یافتند و حضرت قدوة الکبریا نان و شربت بدست خود فرمایند و در برین خواهند قطعه
اگر چنان سران رسد و دولت و عبادت و علمات خودیم و ولی بعد از چندین تاب هر جا که کنون باب

بیت خلیف شیخ کبیر در کبیر و حصول بیت الکهارق علوت جایی در میان حضرت قدوة الکبریا علیه السلام

سنة بیستم من موهبته و موسی خود را بسوی کسی که بیدار است اسبابها و زمین را ۱۱

حیوان را نهیم + بعد از شرف آوردن آلات تحصیل سعادت بحسب اصحاب فقیر کردند هر یک سبکبازی نمود
 قطعه شرفی یافتند لادت + همه یاران مبارک را بگذراند بساط از آمدن نادر یعنی + اول شاه
 و پیاد و شاه کردند سعادت لادت نشان سبک بر یک سید چون حضرت شیخ حاجی جلیج سید قصه لادت ایشان
 رسانید و او فرمود که این قصه را که در روز اول لادت کرده خانقا را که موزونه و آنجا سرگشته و نابین بر چند کشتی
 حال ایشان بود اما آنجا که شربت باقی است اندک عرق قصبه چند تجلی اسم جلال در شریع تجلی شد فرمود
 کبیر حیران بر شوکانی خوار شده و آنجا سرگشته چون حضرت کبیر بغیر نظر کیمیا اثر مستفیض شد و بود و تجلی
 پوشیده ناز سعیت کسی که یک نظر منظور کرده جوانی بشر اسطرگ کرده حضرت قدوة الکرام
 از بیخاسته فرمود که در فرزندم که پیرم که خواهری شد و لیکن اینا بخانی که صادر شده ایشان را که گوی که ایشان
 هم صادر شده باشند اما نگار گفته که از ایشان چه صادر گردد و اگر آنکه آنچه صادره از ایشان شده خودش مقدر
 با شمعاعی اینا بخانه چه بر اسطرگ معز باطن هم نشان ظاهر آمده زایل چون از ایشان گشته صادره
 بول اما آنرا خود حضرت قدوة الکرام چون این عیان کرد فرمود که از ایشان این او را به اهل
 باشد لادت الهی مشیت استنای پس رفته به هر دو کار بجای خود و که حضرت کبیر "مت نسبت و
 خصله آثار ضعف پیری بمظاهر شد حضرت شیخ را هم شیخ استیش از فتن شیخ کبیر پنج سال فروخته
 نظر بیا حضرت خوش تعلیق قدس سر و نقل کردند که ابوالمفضل بن تمیم بغدادی تاجر بر سر تملک
 رفت و گفت یکسکه فاندیه بسیار که نام که بشام روم و درین قافله بضاعت بمغسله نیارست شیخ فرمود اگر
 اسال سفر کنی گشته شوی و مال تلف گردد و او را پیش شیخ اندر گین باز گشت در راه حضرت شیخ عبدالعزیز
 را اذیت حدیث خواند لایت حال شیخ بوده فرموده شیخ بعد فرمایند فرمودند بر و ساخر که سالم و فاضل خوار
 کاظمین فی فساد عکس نامر بوجبه اشارت فاضل نام رفت و آن بضاعت انفع بسیار و خشت و از
 بلخ جابر و زن و دیگر رفت همان ساخت بلای تقصیر حاجت انسانی در قایم بشام رفت که در طلب
 بوده همان نذر از میان کشاد بعلی نهاد چون از قضای حاجت فارغ شد همانا بخانه فرود آمد که
 بوقایع خواب غلبه کرد خواب می بیند که برایی میرد که قلع الطریق آمدند و فاندیه عاریت کردند و بر
 گرفتند و کاره بگلوله زدند که بیدار شد و از بر جوت بگلوله یافت چون بیدار شد مال خود را یاد آورد و در میان
 طلب کرد همچنان بود و بشت آورد و از آنجا خیمه خیمه بر بست و بخت بخت بخت بخت بخت بخت بخت بخت
 حلو و اس براد بیا پیوس کردند فرمودند که طرحی بر عبد القادر فاندی شود که وی لادت تو آورده بختد باده
 از حق تنگ دروغ است که فتن تو بقطعه بود و بیا تمایل فیت و تلف ال تو از یاد بستان رفت بعضی از شیخ
 متقول شده که همانا بلوغ تعالی را در آنجا هست و ساخته القصد چون اجتنال این آثار و انوار را نمی تشار
 یافت عرق قصبه اید و تمهید کن رفت در صد و تصرف شدند و در شیخ حضرت قدوة الکرام در

کتابت فی شهر ربیع الثانی در سال پنجم از سلطنت شاهان صفوی در شهر اصفهان

سپید شد بعد از آن صاحب هم در طقه ها که یکبار آتش در نهاد و صاحبان فدا دانی هم خود کرد و آخر تاب نیامد
هر کس که یک گشت بدین آمدن حکس از محاکم حضرت قوه الکبریا هم نمودند که این آتش چراغ
است نشان از آسان است از ابدی حاضری بود یکی از فرزند که ملک بزرگ آتش چراغ فرو نشاند اینجا
تسلیت بود که حضرت شیخ عامی آب در آمده بود و گفت که دست خود بوی جانیا کار خوش نمود و خور
بهرت تبار جانیه حضرت سالت پناه صلی الله علیه و سلم فرزان شد که مناسب نبود که ایشان به این
بودند و هم دیگر آورده فرزند خود بوده که رعایت آن میبایست کرد که آنرا برود و میبایست وی را بختدار باید کرد چون
حضرت قوه الکبریا در جانیه هم کار بر آمدند و اتفاقا در میان نهادند فرمودند سهل ای بوده مرا
و دفعه بعد این جانیه است و جانیه برودند و گفتند در میان چشت و خاندان بهر دور چاکه هست حدیث
این اکنون در میان جانیه آب کوئی خدا باشد که حکس در میان یکدیگر تجا و نباشد قطعه ایشان در
یگانگی ششتری بود یکبار که در نگاه و آخر رفت صلی الله علیه و سلم در میان شان که در میان یک آب سنگان
حضرت قوه الکبریا فرمودند سهل در ایشان باشد که از برای اخذ عظام انقسام مالک کنند بلکه
این طالع را است که از شفاعت خلق نیز است که ولایات و اطراف و قبض ایشان باشد که تا سخن
بلیات بهر که گردند تقریر یا سفر نمودند که یکسال در دستان سر گذار یات علانی در این شهر بود
بسیار از آن کرد و بودم چندی در آنجا صلی الله علیه و سلم شدم شبی در سحری شب رات نشسته بودم که ششم از آن
اینی که گفتند ای برادر اشرف امسال این ایات و آیات نمیرسد نزول یافته است که ای این
دیدتواند یا بدین گفتیم فقیر را هم چنین نموده اند خودم که اعلام کنم غایتا سبقت فرموده گفتند مناسب
انیت اگر شاه هم نیست بنده میسوزم این باری در آیم گفتیم بسیار خوب بود و اعز این را بگفتند قطعه در
در راه خدا که برادر بیکران داده نشسته بزم از محبت خویش و بیکر بیکر اسباب و بیکر بیکر اسباب
برادر اگر از آفتاب نرفته بود و چشمان ایشان از شفق غریز تر تا سه روز ایشان را حال چندیدان نبوده
سیت کسی که در کشید با گذر از راه اثر پیدا بود بروی آنرا چون که در دست خواهر غریزان نظر آباد بعینا
تبدیل یافت و بیکدیگر صفا و مر جاشده و بهر یکدیگر بنالید یکدیگر قشر لیب آورده و دان و رنگ درویشان
در میان کشید نفرمودند خست بر بند که بلبه جویند و قطعه غریزان که در دست دل نباشد و گر
ایمان شود و روش مانند چو آینه که اندک تیره کرد و معصافی شود و هر یک بر آند و در تفریح ثانی چون
ریات شرفی و حالات شگرفی بسجده سلطان السلاطین ابراهیم شاه خداوند که نزول یافت سلطان خود دوست
که شرف یار یکبار در باد حضرت قاضی شهاب الدین ابراهیم رسانیدند که در اویش انجمنی آمده و میگویند که سید
و بغایت عالی است که اول من بودم و دیدم که چه طوری دارند حکم شد بسیار خوب حضرت قاضی نجف
سوار شده و جاها را بزمندان ملازم حضرت قوه الکبریا را نماز ظهر کرده نشسته اند که طالع قاضی شده

چون استفسار شد گفتند که قاضی شهاب الدین که منسوب به جمیع علوم و مشهور به بیعت فون شده اند ایشان را شرط
آداب قاضی بسیار خوب است و بدلول از محضر به بعد فرود آمدند و گفتند که در میان کسی از علمای فضیلت و
اصول مسلمند که در جن عین میدانند و علمای می آید در دیدن فرموده اند قطعه صخره خورشید است تا بان چشمش
که خورشید فلک زده گردد و بگویند است دیای می آید که در بای جهان چون قطره گردد و این قطعه را قاضی
خوانده و شرفیاد و بدلول را بتدبیر حضرت قدوة الکبر الشریف از این جهت که در ملاقات کردند صحبت
یکدیگر بسیار خوب آمد است چو از اینجا شکر دان شیرین زد و بشکر شیرین شیرین بخورد و هر چند که قاضی
در شنیدن خود از اظهار رانی و طبع آفرینی متعلق نموده بود اما از اینجا می آید که آئینه علوم و بجا طهر کلامی عقیده
حقایق و کتب و سنده از شد و بعد از این شد و در صدد بود که شرح احوال و اخبار می که جمیع علوم و فنون این
بود و نیز به دست او است و در احوال آن مقام شد و بعد از این شد که چنان مقامات پیشی بنده و حضرت
خود بسیار انصاف و در منزلت بکمال قصاص می آید که در شرف و بلها نقش نگین بنگاشت و چون شنیدند
جانبین گفت و گو نمی آمدند و از دست جوئی سر آمد حضرت قاضی بغرض رسانید که سلطان امر و میخواستند
که شرف الامت شرف شوند و لیکن این اقدام خواست که اول نعمت و تازه دولت فقیر شایسته و در احوال و آثار الله
تعالی باسم ملازمت سلطان می آید شرف نمایم شرف فرمود که نزدیک فقیر شایسته سلطان بسیار بسیار
اگر می بیند هم حاکم اند چون قاضی را بچند کرد و در فرمودند که در میان آنقدر فضیلت است که می آید دیدیم
بدر دیگر حضرت قدوة الکبر از وظائف معهوده پرداخته بودند که از سلطان ظهور شد که جمیع بار خا من
و سلاطین خود می آیند چون بدرگاه مسجد رسیدند حضرت قاضی در میان قرار دادند که این از دوام و انبوه
نام خود ملازم حضرت سید بنیت و نام شد بعد از این کثرت مردم موجب کلفت ایشان شود و از سلطان
فرود آمد و در سلاطین هم انتخاب کردند و از اهل فضیلت و در دست هم جمعی مختصر نزدیک است کس بشرف
با بوس شرف شد و شرط آداب از حد گذارند که خاطر حضرت ایشان را بدست آورد و سلطان لشکر
بسیار از برای فتح قلعه خواجه فرستاد بودند و در امان جانب بسیار داشتند بحسب باطن بحضرت
قدوة الکبر اشعار کردند و این قطعه در مناسب خوانند و قطعه دلی کان انور است از جام عشق و در
روشن تر از خورشید باشد و در حاجت عرض کردن بر شمیرش کسی که در اقلین امید باشد حضرت قدوة
الکبر از فرموده است که یقین شد قدمت استخوانه و گذر نور یا غم از آتش برآید چون حضرت
در خدمت سندی که از ولایت بفرود آمدند سلطان ایتار نمود و از این هم بسیار خوشحال بود گفت و گفتی که
بسر سلطنت خویش بفرموده چه شد است و با الحجاب و مقام صواب احمد لکه در چند وستان چنین مردم
در آمده اند و از سر روز باندک مردم ملازمت حضرت قدوة الکبر آمده و از زمان و شربت آورده بودند
که میخواستند از آن خزانة فتح باب آن قلعه و در آورده مردم مبارک را در فرمودند حضرت ایشان را مبارکباد کنید

[illegible]

کفایت سیران در مظهر و حجاب و اظهار کرامت و مقام بلذکر احوال جوگی و تعمیر خانقاه

و بظرف او کول برآمده لیکن او خالی از ستم و بر غایت اگر خدام عالی قوت مقاومت باشد بهتر از آن جایست
 فرمودند که قل جاء الحق و دفع الباطل ان الباطل کان زهوقا و در کاست باری سیری کنیم جمعی
 از اصحاب ملک محمود در پیش بسیر جایش آمدند چون نظر مبارک افتاد فرمودند که جایی نیست که حضرت
 مخدومی امر کرد و از انفعالی جمعی بیدار بمانند و ملک محمود در صراط مشهور و را نشان داده مصرع جانیکه سلطان
 خمیه زوغوغا نامده عام را بسیار خوشحال گشته اند شخصی از خادمان فرمودند که دیو بگوید که از بنیاد ریاضی در
 جواب گفته فرستاد که بر آوردن من آسان نیست پانصد جوکی ام اگر کسی مارا بقوت ولایت بداند شاید
 اگر نه ممکن نباشد حضرت قدوة الکمل جمال الدین را و است که وی همدین روز شرف ادرات شرف
 شده بود فرمودند که بود و بر وی گوید و طلبید در باروی رخ بگو جمال الدین اندک متامل شده فرمودند
 پیش بیا و بگت قبول میخوردند بدان و بگت مبارک بختند بخوردن و در حالتی دست داده و لیر
 قدم زد قطعه کسی کو ذره از خورشید بیند تا بد بر هر طرف و اقطار و چو باد بهمت شیری ز شرزه
 بر کردار سیمه خیلان رم از غار و دشنامی این فرمودند باین دودمان متبرکه که دغان شهر و جوگیان ستمند
 کرده آمده اند که این را با ایشان در افتاد و قطعه بشیران جهان چون مور بر کس و با از سر و از
 در افتاد و سخن شهر و رگیتی دانست که با ایشان در افتاد و در افتاد و چون بهمد گداخوردند از کد که در
 خواستند جمال الدین را و است که هر گشتی که تو بگوئی هر چند که در امثال با اظهار این انواع سناست
 اما چو تو گوئی ضرورت بود بیت چو کارم بود جایی بد افتن و ضرورت بود و تو گفتن ساقین و میگویند که
 جوگی اول مور چکارا سر و او که از کد گدازان آمدند جمال الدین گفت ایات سلیمانی رسیده با چنین
 نذر و تو بگشائی بد بر لشکر مور و بود معلوم بهت مورین تل و در وقتی که افتاد بر پی بل و بگشائی که جمال
 در میدان حوران بعد از زمانی لشکر شیران نمودار کرد و گفت شیران بشیر شرزه چو نداشتند که بیت ز شیران
 بر کشاید پای ازده و زنده چون بروی شیر شرزه و آخر جوگی چو بدستی خود را در جوشید جمال الدین
 عصا حضرت ایشان طلبید و بر مو فرستاد بیت چو ده سامری سان چو بدام و عصا بی دوی
 شد ازده بانوار و عصا بر آرمده و او ازده زده و زیر کشید چون جوگی از بهر جل بجز متصرف گشت و بجز پیش
 گفت ملا بر حضرت قدوة الکمل بر کشف ایمان بدست آدم و ایات چو نور از رخ ایمان بر دلش
 آفت و چو روانه بسوی شمع انداخت و در نور شمع کفرش سر بر سوخت و گرفته نور همچون شمع افروخت و
 جمال الدین دست گرفته بر پائی حضرت قدوة الکمل از خند و گفتن شهادت کردند و بهر اصحاب او
 نیز نور ایمان منور گشتند و کتب مذهب خود را همه در پیش حضرت قدوة الکمل سوختند و در ادیان است افتاد
 و یکجائی بکناره تالاب متحین ساختند و از کوی بشرت ایمان شرف شد و الله علم بالصلاب نیم هزار کس شرف
 ادرات شرف شدند قطعه آمد چون در مشرق مهر تابان و سر بر گرفته نور آفاق و مانده میبکس بی نور

ملک محمود در پیش بسیر جایش آمدند چون نظر مبارک افتاد فرمودند که جایی نیست که حضرت مخدومی امر کرد و از انفعالی جمعی بیدار بمانند و ملک محمود در صراط مشهور و را نشان داده مصرع جانیکه سلطان خمیه زوغوغا نامده عام را بسیار خوشحال گشته اند شخصی از خادمان فرمودند که دیو بگوید که از بنیاد ریاضی در جواب گفته فرستاد که بر آوردن من آسان نیست پانصد جوکی ام اگر کسی مارا بقوت ولایت بداند شاید اگر نه ممکن نباشد حضرت قدوة الکمل جمال الدین را و است که هر گشتی که تو بگوئی هر چند که در امثال با اظهار این انواع سناست اما چو تو گوئی ضرورت بود بیت چو کارم بود جایی بد افتن و ضرورت بود و تو گفتن ساقین و میگویند که جوگی اول مور چکارا سر و او که از کد گدازان آمدند جمال الدین گفت ایات سلیمانی رسیده با چنین نذر و تو بگشائی بد بر لشکر مور و بود معلوم بهت مورین تل و در وقتی که افتاد بر پی بل و بگشائی که جمال در میدان حوران بعد از زمانی لشکر شیران نمودار کرد و گفت شیران بشیر شرزه چو نداشتند که بیت ز شیران بر کشاید پای ازده و زنده چون بروی شیر شرزه و آخر جوگی چو بدستی خود را در جوشید جمال الدین عصا حضرت ایشان طلبید و بر مو فرستاد بیت چو ده سامری سان چو بدام و عصا بی دوی شد ازده بانوار و عصا بر آرمده و او ازده زده و زیر کشید چون جوگی از بهر جل بجز متصرف گشت و بجز پیش گفت ملا بر حضرت قدوة الکمل بر کشف ایمان بدست آدم و ایات چو نور از رخ ایمان بر دلش آفت و چو روانه بسوی شمع انداخت و در نور شمع کفرش سر بر سوخت و گرفته نور همچون شمع افروخت و جمال الدین دست گرفته بر پائی حضرت قدوة الکمل از خند و گفتن شهادت کردند و بهر اصحاب او نیز نور ایمان منور گشتند و کتب مذهب خود را همه در پیش حضرت قدوة الکمل سوختند و در ادیان است افتاد و یکجائی بکناره تالاب متحین ساختند و از کوی بشرت ایمان شرف شد و الله علم بالصلاب نیم هزار کس شرف ادرات شرف شدند قطعه آمد چون در مشرق مهر تابان و سر بر گرفته نور آفاق و مانده میبکس بی نور

بسته است که خواجه انبیا علیه السلام سلطان سایه رحمت خداوند خوانده و اینجی خلافت است که
 از شان او علیه السلام معلوم شد زیرا چه در عالم صورت چون شخص بر پاید سایه او بر زمین افتد آن سایه
 خلیف ذات او باشد و زمین و آن سایه را بدین شخص باز خوانند که سایه فلان است و بهر چه در ذات و صفات
 آن شخص باشد اثر آن بعکس در سایه پدید آید آن سری بزرگ است اشارت است بان ان الله تعالی خلق
 آدم علی صورته و چون حق سبحانه سری از امر لطف خویش در بهای که مرغی ضعیف است و دیقت بها
 در سایه بهای دیگر چه خاصیت ظاهر شد و چه اثر غایت سلطنت بخشی و مملکت گیری پدید آید که اگر سایه بر سر
 گرد آید اندازند یا دشاهی شود پس خالق جل و علا از کمال عاطفت خداوندی چون بند و بر گزیند از
 جلگی ظایق و بغایت تلل الهی مخصوص گرداند و سعادت ابدی پدید آید عکس ذات و صفات خداوند
 مستعد ابدی گذشته بین تا چاقا قبول و دولت و عظمت و کرامت در آن ذات مشرف و گوهر کرم تقبیل
 سازد کینه خاصیت در آن ذات شریف و خضر لطیف آن باشد که اهل و ناهل را چون بنظر غایت
 محظوظ گرداند مقبل و مقبول همه جهان گردد و بهر که بنظر قهر نگر و دردمند و در همه جهان گردد یکی از ملوک
 مستقدم می آید فمن الله سر فعناه امر تفعلوا و من وضعناه انصفوا این سخن نیک مخفی است اما
 نظر او کامل نبود تا خود را بهتر شناختی آنچه گفت سخن زبان گفتی سخن خلفاء الرحمن الملوک و طایفه
 ملوک دنیا و ملوک دین آنها که ملوک دین اند صورت صفات لطف و قهر خداوندی اند ولیکن در صورت
 خویش ندانند و از شناخت صفات خویش محروم صفتا لطف و قهر خداوندی بر ایشان آشکارا میشود اما بر ایشان
 آشکارا نمیشود و همچو راه روی که از جبال خود سیر باشد قطعه خوش جامی دارد آن عالمی سیر و گویی بر
 از غر و دیان در گریه یک اواز حسن روی خوشن و همچو چشمی معی شد بخیر و بر خوراری از حال او
 دیگر از نظر ظاهر کی دارند بهیت خوش باشد عشق خوب روی و کز خوبی خود خبر ندارد و آنها که ملوک
 و میسند ایشان را از ظاهر صفات لطف و قهر خداوندی خوانند طایفه اعظم صورت را از کلیه شریعت بدست
 کاری طریقت کشاده و خرائن و فائز احوال صفات را که کمون و مخزون بنیاد نهادن ایشان
 بود و چشم حقیقت مطالع قبول کرده اند و بسیر کنیم من عرف نفسه فقد عرف سربه سیده و بخت
 مملکت خلافت ابدی و سیر سلطنت سر می و از امر آیت تقدیر آیت لایعنا و ملکا لایعنا ملکیت
 نشسته ان الله ملوکا تحت انهار ایشان را چه سلطان چه در بان چه خاقان چه دهقان اگر چه در
 زیر رنده اند باد لهما رنده اند قطعه بالک رنده ایشان سلطان چه کار دارد در نرم در و نوتشان
 خاقان چه کار دارد با جان مقبالتان هم را چه آشنایی برگردن سیما بالان چه کار دارد ولیکن
 سعادت کبری و انوارت عظمی در آنست که صاحب دولتی را سلطنت و یکسده این کرامت کند
 تا خلافت وان لنا الاخرة والا ولی تصرف هر دو مملکت گردد چنانکه داد علیه السلام آن مرتبه از

تحقیق که خواجه انبیا علیه السلام سلطان سایه رحمت خداوند خوانده و اینجی خلافت است که از شان او علیه السلام معلوم شد زیرا چه در عالم صورت چون شخص بر پاید سایه او بر زمین افتد آن سایه خلیف ذات او باشد و زمین و آن سایه را بدین شخص باز خوانند که سایه فلان است و بهر چه در ذات و صفات آن شخص باشد اثر آن بعکس در سایه پدید آید آن سری بزرگ است اشارت است بان ان الله تعالی خلق آدم علی صورته و چون حق سبحانه سری از امر لطف خویش در بهای که مرغی ضعیف است و دیقت بها در سایه بهای دیگر چه خاصیت ظاهر شد و چه اثر غایت سلطنت بخشی و مملکت گیری پدید آید که اگر سایه بر سر گرد آید اندازند یا دشاهی شود پس خالق جل و علا از کمال عاطفت خداوندی چون بند و بر گزیند از جلگی ظایق و بغایت تلل الهی مخصوص گرداند و سعادت ابدی پدید آید عکس ذات و صفات خداوند مستعد ابدی گذشته بین تا چاقا قبول و دولت و عظمت و کرامت در آن ذات مشرف و گوهر کرم تقبیل سازد کینه خاصیت در آن ذات شریف و خضر لطیف آن باشد که اهل و ناهل را چون بنظر غایت محظوظ گرداند مقبل و مقبول همه جهان گردد و بهر که بنظر قهر نگر و دردمند و در همه جهان گردد یکی از ملوک مستقدم می آید فمن الله سر فعناه امر تفعلوا و من وضعناه انصفوا این سخن نیک مخفی است اما نظر او کامل نبود تا خود را بهتر شناختی آنچه گفت سخن زبان گفتی سخن خلفاء الرحمن الملوک و طایفه ملوک دنیا و ملوک دین آنها که ملوک دین اند صورت صفات لطف و قهر خداوندی اند ولیکن در صورت خویش ندانند و از شناخت صفات خویش محروم صفتا لطف و قهر خداوندی بر ایشان آشکارا میشود اما بر ایشان آشکارا نمیشود و همچو راه روی که از جبال خود سیر باشد قطعه خوش جامی دارد آن عالمی سیر و گویی بر از غر و دیان در گریه یک اواز حسن روی خوشن و همچو چشمی معی شد بخیر و بر خوراری از حال او دیگر از نظر ظاهر کی دارند بهیت خوش باشد عشق خوب روی و کز خوبی خود خبر ندارد و آنها که ملوک و میسند ایشان را از ظاهر صفات لطف و قهر خداوندی خوانند طایفه اعظم صورت را از کلیه شریعت بدست کاری طریقت کشاده و خرائن و فائز احوال صفات را که کمون و مخزون بنیاد نهادن ایشان بود و چشم حقیقت مطالع قبول کرده اند و بسیر کنیم من عرف نفسه فقد عرف سربه سیده و بخت مملکت خلافت ابدی و سیر سلطنت سر می و از امر آیت تقدیر آیت لایعنا و ملکا لایعنا ملکیت نشسته ان الله ملوکا تحت انهار ایشان را چه سلطان چه در بان چه خاقان چه دهقان اگر چه در زیر رنده اند باد لهما رنده اند قطعه بالک رنده ایشان سلطان چه کار دارد در نرم در و نوتشان خاقان چه کار دارد با جان مقبالتان هم را چه آشنایی برگردن سیما بالان چه کار دارد ولیکن سعادت کبری و انوارت عظمی در آنست که صاحب دولتی را سلطنت و یکسده این کرامت کند تا خلافت وان لنا الاخرة والا ولی تصرف هر دو مملکت گردد چنانکه داد علیه السلام آن مرتبه از

اصول او آفرینار و ایل ایمان که از اثبات صانع و وحدت صانع و از ازلت و ابدیت اوست و در حق او
ایمان برادر شرعیه و اعتقالات احکام فرموده و یقین بر وقوع امور اخروی و نصب العین بر خشنود آثار معنوی
ایمان آیات و احادیث نامطلق است و آنچه مسائل و عقاید اهل سنت و جماعت اقامه نموده است
عاشق در هر موجودی که از موجودات که نظر کند و اندک بخودی خود موجود شده است چه کار بی کار گیر صورتی
چنانکه کتاب کاتب و امثال او همه افعال محسوس و هر ذره انذرات عالم گواهی میدهد این چارچرخ
چنانکه لبسان حال میگوید که من چه دم بودم بخودی خود موجود شده ام که هر دم فعلی بود و نیاید پس مرا
صانع هست که از موجود شده ام این گواهی بر وجود هستی او آید میست هر چه از این جهان است تا ما به
هست بر اثبات صانع خود گوید که دویم آنکه حق تعالی یکی است که اگر یکی نبودی و دو بودی تا آنکه
زیرا که اگر یکی خاستی که موجود کند و میخواستی که موجود کند امر در مخالفت اقتادای موجودی شدم چون
موجود شد پس تم که صانع یکی است سمیت جهان یک ملک زینت نیاید که یکی دو ملک بر تابد
سیما که حق تعالی عالم است چه در چیزی عالم نبول ایجاد وی از وی صورت نه بند که اول عالم آنگاه
چو دانا می نباشد در جهان را نیاید ساختن بود در جهان را به چهارم باید که قادر باشد چه در هر
ایجاد قادر نباشد بر آفریننده با خبر باشد و با خبر شایان الوهیت نیست پس ذره انذرات و جزوی از آن
بر زبان حال میگوید که مرا صانع باید صانع واحد قادر و عالم و ازل و ابدی و بی حیات چو صانع در جهان
قادر نباشد و صانعیت چه از صادر باشد و چو درش از بی و ابدی بیاید که بی اینها از صنعت نباشد
تغیر یا از ظاهر غیر از این که ایشان بعد خالق قائل اند هر چه قصه الله و در مشا و سلطان ایشان
است که گویند نسبت شرع حق تعالی چون کنیم چه حق تعالی حکیم است اضافه شرع حکیم جابر بی جدا
شرع است پس چنان نیست اینجا از دیگری که خالق خیر باشد و این نمیدانند که شرک که الوهیت متکاف
الوهیت است و در ایجاد شرع تنها را حکمتی بالغه است یکی انا نه نیست که چنانکه مفعول و آفرید نهادیم
آفرید یا تحقیق معنی داده و عید بود زیرا که هر که لذت نعمت نتواند و در محرومیت ماند کردن نه بد او امر
و نواهی خدا را و امثال که چندان حکمت در آفریدن شرع است که حق تعالی دانده ما صانع الله و تعالی
کسی که سر خلق خود یافت و بخلق نیک و بد او نیک و بد یافت و حکایتی از سعدان المعانی تقریر
فرمود که زاهدی از صفت و جماعت در زمین تنویر منور وی بود و در وی دانستندی از تنویر بآن نادم
آمد و به مقدمات و ترتیب و احوال جنوی کرد که نام با قامت و احوال وحدت و در این توحیدش آمد
توانست ملزم طور شدیم در این موقتی حاضر بود و احوال صفت و جماعت ازین واقعا عظم اعانت
بسیار آلام باور رسید و از این مگر گفت خوب واقع نشد که زاهدان را خواهم بود قدسی بود آمد فارسی
ساخت و بجا آمد چیده در آئین اما حن و طلب زمار می میدان است و روی بسوی دانستند تنویر نهاد

لایحه بکار ایشان است و در صفت خود به هر چه در حق تعالی است

چون همه را اتفاقاً یافتند مانند گفت مسئله را در وصحت صانع شکل شده است اگر در جواب گوئی خوب اگر
نه صواب آن می بینم که زنا را بکنیم و در جواب گفت و جماعت می و درم گفت اشکالی که در می گوئی جواب
گویم مانند از آئین محقری می آید و در پیش او نهاد و بقدمات و آمده که این محقری را که آفرید گفت این محقری
از پیش این که نهاد گفت این محقری را که گفت که چون این محقری را که آفرید و در پیش نهاد و در این محقری
عالم بود و در جواب گوئی که زنا را می بکنیم و در جواب در اما اگر در عالم بود پس چرا چرا که دانید که اگر
عالم بود پس چرا لازم آید و جابل الوهیت را شاید مضطر شد و لازم گشت گفت زانی صبر کن که اول محقری
زنا را بکنیم و در حال زنا را بکنیم و در قطع آری زنی را که در پیش خود می پرده افکند و کافر بطریق شسته
زنا را بکنیم و در صورت زنا را بکنیم و در حق گرفته سر بر زنا را بکنیم و در تقریباً میفرمودند جان
الله چه حوریت که سر بر سر و فدا می او با و با می میعرفت که دم زنا را می روی آن رشت و بی آن رشت
که جلد و دست را بکنیم و در زیر تا را بر و مقنعه کند نهان و خاص آن و می جلد تا را بکنیم حضرت
قدوة الکبریا میفرمودند که دوسه که مردم را در حدیث می افتد از آن رویت که ایان این غیب ایان
آورند و اشتباه آید و در اندک دوسه می آید زانی نیست که از قلع دوسه موقوف است بعین البقیه
چیز حضرت ام المؤمنین عاشره ائمه این دوسه فناد و در حضرت رسالت صلی الله علیه
و سلم راقی است که میفرمودند که بکمال ایمان رسید و از قلع دوسه اگر ایان و دلائل تو کنند که در حضرت
و این کسی را است که از علم آید است باشد و اگر بی دلائل رفع شود متوجه دلائل شود و بهتر از این چیز دلائل
خواهد بود و نه عالم بکمال میسر و کمال هر گاه اول باز طالع شود بود و بعد و بگویم که در حضرت
در دم آمد و در علم انصاف میفرمودند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که ایان این غیب ایان
آمد و ایان شد و حضرت ایان را میزدند و می از خلفا و ائمه ایشان شد اتفاقاً که در حضرت
قدوة الکبریا در اعمی فلسطین و فلسطین افتاد و آنجا فرنگی سپید و رنگ نام ملازم سید و کفر فرنگیان
دو دگر معروف است چون آفتاب ایان از شرق بیفتد و من آید و علم کند در او کفر و بی منتفی شد
و شرف هلام شرف شد و محض اشارت که ندید و کلمه تعین بکنید پاره طعام آوردند حضرت
قدوة الکبریا دست مبارک تقیه در دهان او انداختند و بقیه طعام به او و او خورد و در فرمودند قال علیه السلام
من اكل من هذا فهو مغفور و سبحان الله بکانه خد سال بکانه شد با و می چرا به آفتاب نور
ایمان و نه در سر مردم جان نذر کفران و در فتنه باز چون خورشید و جلدان و شود و در پیش این ایان
کفران حضرت قدوة الکبریا میفرمودند از در طعنه تعلیه بیرون آمدن از اجمه مهات است چه در بعضی باز
مقلد دست نذر به نزد اهل سنت و جماعت مجاز است اما در متعل و مقلد نفره است نیست
در میان این آنست که کفرش از زمین تا آسمان است و تعلیه ناسخ و مجاز نیست و هوای قیول

در این محقری را که آفرید و در پیش نهاد و در این محقری
عالم بود و در جواب گوئی که زنا را می بکنیم و در جواب در اما اگر در عالم بود پس چرا چرا که دانید که اگر
عالم بود پس چرا لازم آید و جابل الوهیت را شاید مضطر شد و لازم گشت گفت زانی صبر کن که اول محقری
زنا را بکنیم و در حال زنا را بکنیم و در قطع آری زنی را که در پیش خود می پرده افکند و کافر بطریق شسته
زنا را بکنیم و در صورت زنا را بکنیم و در حق گرفته سر بر زنا را بکنیم و در تقریباً میفرمودند جان
الله چه حوریت که سر بر سر و فدا می او با و با می میعرفت که دم زنا را می روی آن رشت و بی آن رشت
که جلد و دست را بکنیم و در زیر تا را بر و مقنعه کند نهان و خاص آن و می جلد تا را بکنیم حضرت
قدوة الکبریا میفرمودند که دوسه که مردم را در حدیث می افتد از آن رویت که ایان این غیب ایان
آورند و اشتباه آید و در اندک دوسه می آید زانی نیست که از قلع دوسه موقوف است بعین البقیه
چیز حضرت ام المؤمنین عاشره ائمه این دوسه فناد و در حضرت رسالت صلی الله علیه
و سلم راقی است که میفرمودند که بکمال ایمان رسید و از قلع دوسه اگر ایان و دلائل تو کنند که در حضرت
و این کسی را است که از علم آید است باشد و اگر بی دلائل رفع شود متوجه دلائل شود و بهتر از این چیز دلائل
خواهد بود و نه عالم بکمال میسر و کمال هر گاه اول باز طالع شود بود و بعد و بگویم که در حضرت
در دم آمد و در علم انصاف میفرمودند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که ایان این غیب ایان
آمد و ایان شد و حضرت ایان را میزدند و می از خلفا و ائمه ایشان شد اتفاقاً که در حضرت
قدوة الکبریا در اعمی فلسطین و فلسطین افتاد و آنجا فرنگی سپید و رنگ نام ملازم سید و کفر فرنگیان
دو دگر معروف است چون آفتاب ایان از شرق بیفتد و من آید و علم کند در او کفر و بی منتفی شد
و شرف هلام شرف شد و محض اشارت که ندید و کلمه تعین بکنید پاره طعام آوردند حضرت
قدوة الکبریا دست مبارک تقیه در دهان او انداختند و بقیه طعام به او و او خورد و در فرمودند قال علیه السلام
من اكل من هذا فهو مغفور و سبحان الله بکانه خد سال بکانه شد با و می چرا به آفتاب نور
ایمان و نه در سر مردم جان نذر کفران و در فتنه باز چون خورشید و جلدان و شود و در پیش این ایان
کفران حضرت قدوة الکبریا میفرمودند از در طعنه تعلیه بیرون آمدن از اجمه مهات است چه در بعضی باز
مقلد دست نذر به نزد اهل سنت و جماعت مجاز است اما در متعل و مقلد نفره است نیست
در میان این آنست که کفرش از زمین تا آسمان است و تعلیه ناسخ و مجاز نیست و هوای قیول

میفرمودند که اصول شریعت عبارت از یقین کردن است بقایا اهل سنت و جماعت و غضب العین
 آنچه آن و عده کرده اند از مواجید و مرئوس معاذ الله اگر یک سئله عقایدی را بفرمود آن همه عبادات
 و مصالح احوال بسیار و مفید و در حقیقت اگر از یک سئله انکار باشد خدا ازین او نیز پراشده و تقریباً
 حقیقه است برآمد نقل از امام خمینی که در واقع وید مانده بین النقطه و الفهم بوده و مرشد گشته
 نمایان شد و مردم بسیار روی ایستاده و دست هر یکی کتابی مجلد و همه شش شخص آمدند و از حال ایشان
 سوال کردند و گفتند که حضرت **سالت فی صلته** علیه السلام که ایضا نوشته اند و اینها اصحاب نامیه
 و پیغمبرند که عقاید و مباحث از کتب خود بر روی **صلی علیه السلام** خوانند و تعظیم مباحث عقاید خود کردند و گفتند
 در آمد پرسیدند این چیست گفتند که ابو حنیفه و در دست او کتابی میان حلقه درآمد و نشست و
 عقاید خود بر حضرت رسول علیه السلام عرض کرد حضرت سالت فی صلته علیه السلام
 و حکم اصفا کرد و مراجع فرمودند بعد از شخصی دیگر درآمد و دست از کتابی بود و گفتند شافعی است و در
 غنی بیلوی ابو حنیفه نشست و عرض عقاید کتب خود کرد و حضرت حیدر علیه السلام این را هم صفا
 کرد و مراجع گفت نه چنین یک یک از اصحاب نامیه آمدند و عرض عقاید خود کردند تا باقی ماندند
 انکی و دیگر عرض از مذهب خود میکرد و بر ایستادی دیگر می نشستند و چون از همه فارغ شدند تا که
 از شیعه درآمد و در دست وی چیزی چند جلد ناکرده و در آنجا که عقاید باطله ایشان و تصدیق کرده
 میان حلقه درآمد آن را بر حضرت **صلی علیه السلام** عرض کرد که ای یزدان منی پیش
 و می حضرت رسالت پیام **صلی علیه السلام** و حکم فرمود و در میان کرد و جواب داد
 او گرفت و دید و امانت بسیار کرد من چون دیدم که قوم فارغ شدند و کسی نماند که چیزی خواندیش آمد و
 در دست من کتابی مجلد بود و او را در و گفتند یا رسول الله **صلی علیه السلام** این کتاب حقیقه
 من و معتق اهل اسلام است اگر از من فرمائی بخوانم گفت که کتاب است قوامه للعقاید که عزالی تفسیر
 کرده است و مرا تقرات آن دادن داده شستم و از اول کتاب خواندن گرفته تا آخر رسیدم که عزالی میگوید
 والله تعالی بعث النبی الامی القریشی محمد **صلی علیه و سلم** کافه العرب و الیهم و الیهم
 اولی چون آنجا رسیدم اثر نباشت و تبسم در روی مبارک **صلی علیه و سلم** ظاهر شد چون بخت و
 سفت می رسیدم بر التفات کرد و گفت این عزالی آنجا ایستاده بود و گفت منم عزالی یا رسول
صلی علیه و سلم و سلام گفت جواب سلام داد و دست مبارک خود بوسی داد و عزالی دست
 و بر علیه السلام می پوشید و روی خود را بپای مبارک میسایید بعد از آن نشست و بقرات بچگونگی آنجا
 متبشر شد که بقرات من قوامه للعقاید چون از خواب درآمد و چشم من اثر گریه بود و از کلمات و احادیث
 کرده بودم در آن شب و بعضی معاندان و منکران عقاید حقیقه حضرت امام حضرت **صلی علیه و سلم**

و میان بسیاری از اینها که در این کتاب نام برده اند و در میان

حلیه سلم پیش خواندند و چندان تازیانه بر تن آنها نهد که اثر تازیانه ها تا زمان حیات بود حضرت
قدوة الکمل کفر بر دنیا و اصول شریعت برخی مذکور شد اصول طریقت و حقیقت اشغال او اند که چنانچه در
عقاید بنی اند که آنها عقیده البته بنده و طریقت هم عقاید اند که اول این طائفه بر سبیل احوال بران مقام
سفر کردند و بجهت رفو و موات واقعه نمایند چنانکه سارا ذکر و طریقه است و ذکر او و لطیفه سابق گذشت آنچه
اثر هم می بود محل مذکور شد لطیفه معیشت و ششم در بیان باب نظر و برهان و اصحاب
کشف و عیان و حیرت هر دو طائفه در بیان خود و حیرت طائفه اخیر و بحث شریعت و طریقت و
حقیقت و وحدت یکی میگرفتند قال الاشراف الحیدرة فو عیان حیدرة المذموم و المحمود و الاول لا نقاب
الظهور و البرهان و الثاني لا اصحاب الکشف و العیان حضرت قدوة الکمل میفرمودند که طالبان
توحید سائلان درگاه تفرید و فرقه اند دعوی البحث و الاذکار و طائفه اند اول الکشف و الا بصار و زمره
اول باب نظر و برهان خوانند و اصحاب ثانی بافرقه اول الکشف و العیان گویند طریق دومی البحث و الکمل
اینست که هر کس قبل از رسیدن استدلال را نهد و در کمالات را بر وجود واجب انجود دلیل ساختند و تشریح
مقدّمات نظر از منبر بصلح فرقت اما چون این طائفه اثبات خودی قصد سر برده توحید عزم می نمودند و تفرید
کردند و بدین احوال در مجال توحید و انگریز شدند لاجرم یکی را دو ملک نیز بر و صبر و دیدن و ازین باب بر بار
شکوک افتاد و بدینوجب در وادی فکوک سر نهادند و تصور می کرد که باب توحید وارد بودند بر حقیقتی
مکمل می طبیعت انسانی در این طائفه حوصله مضیق جالبی نایل کردند و در وادی کمالی آن تصور می نمودند
قاصد کردند و از روزی در کل این طایفه دو باطن و لبطنه مبعده البطن بی بهره ماندند هر چند مجال توحید
برایشان جلوه کردند و تعامی نمودند و اطمینان را با آن دستگیرایش آمدند و وحدت صرف وجود حقیقی العظیم کج
ایشان را آتش گرفت و آتشی گرفت لاجرم ایشان از فساد معرفت و دولت و وصول محروم ماندند و فکر
خفاش با بار خورشید در مجرای یک باز و از مجال خورشید محروم ماندند و خورشید را به جرم قطعه نهانید
مهر را چون چشم خفاش بگناه از جانب خورشید نبود کسی که جرم هم سرخوش نباشد و لغی در یک مشت
نموده و میرت اصحاب کشف و عیان اینست که چهل تن توفیق و عرو و لغی غایت از غایت توحید
تقلید میکنند و بکمال تزکیه باطن و دولت تصفیه سر در بحث حواری تحقیق افتادند و بسبب کشف و در باب
شهود و برهان معرفت و وجود بر سر سلطنت معرفت معجزه را میزدند از راه تحقیق وجود از عدم و در این
حدوث از قدیم در بارگاه توحید و تجارت روپا که بر فتنه و فریغ نثار غیر از این طایفه توحید صرف باب
ایلا باشند و در تجارت توحید بگفت لباب پسندند و تصور می که در باب توحید وارد بودند ولی کلفت و دل
بر وحدت صرف دارند و از توحید را زیور او را پوشانیدند و بر رخسار وحدت بجهت بر این در کشیدند و کل
تجسس را کردند و در لباب بیان آوردند و بر عین بیان نشانند و سر توحید بنا نهادند و کشادگان

[illegible]

تجربہ لغت سرگشته شدن و گم گشتن است و المصطفیٰ من لم یکن له مخیر هم من امره یعنی عادی حال
مستغنی الی و مستغرق کشف صفات افعال حاصل شود از ان خود تواند کرد و در مجال خود باز تواند
فما تیرا کشف صفات ذوالی بود و منزه و دنیا و محضی است بر کشف کرد و او سپهر در مملکت آبی است بر
عزم کنند خود بخود باز تواند آمد اما اگر باز نماند قطعه کسی که سر مدیا بخیر و فکند یا فتنه از خود
قالتی و سوسی حاصل نیاید اما در راه باز نش زبحر الی و حضرت شیخ قطب الاقطاب بختیاراوشی
هم تجربی بودی و در وقت خادم ایشان از دنیا می حال لباحل مقال آودی و از صحرائی و مجال
کنا که خال باوردی باطل وقت نماز قدم وقت که آینه می آمدی سیدم وقت افطار درین حالت
حکایت نظر مبارک ایشان مشرف شد بحد ولایت رسید حضرت قدوة الکبیر را حالتی غریب
دیدیم که در کمال شرافت شریف ایشان که عالمه تجیر رفتی و در عین صلوة خسته خادم اعظم کرد
و بخود و امان غریزی تیرا اعلام نمودی و در مسند عالی سیفان بلبازت شریف آمد و ارم که خادم اعلام
وسی سرعت نموده و یافت که لباس کم و بیش در قیام باز داد از آنکه که حضرت شریف تنیده گفتند
چون فلان مدینه شست چشم مبارک که از آن فروزدی که حالتی عجیب در یافتی و بدولت غریب است
مبارک با و سید عالی میفرمودند که بخود نظر مبارک را حالتی رسید که از آن است و بعد عالمی بعد که هرگز ندیده
بودیم و این محالوت که می بیند ما هم از آن نظر است و این افادت که بر او سر نیز نرسیده بمانان اثر
استند با همی مسعودین که نمودش بهم قدره ندی طلای گشت از آن کیمیا اثر بودم خصیض
منظر ترلان فکاه من و از انفات مبر کشیم با وج سر از حضرت بختیار نقل میکردم که و تجربی کرد
نیاید چون میوست حق میرود چون خیموست حق نیز در وقت سوال شد و دیگر جواب تجیر ندیده
چون پیش کسی قضایا بر تو تجربی باشد از آن که با نور ذاتی است و در محبت و سیدم طلای و تجربی
سیدنا خیزد و بپنداری که هرگز اندل ماضی و دور کرد و تجربی که از ذاتی است و بختیار شکل تجیر نداده
مشابه دوست محرم ماند و تجربی مخصوص بنیادان چیست و در دمان اهل بهشت است و ایشان با
نعمت شاهه یافتند حضرت رسول صلی الله علیه و سلم این را و در خود ساخته بودند و سبب زلف
تجیر که رفتی جنگ است و کمال مورد تجیر و مدی تجیر بنفید و تمام است و اهل تجیر حله جل میج کلمه
از هر طایفه تیر و مقامی در حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که تیر ذاتی تجیر نکند و در صفات
تو حیکمت است و بعضی ممکن گفته اند که ذاتی هم تجیر است و حقیقه العرف غایب و تجیر عن حد
الادمال و ادلال و احوال تجیر ممکن نیست پس حقیقت معرفت ممکن نباشد که تجیر و حیرت
طرح حرف است از معرفت و در عبادت و حقیقت تجیر و معرفت و ادوار و مسافت و طر و نوار و مسافت شاه
بود و تیرا اصل میکردند که حق تعالی بختیست کامل خود بینی بختیست تجیر از آنی که در زمین در پیش آمده

عالم تخریق افتاد و فریاد برآورد که منم خلاص اگر مردم زنی حذر نم خاموش باش که عالم خاموشیت پس از آن نیز
 اهل تخریق آفرید بلکه همه موجودات از آسمان و زمین در تخریب با غمی فلک گشت از تخریب بیکار و
 زمین چون قطعه خاموش و کاره ثوابت ثابت اند حیرت او به بیخ حیرت است تیاره سیاه و اسباب حیرت
 انواع است بعضی از هیبت برگ و گورد و برخی از ترس عذاب و گورد و طالع از جهل قیامت که فزاید خواهد بود
 و اما آن که خواهیم بود از حضرت سالت علیه السلام نقل است که یک شبانه روز تخریب
 بود و میگفت آنکس که حال آستان من بعد از من چگونه خود چه چیز علی علیه السلام رسول صلی الله علیه
 و سلم را سوره اخلاص آورد و گفت هر که سوره اخلاص را در سجده از عذاب گوید و جهل قیامت این
 باشد و از عالم تخریب نصیب یابد و نیز نقل است هر که دل از سه چیز برده دارد سعادت تخریب و رازی بودگی
 از خود در آن حرام و بر سر سبزی خود و زیادت از قدر حاجت دوم خفتن سنگین از اوقات ممنوعه معین
 از خلق بریدن و دو بودن به محبت ایشان غزل برگز از خواب و خود مردانه داره تا باره عشق جان
 مردان شوی + از چشم محبت مردم برآی + تا باره وصل او خدا ن شوی + از حجابی نام و ناموست
 کند + ماستی چون اشرف سمنان شوی + حضرت قدوة الکبر میفرمودند که اسباب حیرت
 که مذکور شده به نسبت معلوم بوده حیرت خواص از بی نهایتی راه سلوک و بیعتی درگاه ملک الملوک
 بود و خواص خواص که در دریا می مشاهد و بصیرتی حائمه سرزند و انوار وصول آقا حصول تخریب بودند
 فردا که شاد و روان عزت و سرزدها عظمت برآکنند انبیا با وجود نبوت و ایهت گویند که لا علم لنا
 لما یک صانع عبادت را آتش زده و خوش تقدیس و تسبیح با داده گویند ما عبادتگاه و عبادتگاه
 و مختلسان و موهبان و عارفان است افشانند که ما عرفنا الحق مع حق حضرت قدوة
 الکبر میفرمودند تخریب خواص در کلیات معانی و آیات فرقاتی و خواصش و کلام ربانی و تماشای
 عظمت کرسی و بساط عرش و معانیات لوح و قلم و فلک و ملک باشد تا ما اخض بصفت که تخریب
 عجز و موصوفه در آثار صفات شندگاه و انوارات یگانه و تخریب مستغرق باشد و حضرت تخریب
 که این مقام با هفت صواب است که در محو افتاده اند و آیات حق قائم باشند و بالاتر ازین معلوم
 نیست و جمیع انبیا را این مقام بود و اخض او را اولیا خواهد بود و از صدق عالم تخریب است که در عالم
 تخریب طبق آسمان و زمین تا فته زیر قدم صاحب تخریبند قدم بر نیاورد است اگر صاحب تخریب
 پا به زخم نهد افسرده گردان چون رخ + تقریب میفرمودند که ابو بکر عارضة الله میگوید که در کشتی نشسته
 بودم با در غامت و صبح در گرفت و خلق به جا گردان و فریاد برآشتن گرفته درویشی بود و در غم
 پیچیده و جام حیرت کشیده پیش سوخته و آفتند دیوانه خلق در دعا و زاری مانند تویم چیزی بگوئی سر از
 غم بیرون آورد و گفت معصومه عجب نقلت که کیف ان قلب و سر در گیم بر آفتند چه دیوانه است

عاجل که در تخریب عبادت که در تخریب تخریب تخریب

که او را میگویند عالمی کن بی سبب بخونده باز نگیم سیردن آورد و دیگر نمیت گشت محصر عمر رشت بعد
لی لود هب آن با طوفان سختی که شد باز با وی گفتند که خبری بگوئی سر را نگیم سیردن کرد و بیت دیگر گفت
بیت و اعجب من ذوا و انی و الاک بعین الرضا فی الغضب موج یار امید و با سکن شمشیر
الاسلم فرمودند که او بیت آورده و بیوم بیت من مائی دیگر دیدم و آن ایست بیت فان جلت بالک
اجبتنی و الا فهدا الطريق العطب حضرت قدوة الکبیر میفرمودند صاحب تخری و ای صلوا
چنگا سباده و سرای کبریا کنند پیشین بر فراز عرش و دیگر کعبه و شام با لای بیت المقدس و خشن در
بیت الهی بیت مصلکین چنین نبود نمازش و نیز عاشقان تارک صلوات و آدم علیه السلام
چون از گذر نعیم سیردن افتاد و بیت سال و تحیر بود و حضرت موسی در تحیر بوده که فرشته را ملائکه زفا که
فرشته قدم باز پس گرفتنی بسختی و قطعه زمست جام حیرت در خوابات و خرابه یاد از وی با سائی
و گزینده اورانی محبت و بسوزد در دم از نور خدای حضرت قدوة الکبیر میفرمودند صاحب تخری
دارا بخت که پیوسته شهر بر دامن نهاده باشد از آنست که بخت تمام میکند و چشم که بر هم می نهند طلب
آینده میکنند خصم چون عبور از مقام ملکوت شود تحیرش آید و بیشتر تحیر در عالم حیرت و لا بهت باشد
نشان او سکوت بود و بناظر و حال و محامد وصال آنچنان متغیر گردند که از روز و شب مشرق و مغرب
خبر نداند قطعه خالست آنچنان بهوش دارد که خبری زلف و افاق نبود و کسی که فرشت او باشد
مقیم و خبر از خود علی الاطلاق نبود و از حضرت مخدوم نقل میکردند که گفتار اکثر اوقات زبان خود را مان
ایات شیرین میکردند قطعه خیرهای عاشقان در روز و وصل و جلوه مشوق باشد وقت نماز گفتار
دوست تار و زربا و آنه پنداری بخود آید باز عشاق آخرین نعمت بدو شتاق و ملکوتی در دولت سیری
حیرت خاص چون از تحیر بصر گویند شرمند شوند که کجا بود و ایم و بای چیر که در تحیر افتاد و شرم از وصف او
روشن شد که چه صفت دارد و صف جمال چون توکی نیست حدیاسن و من کلن صفت
ای تو چنانکه هم توئی و اهل تحیر با هر که تکلم کند دوست بود و شنود سخن باز دوست تحیر و فانی الصقات
سیم قریب اند بیت آنکس که بعالم تحیر غرق است و در هر چه نظر کند بود دوست حضور حضرت قدوة
الکبیر در افتاد حضرت سید محمد گیسو در نزول قدوم فرمودند در آنجا شبانه روز بعالم تحیر افتادند که اصلا
بعالم خشن داشتند و در اوقات صلوات تکلف در نماز می آمدند و اصلا ایشان از ان شورش نبود چون بعد از روز
بخود آمد نماز اصحاب استغفار کردند حالت نماز اصحاب با جزا بعضی رسانیدند فرمودند که همه الله که در تحیر
داشتند اند بیت اگر چه است جام عشق یارم و ولی سری از ان بیرون نیارم حضرت قدوة
الکبیر میفرمودند که شریعت جبارت از ان مثال امثال او امارت است و فرمودند ان از نوای او حکما قال
علیه السلام الشریعة اقولی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی نقل از تصحیف مکیه فی الشریعة

و این سخن از حضرت سید محمد گیسو در نزول قدوم فرمودند در آنجا شبانه روز بعالم تحیر افتادند که اصلا بعالم خشن داشتند و در اوقات صلوات تکلف در نماز می آمدند و اصلا ایشان از ان شورش نبود چون بعد از روز بخود آمد نماز اصحاب استغفار کردند حالت نماز اصحاب با جزا بعضی رسانیدند فرمودند که همه الله که در تحیر داشتند اند بیت اگر چه است جام عشق یارم و ولی سری از ان بیرون نیارم حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که شریعت جبارت از ان مثال امثال او امارت است و فرمودند ان از نوای او حکما قال علیه السلام الشریعة اقولی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی نقل از تصحیف مکیه فی الشریعة

مستتر شده هر اینکه گفتار بعد از طاعت ایمان و سر نهادن با حکام خیریه گریان و مطلع شدن با امر عبادت
 اہم است ایات اگر کافر زبنت اگر گشتی و کجا درین خود گزاره گشتی و اگر مسلم بدانتی که بت چیست
 بدانتی که دین بدنت نیست و فی الحقیقت همه عبادت عاید بسوی اوست خواه پرستش اصنام خواه نماز
 اسلام سبت اگر نقش رخ و زلفت نبودی در همه اشیا و معان هرگز نکردی پرستش لات و عزت
 را و دیگر در بنائی معابد کفر و بعد از مساجد مشرک مسئله مفتی بہ است که معابد اصنام قدیمہ برسم نزنند
 و از ترا خضام جدیدہ برآوردن ہم نهند از روی ظاہر قیاحت بت پرستی و شاعت عبادت گشتی
 بر چشم وحدت بین و اسلام محقق نیست پس چه حکمت بوده با وجود مطلع شدن بر قیاحت در احوال اشار
 اعامر و نویسی این امر شیعہ دیگر چه نماید مگر آنکه واضع این مسئلہ را نظر بر حقیقت عبادت افتاده بود و گفته
 تحقیقت همه عبادت اوست خواه طائف کعبہ بود خواه دینی لات خواه در قبلہ بود خواه در خرابات و
 یا عجمی اسی تیر غمت رادل عشاق تشانہ و خلقی تو مشغول و تو غایت میانه و که متکلف دیرم و که
 ساکن مسجد یعنی کہ ترا میطلم خانہ بجانہ و واضع ملاحظہ فرمائید ظاہر باطن الہم بودہ اند کہ این معبد قدیمہ فرمودہ کہ
 بحال خود باشد کہ بموجب کلی ذقانیون همه عبادت اوست اگر منم کند از عبادت باز داشته باشد
 و تحلیل بند آشتہ رباعی اگر چه سجدہ اصنام باشد و بظاہر باطنش اسلام باشد کسی کہین ہر تر سنج
 را باند و ہمیش اسلام و ہم اصنام خواند و بدایت تنگدہ جدیدہ و بنا معبد شد بدین معنی فرمود از جهت مدح
 اسلام و اکمال امور دین و اگر ارام قطعہ غلام بہت آن مار فان زندانم کہ در خرابہ مستی و جہوش سازند
 بر رسم عبادت ظاہر کشیدہ پای برون و درون باطن اسرار را زار دارند و آہ ہا کہ بر این و مجمع اتحاد شریعت
 و توحید کنند تحقیقت کار زرسیدہ اند و جام نرم نہایت اسرار ناکشیدہ سبت درینا بد حال بختہ ہجوم
 خام و پس سخن کوتاہ باید و السلام بالنبی و آلہ الاکرام لطیفہ و سبت و ہفتم در بیان دلالت
 وحدت وجود و ایمان بر این مرتبہ شہود و اختلاف تعینہ شایخ در دو توفیق در ایشان قال
 الاشرف ذات مطلقة واحدا متلبسة بصورات الموجودات والا کون علی ما ہی علیہ
 فی حد نفسہا و حقیقۃ بالایمان حضرت قدوہ الکلب اسفروند چون در سفر تانی اشرف
 بقی کا بر خارا مشرف شدیم و از نوادہ میو اند ایشان پہنچد آدیم ذکر می در وحدت وجود افتادہ بیشتر از
 وحدت وجود منکر بودند حضرت شیخ محمد ہارم بخاری و این فقیر را ایشان اثبات دلائل میکردیم و از سخن
 بر جہ حقول بر این برای خاطر نشان ایمان می آوردیم اکنون جامع این نکات شریف و کلمات
 لطیف لایل بر این یکدیگر درین مجموعہ می آرد گوش ہوش بشو کہ سبت بیانشنوا زمین حدیثی درست
 زودت کہ تو لوسی حتی بسفت و بیاید داشت کہ روشن کتاب تصوف و بہت اصحاب تعرف جملہ
 حدیثی بکتاب وحدت اول و فضلا واعتقاد و ایشانند علما باید کہ علم ایشان حقیقت ذات و صفات

لطیفہ سبت و ہفتم در بیان دلالت وحدت وجود

در حدیثی مذکور است کہ ہر کس کہ در عبادت خداوند متعال مشغول باشد و در یاد او غرق شود...

و بعضی از علمائے متکذبان می فرمودند توحید حقیقی بی منتها تاویل این توحید است و توحید صرف بی شائبه خلل و
استقامت این توحید است و توحید بحت بی غلط تشبیه و تشبیل این توحید است و توحید صرف بی غلط تشبیه
و درهم فعلی این توحید است و مقربان اقرب بحضرت ذوالجلال و الجلال باین توحید است و سخا را باین توحید
این توحید است اکنون درین مقصود بر گیر و نفوس را گوش دار است اگر بخانه می شوم توحید گوش
کن سومی بنده از توحید آیات اول از آیات کتاب کریم و قرآن عظیم که دال بر وحدت باری تعالی و توحید
است و انهم نفوس قاطعه و اوضح اوله ساطعه که ثبت وجود واحد است قوله تبارک و تعالی قل
هو الله احد کسبت توحید آن بر سه وجوه است توحید اول بر اسلوب عربیت است توحید دوم بر قیاس
اصول عقیدت است توحید سیم بر قانون علم کلام است اما توحید اول که بر اسلوب عربیت است که گویم
بعد قیاس است و سنده الیه است و آخر خبر متبدا است و سنده الیه است اسناد وحدت است
بجای باری تعالی و الله اسم علم است دلالت میکند بر ذات و لا دلاله له علی شئ من الصفات
فیکه صلاته انی است و در اعلام معانی منظوم است و این از بر آنست که میان علم و وصف تضاد و
تسانی است کما عرف فی علمه الضی و الله اسم صفت است که دلالت میکند بر ذات اجتنابا معنی وحدت
که در دست و شک نیست این وحدت مطلقه است لخلوها عن التقید و اسنادی که میان خبر و
متبدا است او خبر است حقیقت عقلی است لعدم تشریه المجازیس بر مقتضای این مقدمات که مفهوم
از قوله الله احد این باشد که باری تعالی واحد است من حیث الذات بی تعدی صفی از صفات زیرا که در
چیزی من حیث الذات آنکه باشد با وی ذات نباشد چنان هنگام که تحقیق ذاتین شود و در
یکی از ایشان من حیث الذات بی تعدی صفی از صفات محال بود و از خبر و بعد از این الغریق بین
الآیتین اعنی قوله تعالی قل هو الله احد وقوله تعالی ان الله کما له واحد اذ الوجود
هر دو آیت یعنی قول حق تعالی قل هو الله احد و قول حق تعالی ان الله کما له واحد چرا که وحدت
المفهومه من قوله تعالی قل هو الله احد هی الوحدة المطلقة المسندة الی اسم الذات
مفهومه از قول او تعالی قل هو الله احد همان وحدت مطلقه است که نسبت کرده شد بهت بسبب اسم ذات
المفیده لا تنفاد الذاتین الموجبة لانعدام وجود الغیر و اما الوحدة المفهومة من قوله
کما له یدید نفس و ذوات را که موجب انعدام وجود غیر است و اما وحدت مفهومه از قول او
تعالی ان الله کما له واحد نفس مفیده و مسندة الی اسم الاله مفیده لا تنفاد الالهاتین
درین حکم که احد پس آن مفیده است و نسبت کرده شد بهت بسبب اسم الله و ظاهره بنده بر نفی وجود و
مستلزحه لا انعدام وجود المثل و اما توحید دوم که بقاعده اصول عقیدت آنست که گویم من
است وحدت انعدام وجود مثل را احاد آیات محکمات است کما صرح به ائمة التقطیر و جماعه

[illegible]

بخشی) که گشت خلیل و ذول ندر را مدح و تائید می نماید (فان شد) پس شهادت بر منور فرستاد و بعضی را و بعضی را
 عالم و داندیده یعقوب با نور برآمد و نادیده عیان شد و حاکم هر دو که اندریدند با هم یک و شنبائی) باز چنان شد
 بر صفت در برآمد و از آن فخر جهان شد) میگشت و می چند برین بدوشی زمین بود (از بهر تفریح) و عیسی شد
 و برگشته و دله برآمد (تسبیح کنان شد) فی الجمله همو بود که می نمود و میرفت و (بر هر کس که دیدی) و اما قیامت
 آن شکل حرب و در برآمد (و از این جهان شد) و منسوخ نباشد چه تنازع بحقیقت (آن و دلیلیا) شمشیر
 شده از کف کار برآمد (قتال جهان شد) و فی فی که همو بود که میگفت اما الحق (در صورت یحیی) و
 منصور بود آنکه بر آن در آمد و از آن بگمان شد و خود شمس تیر زده و دل مولا را جا کرد و چنانچه عرفا
 شده بر صورت اسرار برآمد (آن گنج عیان شد) و این دم نهان است بهین اگر صبر است و
 (از دیده باطن) نیست که روان همه بگفتار برآمد (یعنی صفایان شد) و رومی سخن کفر گفت و حق را
 (منکر شودیش) و کافر شد آنحضرت که مانگار برآمد (از دوزخیان شد) و این نه شریعت که هر را بنمود
 و زین سر معالی دریافت کسی کوز سر کار برآمد (اسرار بیان شد) آیت دوم از کتاب کریم و قرآن سیدیم
 نزدیک اهل وحدت و از باب توحید که مثبت وجود و احداثست قوله تعالی **شی ۱۰۱** **الواحد القهار** بطریق
 اثبات و توجیه و بی هم بیان و وجهی شسته است **آیت ۱۰۲** **قل هو الله احد** گفتم فایت مافی الدیاب و در
 آیت **قل هو الله احد** مبتدا و احد خبر مبتدا و در آیت **هو الله الواحد القهار** اسم المدح و صوف است و در
 صفت است و در نحو قاعده است که الحذف بعد بحدیثه صفة و الصفة قبل العلم بها خبر و معنی و احد
 من یثباته تکمیلست که مذکور و صرح فی محال الجوهری **الواحد** یعنی **۱۰۱** **الواحد** مافی الدیاب
 واحد که نقول مافی الدیاب لیکن در احد با التثنی است که در احدیت زیرا که احد صفت شسته است و در
 اسم فاعل پوشش نیست که صفت شسته است و از است ثبوت و استمرار است و اسم فاعل **الواحد** بر حدوث و
 انتقال و بعد از شرع اطلاق اسم واحد بر احد تعالی خاص تر از اطلاق اسم واحد بر وجه احد جاری میشود بلکه
الواحد بر اسم که جاری میشود **قل الله تعالی ۱۰۲** **هو الله الواحد القهار** و **قال الله تعالی** **اما الله اکبر** و الله
 اما اسم احد جاری نمیشود مگر اسم الله اذا جاء فی التنزیل **الله** احد که یحیی **الله** احد و بعضی اهل تحقیق
 گفته اند که **الله** مقتضی نفی شئی است و **واحد** مقتضی نفی غیر است چرا که **الله** احد و بعضی نفی شئی آمد بخلاف
 احد که **الله** احد نفی شئی نمیدارد و عرب گویند فلان واحد اهل زمانه یعنی لا شئی له و گویند فلان احد اهل
 هذا المعنی و این نیز گفته اند که اسم واحد چون مقارنه میاید با اسم القهار مقتضی نفی غیر بود و دلیل برین قوله
تعالی **ایمن الملک الیوم** **الله** **الواحد القهار** هم از بر این معنی است که در قرآن مجید هر جا که اسم الواحد جاری است
 اسم الله شده است بی مقارنه اسم القهار نیست لهذا معنی آیت سیم از کتاب کریم و قرآن عظیم که نزدیک
 مثبت وجود واحد است نیست قوله **لعا و اعبدوا الله و لا تشربوا** شئی **الله** **واحد** مقتضی توحید است

بند طار او شریک کنند ما و خرم ۱۲

آیت چهارم از کتاب کرم و قرآن عظیم که نزدیک اصحاب وحدت مثبت وجود واحد است قوله تعالی
 لیس تجزیه شئی و هو التمیم البصیر و توحید بر دو وجه است و در اول آنکه گویم چون غیر حق تعالی وجود
 است کنیم مثل مرقع تعالی را لازم آید زیرا که ما ملئت عبارت از اشتراک در صفات است چون در دوم
 ذات اثبات باید اجمالاً صفات می نیز اثبات باید که وجود ذات بی صفات محال است و شک نیست که
 صفات حیوة و علم و قدرت و ارادت و امثال این و انجمله صفات باری تعالی باشد پس ذاتی که در این
 صفات باشد لابد آن ذات مثل حق تعالی باشد و اگر فی الشکل نفی ما ملئت و نفس آن غیر باری تعالی
 وجود فرض کنیم باری نفی ما ملئت و نفس وجود توانیم و اگر کسی گوید ما ملئت عبارت از اشتراک در جمیع
 صفات چنانکه در عقیده حافطیه مذکور است و عندنا هی بیئت بالامتزاک فی جمیع الاوصاف و
 لولا اختلاف فی صفة لا یثبت المماثلة لان مثلین ما یبدا احد هما مسا الاخر گویم شارکه چیز
 با چیز در جمیع صفات ممکن نیست چنان هنگام مابه المفارقة غیر مابه المشاکلة شوقیه که بیان افراد
 الماهیه مابه المشاکلة نموده است و مابه المفارقة تعیین و شک نیست که تعیین صفت است حکم غیر
 فی مبادی اصول الکلام پس ثابت شد که باری ما ملئت اشتراک در جمیع اوصاف شرط نیست و نیز
 گویم حق تعالی گفت قل انما انبش مثله و بر کسی دانید که بغیر علیه السلام در شریعت نه هیچ دیگران بود
 تا وی در ذل طعام و شراب که لازم شریعت است گفت انی لست کاحدکم الحیة شایس با این بود
 بعید که در اوصاف میان او و میان سایر بشر بود در شریعت و در ما ملئت ایشان ثابت کرد پس دانستم که
 باری ما ملئت شارکت در جمیع اوصاف شرط نیست و نیز گویم قول فقهاست الا اعتبار بالامان من
 صفة الرجال و شک نیست که معقل علتی که پیدا میکند و عقل علیه واحد است و الاتفاق مقیس مثل
 مقیس علیه است و نیز گویم در ذریه مثل اسد نیست در ما ملئت مگر در یک صفت که آن شجاعت است و آن
 شایست را هیچیک از اهل لغت و علمایان منکر نیستند اگر کسی گوید باری ما ملئت چون شارکت در جمیع
 شریعت دیگری پس چرا در صفات ذاتی که عبارت است از اشتراک در تمام ایهیت شرط گیری چنانکه در طوطی
 گفته اند ان اشتراک فی الماهیه قتلان و چون حل ما ملئت باین معنی کنی حق تعالی مثل
 لازم نه آید زیرا که هیچ یکی از مخلوقات شارک نیست در مخلوق را در تمام ایهیت گویم چون در قرآن وحد
 و کلام فقها و تریکیت باین معنی مثل علی الاطلاق یا فیم پس تعید مثل این معنی که مشکلمان میگویند نباشد
 مگر بموجب اصطلاح و شک نیست که اصطلاح قومی حجت نکر در بر قومی دیگر و در دوم آنکه گویم قوله تعالی لیس
 حکمته شئی از آیات حکمات است و مثل مطلق است و شئی عام غیر مخصوص بعضی زیرا که هیچ یکی از اهل
 اسلام نگویند که حضرت عزت ما تعالی و تقدس مثل بجهتی است و بجهتی نیست و نیز گویند باری تعالی
 را چیزی مثل است و چیزی مثل نیست پس اگر ما ملئت را معنی که دانم بقید اشتراک در جمیع صفات بود

در این آیه شریفه و ما ملئت باری تعالی در جمیع صفات و در این آیه شریفه و ما ملئت باری تعالی در جمیع صفات و در این آیه شریفه و ما ملئت باری تعالی در جمیع صفات

لغیت اند و چیزی را صفت نشناوینا

برجه اوله ده دینیه اوله ده برجه

بعضی از اهل ظاهر گویند که حدیث معمول بر روی است نه بر روی تاولیست غیر ناشی از دلیل و اگر گویند که
 اسناد و روایت حدیث اسناد مجازی است و مراد اینست که من رفائی فقد راوی عبدالحق و در اصول الحق
 گفته شود اما در حقیقت بی مرجعی کردن و حقیقت بیانی ضرورتی مهمل گذاشتن مجاز از حقیقت گزینان مسلم
 تقلید است نه داب ارباب تحقیق چه که در باب تحقیق چهار کلمه بر جای گرفته و پشت پای می بخزد و در روی دل حقیقت
 آورد و با عی شش مرتبه حقیقی بخوریم و چهار کلمه بر جای زخم و از سانس گرسالی را با ایکی درد باده بازیم
 قومی که وحدت حقیقی حق با این ظلال و مرالی فهم نتوانستند که ان لاجرم بدین تاولات مارده مشغول
 شدند و معانی کثر هم الا ظلال ان الذین لا یعنی من الحق شیئا ای عزیز چون **محمّد مصطفی**
صلی علیه و آله و سلم تمام آیات ناطق شده و اخبار شام پس انکار بخیزد و گرازمی چنانکه فرمود بیت
 من انی گفت احمد در بیان و تو کجایی که گویی در بیان و حضرت عین القنصات فرموده خبری
 ترا خدا می خواند آن حد خواهم چیزی که تو از احمد خوانی اما از خدا می بخوانم **حضرت قدوس**
الکبریا میفرمودند که شیخ معنی این سخن را می گفت ناشی **محمد و محمد خدای** را در رسالت آورد
 سکند بر این را با اینجا شامی تمام است ابیات مرخوانده می خود بدام می و نظر خجسته ترک
 خام آید و عشته بهام در گنجینه خود بود که خود می سری کرده **حضرت قدوس** را میفرمودند و حق
 اصحاب قصوف و عمده موارب ارباب عرف مسئله وحدت وجود است و اندک نزعی که درین مسئله وحدت
 شیخ عبدالرزاق کاسی و حضرت شیخ علاء الدین **ابن عربیه** با مصلحتی است و دران عین که این برود
 اکابر یکدیگر ارسال کتابات بهیچیکر گردانیدند فقیر و امیر اقبال سیستانی در میان بوده و در این طایفه
 باشع عبدالرزاق امیر اقبال همراه بود و از ایشان به تفاسیر آن معنی کرده و در اوین وادی بهر تمام بود که شیخ
 تودر شان حضرت شیخ اکبر و سخنان می چه اعتقاد دارد در جواب گفته که دریا مردی عظیم الشان و عالی قدر
 میدانند و این دریا بیار می پسندد و میفرماید که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده و می گفته که
 اصل همه معارف او خود همین سخن است و ازین بهتر سخن نیست که شیخ توان این انکار میکند و جمله انبیاء را
 و از برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را شیخ خود نقل کرده شیخ آنرا در جواب نوشته است از هیچ
 مل دخل همین سوالی سخن کس نگفته است و چون یک باز شکافی مذهب طبا لیبیه و در بهر بسیار بهتر از
 عتیده و امثال این دلفی ابطال ان سخنان بسیار نوشته چون این خبر شیخ عبدالرزاق کاشی رسید شیخ
 رکن الدین علاء الدین که کتب نوشته و شیخ آنرا جواب نوشته جامع نکات ایشان هر دو مکتوب را عبارت
 آن پسندیده و ایشان باشارت مبارک نقل کرده و آن نیست مکتوب اما دایمید و توفیق و انوار حمد
 و تحقیق از حضرت احدیت نظام نظر و باطن انور مولانا ان عظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریعت
 قدوسه ارباب الطریقت مقیم سر دقات الجمال مقوم سهار الجمال علاء الحق والدین غوث الاسلام و

بسیاری از اهل ظاهر گویند که حدیث معمول بر روی است نه بر روی تاولیست غیر ناشی از دلیل و اگر گویند که
 اسناد و روایت حدیث اسناد مجازی است و مراد اینست که من رفائی فقد راوی عبدالحق و در اصول الحق
 گفته شود اما در حقیقت بی مرجعی کردن و حقیقت بیانی ضرورتی مهمل گذاشتن مجاز از حقیقت گزینان مسلم
 تقلید است نه داب ارباب تحقیق چه که در باب تحقیق چهار کلمه بر جای گرفته و پشت پای می بخزد و در روی دل حقیقت
 آورد و با عی شش مرتبه حقیقی بخوریم و چهار کلمه بر جای زخم و از سانس گرسالی را با ایکی درد باده بازیم
 قومی که وحدت حقیقی حق با این ظلال و مرالی فهم نتوانستند که ان لاجرم بدین تاولات مارده مشغول
 شدند و معانی کثر هم الا ظلال ان الذین لا یعنی من الحق شیئا ای عزیز چون **محمّد مصطفی**
صلی علیه و آله و سلم تمام آیات ناطق شده و اخبار شام پس انکار بخیزد و گرازمی چنانکه فرمود بیت
 من انی گفت احمد در بیان و تو کجایی که گویی در بیان و حضرت عین القنصات فرموده خبری
 ترا خدا می خواند آن حد خواهم چیزی که تو از احمد خوانی اما از خدا می بخوانم **حضرت قدوس**
الکبریا میفرمودند که شیخ معنی این سخن را می گفت ناشی **محمد و محمد خدای** را در رسالت آورد
 سکند بر این را با اینجا شامی تمام است ابیات مرخوانده می خود بدام می و نظر خجسته ترک
 خام آید و عشته بهام در گنجینه خود بود که خود می سری کرده **حضرت قدوس** را میفرمودند و حق
 اصحاب قصوف و عمده موارب ارباب عرف مسئله وحدت وجود است و اندک نزعی که درین مسئله وحدت
 شیخ عبدالرزاق کاسی و حضرت شیخ علاء الدین **ابن عربیه** با مصلحتی است و دران عین که این برود
 اکابر یکدیگر ارسال کتابات بهیچیکر گردانیدند فقیر و امیر اقبال سیستانی در میان بوده و در این طایفه
 باشع عبدالرزاق امیر اقبال همراه بود و از ایشان به تفاسیر آن معنی کرده و در اوین وادی بهر تمام بود که شیخ
 تودر شان حضرت شیخ اکبر و سخنان می چه اعتقاد دارد در جواب گفته که دریا مردی عظیم الشان و عالی قدر
 میدانند و این دریا بیار می پسندد و میفرماید که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده و می گفته که
 اصل همه معارف او خود همین سخن است و ازین بهتر سخن نیست که شیخ توان این انکار میکند و جمله انبیاء را
 و از برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را شیخ خود نقل کرده شیخ آنرا در جواب نوشته است از هیچ
 مل دخل همین سوالی سخن کس نگفته است و چون یک باز شکافی مذهب طبا لیبیه و در بهر بسیار بهتر از
 عتیده و امثال این دلفی ابطال ان سخنان بسیار نوشته چون این خبر شیخ عبدالرزاق کاشی رسید شیخ
 رکن الدین علاء الدین که کتب نوشته و شیخ آنرا جواب نوشته جامع نکات ایشان هر دو مکتوب را عبارت
 آن پسندیده و ایشان باشارت مبارک نقل کرده و آن نیست مکتوب اما دایمید و توفیق و انوار حمد
 و تحقیق از حضرت احدیت نظام نظر و باطن انور مولانا ان عظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریعت
 قدوسه ارباب الطریقت مقیم سر دقات الجمال مقوم سهار الجمال علاء الحق والدین غوث الاسلام و

خاتمه شد به معنی ظلم که آنجا که حد گفته یعنی باید مثال دست و پا که در انبار سابق گذشت انجمنی را و انهم میبایند

«بسم الله الرحمن الرحيم» و «الحمد لله رب العالمين» و «والصلاة والسلام على سيدنا محمد و آله الطيبين الطاهرين»

المساكين ووالی با و در جات ترقی در مراحج تخلقا با اخلاق الله تعالی بعد از تقدیم مراسم دعا و اخلاص منیا
 که این درویش بزرگ نام قدش بے عظیم نموده باشد لیکن چون کتاب عرو و مطالع کریم و بحث در آنجا مطابقت
 معتقد خویش یافتند اولاد آن در راه امیر قبال میگفت که خدمت شیخ علاء الدوله طریقی محی الدین العربی را
 در توحید نمی پسندد و عا گو گفته اند شیخ هر که او دیدیم و شنیدیم بر عینی بوده اند آنچه در عرو و یا فتم زبیطریقی است
 مبالغه نمودند که چیزی نیست در میان گفتیم که شاید موافق خدمت قدس و بخش نماید اکنون نمودند که بجز نقل
 سخن بخش قوی نمینایند و تشیع و تخطیه بفرمانند از روی درویشی غریب یافت ملازم که صحبتی با ایشان
 نیفا و بجز خبر بکفر کردن لایق نیست و یقین انداخته نوشتیم از تحقیق است نداشتند نفس و بخش و فوکل کل
 ذی علم و عا گو گفته اند که هر چه بر قانون کتاب و سنت مبتنی نه بود و زاین طائفه اعتباری ندارد
 به طریق متابعت می سرزد و بنا بر این برین دو کبر است سید فخر آیتا فی افاق و فی القیوم
 حتی یبکین لهما الحق اولو کیف بربک الله علیه کل شیء شهید الا انهم فی نزله من لعل
 ربهم الا انه بكل شیء یحیط مردم روزه در سر به مرتب اند مرتبه نفس و انظار اهل دنیا و تابع
 خواهند و اصحاب حجاب منکر حق اند و صفات او را نشانند و آن را سخن مصطفی گویند ایشان را خدا تعالی فرمود
 قل ارادتم ان کان من عند الله ثم کفرتم به من اصل من ههنا شقاق بعد از و ارسا از ایشان
 ایمان آوردند که شود و از روزم تخلیص بدوم مرتبه قلب بود و اهل ان مقام از آن مرتبه که اند و عقول
 ایشان صافی گشته و بدان رسیده که آیات مینات حق استلال کنند و تفکرات آیات که افعال و تصرفات
 الهی اند و از آنکه فاق و انفس بمعرفت صفات و اسرار حق رسیده افعال آثار صفات اند و صفات و اسرار
 معانی انزال پس علم و قدرت و حکمت حق بچشم قتل معنای از ثوب میابینند و سمع و بصر و کلام حق را معین
 انفس انسانی و افاق این جهانی بنمایند و بقرآن و حقیقت او معرف و معترف شوند حجتی که مبین لهم
 انه الحق و انظار اهل برهان باشند و در استلال ایشان از احوال محال چون نور قدس و اتصال بخصی
 واحدیت که محل کثرت است عقول ایشان چنان شود که بصیرت گردد سمیت منور گردد و از نور سر
 که گردد و بصیرت چنان بصیرت و تجلیات اسرار و صفات الهی میباشود و صفات ایشان در صفات حق
 محو گردد و آنچه احوال دارند ایشان بینند و بهر دو قسم انفس با طقه نور قلب مرکب گردد و لیکن نور البقا
 ستعلی با خلق آبی باشند و ذوالعین تحقیق آن پس به خلقی از ایشان محال باشد و همه را در مرتب خود
 به داشت و توجوان نکون منهم سیوم مرتبه روح بود و اهل ان مقام از مرتبه تجلیات صفات گذشته
 شامه رسیده باشند و شهر و جمع احادیث یافته و از نفی نیز گذشته و از محب تجلیات اسرار و صفات و کثرت
 تعینات سیمه در حضرت امدت حال ایشان اولو کیف بربک الله علیه کل شیء شهید و انظار اهل
 را ائمه حق بینند یا حق را ائمه خلق و بالاخرین استهلاک است در عین احدیت ذات و محبوبان خلق را و فرمود

چند اشعار از این بزرگوار و بزرگوار و بزرگوار

بسم الله الرحمن الرحيم

مورث انکسرت کان بقش اراست + در پانجی کهن چو برزند موجی نو + موجش خوانند صیقت دریا
و چون در توحید بیان بیکرد و میگفت که از بعد از چندین اربعین این معنی کشف شد و آنوقت در شیراز کس
نمود که باو انمعنی در میان توان نهاد و شیخ ضیاء الدین ابو الحسن ما این معنی نمودن از ان در جبریت بود
تا انموس انخار رسید چون مطالعه کردم آن معنی از با نفهم و شکر کردم که این معنی بطریق موجود است و برزگان
آن رسید مانند و انرا یافته و همچنین بصحبت مولانا ابوالقاسمی و شیخ صدر الدین دوز جهان نقلی و شیخ ظهیر الدین
برقش مولانا امیل الدین و شیخ ناصر الدین و قطب الدین انار ضیاء الدین ابو الحسن و جمعی
برزگان دیگر رسیدیم همه در معنی شفق بودند و هیچ یک مخالف دیگر نداشتند و بقول ابی کس خلاف آن
قبول نمیتوان کرد با آنکه ما چون خود با تحقیق رسیدیم بودم هنوز دل قرار نیکو و اعدا و فوات شیخ
مولانا و شیخان نور المله و الدین نظری و مرشدی که برودل قرار گیر و دنیا یافت هفت ماه در محضر که آثار
بود در خلوت نشست و تقییل تمام یافت کرد تا انمعنی بکشود و بران قرار گرفت و مطمئن شد و الحمد
لله علی ذلک و هر چند خدا تعالی گفت فلان کذا انک که لیکن و اما بمنعمه یک فحدث بداران جو
میخارد و بصحبت شیخ بزرگوار شنه + بار من اسفرائی قدس سره است + سبب پیدا و میفرمود که ملاحظه
ملاحظه و قایل و اویل مقامات مجتهد است بنقاسی بر از این رسیدیم بمجودان جنبه که بطریق قبول
مستقیم نیست ترکان معنی بهبودی آید نمیتوان کرد و در معنی حضرت عبدالعزیز قدس سره و
است و آخر جمیع مقامات در حدیثیم توحید صرف رسانیده و در سخن فیم شهاب الدین بهرودی
موضع تصحیح فرموده است چنانکه شرح سخن امام محقق جعفر صادق رضی الله عنه است که انی الکلیه
حتى اسع من فاکلها فرمود که از زبان خویش و بمعنی چنانچه بزرگوار می یافت که انی انا الله ازو شد
و اگر متعین بودی و در حدیث پیغمبر صلی الله علیه و آله فرمود که لا اله الا الله که راست آمد و با هر که
عظم است اقرب از جبل اورید که بگوید آنرا یعنی نظر باینکه قرآن ثالث ثلثه کفر است که لغد کفر
الذین قالوا ان الله ثالث ثلثه و اربع ثلثه مر فایمان است و توحید ما کیون من محض ثلثه الا
هو با بعضی که اگر ثالث ثلثه بودی متعین بود و یکی از ایشان اما اربع ثلثه نیست که بوجود خالی خیر
که حکم و کذا اذی من ذلک و کذا اگر فاکلها هو مع ثلثه انی واحد و ثالث اثین و اربع ثلثه و خاص این
و سادس غمسه است یعنی محقق حقایق این اعدا و با همی متعارف و غیر مبربی فراغت چنانکه امیر المومنین
علی رضی الله عنه فرموده است قول هو مع کل شی کلامه الله + و غیر کل شی کلامه الله
الله و این ضعیف و آنست که صحبت با خواجہ جهان عزت انصاری دولت داشت هر چند بعضی
طعن میزدند حق علم است که بدین سبب بود که در تفسیر او معنی بگذا و میبایستی و تو که مفسر نام
می یافت و اعتماد کلی بر آن داشت که او سخنان مخالفان از حق برگرد و دعا گو نیز اگر ایمان نیافتی قطعا

چندین بزرگ در بعضی موافق و مطابق یافتی این بیان مگر نگردی و دلائل بسیار گفتی بر منی چنانکه در
 اول شرح مفصّل بر غیر همان افتاده است تا دانشمندان محقق که اصحاب فهم و ذکا باشند باشته آفر کفند از
 تفویّل و ابطال اخبار کرم و منّ که یصدّق الجملة هان علیه ان لا یصدّق التفصیل حق تعالی
 همگنا زده است بسبب جاهل خویش که امت کنا و انا اوایا که لعل هکذا اوفی ضلال صین و الله الحق
 و المعین **جواب مکتوب می** که شیخ زکری الدین ملا الدوله بکاشان فرستاد قل الله که ذرهم لا
 بندگان بن و درندگان آه یقین باتفاق گفته اند از معرفت حق برخوردار کسی یا که طیب القدر صدف
 بوجه عار و نار باشد چون این هر دو تنوید ازین طلمات و ترهتیه مقصود نانا آنچه از شیخ نور الدین
 عبد الرحمن اسفرانی قدس الله سره روایت کرده است مدتی دو سال شرف صحبتش یافته ام هرگز زبان
 از بعضی رفت بلکه پیوسته از طایفه تصنیفات ابن العربی منع فرموده است که چون شنیده است که مولانا نور الدین
 سیم و سونامه الدین رحمة الله فیهم در بعضی طلبه درس میگذاشت با تجارفته و آن نسخه از دست
 ایشان بازستاند و بدید من گفتم که آن نسخه را صاحب قرآن اعظم الله شأنه ببیند و الفوق و
 اقرعین قلبه بنور الحق چون الت که در زبان مبارکش رفت که من ازین اعتقاد و معارف نیازم که
 نیز وقت خوش خود بروی اشارت بآن فقرات را محضت میکردم بدین سیم و سیم که گفته است بجا
 من اظهر الامشیه و هو علیه السلام لا یستحق من الحق ایها الناس ان سمعت من احد لا ینطق
 بکلمة الا ظاهر کرد چیز را و او من آن شایسته به تحقیق تنقیا میگذاشتن حق ای شیخ البرکات بنویس که میگوید که
 فضله الشیخ عین وجود الشیخ لا تسامح البتة بل تغضب علیه فکیف یسبح العاقل ان ینسب
 منسبه شیخ مین وجود شیخ نیست با و سهل الحکامی نویسی که یقیناً کلمه شرم خاکی گرفت بدو پس با و نه حاضر باشد عاقل
 الله هذا هذیان تب الى الله توبه نضوحاً للنجی من هذه الورطة الوعره التي یستکف
 کونیت کذب حق تکاین نه یان او تبرک بنوحی که توبه نضوحاً که نجاست یا بنی و طه شکل که است بکاف می کنند
 منها الدهریون والطبعیون والیدی مانیون و السکانیون والسلام علی من اتبع الهدی
 اند وهران و طبعیان و دیانین و سکانیان و سلامتی است بر کسی که پیروی پارت کرد
 نوشته بودی که در عود و برهان برنج مستقیم نیست چون سخن مطابق واقع باشد خواه بدان منطوق است باش
 خواص باشد چون نفس الحمیان و مسئله حاصل شود و مطابق واقع باشد شیطان را بنیاد اعتراض نخواهد کرد اما
 کافی است الحمد لله علی المعارف التي هی مطابق الواقع عقلاً و نقلاً بحيث ما یمکن النفس ان یتبعها
 + + + شکر خداست بر ما رفیکه مطابق واقع است عقلاً و نقلاً با نظیر که مکتب نیست نفس الحکامان
 و الشیطان تشکیکها و قطمین القلوب علی وجوب وجود الحق و وحدانیت و زاهدت و من لم
 شیطان تشکیک آن و الحمیان می یابند و لها وجوب وجود حق و وحدانیت او و زاهدت او و کسیکه

و آنچه که نموده آخر مقامات و منازل سایرین توحید است نه یحیی است بلکه در او در مقام مقامات
افتاده است آخر مقامات المایه العبودیه و هو عود العبد الی بیدایه خاله من حیث الولایه
المفتوحه و اولها دائره مع الحق فی شیون تجلیاته ممکن است از حضرت شد الطمانه برسد نکه مع
النهال هذا لامر الجوع الی البیدایه العیز و ربانیت و وسط مقام توحید خانه در حال
یاعنی این سه منم گزینی هست تونی دور در برین پیرینی هست تونی دور در دختانه من بر
مانده جان دور نکه را جان منی هست تونی دور مقام حلول کفری می شود و تمام توحید بود
الشیعاع اما من اهوی و من اهوی انا و البس فی المرأة شی غیرنا قد صبی المشتد اذا نشد
و حاحا حللنا لانا اثبت الشریک شرکا و اصحاحا کل من فرق فوا بیننا الا انادیه و لا اذکره و ان
فکذا انما الاصل بعد از این شد نه توحید تمام فلیخص مع الوجوه الی الحق حیث من التماس
فی الباطن بر خواندم ای عزیز تو نیز اقتدا بهمین کن چون نظر بر قول خدا متعالی افتاد لا یضربوا
له که مثال کلی ممکن مثال کردم اسلام را تمام حضرت قدوة الکبر میفرمود که خطبه ایشان
حضرت شیخ اکبر ایضاً میگوید با وجود که خود بر بزرگی ایشان اعتراف کرده اند با تکیه بر دعوی ربانیت بعضی
خطاب ایشان نوشته اند ایها الصدیق ربنا انصرف الیه العارف الحقانی و این حرفی حالا
موجود و از این حضرت ایشان را سخن با گفته اجماع در موجه مکابره در سخن نکردیم ما بهر حال سخن ایشان
ما و یل کرده ایم و خطبه مکابره ایشان مانند که ظاهر مبارک ایشان را نشان کرده اند از ان بیان است که
توحید بیان ایشان خلاف نیست و خطبه کفیه حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله حضرت
شیخ غلبه لرزان بنی است که وی از کلام شیخ فهم کرده بان سخن که مراد شیخ است یار که در جواب مبارک
آن مبارک و بشرطی که وجود مقتضی است و دوم لا بشرطی که وجود عام است و سوم بشرطی که وجود
مطلق است آنکه شیخ قدس سره ذات حقیقی تعالی وجود مطلق گفته است یعنی اخیر است شیخ رکن الدین را
در خط عام حل کرده و در نفسی و انکار آن مبطل نموده با وجود آنکه خود باطلاق وجود ذات حقیقی
غیر اشاعت کرده است چنانچه در بعضی سائل فرموده که انکمل الله علی الایمان بنی جواب وجوده
نزد اهتبه عن ان یکون مقیداً بالحد و الا مقیداً لا یکون له بلا مقیدات و جود +
در مقدمه و در بیان مقید و مطلق باشد که وجودی موقوف باشد بر مقیدات یا چار مطلق خواهد بود
بشرطی که هیچ یک خیر عدم مشروط باشد و قیود و تعینات شرط ظهوری باشد در مراتب شرط
جود فی حد ذاته و در این قبیل بود حضرت قدوة الکبر میفرمودند که شیخ و گفتند که
و الی حال بوده چون در محبت آن آخرین ملازمت مشرب شدیم فدری جمعی از اکابر شریعت بودند
که در این مباحث فخری هم داخل شدند و در این مباحث ثابت کردیم که شرک و احمق کسی که میگوید که در دنیا

[illegible]

که مدتی در مجلس حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب علیه السلام بود پرسید که حضرت شیخ ابن عربی که حق ارجو و مطلق گفته
 و قیامت برین سید مبطل کرد و یازده فرمود که این سخن از اقطاعی خودم که بر زبان رانم که این سخن را نگفتندی
 که سخن محض حق است از اینست که چون گفته شد تا کام تاویل میاید کردن تا ویشتر از این در باطن محقق و نیز در
 نیز گاهی عقلا نشو نظامی الدین فی این سخن خواسته که ویت را در کثرت ثابت کند وجود مطلق گفته تا
 معراج دوم بیان تواند کرد که حراج در هستی یکی که کان الله و لم یکن معه شئ و در یافتن این
 است دوم آنکه کان کما کان و شرح این مشکل ترست و خواست که ثابت کند کثرت مخلوقات در
 و حدت حق بیخ زیاد کند وجود مطلق در عالم افتادست چون یک شیء او به معنی است بود است
 ویرا خوش آمده است از شیء دیگر نقصان لازم می آید فاضل مانده چون وند وی اثبات ویت
 بوده باشد حقیقی از وی عفو کرده باشد چه هر که از اهل قبله استناد می کرده است در کمال حق اگر خدا
 افشند نزدیک من چون مراد او کمال حق بوده اهل نجات خواهد بود و مصیبت اهل درجات چنانکه
 در و بزرگ بجای شد یکی گفت که بیزام از ان خدا می که در سنگ گریه نمیکند و دیگری گفت بیزام
 از ان خدا که در سنگ گریه نمیکند حاضران مجلس خرم کردند که یکی ازین دو کا فر شدند که علی بن
 ایشان توجه کرد با آن که یک عقدا کرده است گریه در غایت خست اند و با این عقدا
 ایشان نقصان نامست پس مقصود از تیر است از خدای ماضی دیگری عقدا کرده که در ملائکه فاضله
 سنگ گریه چنان نیست اگر بعضی ایشان چهره نمکند فیض و ناص باشد پس مقصود او نیز بر این است
 از خدای باقی شک نیست که ناقص علم را نشاید پس از این ایشان از خدا نباشد و گفته بیکان میاید
 حضرت قدوة الکمل میفرمود که از اول سالعه این قاطعه معلوم شد که وجود یکی بیش نیست
 و کثرت ذات و تعداد کائنات از روی نمانش است چنانکه روی واحد در ریاضی کثرت مرئی گردد
 فاضل روی نباشد در باطنی چه عکس مرئی از آینه بسیار نماید در سنگ یکا شده پس باید
 که روی چنان مشهود باشد بدانند او چه نمایش داده باشد اما عقیده و محظورات کثیره و واردات کثیره
 می آید و لا انکار من اعراض از آثار موجد است پس این آسان زمین چیستند
 بنی آدم و دام و در گشتند و عبادات عباد عاید تبوی که باشد و ساجد سجود که اگر گویند و عباد
 محققا بکمال شینکه و قاذورات قبیله و عید عذاب خرت و صد و خیر و شر در همه لازم می آید و نهیم
 ظاهرا بکار میریز از نفس اعراض قبیح از احادیث محقق بود قطعه همه چون نزد ایشان یک است
 پس این اسلام و کفر از ناهجه بود است که باشد خالق و مخلوق دانگاه بره بندگی رفتن چه
 خواست بیاید از است که جواب نکند خرم توجیه که میه اول گذشت جواب نیست که انکار میفر
 قاطعه و فائده حسن عقل فاضل است جماعت نیست بلکه طریق اهل اعتراف است طریق اهل

سید صدر از بار و جزئی باشد که این سخن را
 تا در مجلس و حد و جود از قول محی الدین عربی

و جماعتی که از خود مصلح و ایمن از منس شکلاست و مانند آنکه استماع و سبب مذوقات واحد
اگر در کتب عامه بود در مرتبه دیگر بود و چه بسا که در یک کتابی مشهور است و در غیره ایمان است که
القدر و خبره و سره من الله تعالی و لهذا قال الله عز وجل و ما آصابك من حسنة الا
از حسن است که من انست بحق کند و فیج را بخود و قدر تو نیکی کنی من بدر کرده ام که در احوال خود
کرده ام هر جا که بسنا و فعل غیر حق است حق است که آن اسما و غیر مجازی نیست چنانچه نیست
شیطان و حسن و قبح امر نیست یعنی فی هر دو است مانند سبب من است کما قال الله تعالی یا اما
تدعوا فله الاسما الحسنی من سلمان شعر زکریا اگر نقیضی نیست می آورد و تو دومی نیست
بسی که می نیست از زبان و دیگر نور پاک می از پدید در نفعان بد و چنانکه از کتاب را مثنوی
سلمان در بیان حدیث و تار و هر چیزی نیست کمال نور و چون در نزل است و در و پاک نفعانش نهال است
از آن که این نیست که چون جان در غایت که سبب و سبب را در شمع هم که خود را در کتب است نعم
حضرت قدوة الکبریا میفرمود که یکی از اسرار الهی و آثارنا متناهی کتب است انما الهی است که
قدما تقدیم و عظمای محققین از ایشان است عظمی و اندک که هلا من الاسلام لا یقله فهم ذو لاف
چون فانی قتی قتی و قادر مطلق او بود و مطلق افعال مطلق و الله خلقکم و ما سمعون و ما نطقوا
الاشکاء الله رب العالمین که عبارت ازین است پس نری افعال که اسرار و آثار و افعال و تعبید
حضرت قدوة الکبریا از عنوان قیل که آنجا در دوزخ است از وجبات گزارش بر این سعاد
آفرید که است بر برای شقاوت و ابعاد ایشان برید الله بکرم الیسر و لا برید بکرم الیسر
قال علیه السلام ان الله خلق جهنم من فضل رحمته و فیقری آورده است و
اکمل من الاشقیاء اذا دخل جهنم و وصل الى کماله الله یقتضی عینه و ذلک الکمال
پس هر یک از ایشان چون داخل خواهند شد و جهنم برسد به کمال خویش کشفی بود ذات او و در این کمال
عین القرب من ربها کما ان اهل الجنة اذا دخلوا فیها و صلوا الى کماله و مستقر همدرد
چون تربت از پروردگار را چنانکه هر آینه اهل بیت چون داخل شدند تربت خواهند رسید به کمال خویش و
قربوا من ربهم و لهذا قال ما أرسلناک الا راحة للعالمین
قرب الیه از رب خویش و ازین جهت که در خداوند و نعمت و ایم را که برای هر عالم
ربا عی کمال بل شقاوت در دوزخ دان و در دوزخ آتش باشد و وصل حاصل نشان به
کمال بل سعادت در دوزخ نیست شد بجای عید عید شوند و اصل نشان به
مستور و محبوب کفره آتش است و هر کسی با محبوب خویش خوش است - (ربا عی)
هر کس بدین عمل نارسد و در دوزخ و در دوزخ باشد و هر کس در دوزخ آتش است و خود در دوزخ کفش هم خار است

و جماعتی که از خود مصلح و ایمن از منس شکلاست و مانند آنکه استماع و سبب مذوقات واحد
اگر در کتب عامه بود در مرتبه دیگر بود و چه بسا که در یک کتابی مشهور است و در غیره ایمان است که
القدر و خبره و سره من الله تعالی و لهذا قال الله عز وجل و ما آصابك من حسنة الا
از حسن است که من انست بحق کند و فیج را بخود و قدر تو نیکی کنی من بدر کرده ام که در احوال خود
کرده ام هر جا که بسنا و فعل غیر حق است حق است که آن اسما و غیر مجازی نیست چنانچه نیست
شیطان و حسن و قبح امر نیست یعنی فی هر دو است مانند سبب من است کما قال الله تعالی یا اما
تدعوا فله الاسما الحسنی من سلمان شعر زکریا اگر نقیضی نیست می آورد و تو دومی نیست
بسی که می نیست از زبان و دیگر نور پاک می از پدید در نفعان بد و چنانکه از کتاب را مثنوی
سلمان در بیان حدیث و تار و هر چیزی نیست کمال نور و چون در نزل است و در و پاک نفعانش نهال است
از آن که این نیست که چون جان در غایت که سبب و سبب را در شمع هم که خود را در کتب است نعم
حضرت قدوة الکبریا میفرمود که یکی از اسرار الهی و آثارنا متناهی کتب است انما الهی است که
قدما تقدیم و عظمای محققین از ایشان است عظمی و اندک که هلا من الاسلام لا یقله فهم ذو لاف
چون فانی قتی قتی و قادر مطلق او بود و مطلق افعال مطلق و الله خلقکم و ما سمعون و ما نطقوا
الاشکاء الله رب العالمین که عبارت ازین است پس نری افعال که اسرار و آثار و افعال و تعبید
حضرت قدوة الکبریا از عنوان قیل که آنجا در دوزخ است از وجبات گزارش بر این سعاد
آفرید که است بر برای شقاوت و ابعاد ایشان برید الله بکرم الیسر و لا برید بکرم الیسر
قال علیه السلام ان الله خلق جهنم من فضل رحمته و فیقری آورده است و
اکمل من الاشقیاء اذا دخل جهنم و وصل الى کماله الله یقتضی عینه و ذلک الکمال
پس هر یک از ایشان چون داخل خواهند شد و جهنم برسد به کمال خویش کشفی بود ذات او و در این کمال
عین القرب من ربها کما ان اهل الجنة اذا دخلوا فیها و صلوا الى کماله و مستقر همدرد
چون تربت از پروردگار را چنانکه هر آینه اهل بیت چون داخل شدند تربت خواهند رسید به کمال خویش و
قربوا من ربهم و لهذا قال ما أرسلناک الا راحة للعالمین
قرب الیه از رب خویش و ازین جهت که در خداوند و نعمت و ایم را که برای هر عالم
ربا عی کمال بل شقاوت در دوزخ دان و در دوزخ آتش باشد و وصل حاصل نشان به
کمال بل سعادت در دوزخ نیست شد بجای عید عید شوند و اصل نشان به
مستور و محبوب کفره آتش است و هر کسی با محبوب خویش خوش است - (ربا عی)
هر کس بدین عمل نارسد و در دوزخ و در دوزخ باشد و هر کس در دوزخ آتش است و خود در دوزخ کفش هم خار است

و برکن هر راجی که میبرد در برین بر سریت که سرگزاده که کند و آن بجای رسد که مقصد او خود که مراد
منشعب او همان مقصد باشد و این دایه الا هو اخذ بنا صلیقان و علی صور مستقیمات
و این و اگر میافزاییم مستقیم است و مسافرت و مستقیم است و بعد از اینست و از مکتب هر دو سر و مستقیم است و تفاوت
سعادتهای بر سر است و تفاوت قاعداری که در شش و فاعلیت جمل در حقهم بالانعم
لکسوا با استعداد هم ذلک مضار و احار فین بالله و موایهم و لکن بعد اخذ المنعم منهم حق و الله
لغوله علیه السلام سیاقی مل جمل در مان بنیت فی صهرها الجبر حیدر و جهم من جهم
اگر گویند بجای این حدیث است یا نه گویم برزی که در جملت میر حضرت صلعم گفته اند از آن را بعدین
اگر و فاروقی بر این خبر هر کس از خود دارد را که او گفت اینجا که بر کس لیس و معراج بعد استعداد گفتند
و احتمال دارد که در صحاح نه نوشته باشد و خلاف قرآن این است که تخلید تابید و بار کفر و که قرآن
آمده از ویت و دید و بعد بعد بر او باشد چنانکه در حق موسی قاتل عذاب از تخلیه بعد مراد است چه موسی که عذاب را
بیرون نمی آید و در این لایتنین فیها احقا با معاین تا عیانی است نهایش بخوبی و در شکی بخیران
گفته شود و نود بود که خلاف بعد از خلق کریم بعد نه در کوائف و احیا است و چنین خواهد گفت و اگر
گرفت در ای بند عیالی بشن خواهد بود و احیا با جمع فله منکرست جزاد و قافار در زایدی سگویی به
جواد علی و فوق اعمال بعد از زیاده لان زیاده ظله لقلان یقول فله و قوافل فله که الا عذابا
چه باشد گویم بر حسرت یا نیست این احمدی بر ریافت در جبه محمدی و آنکه مذکور می منی احیا با و احیا
گفته بر سبب تو نه و بر سبب شد موجب کیست اگر نه از آن بر قول کسی که میگوید الله علی ان الکتب
هذا السیاق و اما الله که معانی باشد و لغز داشته الایام و لیس که گفت اگر آن معنی مراد بود و بجای عیالی
از این معنی مرادی و تابید و تخلیه منی درت و بعد نوریت هم آمده است که علت خلافت نبود یا نه و شد
نموده اند شش فصل به کثیرا و یهک به کثیرا و تواند بود که کفر و در دوزخ باشد و آن عذاب باشد از عذاب
اگر و یا آتش صفت تاب اگر و یا ایشان خوی پذیر باشد بوزن چنانکه محمد در بر سر هم است احتمال
دارد که نامش عذاب و فی حقیقت خلاف وی نمایان باشد قصه دیوی که مجید را گرفت شربت دار
و حکایت مسکوت نمنا خود دلیل است سبقت رحمتی علی غضبی فخر کل ظلم اسم حضرت الله با مع سرود
که اجمال تفصیل بود تصحیف و جیم هم است که تصحیف هم بر سببی دلیل است که بر صورت باشد و تصحیف
بر عیالی هم یکس از آنکه عذاب بدی الایام است که بر صورت بر عیالی هم چون کند عیالی هم
و ای بر صورت بر عذاب را از آنکه عیالی هم که جیم از سر عیالی هم این در کتب بود و تصحیف
هر چه می بینی الی از یکس است در دین بیکر کنی با جرایم و در دوزخ بود و در دوزخ و در دوزخ
در ششین گفتگویش عمل است عمل از فعل و کثرت شکل است و اثرش اینجی بصورت که بود

اینست که در این
مکتب هر دو سر و مستقیم است
و تفاوت قاعداری که در شش
و فاعلیت جمل در حقهم بالانعم
لکسوا با استعداد هم ذلک مضار
و احار فین بالله و موایهم و لکن
بعد اخذ المنعم منهم حق و الله
لغوله علیه السلام سیاقی مل
جمل در مان بنیت فی صهرها
الجبر حیدر و جهم من جهم
اگر گویند بجای این حدیث
است یا نه گویم برزی که در
جملت میر حضرت صلعم گفته
اند از آن را بعدین اگر و
فاروقی بر این خبر هر کس از
خود دارد را که او گفت اینجا
که بر کس لیس و معراج بعد
استعداد گفتند و احتمال
دارد که در صحاح نه نوشته
باشد و خلاف قرآن این است که
تخلید تابید و بار کفر و که
قرآن آمده از ویت و دید و
بعد بعد بر او باشد چنانکه
در حق موسی قاتل عذاب از
تخلیه بعد مراد است چه موسی
که عذاب را بیرون نمی آید و در
این لایتنین فیها احقا با
معاین تا عیانی است نهایش
بخوبی و در شکی بخیران گفته
شود و نود بود که خلاف بعد
از خلق کریم بعد نه در کوائف
و احیا است و چنین خواهد
گفت و اگر گرفت در ای بند
عیالی بشن خواهد بود و احیا
با جمع فله منکرست جزاد و
قافار در زایدی سگویی به
جواد علی و فوق اعمال بعد
از زیاده لان زیاده ظله
لقلان یقول فله و قوافل فله
که الا عذابا چه باشد گویم
بر حسرت یا نیست این احمدی
بر ریافت در جبه محمدی و آنکه
مذکور می منی احیا با و احیا
گفته بر سبب تو نه و بر سبب
شد موجب کیست اگر نه از آن
بر قول کسی که میگوید الله
علی ان الکتب هذا السیاق و
اما الله که معانی باشد و لغز
داشته الایام و لیس که گفت
اگر آن معنی مراد بود و بجای
عیالی از این معنی مرادی و
تابید و تخلیه منی درت و بعد
نوریت هم آمده است که علت
خلافت نبود یا نه و شد نموده
اند شش فصل به کثیرا و یهک
به کثیرا و تواند بود که کفر
و در دوزخ باشد و آن عذاب
باشد از عذاب اگر و یا ایشان
خوی پذیر باشد بوزن چنانکه
محمد در بر سر هم است احتمال
دارد که نامش عذاب و فی
حقیقت خلاف وی نمایان باشد
قصه دیوی که مجید را گرفت
شربت دار و حکایت مسکوت
نمنا خود دلیل است سبقت
رحمتی علی غضبی فخر کل
ظلم اسم حضرت الله با مع
سرود که اجمال تفصیل بود
تصحیف و جیم هم است که
تصحیف هم بر سببی دلیل است
که بر صورت باشد و تصحیف
بر عیالی هم یکس از آنکه
عذاب بدی الایام است که بر
صورت بر عیالی هم چون کند
عیالی هم این در کتب بود و
تصحیف هر چه می بینی الی
از یکس است در دین بیکر کنی
با جرایم و در دوزخ بود و در
دوزخ و در دوزخ و در دوزخ
در ششین گفتگویش عمل است
عمل از فعل و کثرت شکل است
و اثرش اینجی بصورت که بود

نقش معنی بصورت هم بود که ششصد و پنجاه و سه مرتبه است. اهل این معنی است که صورت است.
قال علیه السلام فی الدعا یا رحمن اللدینا و الاخرة و رخصها + نقل است که تجلی جسم بعد از غلبه نما خواهد بود
و همه مجربان شفاعت خواهد فرمود و در طوابع مسطور است چون حق تعالی اذن شفاعت مجربان را داده
کس از خواص نبیا و اولیا و در خواست مجربان گفتار نموده آخر حق تعالی سبحانی اسم الرحیم بود اهل حق
لاده و است که بواسطه شفاعت با حق تعالی سخن گویند و مشاهد اوزمانی محال مقام با بند بندگان
مجموع مطلوبی ذلک سر و هر چه اصل است و بقیع عارضی قیوم نگردد و لکن روحانی کجاست جهانی
و لازم جسم او سالم نماید و لام ای می باو چه نماند کل مولود یولد علی الفطرة الا اسلام ثم یهودی یا نصرانی
او یهودی یا نصرانی یا مجسمانه و ملائکه جهت تهذیب و هر چه هست مظهر اسمی از اسماء حق تعالی است که در عالم
زبانند که آنکه علتی مایعنی شده با غده مخالف برای زوال علت علاج بارغ و جبران کنند تا که نسبت
و است چنان شای مرتفع شد عذاب باده چنانچه زرفا لیس بعد از خلوصش ضرر نرسد
حضرت قذوة الکبریا میفرمودند تقرب تقرب سخن برآمد در تفسیر آورده است و درایت و شوق
بعضیک دیک فخری رسول صلعم فرمودند که بندگان از امت من موعودند و منیل بند از بندگان
خداست تعالی اگر در موعود ماند با رضی شود و ملائک شفاعت میکنند و از حصیان پاک خاطر است که شمار دیگران
ایستادی کویت اگر باشد بداند که این از بند باشد درین شایند یا الهی و انگوش و ارقان لا تناس
که چون غیر از این است که بندگان را بندگان و بندگان را بندگان درین موعود و او سودمند
که باشد غیر از این است که بندگان را بندگان و بندگان را بندگان درین موعود و او سودمند
و او را میسر از روی تحقیق بندگان را بندگان و بندگان را بندگان درین موعود و او سودمند
اگر این صفت در ذاتش باشد زلت نموده چون شناسد اگر این صفت درین از روی تحقیق
بیانشان در زنگنه کم گوی که کم بر دینین این کم گو اگر گفتیم حالی در گزارید درین گفتیم و ما معذور داریم

لطیفه بست و ششم در بیان توپه

قال لا تشرف التوبة هي الاعراض عن الاعمال البقية والاقبال على الاعمال الحسنة
باید دانست که توپه عبارتست از اعراض عن الاعمال البقية و الاقبال على الاعمال الحسنة
بشری و هلاک عصری چنانکه فعل و عشر و حد و تقاض و کذب و بخل و حرص و طمع و غضب و تمکین و ریا
و مباهات و عیب و امثال آن مادام که شخص درین اوصاف موصوف باشد محبوب از خدا و رسول علیه السلام
و اولیا و صاحب شریع محکف ازین قیاس منع فرموده هر که صفات مذکوره را بگذارد و بعکس آن صفات مجید را
منصب کند چون سخاوت و مروت و خلق نیک و تواضع و کم آزاری و یمن و دی نهم سیرت نیک مندرج است
و فرمودند اشرف بهما گفت که توپه در کرداریدن است از اعمال بد و در آوردنست بر اعمال نیک

نقش معنی بصورت هم بود که ششصد و پنجاه و سه مرتبه است. اهل این معنی است که صورت است. قال علیه السلام فی الدعا یا رحمن اللدینا و الاخرة و رخصها + نقل است که تجلی جسم بعد از غلبه نما خواهد بود و همه مجربان شفاعت خواهد فرمود و در طوابع مسطور است چون حق تعالی اذن شفاعت مجربان را داده کس از خواص نبیا و اولیا و در خواست مجربان گفتار نموده آخر حق تعالی سبحانی اسم الرحیم بود اهل حق لاده و است که بواسطه شفاعت با حق تعالی سخن گویند و مشاهد اوزمانی محال مقام با بند بندگان مجموع مطلوبی ذلک سر و هر چه اصل است و بقیع عارضی قیوم نگردد و لکن روحانی کجاست جهانی و لازم جسم او سالم نماید و لام ای می باو چه نماند کل مولود یولد علی الفطرة الا اسلام ثم یهودی یا نصرانی او یهودی یا نصرانی یا مجسمانه و ملائکه جهت تهذیب و هر چه هست مظهر اسمی از اسماء حق تعالی است که در عالم زبانند که آنکه علتی مایعنی شده با غده مخالف برای زوال علت علاج بارغ و جبران کنند تا که نسبت و است چنان شای مرتفع شد عذاب باده چنانچه زرفا لیس بعد از خلوصش ضرر نرسد حضرت قذوة الکبریا میفرمودند تقرب تقرب سخن برآمد در تفسیر آورده است و درایت و شوق بعضیک دیک فخری رسول صلعم فرمودند که بندگان از امت من موعودند و منیل بند از بندگان خداست تعالی اگر در موعود ماند با رضی شود و ملائک شفاعت میکنند و از حصیان پاک خاطر است که شمار دیگران ایستادی کویت اگر باشد بداند که این از بند باشد درین شایند یا الهی و انگوش و ارقان لا تناس که چون غیر از این است که بندگان را بندگان و بندگان را بندگان درین موعود و او سودمند که باشد غیر از این است که بندگان را بندگان و بندگان را بندگان درین موعود و او سودمند و او را میسر از روی تحقیق بندگان را بندگان و بندگان را بندگان درین موعود و او سودمند اگر این صفت در ذاتش باشد زلت نموده چون شناسد اگر این صفت درین از روی تحقیق بیانشان در زنگنه کم گوی که کم بر دینین این کم گو اگر گفتیم حالی در گزارید درین گفتیم و ما معذور داریم

لطیفه بست و ششم در بیان توپه

در روزی که بدست پیری الازات حاصل کرد

بیت باطن مدنی آزارم چه خواهی کن ؛ که در شریعت ما غیر از این کتابی نیست حضرت
 قدوة الکبرار میفرمودند هر یک صفت و اوصاف میمند مذکوره اهل عبادات و جلوسات
 ساکنان بود تا صدیکه اگر بر یک صفت از اوصاف مذکوره اقدام نماید باقی اوصاف در ضمن او مندرج
 بود. نقل است دردی که بانواع خون سرقره آراسته بود که بغیر پیری در آمد و طلب دت کرد چون
 او مشهوره آفاق باین فن بود فرمودند که اراوت عبارت از توبه است و باید که از کار مشهوره خود
 توبه کن گفت از من هرگز نخواهد شد چون بمالغنه پدیدار شد در وقت شیخ از وی یک عهد گرفت
 که یک سخن از ما قبول کن باقی را حاکمی او قبول کرد و آن سخن آنست که تو در علم خویش انصاف
 و زود همکاری که کنی با انصاف میکرده باش چون این سخن قبول کرد شیخ و بر سر دیباختن چون سخنان
 که در علم عیال و خرج معشوه از او در خواستند گفت در خانه خرج چند روزنه باشد گفت دوسه روزه خواهد بود
 گفت آنه اف باشد که قوت دوسه روزنه در خانه باشد و من بدزدی بروم چون قوت تمام شد شبی
 خانه بر آمد و بخانه مسایه درآمد بخاطرش رسید که انصاف نباشد که بخانه مسایه دردی که در خانه بماند
 برفت باز حاضرش رسید که این خانه نیز میماند اما است انصاف نباشد که بخانه همشاهان دردی
 کنم احاصل همه شهر میماند برآمدی بخاطرش رسید که بخانه بادشاه در آیم که از بیت المال چیزی بگیری
 که حق هم برکت نشیند چون بخانه بادشاه در آمد و در دست خدا و گفت انصاف نباشد که
 عمر چندین را بر او سپردم از سخن خاص بگیرم و مردم عام صرف کنم بدیده یکم سیاه گرفت آنهم زیاده
 نمود بدیده را باره کرد و جزوی یکم گرفت از سخن برآمد چون درست مغربی از دار الضربت حق
 طلوع شد نوعا بیشتر افتاد که در خانه بادشاه در آمد و چون تقشیر کرد دراز بدیده بود که
 بیکم سیاه دیاده بدیده است چون در آن زمانه آن بادشاه مصفت بود و باشد گفت این دزد
 خالی از انصاف نبوده پدیدار کند چون مشهوره آفاق بود حاضر آوردند بادشاه از در آمدن بخبر
 رسیدن چیزی اندک استغفار کرد و گفت که بادشاهم من بحضرت شیخ خود عهدی کرده ام که از وی
 عدول نمینمایم کرد و وقعه نامی بعضی ساینده بادشاه گفت راست میگوید چون تو انصاف
 در زیدی مرا هم از انصاف نباید گذشت حکم کرد که در از بیت المال مبلغی معین نکند که گفت
 دوی ازان باشد بجان کردند و تفرج فرمودند بجان الله از اقدام یک بیت جلد و زود بمان
 هر شبه رسانید اگر کسی به همه سیرت موصوف گردد و بجهل صفات معروف بود چه باشد بر ما علمی
 کسی کو سیرت انصاف گردد و چه عفو صفت نایب گیرد و اگر باین همه صفت گردد و در گوشان صاف گیرد
 حضرت قدوة الکبرار میفرمودند انصاف توبه به نسبت عموم خلافت است کما قال الله تعالی توبوا
 الی الله جمیعاً که مردم هر ساعت جنگ با من توبه بفرستد است بگریبان من صل شد کفر او کفر

در روزی که بدست پیری الازات حاصل کرد

توبه کنند تا بایمان مشورت نمودها میان معاصی از آیند و طبعاً با غلامی که هندو من مسلماً از ما مظهر
برینند بجای بواجب می کنند و اهل سلوک مقامات ادنی با علی و محبوب کشیده می نمایند که هر کسی که
مقام دیر فرزند بود که از وی با علی تری کند که در کلمات شیخ افتاده است **مستطاب** من رخصه اعین
مستطاب اما و به این است پائی طلبت که بدین فتاد به هر چه رسیدش بسوزانده نهاد
کام یکام از چه فروز تر بود به کام از آن کام بیرون بود به هر که ازین گونه نذر در عثمان به
باد و ازین سینه زردمان نشان به اشرف این راه زیستی ز نشد راه بلندیش ز بسپنی نشد
حضر قذوة الکبر امیر مومنان که بجا نشد تا بساز ازین چه بنده زیاده تیرا که وی میگوید و خدا تعالی بسفر نماید
قلت بعد از توبه انابت است چه توبه غلام سوسانی که توبه و از ترغیب می دوز انابت است مقام خاص
کامل الله تعالی و انبیا الی بگو و جمع از سنن جواسح از خط و دوحس ترک به نور نفس راه باست
عشق و محبت معرفت و قربت دریت که مقام انبیا و رسول اولیا و مکمل بود حقیقت انابت اعراض از ساری
و توبه بعضی مرتبه توبه بود انابت و بعضی میگویند التوبة من جهة العبد والامانة من المعبود
والتوبة في حق الطالب والامانة من مواهب المطلوب + **حصرة قذوة الکبر**
میفرمودند توبه منوعی کنند که اصلاً بسوی او رجوع نکند بلکه مظهر خطور نبود و اصرار بر توبه نمی نمود و
استغفار را که به آن مغفرت زود اظهار گردد و اکابر از هر زمان توبه کردن و بازگشتن استعاده کرده اند
با علی اول الزکوة است توبه به محبت خوشی در توبه به بهر زکست است به توبه به توبه توبه توبه توبه توبه
و بعضی بر عکس گفته اگر چه هر روز گناه واقع شود توبه بعد از دل و جا اگر کند در دایره التائب من
الذنب محسن لا ذنب له + در این **حصرة قذوة الکبر** میفرمودند تائب چون خواهد که توبه کند
باید که اول غسل بجا آورد و گناه برای یگانگی باز آرد و از ولایت شیخ استمداد طلبد و التوبه باشد و گناه
بعضی را توبه کند و در ساجات بخواند الهی غایب را بدینجه امکان بود پاک کردم و باطن دست نمید
بنایت خویش بخیر نیست از لوح و لیس لبوی و این دعا بخواند اللهم طهر ظاهری بالما و باطنی
بالصفاء و تائب باید که جزم چنان بجا طر کند که هرگز باز بازم جرمه مرکب نخورم شد بدین سان محکم را
پشیمان باشد و توبه از خوف عقوبت در رخ و امید بهشت نکند غاصه برای رسای خدا تعالی خود شنودی و
حقیقت که تصدیق می نماید اگر من چنین موجوداتی بهایت و مخلوقات بیخایت در مکان مخلوق نکرد می از
سرای بندگی نیست می هبل می بود که با سید و پادشاهان است کسی که شوق سزای عیب عقاب به بینا بدر کرد
کرده توبه به توبه که شهر با شد دهند به زعفران صد طعمه بر سر دهند **حصرة قذوة الکبر**
میفرمودند شیخ مذنی بالاتر از توبه در بعضی از انابت نیست اگر از جهت توبه کام کرده باشد و در راه اند
اگر چه توبه تن نصیب شده باشد مغفولان توبه در هر عصای بند و گناه نیست این بد که هر عصای توبه کنند

طریق توبه و انابت اصحاب طریقت

حصرة قدوة الکبریه میفرمودند که گناه کاران را شایسته است و در دست السرة و قتل المؤمنین
 بعد از کفر و چهار روز زبان التقلید از دوقذف الحصنة و الیمین الف اجرة و سید در شکر اکل
 الزبا و شرب الخمر و اکل مال الیتیم و دو بار نام نهانی الزنا و اللواط و یکی در باغ ازار من
 الزحف و چهار رد دل است الاثر بالله و الاصرار بالذنب و الیاس من رحمة الله و الامن من مکر الله
 و شرح این چهار است شرک بخدای است که هر شر و خیر که از کسی در وجود او آید بدست می آید و در
 و ابرار بخانه آنکه محبتی که در وجود آید از اسهل بند و بازار تجارت و کند و مبادت بومی داند
 و الیاس آنکه از رحمت حق نویسد باشد که از خود بخشد و الامن من مکر الله که چون کسی را
 وجود آید این باشد که خوانند خیر حضرت قدوة الکبریه میفرمودند و در ذنب و نیت و نیت است
 ذنب عوام و گناه خواص و گناه خواص ذنب اجناس ذنب بیارست و ذنب خاص
 حظوه حضور اودن اوجب جاه و ذنب عوام خلاف ادا و اقام بر نواهی اماکنه انصر که
 اینها اند نه محکمانه و نام بود و نه هیچ خاص بیان آن اشغال بود و اگر بر روز و اهدایت سخن از باب
 شریعت باوراک معانی او نیز دانند که نصیب ایشان نیست و اصحاب شریعت به مثل مخالف
 بهره و داد چه باین سعادت اینان مخصوصند ای بیات شکر کسی که در دامن سر که شکر از نیت
 کام یار آنکس بتوان این را از گفتن در دل و جانش نهفتن و اشاره عین نصیحت
 بهمانی باین گناه بود که ترک آن گناه که لغت و طاعت و سی طاعت از الهی و وصل الی
 الحق و بیعتن من حیث الحق فکل ذنب و ذنب بلیس حق او
 با خدا نیست معنی عشق خدا آمد با و در حق محبوب آمد بغض بک الله ما تقدیر من ذنبک و ما لا تحب
 ذنب با آنکه امانیت آمد بر آدم و آدم معتقد آنست که در بعضی اجناس سیدین و اهل کفر
 کبریه مصطفی نهادند و در این بر کوفتن عالمیان می نهادند و نمایشان قدیم میرسد و قنای می
 اکبر باین گناه بود که فرود کا شکلی من آن است و سید بودی نقل از محرم راز محمودی بنابر
 ایاز سوسوی است که در خدمت سلطان بیچ گناه با آنرا ازین نشینده ایم که مرا از لوگ خند مدت و نشان
 و بخت محبوبیت برآورده و میگویی که نشان عشق ما از تو بر لب شده و گلستان شغف ما از تو بر لب
 گشته مطلع شدن باین امر که بر لب سوسوی نیست مگر عارفی صاحب سر را بیات گدای که بر گدای
 بکر گدای بود محرم محرم با و شاکی به بطفش ایمان منسوب کرد و از دیگر گدایان محبوب کرد و
 شمار او کند غنای او رنگ که طفیل او کند مددک هوشنگ و ایاز او بود از جان او محرم و خدمت
 پیشش همه موجود و بدو گوید راز دل فسانه و در آید و نیاز فاشقانه که ای از تو بگو گلشن عشق
 و ای از تو بگو گلشن عشق و گلستان هوا است از تو به گلستان دفا پرست از تو به از تو بگو گلستان
 از به باشد و بهدیکر نیاز و نیاز باشد چه باشد در آن بزم سعادت بگناه و او بود و عین غیور است

الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی محمد و آله الطیبین الطاهرین

اشرف المخلوقین که از این که را به که دانند بر ما است که از این بیان اینگونه است در شرح حضور بلکه
مقدور باشند حضرت قدوة الکبر و میفرمودند که از امام جعفر صادق پرسیدند که کدام معصیت
است که مندراج حق رساند و که امام طاعت که از قدرت دارد باز گفت طاعتی که موجب رد موجب است
و معصیتی که بشناسی باز در سبب حضوری فرد گفته کار اندیشناک از خدای بوی بسیار از ما بد خود
حضرت قدوة الکبر و میفرمودند و انخواه نقل میکردند که توبه از معصیت یکی است از طاعت
تر که العجب و الربا و الباهات الیها انکسالی حضرت شیخ التبیخ بعضی با سید ان ترک العمل الخلد
الی الباطلة وان علمت دخلنی العجب فکلب فی جوابه اعل واستغفر الله مع العجب
حضرت قدوة الکبر و میفرمودند که از کار برفت اگر شخص گناهات مرتکب و در بین گناهات
خارج بود و بپایان راند که او غناست البته مراد از بزرگوار و صد فضل و وقف باشد پس صفاتی اول از این

لطیفه است و نه در معرفت نماز

قال الأئمة

الصلوة وهی الاختصاص عن الصلوة والا ینال الی الصلوة قال علیه السلام امر اول ما افترض
الله علی المسلمین الصلوة واول ما یحاسبون به ما القیامة الصلوة + + + +
و ان یزید و یزید بنده ساقط شود و در یاد او سقا و امر نماز فرض است از فرائض خدا تعالی
لنقله تعالی ان الصلوة كانت علی المؤمنین کتابا موقوتا هذه الایة یستدل بها ان الصلوة
مفروضة علی المؤمنین موقوفة و ان یزید بنده ساقط شود و در یاد او سقا و امر نماز فرض است از فرائض خدا تعالی
و ذلك لان فیها الاقرار بالربوبیة و فیها خلع السنة والذل والاستكانة و فیها التلق
و الحاجة و الاقالة من سوانق الذنوب و التجافی عن الفساد و الفحشاء و المنکر و
بنا برین نماز جامع عبادات است و جمیع اوامر در ضمن او مستفاد بلکه هر عبادتی که از جمیع موجودات
مقادیر میگرد و در هر طاعتی که از همه مخلوقات ظاهر می آید و در نماز یافت میشود پس هر گاه کسی که بنده را
اقدام نماید گویا که به همه عبادات مذکوره قیام نموده باشد لکن هر چه عبادات بر همه هر زنند
و آنچه اهل عفت و جهان بر زنند باشد از سر له قائلین به نیست از احکام نماز و ابروین
بر سبیل اجمال از ان اشعار نموده می آید که اعظم ارکان نماز چهار است قیام و قعود و رکوع و سجود و محضات
از عرض تاثیر میجوید از اعلی تا ادنی بر چهار متصف و چهار گونه عبادات قیام می نمایند بعضی
از آنها در قیام اند مثل شجار و حیطان و حیال و اقلال و بعضی از آنها در رکوع اند مثل بهائم و شیاع
و غیر ذلک بعضی از آنها در قعود اند مثل حیث و نبات و بعضی حیوانات غیر ناطق جهان که غل اشبار
ان و بعضی از آنها در سجود اند مثل مار و کژدم و هر حیوانی و در ایستاده ایستاده پس هر چه است
عبادات مذکور عالی نیست و این هر چهار انواع عبادات که متفرق از کل مخلوقات محصور میگردد و

الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی محمد و آله الطیبین الطاهرین
اشرف المخلوقین که از این که را به که دانند بر ما است که از این بیان اینگونه است در شرح حضور بلکه
مقدور باشند حضرت قدوة الکبر و میفرمودند که از امام جعفر صادق پرسیدند که کدام معصیت
است که مندراج حق رساند و که امام طاعت که از قدرت دارد باز گفت طاعتی که موجب رد موجب است
و معصیتی که بشناسی باز در سبب حضوری فرد گفته کار اندیشناک از خدای بوی بسیار از ما بد خود
حضرت قدوة الکبر و میفرمودند و انخواه نقل میکردند که توبه از معصیت یکی است از طاعت
تر که العجب و الربا و الباهات الیها انکسالی حضرت شیخ التبیخ بعضی با سید ان ترک العمل الخلد
الی الباطلة وان علمت دخلنی العجب فکلب فی جوابه اعل واستغفر الله مع العجب
حضرت قدوة الکبر و میفرمودند که از کار برفت اگر شخص گناهات مرتکب و در بین گناهات
خارج بود و بپایان راند که او غناست البته مراد از بزرگوار و صد فضل و وقف باشد پس صفاتی اول از این
الصلوة وهی الاختصاص عن الصلوة والا ینال الی الصلوة قال علیه السلام امر اول ما افترض
الله علی المسلمین الصلوة واول ما یحاسبون به ما القیامة الصلوة + + + +
و ان یزید و یزید بنده ساقط شود و در یاد او سقا و امر نماز فرض است از فرائض خدا تعالی
لنقله تعالی ان الصلوة كانت علی المؤمنین کتابا موقوتا هذه الایة یستدل بها ان الصلوة
مفروضة علی المؤمنین موقوفة و ان یزید بنده ساقط شود و در یاد او سقا و امر نماز فرض است از فرائض خدا تعالی
و ذلك لان فیها الاقرار بالربوبیة و فیها خلع السنة والذل والاستكانة و فیها التلق
و الحاجة و الاقالة من سوانق الذنوب و التجافی عن الفساد و الفحشاء و المنکر و
بنا برین نماز جامع عبادات است و جمیع اوامر در ضمن او مستفاد بلکه هر عبادتی که از جمیع موجودات
مقادیر میگرد و در هر طاعتی که از همه مخلوقات ظاهر می آید و در نماز یافت میشود پس هر گاه کسی که بنده را
اقدام نماید گویا که به همه عبادات مذکوره قیام نموده باشد لکن هر چه عبادات بر همه هر زنند
و آنچه اهل عفت و جهان بر زنند باشد از سر له قائلین به نیست از احکام نماز و ابروین
بر سبیل اجمال از ان اشعار نموده می آید که اعظم ارکان نماز چهار است قیام و قعود و رکوع و سجود و محضات
از عرض تاثیر میجوید از اعلی تا ادنی بر چهار متصف و چهار گونه عبادات قیام می نمایند بعضی
از آنها در قیام اند مثل شجار و حیطان و حیال و اقلال و بعضی از آنها در رکوع اند مثل بهائم و شیاع
و غیر ذلک بعضی از آنها در قعود اند مثل حیث و نبات و بعضی حیوانات غیر ناطق جهان که غل اشبار
ان و بعضی از آنها در سجود اند مثل مار و کژدم و هر حیوانی و در ایستاده ایستاده پس هر چه است
عبادات مذکور عالی نیست و این هر چهار انواع عبادات که متفرق از کل مخلوقات محصور میگردد و
مؤمنین رعین کرده شده است باوقات عود که در آن حدیثی است مشکل بر انواع عبادت زیرا که در آن اوقات بر عبادت

بودی اولین پایی از کجای حاصل شدی که محبت جعفر از اول خود بدیدم هر آنکه بدی که محبت
 دینای دانی باشد از دینک چیزی باشد و ملوث بود بدان چیز ملوث و پید باشد عاقل و عاقل
 محبت دفع مال بود و عده پدید می رسد و چون بدان چیز الزامه ظهور ایمان باین باشد
 اما حدیث دوم که تقبل الله الامان الا بالزحوة یعنی چون مسلمان از زحمت یا عفت و عفت
 از دوست درم بخردم بدیدم که کند بر زکوة او چون گوید که لا اله الا الله یا گوید حکم کند بر ایمان او
 بر تفسیر چون تخفیف است از اسلام و قوت باطن بدارد و محال حوالی را در اسباب معنی میدهد و توکل معنی آنست
 که چه باشد و قوامی اموالی در راه حق اینها را بخواهد کرد و اگر باو بگویند که قبول کند سبب با مال را در
 از دوست درم بخردم فرموده اند اول سهولت احکام شرع در دل خود جای داده بعد ایمان قبول
 بر ایمان او بواسطه سهولت احکام شرع است که اگر از او در دل قبول نکردی ایمان نیاوردی اما
 عاقل که مال دنیا را از خود دفع کرد و سخاوت و برزیدند پس حبیب مد یا زجر چنانکه رسول علیه السلام
 فرموده است حبیب الله طه دوست قبول بخود فرمود و جانی دیگر فرمود البصیل حد والله
 چون غیل عدو باشد قبول بود حضرت قدوة الکبریا میفرمودند معنی زکوة یکی فرزندی است که
 مال و پند زکوة افزون بشود دوم معنی پاکیزگی است یعنی زکوة دادن مالها و دل از لوث پاک
 پاک گرداند و از عقوبت سلامت ماند یا الله تعالی حد من اموالهم سداقة نظهرهم و تروکهم
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که زکوة با نیت نفوس هر یک شوی دارد اهل از حق تعالی
 زکوة بر اندازد و بدو آورد چون وجود از او داشت و افعال عبادت بر فراخ حال پان سر
 کرد و در اسفار چهارگانی را دو گانی ساختند و کمال زکوة این باشد که بندگان در راه حق
 بکلی باشند و بصرف جنت باشند و زکوة انبیا در حدیث نقل باشد بی حی و بیان احکام او را در
 نوای باسان زکوة اختیار خود معرفت زکوة علیا تعلیم احکام دینی از مسایل احکام فقه و احکام
 و تفسیر قرآن و مطالب جهاد و زکوة نوایار و مشایخ خاص البقیع علم سلوک و بقیع مشغولی ظاهر و
 باطن و ترک دنیا و جاه و زکوة حقیقی اصل انخاص با عطای الاهی از تکلیف دل و تعلیم روح بمریدان
 صادق و بذل نعمت عشق و محبت و سعادت و معرفت و قدرت و کلمات صحاب و ارشاد حق و معرفت
 و نفعی اختیار می نمایند این نوع اینها را حضرت قدوة الکبریا و اکثر اوقات منظور شده و وقتی در شیراز
 بعد از طواف مقابر اکابر و اعوانه از آن است بود که درویشی ملازمت آمده و از مجاهدات کثیره در راه
 کبریه خود عرض کرد که مدت ده سال است که در ملازمت فلان شیخ عمر سیر میبرم و هر چه مال نیست
 در حق تمام کرده ام و بی نیازی به چون برساند عرض نیاز و محاذات و کسار و احوال را در حق
 عرض جو گفت از دل سخن در دل زکوة فرمودندش خوش خاطر جمع دار برای اقتلاح کار و در
 کار و زمانه گدشته بود که از اینها می گاه انتهای اسرار ویرانم بکشوف شده و بیغیران آواز و

احکام میان الهی معروف بکسبت آنکه خال را به نظر کسی کند یا باور کند که گشته است یا نکست
 چنانکه از حالت او بر همه حاضران سرایت کرد و لطیفه سی و دوم در بیان حج و جهاد
 قال الاشراف - الحج وهو الفضل الى طواف كعبة القلوب - والحج وهو المارة بالفس
 كما اشار عليه سلام اليه بقوله وجنا من الجهاد الاكبر الى الجهاد الاصغر
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند شریک و جوب حج بسیار است و آن بکره و جوب است
 قال الله تعالى والله على الناس حجر البيت من استطاع اليه سبيلا
 از فراغ نص ختمه سلام یکی حج است و فنی که شریک موجود بود و کمال عقل بلوغ دستجات اند
 مستوجب تبیین و شریک و احکام سجا آوردن بعضی گفته اند که بوج و صحت ابدان احتیاج شریک
 دیگر نیست - آمده اند که فخر موصی قدس سره کمر بفرسته بودند در راه باجوالی اتقایانته برسد
 من این الی این فقال الذلایر الی بدیته کما صقلت خطا فاك جنيد والطريق طويل فقال علی
 المشي وعلى الله البلاغ صقلت این سرادک فقال سرادی فی قلبی و هو البقیر قلت
 اعنیه به الطعنه بر و الشراب قال الیاء عنی با بطل هل رایت صیفا یدهب
 بالطعام والشراب الی بدیته المضيف
 پس طایر و مطلب مطلوب صحت بدان کافیت حقیق الذل و اوست و این مخصوص است باهل
 همت و نبردان و زور کار و مؤذیان میدان کار و زور قطع و این میدان نباشد هر کسی فارسی
 که تاز و میدان به سرحد و هر که در جهان و دل پسینه را ساز و ساز و سوزی سندان
 قدوة الکبریا اعلی حضرت شریک میگردند قال رجل لثقیفی انی اری الذل الحج قال اریه خادک
 قال ترورید اربعة اشياء قال ما هی قال ما ساریت احدی بوزنی اقرب منی ولا من
 رزق عاری بعد منی و رایت قضاء الله جاریا علی حیث ما کنت و کما کون فی حال الا و الله
 بحالی فالتقیق نعم الزاد زادک میفرمودند که در راه سلطانیه بحضرت سلطان ولد اجتماع افتاد
 فرمود من این الی این قلت من ادعوا الی البین والمیزل فی البین والحاصل فی الخطی بین فلان
 هذا المقصود من الکونان ولا یصل بهذا المنزل الا صاحب العینین و غزل

چه برتری می مسافره من این	بگویم که برتری گویش دل عین	که سالک رده دور و دراز است
ز اول علم تا منزل عین	دین بیاری ره بسیار غولند	که از ره میرند و بفرقه داعین
دین ره را بهر آگاه باید	که تا منزل بر دواز با می خنوبین	میان علم عین ای با آلب
ترامقصد تار و حاصل بین	دین ره یافته مقصود از غفلت	که مقصود این بود و غفلت

حضرت قدوة الکبریا میفرمودند اگر کسی برفیق زیارت که چنانکه اصحاب طریقت زیارت کرده اند
 مشرک گرد و زنده دولت و اگر نه بطریق اصحاب شریعت این نصیحت و یاد بگویند حضرت با نیت این
 و در میان است و حاصل در دو قدم است و این است مقصود از هر دو عالم و در سه با این منزل که صاحب دو چشم

و ان قدوة الکبریا میفرمودند که اگر کسی برفیق زیارت که چنانکه اصحاب طریقت زیارت کرده اند
 مشرک گرد و زنده دولت و اگر نه بطریق اصحاب شریعت این نصیحت و یاد بگویند حضرت با نیت این
 و در میان است و حاصل در دو قدم است و این است مقصود از هر دو عالم و در سه با این منزل که صاحب دو چشم

نه خواهم خایه در دهانم و کله فربه و لیکن مست سالارم بی سالار میگرددم. پندانی که بخورم از آن
 بگویم پندانی که بخورم که بر خوار میگرددم پندانی که سیر غم که گرفتاری می پرستم پندانی که بخورم
 که بر گزازی میگرددم بهر آن نقشه که می آید در نقش می بینم بهر عشق بیلی دان که بخورم و میگرددم
 به چون بصفاد مرده آید از برای سحر کردن باید که جد و جد نماید و سعی تمام قبل ز علول اجل از
 قدرت بشریت بصفاء ملکیت انتقال کند چون بنا آید مونس خطرات و سارس جنالات از آن
 صفیه خاطر تراشد و از کل رز و دامانی تیر نماید چون به سنگ نگاه رسد باید که دیونفس ابلیس بافت
 و مجاهد و فوج کند بلکه خود را نکند - تقریباً میفرمودند که حضرت ذوالنون قدس سره جوانی را دید که بنا
 نقشه بود همه خلق بقریان مشغول بودند من جانب می نگران بودم تا چه کن گفت بار خدا نامه
 قربان مشغول من نیز میجوایم تا خود را قربان کنم اند حضرت خود قبول کن این گفت بهر شایه
 انشای نمود و الی یقیناً چون نگاه کرد و ندیده بود بهر بیت خوب و بیان جو پرده بر لیده عاشقانه
 پیش شان چنین میسرند چون سنگ اندازد باید که شغلیات حواس خایه باطن را از طبیعت خوب
 دور اندازد چون بعرفات رود وقت و قوت باید که بر کوه قافلی بر آید و اوقات شود و این اوصاف
 مرتفع شده یا نه اگر شد حاجی است مرتب معنی و اشاره حاجی رسمی است وقتی که جام میباید الهی بکام
 رسد از غای میر بهر بختی اشغال کند بهر معنی نشود صفا تا در کشد جامی بهر سفر باید یا نماند شود
 نقل آورده است چون حضرت آدم علیه السلام از لغت بهشت بخت دنیا افتاد میان آدم و دوسه افتاد شد
 باز نشستی بده عزت شد عاشق بهم به جمال دوست خویش کجوه عرفات شرف شود و همچون
 اندر دایره ذوق و غای بادی اقران در بخار ایل گردد اما تقبیل حجره الاسود در وقت طوفان نور
 اعتقاد فرمود بلکه بهر بیت المومنین باطلان جهان بر بند و حجر الاسود که امر فرستد نگاه عالمیان و کعبه
 اسلام است یک بر کاله با قوت سرخ بود و کمالی فرمود بگو بهر قبیل نگاه داشته شد و آن سنگ
 در میان کوه درآمد و کوه آن سنگ می نظره کرد تا وقتکه طوفان آخر شد در روزگار ابراهیم صفا
 امر فرمود یا ابراهیم کوه بوقییس سنگی ست از آید و در کنه نماید و آورده اند که سنگ حجره اسود سرخ بود
 از آن حاضریا شد و حق تعالی در پیشان بلیندگان عهد کرده بوده آن عهد را رسید و در میان
 سنگ نهخت و هر که ویرا بوسد گویا آن عهد بجا آورده باشد و قیامت آن سنگ نزد حق تعالی
 گواهی دهد که این بنده عهد خود وفا کرده است بیا من رخصتالی ویرا بیا من زد و این فقیر که (مست
 میگوید که خاستی عجب یم از آن سنگ که گفتار از تقریر او عاجز است و آن است که مجبور بوسیدنی
 و راحتی یافتیم که تا در بدن حیات باشد لذت آن فراموش نشود و هیچ لذتی بالاتر از در جهان یم
 هیچ چیز نرم تر و لطیف تر از آن در دینا معاشه نکرده ام من بن عجبایت با کوه و شرف میگردد و شرف
 نیز میگردد که با هم شل بن مشاهده کرده ام همان اندر چندین هزار سالان را تقریر کن سنگ فداست

گشتیست حوا که تمام جهان خود و توان کرد و بود

و بسیار آن شک لبه دهان کلمه ازین خاصیت که از ظاهر شود دیده اند که گویی بوزنه در لب شک و بسیار
 اصل یا قوتش آن شک به برآمد گوهر مقصود از اینجا که گوهر سر سبز از شک در جنگ به خوشاقت آن
 صاحب لای که منظر نظیر و محظوظ بنظر بنظر گردد به رباعی هر که از باران کرم شک به در کئی قنار و قنار شک
 شده اگر تو شک محضه و مرمر شوی به چون بصاحب دل و گوهر شوی به هر که از کل و صفا بشرت چای
 شده باشد که این عین آن معنی است که در نماز است و معنی مغایرتی نیست مگر در بقدر حضرت
 قدوة الکبریا میفرمودند معنی قبله توجیه کردنت بجزئی هر که بود بجزئی آورد قبله او آن ظاهر و باطن
 چنانچه قبله و انبیاء اعم پیشین بیت المقدس بود و قبله حضرت رسالت پناه صلعم استانش که پیشین
 کتبا قال الله تبارک و تعالی قلب و وجهک فی السماء فقلو لیلک قیلک توجیه صراط
 قبله اهل شوق و محبت و ذوق عشق و معرفت جلال خداست و لکن وجهه هو وجهه الهی است
 و ایشان بجز وجهه عرض سرفروشانند لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله
 و قبله است که دریم برکت که کلام است و نیز ما را ایشان به هر که بود به بود باشد فرمودند از آنج
 و ما را عاشقان آن جود است به حضرت قدوة الکبریا میفرمودند چنانچه است اول قبله و جوارح
 که در جمیع موانع مسلمانان فرض شده بایان است تا اگر از آن دیدم و در قبله توجیه و است که اهل انبیا
 توجیه داشت و شوقی ایشان در آن سوم قبله است که توجیه مرید است بود چه ارم قبله است
 توجیه فتم وجهه الله و ان می قبله است فرمود چون قبله محض حال مشوق نبود و عشق آمد و خود که در قبله
 که بوده رسول انبیاء و افعال او را توجیه بدست ما فلان به هر که با سوس اوست بشت بروداده اند
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که معنی جمیع قبله است هر که نصیب چیزی کند و قدم ظاهر او باطن در
 راه زندگی او همان باشد تا بدان و حاجیان با نجات یافت اسفان مقاصد دینی و دنیاوی خود را
 کعبه کنند تا اسم آنم از جریده اعمال مال ایشان محو شود و اما مقصد شایان و عجبان عارفان تقریب الکعبه بود
 و احرام بستن ایشان به جهت طهر دل باشد تا محرم بر الویسیت گردند قال علیه السلام قلب العارف
 حرره الله و حرام علی حرره الله ان یلیه فی غیر الله ط که در رسالت و عرفات معرفت
 بین آن فرقه سبحان این باشد شعر بار حرم کعبه دل طوفان بران به حاجی طوفان میکند و هر که در حرم
 حجاج با قصد کعبه به نیت طمع نفی و نیت با تمایل شاق بود و شاق بود و شاق بود و شاق بود و شاق بود
 سعادتی و حلال دادن و خست و سادی باشد شعر احرام عاشقان با احرام حاجیان به کان به
 کعبه بود و این بسوی دوست به اهل عشق و معرفت را از کعبه تجانه و مسجد و میخانه مقصود اصل
 مطلوب کعبه مولی است فرد و مسجد و یکدیگر که میزد چه شده و مسجد و میخانه بود مکتب می دوست
 کعبه ظاهر است و کعبه خاص یا کعبه است کعبه ظاهر را درش کشاده و محمل زیارت خلق و کعبه باطن را درش بسته
 تا از احرام خود طمانند و از طواف قبر چو وارد می نوی نزد که محل زیارت نور احدیت است رباعی

و بسیار آن شک لبه دهان کلمه ازین خاصیت که از ظاهر شود دیده اند که گویی بوزنه در لب شک و بسیار
 اصل یا قوتش آن شک به برآمد گوهر مقصود از اینجا که گوهر سر سبز از شک در جنگ به خوشاقت آن
 صاحب لای که منظر نظیر و محظوظ بنظر بنظر گردد به رباعی هر که از باران کرم شک به در کئی قنار و قنار شک
 شده اگر تو شک محضه و مرمر شوی به چون بصاحب دل و گوهر شوی به هر که از کل و صفا بشرت چای
 شده باشد که این عین آن معنی است که در نماز است و معنی مغایرتی نیست مگر در بقدر حضرت
 قدوة الکبریا میفرمودند معنی قبله توجیه کردنت بجزئی هر که بود بجزئی آورد قبله او آن ظاهر و باطن
 چنانچه قبله و انبیاء اعم پیشین بیت المقدس بود و قبله حضرت رسالت پناه صلعم استانش که پیشین
 کتبا قال الله تبارک و تعالی قلب و وجهک فی السماء فقلو لیلک قیلک توجیه صراط
 قبله اهل شوق و محبت و ذوق عشق و معرفت جلال خداست و لکن وجهه هو وجهه الهی است
 و ایشان بجز وجهه عرض سرفروشانند لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله
 و قبله است که دریم برکت که کلام است و نیز ما را ایشان به هر که بود به بود باشد فرمودند از آنج
 و ما را عاشقان آن جود است به حضرت قدوة الکبریا میفرمودند چنانچه است اول قبله و جوارح
 که در جمیع موانع مسلمانان فرض شده بایان است تا اگر از آن دیدم و در قبله توجیه و است که اهل انبیا
 توجیه داشت و شوقی ایشان در آن سوم قبله است که توجیه مرید است بود چه ارم قبله است
 توجیه فتم وجهه الله و ان می قبله است فرمود چون قبله محض حال مشوق نبود و عشق آمد و خود که در قبله
 که بوده رسول انبیاء و افعال او را توجیه بدست ما فلان به هر که با سوس اوست بشت بروداده اند
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که معنی جمیع قبله است هر که نصیب چیزی کند و قدم ظاهر او باطن در
 راه زندگی او همان باشد تا بدان و حاجیان با نجات یافت اسفان مقاصد دینی و دنیاوی خود را
 کعبه کنند تا اسم آنم از جریده اعمال مال ایشان محو شود و اما مقصد شایان و عجبان عارفان تقریب الکعبه بود
 و احرام بستن ایشان به جهت طهر دل باشد تا محرم بر الویسیت گردند قال علیه السلام قلب العارف
 حرره الله و حرام علی حرره الله ان یلیه فی غیر الله ط که در رسالت و عرفات معرفت
 بین آن فرقه سبحان این باشد شعر بار حرم کعبه دل طوفان بران به حاجی طوفان میکند و هر که در حرم
 حجاج با قصد کعبه به نیت طمع نفی و نیت با تمایل شاق بود و شاق بود و شاق بود و شاق بود و شاق بود
 سعادتی و حلال دادن و خست و سادی باشد شعر احرام عاشقان با احرام حاجیان به کان به
 کعبه بود و این بسوی دوست به اهل عشق و معرفت را از کعبه تجانه و مسجد و میخانه مقصود اصل
 مطلوب کعبه مولی است فرد و مسجد و یکدیگر که میزد چه شده و مسجد و میخانه بود مکتب می دوست
 کعبه ظاهر است و کعبه خاص یا کعبه است کعبه ظاهر را درش کشاده و محمل زیارت خلق و کعبه باطن را درش بسته
 تا از احرام خود طمانند و از طواف قبر چو وارد می نوی نزد که محل زیارت نور احدیت است رباعی

بدو کینه کل روزگار است به جوف قلبه دل اگرگاه است به توبه من مشقه بخلاف برود و کاین و ملوک
 زان برهان اود حضرت قدوة العبره میفرمودند عزت یار آنان که کینه سنگ کل را بیک نظر مشرق
 میروند و بر قلبه دل که برود سبید و شصت نظر برود و کار بود اصلا توبه اوستی میکنند که حضرت سلطان
 العارفین فرموده اند که زیارت اهل القلب خیر من زیارت الکعبة سبعین مره +
 کعبه طاهر از اجزاء قبله باطن بزرگوار است اول مطاف خلق ثانی محاف خالق آنجا مقام خلیل ابیجرم
 جلیل در خلیل جلیل فرقی قلیل آنجا خیمه زمزم ایجا دور اقداح دادم آنجا حجر بود آنجا نظر شده
 قنوی که آنجا خیمه سار زمزم آمده و بجارود بار قزم آمده اگر آنجا فیکاه سنگ شود و بر آنجا فیکاه
 بر خد از حضرت شیخ الاسلام نظام الدین نقل فرمودند حجر فتن کار کسانی باشد که از معانی محجبه منور
 حقی نداشته باشند بهوای نفس فرار در سرده و کوی کسی کور بود و بادوست سرکا به چه باشد و در بهوای کعبه
 کار که از کعبه کل کویا است و طریق قبله دل رودی یار است به حضرت امام علی آورد و اندک حرات
 میکند بر اجتهاد سومی حق و بشارت مبد به وصول مطلق و اذن فی الناس بالحق باقول و رجلا
 و قدام زنازل و مراحل خوش آنقدر بهایی است پس نه و بادیه نفس مار را قطع کن چون باجرم
 دل رسیدی بآب نایت غشی کن و از بسا بهشته بجهنم شود احرام خود بیت گیر و بیک عالم شانه زین
 و بفرجات هاستانه در آور و بر جمل حقه برای دوز آنجا بنامی بهیه آبی و نفس بهی را قربان کن
 روی بکعبه و حال نامه دفع نفک و دقا در فرود چون رسیدی طواف کن یعنی چه کرد و اگر در
 بگرد و + و یا بر حور اسوده ذکر در جهاد و قتال قال الله تعالی والدین جاهدوا فی سبیل الله
 یا اهل الله هم حضرت قدوة العبره میفرمودند جهاد کردن در راه خدا تعالی فرض است
 بر جمیع عباد و فیکاه خروج کفایت و اماران خروج کفار فرض کفایت باشد و غیر امیر به یاد که شک
 جهاد این است و عساکر جاگان معرکه جهاد است اجاعت او کنند و از راه حکم چون انقبه بیرون
 و با اتفاق یکدیگر بقوت دل بفر شکر کفار از دنیای را در لشکر برابرند و اگر بریدند و از انقیاب زمین
 جهاد این بکمال است و آنرا که یقین بکمال نبود ناقص بود و باطل شرک نزدیکتر با غشی از جهاد
 مندر کردن دور و زده رو نیست به روزی که قضا باشند آن روز قضا نیست به روزی که قضا باشند کوشش
 سوده روزی که قضا نیست در و مرگ نیست به چون غنیمت یابند بهی که در کتب فقه مسطور است
 و محضو امیر غنیمت کنند امیر یک پیشوای قوم باشند و لشکر اسلام مطیع وی باشد باید که او را اولیاد و
 شهوات نبیه دارد و بشر بهانه ای اقدام نماید چه شراب غریب عقل است و دانی نایب و فکر صاحب کمال
 عقل اهل خرد و اهل توان بود کسالت و اهل دره اشغال از تجرید تر است و بهر لایزال و نه
 کار و روز بعد از او کند فرد جهان آنکس که در دنیا به جهاد باطنی خود قضا شده و جهات و جهات
 با قافله که سرگردانند مشاورت کند بعد از طریق نفاذ و نفاذ و نفاذ نام آن است و شایسته کمال و ابرار

در جهاد و معنای و معنوی

در جهاد و معنای و معنوی در جهاد و معنای و معنوی در جهاد و معنای و معنوی

[illegible]

فرقه جبریه - اول مضطرب که خبرش از حقیقی دانند و از خیر نه ثواب بد و نه از شر عذاب دوزخ نهاییه
گویند که فعل خلق را هست و قدرت ششم معینه که قدرت و فعل هر دو بهم گویند که بنده هر دو دارد -
چهارم مفروضه - میگویند که شدنی بود آنچه شد درین سر خداست از کسی پیدائی شود پنجم معلیه - میگویند
غیر آنست که ساکن شود نفس بان ششم سحریه - میگویند حقیقی آفرید بر علم نه بر معلوم و خدا
کنند حقیقی بر ایشان بافعال خویش نه بافعال ایشان ششم تبصیه - میگویند ثواب و عقاب یار و
فتور از عمل نیک بد ششم سابقیه میگویند که سعادت و شقاوت پیش از ما شده است معادته
و معاصی سود و زیان ندارد و ششم جبریه که دوست مردوست را مصلب کنند که مادیان خدا نیم -
دشتم خفیه میگویند دوست ترسانند مردوست را یازدهم فکریه میگویند که هر که را علم زیاده بود جهات از او
ساقط بود و مردم را واجب بود که موت کنند با محتاج ویرا قبل از شریک شدن در الهامی مردم
اگر امانت نه کند ظالم نباشد دوازدهم حبیه - میگویند صفت در اموال نیست زاهد را - صفت
پنجم در بیان دوازده فرقه جمعیه - اول معلیه میگویند ناهمائی خدا تعالی و صفات او مخلوق است
دشتم مراقبه - میگویند که حقیقی بر عبادت - ششم قدیه - میگویند که اهل تشکیان بسوزند که هر که
در آتش زان بهارم مخالفیه - میگویند که قرآن مخلوق است بخوارید - میگویند که هر که در دوزخ رفت
باز نیاید و دوزخ نزد دوازدهم عربیه - میگویند که حرف رسول علی السلام حکم بود و در
مقتضایه گویند که بهشت و دوزخ فانی شود ششم در بیان دوازده فرقه جمعیه - میگویند که هر که بود و رویت
بد نیاست نه با طاعت و عالم قدیم و معدوم شیء است ششم تعقیبه - میگویند که قرآن سخن اقرار است
سخن خدا و میگویم لفظ لا فضا است و قرآن سخن ذاتی است - دهم قبری عذاب کور را میگویند -
یازدهم واقعه و بحث قرآن ساکن اند در خلقت و قدیم او و دوازدهم مترجمیه - میگویند که با
و قدرت و مشیت مخلوق اند و خلق غیر مخلوق است - اما آنچه که در جبر و مسدود بهم متفق اند که با
بدل است نه بر زبان سوال منکر و کبر چون آمدن ملک الموت و حکم موسی را میگویند
صفت ششم در بیان دوازده فرقه جمعیه - اول تارکیه - میگویند که هرگاه که کسی ایمان آورد
بعد از هر چیزی بر طرف نیست - دهم شایه میگویند هر که یکبار لا اله الا الله بگوید خواه عاقل باشد خواه مجنون
زاجیه میگویند که بنده بفرمانبردار می فرما بنده را نام کرده نشود و بصییت عامی گفته نشود و نیز که ممکن
که خلافت بود - چهارم شایه - میگویند که در علم شک دارند و ایمان به سببه پنجم حبیه - میگویند
که ایمان عملی است هر که نداند عباد الهی را که فرمود که ششم معلیه - میگویند که ایمان عملی است -
مفتم متغویه - میگویند که دزبادت ایمان نشود ششم کسبیه میگویند که مومن اقرار اند
نعملمیه - میگویند قیاس اهل است دلیل را نشاید - دهم بدعیه میگویند که انتقال امر با و شاه باید کرد
از جبریه است - یازدهم مشبه میگویند که کوم را خدا تعالی بقوت خویش آفرید و دلیل آن که خلق هم خلق

صفت پنجم در بیان دوازده فرقه جمعیه

صفت ششم در بیان دوازده فرقه جمعیه

لطیفہ سی و چہارم در بیان ہندو و شرع و اشرط

قال الأشعر السمرقاني ظاهر الباطن سفر الظاهر على الأرض بعشرون اقلاداً ونظر الباطن سير
القلب بارشاد الامام حضرت قدوة الكبريا بمفرد زنده فاد سفر از كرمه بنبر معلوم ميگردد
كما قال الله تعالى سيد في الارض نظر وكيف كان عاقبة المكن بين هذا بيان للناس
وهدي وموعظة للمتقين حيث قال عليه السلام سافروا تفقهوا وتغنموا يزدى وترزقوا
قيل تفقهوا بالدينكم بالحركة وادبا نكم بالاعتبار وتغنموا بالوصل

عجایب نگار و غرائب یا بشمار است و آن هر یک تشریح مختلف دال اند بر کمال الوهیت و بهر قدم قدیم
فناهی محادثه فنی کلی شیئی آیه + نذل علی انه واحد در سفر اوقات روزگار و سیر گشت دنیا را که
شکست نفس و ترددت و پداز ریاضات کثیره و مجاهدات کثیره چه در سفر نشاند بسیار و در اندیشه شریعت
سفر کردن با تمام عبادت و ریاضت باشد از راه سعادت به حضرت قوه الکبریا میسر نموده و در عزت
اگرچه شد انداخته و شفقت بسیار حاصل میگردد و مردم از وطن اصلی دور می افتند ولیکن راحت و خیرت بهم حاصل میشود
و چه سفر کردن رسول صلی الله علیه وسلم از مکه بسوی مدینه دال ست بر فوائد بسیار و شرف بزرگ و عید مشابهت
ترمش از دیده جنایت فشان به غنفلش از کمالات شان بدو سفر کسی را باید کرد که اهل معانی
باشد و البته بر عکس این میگویند که چون حصول معانی باشد سفر چه صورت دارد و در سفر اگر چه مجرد
دیوار شاخ بود فیض است ولیکن ای انسانست که مستفاده معانی از مشام خود آنکه از بهر این سفر کنند
که چندین اکابر برآید ایم و یحیی بن زینب رسید ایم و میرزا رات و اصحاب رسید ایم حضرت قوه الکبریا
میفرمودند که میرزا شمع در باب سفر بیرون از چهار طریق نیست - طاعت اول مسافر از آخر نیم زمهره اول
مقیم آخر فرقه دائم الاوقات یعنی همی تمام امحالات مسافر طاعت اول را مقصود آنست که در
ابتداء اعمال مطلب مقصد سفر کرده اند چون یافتند مقصد شده در کار شدند زمهره ثانی را چون طاعت
که دریافت او را مقصد رسید ترسید که در اقامت مقصد خلل نبود سفر گزینند - فرد ثانی
چون او را در اقامت مقصد روی نمود در رسید آن شد که هم در اقامت کار کنیم همی در باراجون
در سفر مقصد روی نمود آنست در امری که بمقصد رسیدیم بهتر است که در همان امر باشیم ابیات
لاجرم چنان مختلف او فساد میرسد هم روشن هرگز نبوده هیچ طیر نه هائراول سفر آخر ملکیت
دیگری بر عکس در طیران کریم نه هائرس در شبانه جاودان به دیگری در طیر باشد سر زمان
متختلف احوال مرغان هوا به پیافخر این طیران بود زیبا سوا به حضرت قوه الکبریا
نقل از اکابر سیکه ندکه از جمله مقاصد سفر یکی لغای متعلق بود و دیار اکابر و روزگار که اکبر دولت
کیما سی شوکت است تا کدام آهن ولی و مس حاصلی بود که بان شرف مشرف گرد در یا سعی

[illegible]

گوشتی که در دهن و در شری و چون بسیار جدی می گوهر شوی به گریه باشد من این را صفای زرد نگردد
 تا بنا به کیمیا و حال صافی را از تعلیق بر نریزگی شرفی دیگر است و آنچه که درین عاقله مشهور است
 که از چندین اکابر نیست یافته ام عبارت از همین فیض نظریست سخن این را که کیمیا را باشد و اگر از کیمیا
 برسی را که پیش از این بی بی از صفاتش عیالی زرد باشد و خود شنیدی که شمشیر بخالدین به با بستر عدو کرد و گویا باشد
 و آن داشت کان بود به شیر سنگ بر گزید باشد چه نظر بوده است شیر از آن که گمان از لطف شیر زرد باشد
 هر بر را که بود ز شیر نظر به کشتن ساسی هر گهر باشد به شرف از عیان زاری را که در آنش به از شک باشد
 و گند از درین عاقله مشهور است که چنانکه گفتار مردان شوند است دیدار ایشان هم عاقله بر آنند که دیدار هر که
 شوند بود گفتار او غم برده خواهد شد خود به سالی جواز دیدار دلداره دلا ساسی بود از گفته یار و دوز
 محب نبود که به شوقی در بعضی مار و از در خاصیتی ندارد است چون کسی نظر کند بحد نظر آنکس معین
 بلکه گفته پس اگر در بعضی خواص کان این خاص و نظر ایشان بود که چون بطالب دق نظر لطیف
 حالتی شرف و حیاتی شکر پدید آید چه عجب قطع جو تا خبری بود در بار و از در که مردم را کند از
 چشم آبرو عجب نبود که از تا خبر زندان به نظر جیدان بود و چشم گوهر به تقریب میفرمودند از حضرت
 صاحب عارف منقول است که میفرمود که هر که در مسجد خیف بنا عیون میکرد و با مردان مصاحبه میکرد
 چون از آن حالت استفسار کردیم فرمودند که حقیقتی را بنده گانند چون کسی نظر کند به حالتی که استند خود
 اگر دستم درست یار باشد به دست من چهار کار باشد و یکی از مقاصد سفر است که قطع از مالوف
 نفسانی و قطع طمع از مملکت شیطانی با سالی میگرد و دور کشیدن جام مردان و زنت دوستان را
 با انجام مرادات بشمار حاصل میشود دیگر بر نه شدن از لذتهای نفس و بیرون آوردن
 رغوبات و دلوئی و دیدن آثار صنایع و بدایع و گرفتن عبرت از آن و چراگاه اخبار و رسانیدن
 و محافله جزا را از منی و جمال که با نال مردان شده و دست مع شجاعت از ذرات جمادات و معالمت
 صفیات کائنات که بر همه باشند مختلفه در تبیین و گاه دان من شی الا بهی عجب جمله اشارت بدان
 میکند قطعه هر چه از از زمین تا آسمان و جمله تبیین او است هر زمان که بود سواد کوسن دل خواه
 بشنوی از ذرات از در به تقریب میفرمودند که از حضرت عیسی علیه السلام موجب سیاحت معراجی
 اطراف روزگار و سیاحت دیداری اکناف دیار پیرسیدند فرمودند باشد که بهائی رسم که مرد
 از مردان راه در اینجا قدم نهاده باشند من آنجا برنم که خاک آنجائی مرا شفاعت کند سبحان الله
 چسبیده نیاز نیست که با وجود نبوت و مرسلیت نیاز تا به اینجا بود و مردم بی حاصل را از بدین چه
 صد هزار رحمت بر جان کسی بود که گفته شعر یقین میدان که شیران کشاری به درین به هستند
 از مویاری به از اینجا است که در کلمات مناسخ آورده اند که هر که عارف تر مغفلس تر شتوی
 هر که مردمان بود چنانکه تر باشد از هم پلان غناک تر و آنکه بی حاصل بود از زب و فر

عاقله مشهور است

او بعد از آنکه مشرف مسجد با جدت برآید ساجده افضل بود از مسجد که جای عبادت و سجده می جزیانه و کمر
 حتی چیزی دیگر نیست بنا برین نزول در مسجد اولی و در منزل که رسد دو گانه برای یگانگی بگذارد چون
 از منزل روان شود و دل مع منزل بگذرد چون بدیاری دیگر رسد بسیار و کمر که آنجا نذر کند و
 مشایخ و اشرفان آن شهر را زیارت کند هر یک که استفاوه می کند و بدین عمل نماید چون
 بشهر بر خود برسد به پیچ چیز مشغول نبود تا بلا است پیر مشرف شود عمل نبردل خواهد هر جا که حکم بود
 خود آید و اگر برزنده باشد بترت موزه او و دو آینه دستور می نمودل خواهد هر جا که بخاطرش خضر
 بود با بجا اهانت پیر شناسد و در خانه وقت بامداد با بد رفت بعد نماز دیگر از خانه بیرون نم
 بناید آمد اگر در شمار راه راه کم کند و دست که زود با ملک از گوید چنانچه شدی پیدا آر که با
 محراب کرده است حضرت قدوة الحجاز ایمن فرمودند که البته سفر روز پنجشنبه و روز شنبه باید کرد
 حضرت فیل السلام سفر روز پنجشنبه و روز شنبه بیکروزند و دعای هم کرده اند اللهم رب العالمین فی رکوعها
 است و در نسبت و محبت پس بامداد شنبه پنجشنبه مبارک است فقی الغد و رکوع و لاجاه
 اما در پنجشنبه جانب خوب نرود و در عین سفر بقایه رجال الغیب زوار نرود و حکم است و
 کلام در شب و قبل از نماز جمعه احتراز باید کرد که موکلان او بروی و ماسه بد کنند اینجی آداب سر
 سفر بود تمیز ایراد افتاده و آداب این سفر خود دیگر است تا که الغیب بالینی و از الامجاد
 تمام در راه نهایی بارشمار که کام از راه می آید بدیدار + نمی گویم سفر از راه اقدام +
 سفر در خود که بانی کام بگرم + کسی کو این سفر در پیش گیر + اقامت در سلوک خویش گیر
 لطیفه می بخندد بسیار و در روز پنجشنبه که در این است از انواع مقامات که گویا سفر زنده
 قال الاشرف ما را انت من غرائب الموجودات و عجائب المخلوقات و لست بها الا یصدق بعضهم
 و هو اشرف چیزی دیده ام از غرائب موجودات و عجائب مخلوقات اگر که تم آنها را یاد نکنی بعضی ایشان را
 حضرت قدوة الکبریا سفر نمودند بخزیره از جزایر بحر رسیدیم جامه اندک همراه بودند از آن کوه
 که در جزیره بود بخزیره بود که او شجره الوقوان نامند و اکثر عجایب الاقان گویند است که تنه آن
 درخت بغایت سفیم بود و غصنان او پرده از افتاده بودند و سر اعصابش مردم بار در بودند
 معلق بآف رگ او برکن میماند متحرک شده و شاخ نزد یک می شسته حکمی داشتند که اصلا اندک
 نمی بود یک روز در زیر آن شجره می نیم شدیم آن بهر آنکه داشتند شود غذای ایشان چون شام
 قریب مبطوران عجیب البال و جانوران غریب لا شکل آمدند و بر اعضا شش نشسته و غذاها که
 طرز از او کشیدند و میاد خوردن کردند اندک از آن خوردنی های شان بر او ان شجره الوقوان
 می افتاد که مردم بار و بخورند چون باره از آن درنگ داشت افتاد چون نیک دیدیم اکبر صاحبی

اینکه در روزی در این
 است من بعد از آن
 که خط بکرت در این
 است من بعد از آن
 که خط بکرت در این

اینکه در بیان غرائب روزگار و عجایب انوار

بسیار داشت و بجایست خورده و بقیه توشه که مانده بود و لیکن موران افغانند بادشاه و کور
 این همه شیرینی جمع کرده و در خاطر بست که این شیرینی بکجا بداریم که تا غریزی که در بجا آید ضیافت موری بکجا
 حقیقیانه تعالی جفا دهد فقر ادبجا رسانید و چه فرصت یافت کرد آنچه شاید غلبه باغی چه قادی که بود
 زمین هم از قدرت به ضعیف موجه را باید به سلطانی بکشد برخت خسرو غنیم شیرینی بدید بشکر خوشتر
 روی نهانی به حضرت قدوة الکبرامیفرمودند که چون بحال نفع رسیدیم جاهد و دینداران را
 که قدم بر راه توکل در پشت سی سال طریق توکل پیروزه بودند اتفاق یک بعین افتاد و کلام حق
 تعالی چون میر آمدن جامعه بملکی آمدند و بشارت بیکرانه دادند در میان آنها شیخ ابو الفیث که در
 شان بود دست بگری داد که صفائی او به هیچ جوهری نمی ماند و بیان خواص او از مدگر را ندیکان کند
 اگر مسافر در میان بند هر چند دارد و مانده نگردد و در حالت نشی آرد در دهان اندازد و در پیش
 سیراب آرد و همچنین حالت جمع را هم و امثال آن بسیار خواص بیان کردند حضرت قدوة الکبر
 پاس خاطر آرد اگر فتیله چون بروج آباد آمدند ملک در ازانی فرمودند بعضی از اصحاب اناس را یکی
 که مدغم بودند که مناسبی بوده دیگر از معائنات انجامی میفرمودند که در آن سه کس بودند که
 بلیس کوه جبل نفع مسکن داشتند و ذوق اعتداده و غنیمت و یک سه شربت می آمد و اگر جهانی می آمد
 بهر از آن غنیمت است و میگردند که اینان جامعه بهمه ایشان آمد و وزارت از حد گرانند
 با انواع مقامات و مدارات مشرف شده و جفتیمه است که هرگز در این نوع نکشاند در جبل نفع
 مدتی بر بسیل اشکاف می نشست البته بهره ور میشد حضرت قدوة الکبرامیفرمودند که در
 بیابان خیره میرفتند جامعه یک بیابان مزار داشتند و برعت تمام آمدند و بجای بیابان
 شکوه به عقب میگردند و شکلی داشتند که بغیر نمی رسید آخر بر موز و ایام مقصودشان معلوم شد که غیر
 تمام میسر میدند که نمایان بدو پاسکے چگون راه میروید آخر الامراستقار از یون و در شب کرده اند
 گفتند که درین و ذنبه با بیابان نباشد و میدانم که چه چیز است اما اینقدر رسیدیم که سالتی هست
 که فائق السموات و الارض باشد و ماکوهات فغان بیشتر از انما را شمار بود تو الله و کما نسل بطریق
 اخیر دم است بعضی همین طائفه را شناس گویند اما ما مع آنست که شناس طائفه دیگر اند و بعضی
 گویند که مردم شجره الوقواق را شناس گویند اما فی الحقیقت شناس طائفه اند که فغان شناس باشند
 و یا سعی اگر چه جزو و قزاق رطلی به عالم مردان شناس گویند و لیکن در حقیقت سعی ای ای
 و زنتاسی خدا شناس گویند به حضرت قدوة الکبرامیفرمودند و در سفر و کهن چون گزرا
 بولایت گلگیر گرفتار آمد و در این کوه آمد و غریزی عورت نشین بود و شناس کرده شد بقیه سال
 بود از غریب روزگار و عجایب یار و یار میخواست و یک گشتی در داشت از اجوبه آمارا و
 که هرگاه که گنبد بجانب خود میکرد و ما پیش میآمد چون گنبد بیرون میکرد و خود را بنگار بغداد در و دیت

معانی غفای از در جلال و جلال حق تعالی

معانی غفای از در جلال و جلال حق تعالی

معانی غفای از در جلال و جلال حق تعالی

شغلی فرمود که غلامها را شمع بر دست و اهل انداز بخت صاحب من بودند فرزندان ابدی یکی از
خوبریان او گرفتار شد و یک شب چهل روز از وی اکل نشیمنی نداشت بود و منفر و مع که گویان و دیار
پشت از ازان و غلام کردیم و باغی سر که درین سلسله زنجیر شده بر مار درنگ جهان میسر شده
شیر صفت باید که بکشد سلسله را که بیا بکشد بعد از دیار با تین غریبه و دیارین مجید در فرقه
امضا بسیار بود که بکشد که از حضرت ایشان بکشد که نمیکند که از حضرت مقدس حضرت قدوة الکرام
میفرمودند چون زیارت مقام بکشد که از اوقات منور و شرف شدیم یعنی که بان احوال اینها
در بیم شهری میسر شد و بیشتر از دیار ازان زمین آسوده بودند و تحفه من بختی حضرت را بر اسم
تخلیل و صلوة الله علیه و سلم و اینها کند و می بفرمود و در کار و دیار میدهند چون احوال بکشد
افقنی آدمیم عجب نمودار شد که زبان از بیان او عاجز است نقل است که سر در و فرجه افقنی
امریه نیست نزدل میگوید هر که شرف طواف دی مشرف گردد و خان پاک گردد که امر را از ازان
است اینها بکشد دمشق حضرت قدوة الکرام میفرمودند مسجد جامع دمشق عمارت و عجله و
کرده که نهاد شسته مال آورد و در عمارت او شرف کرده و دوازده هزار محراب دارد و اثر اینها یک
وی آسوده اند و دوازده هزار قندیل میوزند و در میان اینها قندیلی است که در پس او قندیلی
میگردد و در هر طرف آب روان و قزاقی و چشمه زجاج آسای میزد و میتوان گفت که عجله و شرف
جیل **لایع** یکی از جیل بهشت است در پای که در اطراف عالم میزد که اکثر ازان جیل از جیل
محراب دارد و در هر محرابی نهی میروند و دوازده هزارت قرآن میخوانند و میگردد که مقام
بدان است اکثر از اسباب سلوک را در اینجا کار کشاد شده است و جیل از کار بر در اینجا کار خیر
فرمان کرده اند حضرت ایشان یک عشره در این معتکف شده اند جیل **لایع** و نزد یک
السیبیت میگویند بر آورده داده است که مردی عظیم القدر بود و سه هزار گرسن اصحاب در اینجا
آبوت کرده داشته و بر نهائے ایشان مطول داشته اند مسافران که روند و مخلوج بر دارند خون
میشود باز به اینجا میآید دارند بر آفریده که در اینجا سیده است مقدار قابلیت خویش فیض برده -
جیل الطور در فن حضرت موسی علیه السلام است حضرت قدوة الکرام میفرمودند
و برادرم حضرت علیه السلام در وی طواف میکردم که لباسی بپوشیدم تا بان شد نفسم که در اینجا
بجده چه بود گفت عاشق تا به تمام نفسم نفی چون در آوردم نفسم در عاشقی ثابت قدمی و لیکن
غله هم خوردی که از اینجا توان داشت که اگر کسی بجای میل کنی داشته باشی او با یکی دیگر
میل دارد محبوبی که محب خود را که بد که خدمت محبوب من کن درین امر او را در خطر بمان
یکی آنجا میگویند بن چه کار دارم که بد بگیری روی آورم هم که امیر اخویش چه کار چه فرمایند
منوچهر خط خداوند باید ازین خطر است امیات لایع عاشق همین محبوب دارد که میبینی

و نداشت صفاتی اینها را در اسلام
و نداشت صفاتی اینها را در اسلام

معانی و هم که در بیان آنکه نوازده هزار و در طاعت از الملیح الی و الی بعد از صفه قدوة الکرام

بریدن میور بر آید و الما دل مع حضرت قدوة الکبیر میفرمودند چون کسی میخواست بر او
 اگر چه آن علم و کس بود لیکن بغایت الهی حایت نامتناهی تخلیس یافت میفرمودند چون در
 جزیره آمدیم بر آب و کبک و غریب شکل دیدند جانوری را تعریف میکردند که هر دو بال و دوازده
 بودند و بانی او بنوعی بودند که گویا از مرغ تازه آورده و متعاشش زمین دینه سیمین است
 دور روزگار میکرد و این طبع طیر عجیب فراموش است و سه بزرگوار مشغور شدند و نوزاد محاسن سفید
 غن آبخان میزد که چشم ایشان لطافت نمیداد و لباس به لباس مردم نمی ماند فقیر بغایت
 نوازش فرمودند و اجازت خواندن نادعلی دادند و بعضی نو اند راه سلوک و معارف و خاتمی حقیقی
 و علم فایز فرمودند که کار آمد این طایفه باشند چون حقایق از بحر محیط بیرون آورده و پاره بحر بریده
 بودیم که بیجا عمل که کند داشته است نمایان شد و حتی که بدین راه جاز آمده این بحال
 مشغور شد آری المقدور کاین به چند که در کام ننگ ملکوتی و ایمان بیافا که هم نه بر آید
 هر که قدر در رسم کام نشاء و عکس باشد بنود رنگ به هم اگر کردید یا اگر به هم بکف آورده ز دنیا کبریا
 ولایت **عجله** حضرت قدوة الکبیر میفرمودند و نوحی دلی در ولایتی رسید به نام
 حکیم که میگوید رومی هندو دارد مردم انداز به ناز من اند شخص زن انداز بغایت صاحب
 حسن اندیشی و روان دیار که هیچ دیار را نمیدارد و وقت شام در کند وی زبان بهیمانی خود را می
 اندازد بعد مردان می آیند دست روان کند وی می اندازد دست به که آنچه افتاد شتابان
 عورت طوت میکند اگر چه خواهر را باشد بغایت ازین رسم منقص شد و رومی از حضرت ایشان را
 بتغیض تمام دیده و در نزد چون آمدن به زیادت شد حضرت ایشان بعضی اظهار کردند گفت
 حضرت خود اندکار به کینه و بیجا این رسم افتاد است چه چاره دارم آخر حکایتی نقل کرد از کلام
 خود که در عهد وی این چنین اتفاق افتاد که این رسم بر من نه حکم کرد و یک بیکه بوقه شام
 خانه بیرون بنیاید نزدیک ماه این حکم رفت که بلائی عظیم و بانی الیم با نزار نزول شد
 و نوازند ماعن برای رسانیدند که ما گفتیم که این رسم منع نموده یک بلائی نازل خواهد شد آخر حکم
 کرد که همان اسباب وقت شام مجمع سازند و کافری بپیرند چون رسم بر پا کردند و آمدند
 آن و بر باد بلا افتاد چون این سخن بجز حضرت ایشان رسانیدند گفتند آری تقدیر الهی را چگونه
 مطلع نیست و اسباب کس میداند که کار خانه الوهیت است به دوری میرود حضرت قدوة
 الکبیر میفرمودند که دست نهیانی غمی از تیر کاند که ایشان را ضحاک گویند که زمان سیم سابق و زبان
 شمره اتفاق دارند و رسم بود در ایشان که رنگش ده میگویند چون بشکوه و القربین در اینجا گذشت
 اسکنده متفکر شد که زمان بدین خوبی و مردان بدین ننگی رخ سپاهی غریب میشد ننگ باب
 اندر آلام سنگد رهنمایان خصیق را بار داد و نصیحت کرد که زمان شماروی پوشند گفتند که غلظ

معانیات و توفیق و ولایت و حکیم و نایب و خلیف و طایفه از در پیش کامل و صبر از غم

و همکار کردن جان دادنت هر چند که بمالنه کردم کشیدند چو سگند دید که ایشان سر از خند برآوردند
 و در دیوخی فرزان کرد و خواست که سوچی سازید که ایشان رو پوشند فرزانه بعرض رسانید که چند روز
 اینجا بمانم باید که بعضی ادوات کانی و آلات گهانی بهم بیاورید رسانید حکم کرد که آنچه فرزان می طلبید
 در یک ماه علمی راه گذر زمان انگشت از سنگ سیاه و چادری سفید از رخام بالایش پوشانید تقدیر
 آمد هر زنی که بر آن گذری آمد و نگاه بان صورت طلسمی میکردی البته روی پوشیدی همچون بان
 عورت رو پوش شدند چون فرزان ازین عهده برآمد اسکندر استفسار کرد و فرزان گفت در زیر
 کتفه ملکستان و دیگری از روی ظاهر چون عورت بیند که صورت سنگین رو پوشد مایان چون بگویم
 اندک سنگ بنگین دلان اثر کرد شهر بهر گریه سیند سنگین لند بنگین دلان زین سبب بمانند
 و در ولایت تحقیق بزرگی بود از غلغای خواجه احمد بسوی حضرت ایشان را صیافت تمام کرده و چند
 روز بخدمت شکرآورد و چون حضرت ایشان روان شد بطلب خرقه کرد حضرت ایشان
 که در نزد جوی راه از اینجا برآمدند که در دامن کوه درویشی بود و عمر بعضی میگفتند با چند ساله
 بعضی سیصد ساله حضرت ایشان را چون دید پیشو از آمد و تعظیم تمام بردند و شرط صیافت سجا
 آورده بعد از سوم روز گفت که فرزند شرف انانیتی دارم که حکم کرد و از دردم خضر علیه السلام نشانست
 آورده اند که بنما بسیار عمر بیا که نهایت لطف و کرم بود بدرون زادی درآمده و کلاه پوشیده
 برآمده و از سر برآورده و گفت این کلاه مرا از کجا برآوردی که حضرت شیخ ابوسعید ابوخیمر فرستاد
 مانده است اکنون بشارت است که بنما بدیم قرا کنید حضرت ایشان تعظیم تمام گرفتند و دیگر
 فرمودند که فضیلت رباعی که منسوب بحضرت شیخ ابوسعید ابوخیمر است آنست که هر که ملازمت بنما
 نماید البته نام وی در جرده اولیا نویسد زیرا که بنما را این رباعی در دوزخ و سازید و همایون
 بر حق کنید و کسی را که غایت کلی داشته باشد این رباعی بر وی تلقین کنید و از این رباعی نه کمتر
 است که شرح توان کرد و رباعی من بنمودی قرار نتوانم کرده احسان ترا شمار نتوانم کرده
 که برین من زمان بشود هر سویی یک شکر توانم از نتوانم کرده این رباعی نیز تلقین کردند
 بنما و بعد از آن تقریف کردند که هر بیماری را که این رباعی نوشته تعویذ سازند یا بخوانند
 البته محبت گردد و این رباعی نیز منسوب بحضرت شیخ ابوسعید ابوخیمر است رباعی جورا
 بنما را که مکارم سعادت زده و عنوان از تعجب کف خود بر کف نزد یک خال سیه بود آن حضرت
 و بدانیم یک در مصحف زده حضرت ایشان تلقین شدند و بسیار ستم برآمدند
 چنانچه لقرون دی و دواخی عراق است در وی حضرت شیخ عبداللہ میباشند بجای سال است
 که در دامن کوه وی خنزدی اند خوارق ایشان در آن دیار شتهای کلی دارد و بسیار که
 رفته باشد مستفید گشته دیگر ملازمت ایشان بر تپه سوز بود که شرح نتوان کرد چون بقرین ملازمت

مناشأ شکر از کرم و مروتان و ملاقات آن شریف

ایشان رسیدیم ستمیایا شدند و از دواغ فرمودند که راجعی ابو سعید الوخیری البته مستحضر داریم که هم از حساب
 شورش منقولست که هرگز اور حالتی عداوت برعلین این راجعی یاد آید امید محبت بود و آن امنیت را هم
 فتنه انگیزی و دامن در کشی بدینرا ندازی مکان پنهان کنی بیای تو نتوان گفت این آن مکن بی
 بادشاهی هر چه خواهی آن کنی و آن حضرت شیخ جمیل الدین متوطن بودند سیصد سال عمر داشت
 بسیار عارف و معارف از وی بهره مند شدیم - بوزند داشت که بعضی خوارق از او نقل میکردند چیزی
 که معانه کردیم آنست که جماعت جوگیان رسیدند زمانی بوی بکلام شدند در ایشان مسلمانان را بکلی
 جوگیان بوزند آمد و همه جوگیان را بیدار کردند آن شخصی را صاحبش گفت غالباً این کس مسلمانست که
 ویرانه ریده است چون نفیض کردند مسلمان برآمدند و بسیار جوان بود که لطف انسان تیزی
 میکند از انسان و حیوان چهل البعد در وی دودیشی متوطن بود بعبایت صالح حضرت ایشان را
 بید و طریق خدمت سپردن گرفت چون مدتی در اینجا اقامت افتاد و هر دو شدند و چون بخواه
 لباسش لباس بشف و خلافت مشرف کردند و مثال نوشته ازانی فرمودند وی نقل میکند که
 راجع این ولایت بسیار درویش در است و مسافر پستهایین تشکیل بلیین شده است که حضرت
 قدوة الکبرایا این نمایند فرمودند مناسبت بعد الحاح آن درویش اجازه آمدن خواست فرمود
 خوب چون راجعی آمد بنوعی حضرت ایشان را دیدند و شیخ نتوان کرد و شراط خدمت و عیال و خانواده را اند
 چون نشأت خاطر در باره خود دیدیم برین ساینده که نفس در خواست داریم فرمودند تو کافر می گویم
 بجز ساینده که با شما دلی میل میدارند فرمودند چون تو شراط را نشانی دلی خواهی
 در زیاده ترا بچسب کن بیان نخواهد کرد امید است که قدم ملوک بر وجه سلطنت و زمین تو نخواهد آمد
 افتاد و بعد تعالی حضرت قدوة الکبرایا میفرمودند چون از ملازمت حضرت مخدومی حضرت
 گرفته جانب سارکانون عمان عزیمت فقر معطوف شد رایت درویشان و علمای ایشان
 و آن دیار نزول یافت عمارت بنایت نادر بر آورده اند بتقدیر مسجدی علی مردان بر آورده
 که معینان گفت که نادر بعصرت سیصد شصت گنبد بنا داشت باقی گنبد می دی در دریا افتاده
 اند و تی در اینجاست مستور مانده ایم و او عبادت و ایم داشتند آن محل و مالی ندان بسیار بودند
 بنفس حضرت مخدومی در آن شهر رفته روزی یاریده بود و باغات و حیاض بنایت مروج دارد
 حضرت شیخ ابوالفتح که نسبت خود بسلطه کبریاء دارد در آن جا متکلف بودند بعد یک استفاذه
 و از اینجا اتفاق کا نورو افتاد هر چند که بعضی اصحاب متلغ می ورزیدند چون تقدیر الهی بود
 نامتاهی بود که فقر را بآید یار افتاد در آن حین مسلمانان کم بودند و ندان صاحب حسن
 و ساخره بسیار بودند اتفاقاً قاضی حجت راجع یکی از آن جوانان ساحره میل افتاد هر چند که
 میکردیم باز نمی آمدند چون عمان عزیمت فقر ایا از اینجا بمتکلف قاضی حجت را بعصرت کا

معاذت مفاد

حضرت قدوة الکبرایا بعصرت کا نورو درویشی را بر سر ملک کا نورو در بعصرت کا نورو نشاندند قاضی حجت را بعصرت کا نورو

حضرت قدوة الکبرایا بعصرت کا نورو درویشی را بر سر ملک کا نورو در بعصرت کا نورو نشاندند قاضی حجت را بعصرت کا نورو

پنهان کرد و اصحاب به دیدن ایشان گماشتند با خنجان معلوم شد که ایشان را گداساخته پنهان کرده اند حضرت علی
عنه زینش گر خوشی است که ایشان را گداز کرده با اداست الشفق خرد و خوش شد و درین گریان فزونی کنی و
و بعد من رسانید گفتند که قاضی حجت را گداساخته اید سخن خود را بدار تا او بصورت خویش آید آخر او رفت
و او نه با کاربرد تا قاضی حجت بصورت خویش آمدند مادرش را آورد و بیاضی مبارک در آرد فرمودند
هم بصورت خویش آمد و باشد بجز و این سخن این بیعت اصلی شد بعد از آن ده اصحاب خود را از آن
سفر و سافرشان بان ولایت کامر و طبیعت کردند که هرگز وید که سهل جایست در میان حجت میز
القایافته شرح جذبه او نمیتوان کرد میفرمودند که در دیار هندوستان مثل این درویش قوی
جذبه معانه نشد درین زمانه عرفان بقدم رفتن اینها بهتر از کسی را نیست در طاعت اکابر شایع
بدست حضرت ایشان را بسیار فرار کرده و دارند دیرینه که منسوب با کابر کشیدند و ایشان
کرد و گفت ثوی که گنجینه حضرت علیرالدین غارت کرده و بستان ولایت ایشان حنک ساخته
حضرت قدوة الکرام میفرمودند که فقیر از صد چهارده جای نعمت رسیده است و اما شتر
کثیره فیض بخشید و بختار خرد و نوز العین کردیم ریاضی بر آن فیضی که در کونین باشد
نیم کامل و در بر باشد و در فیض همه را بسجده و شاد روی نوز العین باشد
الطیفة منی شتر در طریق طعام و این اوقات کرم و فوائد بعضی ماکولات و مشروبات
قال الاشرف من اكل الطعام بنية فهو اكل ومن لم ياكل بهذا النوع فهو اكل احكاما
و في رسالة الغوثية ثي سالت يا رب هل لك اكل و شراب قال اكل الفقير و شرب الفقير اكل و شراب
و فقير کسی است فانی بفعل الصفة و الذات بود حضرت قدوة الکرام میفرمودند این طاعت
ماکولات حجت نفاست و ذوات بسیار معنکده اند بهر نوع که ایشان رسیده و ندادند اما حکما میگویی
طعام تا تو اند لطیف خور اگر چه اندک باشد که لطافت طبع و نزاکت نفس مقیش از وی را بدانی
بجذب پیوسته و مونی تا تو اند ماکول غلیظ بخورد و در طعام بجزیری مائل بود که زود مضمم بود حضرت
ایشان هر چند ماکولات نهدی را هم میل داشتند اما بفرار یک مرتبه بسفر حضرت هم میرسانند
و میفرمودند سبب این طاعت طعام شورا دار است حضرت قدوة الکرام میفرمودند که
طعام مرزوق از زیاده طلب راز اصل الرزق مقصود فلا تجعل له و الموت محقق مر
لا ترجل له شجر رزق مقدست مکن بهر آن سفره مرگت موجب است از انهم مکن غذای
روز می حقه ایشان در بلده جویند مسجد ملک طاعت نزول فرمود و بودند جماعت از آن درویشان
حضرت ایشان دند استغفار اجاز غراب روزگار کردند فرمودند چنانکه مقتضای محل بود ازین
شخصی بر سبیل تو به گفت که مع ندق چون مقدست گردین چیت و دین و دین رزاق جو
کرد اند بریدن چیت و چون بر طاعت فرمودند که جواب مردم اند که در سفر جز طلبین

طعام و مشروبات و ماکولات و فوائد بعضی ماکولات و مشروبات
طعام و مشروبات و ماکولات و فوائد بعضی ماکولات و مشروبات
طعام و مشروبات و ماکولات و فوائد بعضی ماکولات و مشروبات

فایده خوردن طعام شبانه

آداب خوردن طعام

خواهد و بگردد تا به حدی که سبب کمال خوردیده اند و بساط موجب پیچیده و چون
 این سخن بگوید حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که خوردن بر سه گونه است فرغیده و سفت
 و سباح - به قدری که ارتفاع هلاک بود فرغیده مقداری که با طاعت و کثرت نیست یا سیر خوردن
 زیارت قدرت ابداع است و زیارت خوردن از سیری حرام است مگر به نیت صوم و حفظ خاطر
 بهمان در ترک طعام غنا منع کرده اند کما قال علیه السلام ترك العشاء مهملة چه ترک طعام شبانه موجب
 ضعف و پیری و سستی بود - تقریبا میفرمودند بهلوانی از عمر که مخمور و مجرده روی شوخی و
 بهاده بهرست میرفت در راه آشنای در خورد تکلیف التیام جرات کرد و گفت بخند و خورد را که
 زیستی از هم چه زخم از دست شخصی خورده ام که کار از دست و دل شده است یکی ترک طعام غنا -
 درم خواب برآید یا بهر آنچه خود بخورد و بهر چنین کسی که باین کار امارت کرده باشد زخم و
 آفتی خواهد شد چون سخن تمام کرد و روان شد زانکه گفته که مددی جلد و بهلوانی به نیت
 به کمال است در عقوبت و بر آنکه بهر کسی که شخصی مخمور و مجرده با من به رفته که آفتاده باشد
 گفت مدی گرفته بهتر شد باشد گفت برگردم دی بیاخته کرد کتب آفتاده است هم در اینجا
 تا بهم مان و نمک شب گزراغم غرضش آن بود که معاشه آن بخان بکشد گفت خوب شام بخور و
 بساطت دردی نبود بچنان بدور و شب بخانه خوش هیچ سامان آنچه بکشد آن شب که
 در یافت که بر جای چیزی طعام نمی برد و بجه آوردند که آه - آه که هم شب فاقه میشود و
 سخته کوتاه خواب کردنی نخواهد شد این از من ممکن نیست ده خانه که جای داده بود زنجار کرد که
 بچکان کنجشان بهم آواز میکنند فی الحال کشید و زنجار کرد اندک تش بهر هم رساند که بکباب کرد
 دور کار داشت بجه آورد و بران کرد و بر نهانش استعداد خواب کرد چون صفت دید که او عادت خورد
 بسر آمد میاد غدر نهاد که امر معقول و ازین این بنود که شما گشته باشید بلکه استخوان مقوله مخمور بود
 بعد ازین بساط طعام فرار کرده الهوان الطعمه که در خانه دیگر بنامه بود آورد و همرا بصد آورد و طعام خواب
 و بجه دیگر لطیف آورد او را بسترهای گزایه گسترده که همان شب بفرغت بسر برد چون روز شد
 همان از خانه آوردان شده بود که خبر آوردند که آن مخمور رخت بکاروان سرای آخرت است
 بابت در وقت طعام خوردن از دست بدین شستن بکشد کما قال علیه السلام الوضوء قبل الطعم
 یغفر الفقر و بعد یغفر اللحم و از وضو طعام و شستن است بابت دست شستن از جوار
 کنند و طعام خوردن پیران منظر جوانان نباشد و از طعام بابت از پیران کشته لیکن نزد
 فقیر بابت غسل البیدین چه در بابت وجه در نهایت از شیوخ و اکابر و مولای گفته و بابت شستن
 از دست است که الله یحب التیام فی کل شیء حتی التعلل و الترحل و این را در بابت است
 حکم مجلس بکام غسل و بکام مجلس محال است در دست شستن هم اولی است که از مقدم مجلس که

در وقت طعام خوردن از دست بدین شستن بکشد کما قال علیه السلام الوضوء قبل الطعم یغفر الفقر و بعد یغفر اللحم و از وضو طعام و شستن است بابت دست شستن از جوار کنند و طعام خوردن پیران منظر جوانان نباشد و از طعام بابت از پیران کشته لیکن نزد فقیر بابت غسل البیدین چه در بابت وجه در نهایت از شیوخ و اکابر و مولای گفته و بابت شستن از دست است که الله یحب التیام فی کل شیء حتی التعلل و الترحل و این را در بابت است حکم مجلس بکام غسل و بکام مجلس محال است در دست شستن هم اولی است که از مقدم مجلس که

بعد از این از عادات معروفه است و خوردن بر دست و خوان سنت رسول خداست علی حدیث و سلم ۱۲ عله رایت
 تقدیم در عمل نموده باشد یک دست بشوید این دعا بخواند **بسم الله الرحمن الرحيم** من الذنوب و بركات الله
 من العيوب و اگر میزبان دست خود بشوید یا غذا بجايت پسندیده است که نام مالک بر نام شافعی
 و زید و انداخته اند هذه من عادات الصوفية و الاكل على السفره هي سنة رسول الله
 صلى الله عليه و آله و استخوان فراز کند بهتر است که دست بخواند **بسم الله الرحمن الرحيم** علی حدیث و سلم
 است و اگر حضرت رب العالمین بر علی علیه السلام فرستاده دست بخواند **بسم الله الرحمن الرحيم** بود و بعد از خواندن
 مناسب شد فراز کند و اولی آنست که خواند مسیور در زمین نبود و روی عن اش بن مالک رضی الله
 عنه قال ما اكل رسول الله عليه السلام على خوان ولا في أسكر حة و هي القصعة الصغيرة لا له
 ليس بركة فيها و ان میده نخوره اند که از دست بکار می برده اند و بجنبش عن القصعة الصغيرة
 و نحو الصفرة و الخاس فالمسنون الخشب و الحذف و و بيات اكل طعام از اکابر
 مجلس بود اگر اجازت دید مسیور باشد اگر نه فراز کردن طعام نوعی اجازت است از یک کند
 حکا قال علیه السلام ابداء بالملم و اختم بالملمه قال الملمه شفاء من سبعین داء و امویة النجف
 و الجنون و وجع البطن و ابتدا اكل بسم الله الرحمن الرحيم بود و استحب ان يقول في
 اول لقمة بسم الله و الثانية بسم الله الرحمن و في الثالثة بسم الله الرحمن الرحيم لله و شر -
 الماء ثلثة انفاس يقول في النفس الاول الحمد لله و في النفس الثاني بسم الله و في الثالث الحمد لله و
 نقل است که در طعام چهار چیز فرض است یکی آنکه بخورد و مگر از وجه طاهر باشد و آنکه این طعام از خضات
 سوم آنکه به هر چه بد رسد راضی باشد چهارم آنکه بخوردن او بفرمانی خدا افعال آنکه به عبادت و
 طاعت بوده باشد آنکه در طعام سنت است اول در بعد از طعام نمیده گوید بخت است که هر چه بخورد
 دوم بعد از آنکه گوید سرم دست شستن بعد از طعام و قبل از چهارم در وقت اكل پاشی دست
 ابتدا و پای چپ بگشاید و آب طعام می آنکه پیش خود بخورد دوم نمیده خورد بخورد سوم نمیده بسیار
 بخورد چهارم نمیده بخوری نظر کند و آنکه شفاست از زامده هر چه که افتد بخورد و انگشتان بلبید
 و آنکه سنی است بوی طعام نکند و دم ندان و میدن بوقتی ممنوع است که شریک داشته باشد
 حضرت قدوة الکبر بفرموده که در کلمات متنازع افتاده است که الطعام عوة فاستروها له
 فاستروا یعنی با او اگر حل حقیقت باشد و در شود که شایسته آشکارا خورده اند چون باشد جواب
 آنست اظهار تواضع و مسکن کرده اند که با بصفت ملک نمیده ایم و برین نیت ایمازا افضل
 است یا عیوب طعام از اجمه است مگر مطبخی را یا یا می و بوقت دیگر شخص در طعام اکابر گذراند
 و یا معاذا الله یعنی گفته شود که شکر بر عیوب باشد شومی بسیار دارد و حفظ الله و سائر
 الطالبتین تقریر میفرمودند که شکر علی حدیث و سلم است بفرموده بود پیش ابو ذر
 در سبلی قدس لدمه آمده مقدار می گوشت پخته بوی گرفته آورد و شکر خورد و چون بفرمودن راه

در این حدیث آمده که اگر کسی بخورد و در دست و خوان سنت رسول خداست علی حدیث و سلم ۱۲ عله رایت
 تقدیم در عمل نموده باشد یک دست بشوید این دعا بخواند **بسم الله الرحمن الرحيم** من الذنوب و بركات الله
 من العيوب و اگر میزبان دست خود بشوید یا غذا بجايت پسندیده است که نام مالک بر نام شافعی
 و زید و انداخته اند هذه من عادات الصوفية و الاكل على السفره هي سنة رسول الله
 صلى الله عليه و آله و استخوان فراز کند بهتر است که دست بخواند **بسم الله الرحمن الرحيم** علی حدیث و سلم
 است و اگر حضرت رب العالمین بر علی علیه السلام فرستاده دست بخواند **بسم الله الرحمن الرحيم** بود و بعد از خواندن
 مناسب شد فراز کند و اولی آنست که خواند مسیور در زمین نبود و روی عن اش بن مالک رضی الله
 عنه قال ما اكل رسول الله عليه السلام على خوان ولا في أسكر حة و هي القصعة الصغيرة لا له
 ليس بركة فيها و ان میده نخوره اند که از دست بکار می برده اند و بجنبش عن القصعة الصغيرة
 و نحو الصفرة و الخاس فالمسنون الخشب و الحذف و و بيات اكل طعام از اکابر
 مجلس بود اگر اجازت دید مسیور باشد اگر نه فراز کردن طعام نوعی اجازت است از یک کند
 حکا قال علیه السلام ابداء بالملم و اختم بالملمه قال الملمه شفاء من سبعین داء و امویة النجف
 و الجنون و وجع البطن و ابتدا اكل بسم الله الرحمن الرحيم بود و استحب ان يقول في
 اول لقمة بسم الله و الثانية بسم الله الرحمن و في الثالثة بسم الله الرحمن الرحيم لله و شر -
 الماء ثلثة انفاس يقول في النفس الاول الحمد لله و في النفس الثاني بسم الله و في الثالث الحمد لله و
 نقل است که در طعام چهار چیز فرض است یکی آنکه بخورد و مگر از وجه طاهر باشد و آنکه این طعام از خضات
 سوم آنکه به هر چه بد رسد راضی باشد چهارم آنکه بخوردن او بفرمانی خدا افعال آنکه به عبادت و
 طاعت بوده باشد آنکه در طعام سنت است اول در بعد از طعام نمیده گوید بخت است که هر چه بخورد
 دوم بعد از آنکه گوید سرم دست شستن بعد از طعام و قبل از چهارم در وقت اكل پاشی دست
 ابتدا و پای چپ بگشاید و آب طعام می آنکه پیش خود بخورد دوم نمیده خورد بخورد سوم نمیده بسیار
 بخورد چهارم نمیده بخوری نظر کند و آنکه شفاست از زامده هر چه که افتد بخورد و انگشتان بلبید
 و آنکه سنی است بوی طعام نکند و دم ندان و میدن بوقتی ممنوع است که شریک داشته باشد
 حضرت قدوة الکبر بفرموده که در کلمات متنازع افتاده است که الطعام عوة فاستروها له
 فاستروا یعنی با او اگر حل حقیقت باشد و در شود که شایسته آشکارا خورده اند چون باشد جواب
 آنست اظهار تواضع و مسکن کرده اند که با بصفت ملک نمیده ایم و برین نیت ایمازا افضل
 است یا عیوب طعام از اجمه است مگر مطبخی را یا یا می و بوقت دیگر شخص در طعام اکابر گذراند
 و یا معاذا الله یعنی گفته شود که شکر بر عیوب باشد شومی بسیار دارد و حفظ الله و سائر
 الطالبتین تقریر میفرمودند که شکر علی حدیث و سلم است بفرموده بود پیش ابو ذر
 در سبلی قدس لدمه آمده مقدار می گوشت پخته بوی گرفته آورد و شکر خورد و چون بفرمودن راه

ذکر آنکه در حدیث آمده است که
 اگر کسی بخورد و در دست و خوان سنت رسول خداست علی حدیث و سلم ۱۲ عله رایت

بیابان افتاد و در ده کم کردند چهار روز گرسنه ماندند گرسنگی خود فرستادند و گفت طاعت نماز و غیره
بیاید نگاه کنی رویدند جلایا کردند و دیگر گفتند و بگفتند بزمیام نام مالک گفت کردند سر او
نصیب شیخ شد هر کسی بطیخ خورند شیخ در خوردن آن تفکر میکرد تا شب بگذشت چون وقت
صبح شد سر آن سنگ بسجین درآمد و گفت این نمری کسی است که گوشت بوسه گرفته از سفره
بود و در راه رو بسینه نه خورده شیخ برخاست و اصحاب را بیدار کرد که بایستد مش
الوزعه و روم و از وی استحال طلبند آمدند و استحال گرفتند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند
اگر چنین طعام کلمات شایخ و دعوات ایشان را چنانکه مقتضای حال بود برآید بهتر است و برعکس مثل روز
حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که خبر را اگر ام با یکدیگر خبر را اگر ام گفتند که قصد و نیکوایان
بر آن نهند و انگشتان در دست بیاورند پاک نکنند و دستار خوان نیز دست پاک نکنند و
نک بد انگشت بگیرند و بسجده بیاورند نیکوایان بر آن نه نهند که نمایی از استحقاق است بلکه مکروه بود
و طعام بر جاربای و بر خوان شکسته خوردن الا سبک زمین و دستار خوان سر که و پیاز و غیره حرام است
قال علیه السلام نعم الا طعم الخبز الزيت مادام که آن شکسته باشد دیگر شکسته اگر طعام خرید باشد سببه
انگشت خوردن سبب بهام و المسجدة واللقى تلبها و در میان طعام انگشت نه اندازد و به وسط خوان خورد
کمال علیه السلام یتنزل الذبکة فی وسط الطعام فکلوا من حاقه ولا تأکلوا من وسطه
و قند خورد و دیگر و نیک بجا دانادن تقصیر نه برد و دیگر نبرد و در میان طعام خلل کند
و با اهل مجلس افتد کند تا مجموع مردم دست از طعام بکشند چون فایده شود
پاک کنند و تا وقتیکه انگشتان نه بپسند و بعضی البته میگویند که دست دستار خوان پاک بکنند و
دست بپسندن را فایده کلی دانند قال علیه السلام و ملائکته یصلون علی الذین یلعقون
اصابعهم و دست آلوده بنگردان نرند و در خلل طعام آب بخورد برای و معنی یکی آنکه از دست
حکمت و طلب موزی و اندام که طعام کیلوس نشد است آنرا خام گردانند و معده از نفیحات
عاجز نشود و بعد از کیلوس شستن طعام سبک در حق و با نهم باشد و دیگر از روی آب چون دهن جز
بکوزد یا بجام رسد آلوده کرد و موجب نفرت طبع مردم باشد تا نوزاد طعام اندک یا پیش با
خوان بخورد البته ازین امر احتراز نکنند و در کثرت احوال نزول کتب است که کثرة الایادی بركة
نقل است که جمعی حضرت رسول علیه السلام آمدند و ذریه عرض رسانیدند که ما میان طعام بخوریم میگردید
فرمودند که شاید بعد از آن بخورید بعد ازین جمیع شود و مراد از یاد کنید تا برکت باشد دوران طعام
نقل از حضرت مخدوم جهانیاں میگردند که میمانند میفرمودند درین امر که کسی بیفتان طعام خورد بلکه
برای این کرده است چرا که طعام خوردن تنها بهت حیث قال علیه السلام ملعون من اکل
و حله و غیره و این غذا حضور مخدوم جهانیاں میفرمودند اگر آنها بود و نصیب یکدیگر کند گویا و جمیع آنها

چنانکه از دست بپسندن را فایده کلی دانند و در خلل طعام آب بخورد برای و معنی یکی آنکه از دست حکمت و طلب موزی و اندام که طعام کیلوس نشد است آنرا خام گردانند و معده از نفیحات عاجز نشود و بعد از کیلوس شستن طعام سبک در حق و با نهم باشد و دیگر از روی آب چون دهن جز بکوزد یا بجام رسد آلوده کرد و موجب نفرت طبع مردم باشد تا نوزاد طعام اندک یا پیش با خوان بخورد البته ازین امر احتراز نکنند و در کثرت احوال نزول کتب است که کثرة الایادی بركة نقل است که جمعی حضرت رسول علیه السلام آمدند و ذریه عرض رسانیدند که ما میان طعام بخوریم میگردید فرمودند که شاید بعد از آن بخورید بعد ازین جمیع شود و مراد از یاد کنید تا برکت باشد دوران طعام نقل از حضرت مخدوم جهانیاں میگردند که میمانند میفرمودند درین امر که کسی بیفتان طعام خورد بلکه برای این کرده است چرا که طعام خوردن تنها بهت حیث قال علیه السلام ملعون من اکل و حله و غیره و این غذا حضور مخدوم جهانیاں میفرمودند اگر آنها بود و نصیب یکدیگر کند گویا و جمیع آنها

چنانکه از دست بپسندن را فایده کلی دانند و در خلل طعام آب بخورد برای و معنی یکی آنکه از دست حکمت و طلب موزی و اندام که طعام کیلوس نشد است آنرا خام گردانند و معده از نفیحات عاجز نشود و بعد از کیلوس شستن طعام سبک در حق و با نهم باشد و دیگر از روی آب چون دهن جز بکوزد یا بجام رسد آلوده کرد و موجب نفرت طبع مردم باشد تا نوزاد طعام اندک یا پیش با خوان بخورد البته ازین امر احتراز نکنند و در کثرت احوال نزول کتب است که کثرة الایادی بركة نقل است که جمعی حضرت رسول علیه السلام آمدند و ذریه عرض رسانیدند که ما میان طعام بخوریم میگردید فرمودند که شاید بعد از آن بخورید بعد ازین جمیع شود و مراد از یاد کنید تا برکت باشد دوران طعام نقل از حضرت مخدوم جهانیاں میگردند که میمانند میفرمودند درین امر که کسی بیفتان طعام خورد بلکه برای این کرده است چرا که طعام خوردن تنها بهت حیث قال علیه السلام ملعون من اکل و حله و غیره و این غذا حضور مخدوم جهانیاں میفرمودند اگر آنها بود و نصیب یکدیگر کند گویا و جمیع آنها

و ملکی حضرت ابی حمزه ثمالی را در شهر است که در دره مشهوره ایشان شخصی است که سنت و ادب است بکنند
 دوسه میل طلب بخت میکند از ابو الفضل نیغان گفت کرده اند و این سنت در شهر ایشان جریان دارد
 از وادیه با بوم لطیف است باشد بالنسبه و الا ایجاد حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که وقت اکل طعام
 است که غافل نبود که بخورد طعام خورده شود آورده اند بر طعامی که بخورد دل خنده شود و یاد هم که
 طعام در شکم او بود و ذکر باشد و نور گردد حضرت میفرمودی از قانون مقرر بود که حین طعام بر خجالت بودی
 را تعیین فرمود که بود که بر پای شده سه مرتبه یا ننگ بلند میگفت ای اصحاب زنها زنها را بخت بخت
 و آگاه باشد از طعام که بر سر است نسبت طعام لطیف یعنی برآمد فرمودند که اصحاب تحقیق را لطیف لطیف
 و انواع ماکولات لطیف زبانی ندارد و اهل بدایت که هنوز درجه نجات نرسیده اند در مضیق
 مجاهده نشسته به نسبت ایشان ماکولات سخت و خشک فائده دارد تقریباً میفرمودند که مجوزه
 پیش حضرت غوث الثقلین و بر سر خود را همراه آورد و گفت دل فرزند خود را بعلق تو پشامی بهیمن
 من ذمه می را از حق خود پیری گردانیدم برای خدا تعالی تو قبول کن شیخ دیر تامل کن که از مجاز
 در ریاضت فرمود بعد از چند روز پیش فرزند خود آمد دید که نان جو بخورد و زرد و لا غرضه از آن
 خود دنی به بیداری از اینجا پیش حضرت غوث الثقلین قدس سره آمد آنجا بقی دید که بران
 استخوانهای مرغی که شیم خورده بود مجوزه با شیخ گفت یا سیدی تو گوشت مرغ میخوری نیست
 نان جو و شیخ دست خود را بر استخوانها نهاد گفت قم یا ذن الله الذی یحیی العظام همی رحمه
 زنده شد تا ملک کردن آثار کار و بهیمن شیخ تابان میفرمودند که وقتی که فرزند او در چنین مسود هر چه
 بخورد حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که بی آنها طعام خوردن به نسبت هر کس منوع است
 بلیف این طایفه چنانچه از مولای حضرت روحی منقول است که در رویش کند گفت نه مگر وقتی که طعام
 بخورد و چنانچه آنها خوردن در رویش آنگاه میفرمودند تا تواند طعام بر شکم بخورد اگر چه چند مرتبه داده
 شود زیرا که بار خوردن هر روزی کار صدیق است - در رویش را هم است که از ماکولات شبه بریزد
 و حقایق این طایفه را طعام باشد یعنی خواند و تقوی و زریدن است تقریباً از حضرت شیخ علما را
 اسمانی نقل میکردند که روزی با دوشاه خواجهان پیش شیخی آهویی فرستاد و سلام رسانید و بنابر مکتب
 نمود که این گوشت صیدت بخورید که کمال باشد شیخ گفت مراد ریخالت حکایت است و روزی یاد آمد که آن
 و اخرا سان بودم و من نه یارت مشهود پس فته بودم او شنید با بجه و سوار از عقب من می
 آمد و گفت بخوام که ما هم که در خراسان باشی با تو باشم چند روز با وی معاشرت افتاد و یک زاده و دو فرزند
 آورده و گفت که من خود زده ام بخور گفتم گوشت خرگوش گشت هر کسی که زده است او بخورد من بخورم خود
 گفت چرا گفتم بفرمودم امام جعفر صادق علیه السلام هر است و بچه یکی از بزرگان آنرا حرام شده باشد بخورد
 آن نسبت وقت و روز دیگر آمد آهویی آورد و گفت این چه است و من به تیری که خود تراشیده ام و بر آن

نکر نیکو فرزند خود را جگرش غوث الثقلین بنام بود

نکر گوشت خرگوشی که بر زرگرکی بخورد

شد معلوم که از دران نادری بر چنین رفعت مخم بر مخم مایه پیدا است کفتم این جهان کجاست و کجاست
 در کانی نیست که یکی از این اسفل که در حوالی بهمان محو شد و دومی دعوی را لوثی میکرد و دومی پیش
 در آن دو دو مرغابی نهاد و گفت که این را باز من گرفته ملام باشد موینا نادل فرایند موینا نادل
 سخن در حوالی نیست سخن است که باز تو دو سخن جزو که نام بود خورده است که هر روز از اوقات
 گرفتن نشده است بیک که لایق شامت است نیز مودش جو که امی مظلومی خورده است که امروز در وقت
 و دیدن حاصل آمد تا تو بر پشت او نشسته آه می توانی زدا قطعه هر چند که بیانه کرد و خورده و غم
 که تم که بخورید که او به نیاز آورده باشد شاید که از وی بر آید بیک نیازمند و حضرت قدوة الیک
 میفرمودند از منجا دود که معلوم شد یکی آنکه تفاوت تا به این حد که اینده اند و کفتم موی بر کفست
 هر کسی است که در تقوی کسی تفاوتی دارد و بدست و بدست در میان این دو است که فرق از
 زمین تا آسمانست به حق تعالی کسی را که از لغزشش حفظ کرده است و هرگز لغزش نگردد و در نزد
 یکی از ائمرا را اینست که نسبت حضرت قدوة الیک را از آنکه معارضه داشت مینافقت ایشان کرد و
 بساط انواع مالکولات و الوان مشربیات حاضر کرده و در یک طعنه به این معنی فرمودند و پیش
 ایشان آورد که یک چوبه مرغ از ظلمی میست گرفته بود و بر رویه حرام آورده چون بیانه کرد که البته
 این چوبه مرغ را میل کنید فرمودند از این آنچه نصیب ایشان از دبه حلال خواهد بود میل خواهند کرد
 این که از دبه حلال بود و بیایست صاحب مذاخنه و جزو مرغ که مشکوک بود از این که از دبه حلال
 که آن مناسب شامت و این مناسب شربت شمر کسی که گوشت از دبه حلال دارد و به شک جگر
 بار و دبه حلال است حضرت ایشان بارها متاسف میگذاشتند که معای مشکوک نباید میل کنند و با هر
 چند گفتند که این بیایست چوبی چوبی که معلوم ایشان میشد تقریباً میفرمودند که مدعی بود
 حضرت میرسد علی بن ابی طالب که ولایت کولاب بقیتاً امیر بخشانی حاضر بود و وی به بدست ایشان
 نثار و انعام داشته و بهانه آورده که موجب سخنان باشد و آن است که یعنی فرموده و در دیکر
 حال مشکوک بهیم بحث در طبق نهاد و پیش امیر آورد و چون میل طعم کردند امیر بخشانی بهیچ مرتبانه
 که غایت کرده بکنج میل فرماید که حالی از لطافت نیست فرمودند آری میل خواهم کرد و این دیکر
 آوردند فرمودند فرمودند تا آنکه الله بارادت الله که کنج خفیدن گرفت تا بعد که نصف کنج از آن
 آخر فرمودند که سلطان باین کنج میل کنند و این نصیب فقیر است که حق میرکز خویش قرار گیرد و حکم
 و ضممتی فی حق الله بهم نیز در حضرت قدوة الیک میفرمودند که امجای یا نصیب یکی در این
 نصیب که گوشت اند که گاهی مراد وی داده اند و این نصیب امجای یا نصیب یکی در این
 اصل شربت از این باغ را نصیب شما باشد آورده اند که بهیم امیر مجاهد بود و مدعی نصیب می آورد
 سیر آن که دومی در نزد امیر شورش می بود که گوشت کهنه بود و در فخر آن امیر بود و نصیب و کجاست

در کانی نیست که یکی از این اسفل که در حوالی بهمان محو شد و دومی دعوی را لوثی میکرد و دومی پیش

می پزند شبی بر اسماء و هم خفته بود رسول صلی الله علیه و سلم را خواب دید که امر کرد تا چند تنگ نفس را
 یکسای آرزوی دمی بده در زیاده که بخوابد پیش او بخت بنده چون بیدار شد با آنکه خود عالم بود مختصا
 ستر از کما و عمدا دیگر کرد گفتند که چون امر آنحضرت رسول است زیاده بخوابد بر اسماء گفت این امر
 شطقت بود نه امر مروت آن روز نیز بخوابد چون شب یگر آمد باز خواب نمودند و در اذان است آمد
 خود اند چون بیدار شد بوی زیاده از دهنش می آمد باز نه بود بوی باقی بود شمع شریانی را که است
 با باشد اثر فادت بسیار شد حضرت قدوة الکمل میفرمودند که ریاضت چه نسبت است به
 نسبت اهل غایت است که یکسای بن هاله دین بیرون رفته بلکه ریاضت ریاضان برید
 که از چهل روزه بجا آورد طعام نفس ندارد اندوهان توکل نفرمانده حضرت قدوة الکمل
 در روزی در سیلان بزمی نزول افتاده و بادشاه آن شهر زیار مندی ایشان آمد بگفت
 که که منم سرف و سراسر است اگر غایت کرده چند روز اینجا نزول اصحاب شد بمنزله و در وقت
 با شد چون کباب انداز حد گذشت و نیاز بصدق آورده معروفی او بدول شد موضع نزول
 در جرم خود نموده فرمودند که مناسب فقر نیست با آنکه محل نزول در مسجد النبی بود و چون با آن
 حاضر حضرت ایشان اہم بود اسم جهان کرد و مسجد ملائک محوط داشت و وسیع صحن بود موضع نزول
 قرار گرفت حضرت ایشان فرمودند چون چند روز اینجا بودیت بنت سفر بکنیم مقیم باشیم مقیم
 مسجد بر مفاصلت یک بعین هم بر آریم اسباب و نه و ندانم اید در اربعین شد و در وقت
 فطار یک رغیف فادان میزدند تا آنکه مدت بگذرد چون از آنجا رخت سفر بستند چون خادم
 صومعه رفتن کرد آن جبل غیف بر جا بود تقریباً سیفر نموده حضرت عوث الثقلمین در یک
 موضع نشستند که با خدای میبرد که درم که تخورم تا نغمه کرده در دمان من بخوراند و میاشام تا میاشام
 یک بار چهل روز نخوردم بعد از چهل روز شخصی درآمد قدس طعام آورد و بهاد و بر قضا شد یک
 بود که نفس من بر بالایی طعام افتاد پس گرنگی دلفتم و انداز عهدی که با خدای تعالی بسته
 نکردم شنیدم از با من کسی فریاد میکند با و از بلند میگوید الجوع الجوع ناگاه بیخ او رسید
 در عین همین گزشت آن آواز را شنیده و گفت عهد القادراین چیست گفت من فلق و منظر اب
 نفس من است اما نفع بر تو راست در مشاہد خدا و مذبح است گفت بخانه من آید و برایت من
 نفس تو دلفتم بدون تو اہم رفت ناگاه ۹۰ بوالعباس خضر علیہ السلام درآمد و گفت ای پدر پیش من
 رفتم و دیدم که آنقدر من برده است و میگفت ای علی لقا در دماغه من میگفت ترا این نبود که خضر
 چرخا بست گفت ملائکانه آورده طعامی میا کرده بود و نغمه نغمه دمان من میبند میبندم بعد
 از آن ابواس خضر کرد و بخت دی المزام کردم ذکر در ماکل و مشارب حضرت علیہ السلام حضرت
 قدوة الکمل میفرمودند آنچه که حضرت علیہ السلام بر ماکولات و مشروبات میل کرده اند

و ذکر حدیثی حضرت قدوة الکمل

و ذکر ماکل و مشارب حضرت علیہ السلام

پشت زیاده است و در این حضرت علیه السلام آمده است که خوردن قوت چهل مرد را بدو میسر است
 میل کردند و فرمودند ماکولات افتاد حضرت قدوة الکبر و میفرمودند که سیر خوردن بسیار
 دارد که هر سه عظام بسیار و انواع فوائد بدنی را کسری آید تا خوردن حضرت علیه السلام از جهت بود
 که بود و میفرمودند قال علیه السلام کلوا الثور و تداویة فان فيه شفاء من سبعین علة و السلام فارسی
 مرویست که چون در آید در شهر می که دیار باشد و پاک دارد از ناگواری مرگ و از گرفتاری آب بسیار بخورد
 چرا که میگوید فرمودند که پیاز روشن کند بینایی چشم را و موسی زیاده گرداند آب نیست هم زیاده
 گرداند و یاد از وجود فرمیکند آورده اند که پیغمبر می از بنی اسرائیل بقتضای نیاز زد که است
 ضعف و بیماری دارند فرمان شد که پیاز بخورند و همچنین یکی از علت اولاد و شکایت کردن فراموش
 بخوردن پیاز براهی است و است حضرت قدوة الکبر میفرمودند و الترام پیاز را فایده بسیار
 است و رفع شرکات اشیا آن که مذکور شد اصحاب را تجربه شده است و در نامه اخصار کردن
 از بیماری و تره رانان بسیار است و همچنین طاعین است مرویست که کشیم از بهشت آوردند از آنکه
 قوت از دست و فرج است و در میانجی آب است و پیاده دانه داغ هر دست اگر بشد یا کرده که
 بر فو و خوردن زیاد و بر تپه میانه کرده اند که آرام دارد است مگر مرگ را مرویست از حضرت علیه السلام
 که تلبی و اسپند را اگر دم دانه که چنانچه در نورس است پس رونق و بگردید بکار برید هر که روزی
 یک شغال پسندد سوار بخورد و بخشد و در وی حشمت و عاوم که سرایت بر زبان که در ...
 علل محفوظند پس چون علل می خورند است و همچنین شونند است هر دو را با هم پیچون و بپزند و یکی هم آب است
 آورده اند که توبه از بقاء کبیره و در حق می توان مفید است بخصوص که بواسطه او اعطاء سکانه و در ...
 بخور بسیار فوائد است از دنیاوی و اخروی که قال علیه السلام لو یعلم الناس ما فی کل التی بنوا ...
 لاکلوه فی کل یوم و لیله و بر هر بزرگ و نونند اندیشم الله القوی و جمیع علل یعنی از بریزند و همچنین ...
 بسیار است دیدیم من قال علیه السلام لو یعلم الناس ما فی النفاخ فنفخ لعباد الله ما تداویة و هر ...
 مرویست که در عرب مردمان بر عافیتها شد اند اگر کردند بخوردن سیب منقولست که حضرت عیسی
 را در بین کوه سیب که حضرت علیه السلام چون معراج فرستد حضرت علیه السلام از جنت اند جبرئیل ...
 بقوت او نفی حصول پوست و از وی ناطه می پیوست بقل است که شخصی نواصل مصباح
 سیب فرستاده و از جهت اعلال که آیات استیمیت آبی است همانقدر که آبی است
 به سیب است همانقدر که سیب است بخوردن آبی اندک دل بر دهر عورتی که در آیم حمل بی خورد
 فرزند را بر پی و در ولادت نباشد و در خوردن موز قوت طبع و خوشحالی را بخورد یکی از موز
 بعضی نهاد و موز حضرت علیه السلام بر دهنش فرمودند بخورید اصحابی که از انقضای انبغالی فرمودی
 و گوشت بن و دانه را نمک سازد و در گنجی را نمک دارد و گندمی می در تن و باغی که در گندمی خود را تازه

صفت خرمادام و در خیار و ماهی و خرپزه و طریق خوردن خرپزه و خواص و صفت باذنجان و کدو و کدو زرد و نار و انار و کدو

و هر عالمه که خواهد خورد و خوشحالی و نیکبختی آید که موی را بخورد هر که شمار صفت و آنه و خرمادام و انار و
 و در هیچ زهری و سحری کارگر نکند چون در خرمادام و دیناوی چنین است آنکه در خرمادام و دیناوی باشد
 و اول چیزی که از انار دیناوی حضرت آدم خورد و مرد بود و مردیست هر که خیار یا انار بخورد
 رسته شود از خرمادام و خوردن ماهی مقوی شهوت و مردیست که از خرپزه بخورد بنوعی معلوم
 بنام او هزار تنگی و هزار بدی از وی دور کند و نیست از حضرت عمر که در خوردن خرپزه و نیزه صفت
 که آنرا فانه در اول طعام است دوم آب سوم میوه چهارم حلال پنجم مال کتفه و معده است
 ششم دین را خوشبو کند و معده در دین را بر ششم چشم را روشن کند و ششم کنگری را دور کند و ششم
 گرنگی را دور کند و ششم بیاورد و ششم آب میان و در این شش میوه و جز آن کار آید و در دین
 مادام که در شکم باشد اگر بود و نیزه و هم مقدار علت را دور کند از حضرت عائشه مرویست که تلخیص
 نکند که کافران و منافق را و منافق را در خوردن خرپزه و انار و شربت است و نشاید مسلمانی
 که بدست خود این نوع نعمت کفره را بدست حضرت علیه السلام فرموده اند خرپزه خوردن سنت
 منتهی است اما بنیاد پیشین و روش خوردن خرپزه چنانکه مرویست دو نوع است یکی آنکه
 با پوست و تخم بخورند دوم آنکه بی پوست بخورند و اول صحیح اگر نتواند یک نیمه هم بخورد تا
 سنت بجای آورد و اگر دو چون حضرت آدم علیه السلام را از بهشت بیرون کردند بر هر چیز
 ناسف کرد اما بر خرپزه آن مقدار ناسف کرد که شرح نتوان کرد چون به خواص الفایده یافت
 نعم الهی و نعم نامشایی که از بهشت خورده بودند و میگردند خرپزه را از همه ثمرات یا و میگردند
 و بعضی علماء در خوردن خرپزه و منافقین فرمودند که یک نیمه خرپزه بدست راست که در بعد و نیمه نان
 بند و آن حضرت علیه السلام مرویست که چون شب معراج با علی مرتضیٰ رسول یافتند و نزد یک
 سدره المنتهی آمدند دیدند که باو بخت سدره المنتهی چسبیده است فرمودند که باز بخت
 این ثمره از کجا یافت جبرئیل فرمود یا رسول الله از نباتات اول کسی که پیوسته است ایمان
 آورد و ثمره از بخت بختی که بخورد بر آورده شود از علل بهر نیتی که بخورد آن بر طرف شود
 در حدیث واقع شده و کلاً من الباذلجان فانه یصلی البصر و یزید ماء الصلب مرویست که در
 حضرت علیه السلام بخورد عائشه آمدند و میگردند میگردند که ای عائشه که در پیاز میان یک
 شیر افکن همچنان کردند چون آمدند میل تمام خوردند فرمودند هر که باین نوع بخورد و خورد
 افزاید عقل زیاده گرداند و مغز داغ را قوت باشد و حفظ زیاده سازد و پویی دهن را بر
 فواید دینی و روحانی و دینی همه در می بندد و گز خوردن علت قوی را سیرد و مرویست
 از حضرت علیه السلام که خرمادام را در انار و انار از باقی گل آدم که بومی ششسته اند ما من رمان او
 حبه رمان الا فیها طعم من ماء الجنة اگر کسی دانه انار که در وی آب بهشت باشد بخورد

پس یار باید که بنام او دعا می دهی همه بخورد البته پاک از بهشتی دیگر بود و این نوع ماکولات است
 این طایفه رشخا بود که در فواید گاه بافتا در ملازمت حضرت قدوة انبیا چون که در جبهه داشت آن ملازم
 می نشستند ایشان از فوائدی حکایت میکردند کمال جوکی میفرمودند هر که ترسیدند کار بندد و ملازمت
 نماید چندان فوائد بدنی است که شرح نتوان کرد و تحقیق شود خیر ششم را بدین نام نه عرف بعد از آنکه از فواید
 کبر و حضرت ایشانست میفرمودند مندی و پیوندی و در وی چند دیگر اندک آنچه می مشهور است ملازم
 کند فوائد بدنی چندان گفته اند که از هیچ گاه بود و معنی نیست چنانکه بزرگان هندی بسته اند
 مندی می پیوندی بپنجه سده و جرتها پاؤ چنگی چنگی کهای هری چوسیده باو و کسی که از زمره نقادان
 باشد بجای سده و برک پلاس و شکو فهای سیاه می اندازد که فوائد زیاده دارد دیگر از کبابی
 سندی بسیار فوائد دارد اگر کسی ملازمت کند کیک این گیاه در کار بندد باید که روغن گاؤ کباب
 بدو اگر تنها بپنجه هم کباب برد خوب است و بار ملازم ملازمت کند بسیار خوب است چنانکه فوائد بدنی و هر چه
 از اخروی حکایت گفته اند خفزه زیاده کند اگر ملازمت در حدیث بکنند پس مویش سفید نگردد اگر
 بر نیز وی حاصل شود امید است که سفید هم سیاه گردد اگر غریزی بجهت محامره و خور و امید است که
 حاصل گردد و کمال جزئی سیفت که هر که میروم و مجدد هم باشد اگر ملازم ملازمت کند بهیچ کس
 مردم معلوم است البته شک گردد تخم بنوازم میروم البته نه و ده اگر ملازمت کند تخم بسیار
 دارد و نیک میجریست فوائد گیاه بائی دیگر اگر شرح آن می نوشتم مجبورم دراز میشود و هر که با بداند
 کتب بیاطلب نماید که مقصودش حاصل گردد

لطیفه فی تفسیر شرائط اعتکاف و معنی خلوة و غلّة و بیان تجرید و انصاف

قال لا شرف الا عكاف في البيت المتكلف في المسجد تبعد المدة حتى يتقضي مدته وفي الحقيقة
 هذا العمل من عكاف الطبعي وقال الفقهاء الاعتكاف سنة مؤكدة لا نه عليه السلام كان
 اعتكاف في العقب الاخر من رمضان اگر متكلف نذر بر خود کرده باشد یعنی بدست که
 اعتكاف خواهم داشت پس بر ادا هم میام باید که شرط اعتكاف نذر تعیین صورت است اگر
 صورت نذر اعتكاف درست نبود این قول حضرت امام عظم است مثلاً چنانچه گوید علی را اعتكاف
 بیا و او سینه او سینه و هذا لا یصح الا بالصوم و اگر نیت اعتكاف کند بر سبیل نفل یا بشکریه
 و غیر صوم و هر که در مسجد را بدست اعتكاف کند مقدار مکث و وقت کرده باشد یا نقد اجرت
 یا بدو را اعتكاف توان گفت وقت غروب قنات مسجد و دو ابتدا را اعتكاف کند و وقت انقضاء
 ملازم که آنجا باشد بیرون نیاید و متکلف را باید که دائم با وضوء باشد و تا تواند قدت داشته
 باشد خواب نکند بگر یا به نماز یا غفلت که پیش گفته باشد مشغول اندام بدین شربت ذکر علی نافع

طایفه سی و نهم در شرائط اعتكاف و معنی خلوة و غلّة و بیان تجرید و انصاف

بعد از آن مال جبال خویش را در کین بنه راه دین درین بود حضرت قدوة الکلمین
 ساکنان از اجمالت که طرفه العین از نسبت غافل بنواختند و اهل تفصیل بل خلوت را که مشغول
 عمل نیست وقت نفس حضور دارند تدارک نتوان کرد - تقریباً میفرمودند که حضرت شیخ الشیوخ در محرم
 بزلت و خلوت مشغول بودند که حضرت خضر آمدند با ایشان بنزدانسته بعد فراغ صحاب بنه کردند
 نصیحت بنیاد نهادند حضرت شیخ گفت و یکبار خضر آمده باز گشت باز آمد فاما آنوقت که ای یکجفت
 مرا بحق بود اگر رفتی باز میامدی تا قیامت این ندامت یکشتم را با سعی از وقتی مرا بیاگر کرده
 که ما را اندران دم بار نبود و در آنوقت از یوم من غیر طراز به عزت این همه سده کار نداشت
 هم برین بودند که خضر علیه السلام آمدند شیخ استقبال کرد و بعد من نمودند جو امیاهن یکم از
 حضرت قدوة الکلمین فرمودند عزالت برده دوست یکی احوال از خلق یعنی ترک صحبت ایشان و خلط
 بایشان - دم انقطاع که خلق از دل خود منقطع کند اگر چه میان ایشان باشند آن جا بناد و حدیث
 شهر که با همه جوان بی سنی بی همه و در بی همه چه با منی با همه حضرت قدوة الکلمین فرمودند
 عبادت در دست نه جزا و کفرین از خلق یک جزو خاموشی شهر بخلوت نشین - جزا از همه چیز به جز
 خلق و با آن که نیز حضرت شیخ سعدی قدس سره در خلوة بوده اند یکی در آمد پرسید تو شیخ هستی
 گفت نه باشد چه نمودی آمدی شهر سکوتی نیست بهر روح باکس و سکوت بر صبح خلوة آمد و پس
 دولت بر آنی است برای سلامت داشتن مردمان است از شر خویش و لهذا مشایخ فرموده اند که خلوت
 باید که نیت صادق بدل کند که مردم از شر من تنگ آید اند اگر چند روزی بگوشت نشینم باری
 مردم از شر من تنگ آید و اگر در خلوت آراسته گردونه آنکه بدل دارد که من از
 شر مردم تنگ آمده ام و بخلوت می نشینم صد هزار رحمت بر جان من نشین گنج باد که میگوید
 شعر علامت گرفت از من ایام را به یکج ارم بر دم آرام را به و عزالت سه نوع گفته اند یکی عز
 حوام که گوشه گرفتن باشد از خلق روزگار و نادار آمدن بخلوت جهت کار و بار رتبه این معلوم است
 دوم عزت خاص که میان عامه خلق و بازار گردد و بیاطن شغل بحق و حب اسرار و برین سخن اشارت
 خواجگان نقشبندیه شده که خلوة در انجمن سفر و وطن - سوم آنکه در مل ساکن جز با حق دیگر نبود
 این عزالت اصل احوال باشد یکی از سلاطین نادار و خواجه این روزگار بلا نیت حضرت
 قدوة الکلمین آمده جماعت از صحاب نشسته بودند که سخنی از ایشان بر آمد و مردم التماس کرد
 اگر اجازت شود چند روز متکلف شوم فرمودی حکمت مردانه یا زمانه سلطان بعرض ساید که حضرت
 شیخ جله زمانه و مردانه را نفرین کنند فرمودند که جله زمانه آنست که چهل روز در ایام نفاس
 گوشه گیرند جز خلوت طعام و نام حاصلش دیگر نیست و جله مردانه آنست که در فاسر با خلق در
 مستغرق در ریای حق و این استغراق او را بر تبه رسیده باشد که گاه احسان حق او را

الکلمین

لایق در نزد بزرگان شایسته ای بزرگ

نکات و حقایق حقیقیه

الحمد لله رب العالمین

بعد بجلوت در آید و اگر نه خیالات نقابیه و تریات شهوانیه او را در هلاکت اکلین و الغزلت سفادت انداخته
 بنیان بخین کسی است شعر خیالات نادان غلوت نشان ۱۰ هم می کشد عاقبت کفر و دین بد حضرت
 ق و ق و ق الکریم فرمودند که اگر متدی در خلوت نشیند از ظلمت میرصد صومعه نمکند تا بهر واقعیه که نود و یک
 و ق و ق بیش آید بوی همچون کند و برای ناقول و سلوک کز و اگر منتی است عاقبت خلوت نیست بهر حال
 است خلوت دارد و قطعه کسی که خوشین گرفت غزلت بهر و عاقبت خلوت بیارست و بهر بی آن مرشد
 دانی ابرار به کز و از بخین خلوت بیارست ۲۰ حضرت ق و ق الکریم فرمودند که عاقبت خلوت که در صومعه نشیند
 و بهر فرود از شرط راست اول علم شریعت بعد حاجت و توحید و معرفت و علمی که آموزد مقرون عمل
 و تحمل شد از صفت با اختیاره بضرورت و خود را از همه کسر دانستن تا سر خود ببرد سر سازد و در اعمال
 ضرورت تفرقه نکند و عجب طاعت و عبادت به خوراه ندهد و هر چه از عجب رسد و خیر
 نه کسب ۳۰ هر چه از حقیقی باز داشته باشد انقطاع کلی در دین بر پایه سعاد و بر پایه افتاد
 و اند حضرت ق و ق الکریم فرمودند بهرگاه که از خرد و نبوی و مقصود مقوی این کس حاصل نگردد
 و آینه بای و دامن و اند و سعادت بی ندارد و شکرت دی و در محله و صفای بجا آورد که دنیا را حقیقت
 از دستان خود باز میدارد و تقریر میفرمودند که دنیا نیست در حساب محاسبه باشد که بنا به اعمال خود
 نگاه کند بجهت ثواب عبادتی که هرگز در دنیا نکرده باشد میگردود و بعوض درگاه عالی و بارگاه ستالی
 و ساهند که خلایق این عبادت را تو عالمی که من نکرده ام خطاب در رسد که در دنیا فلان عمل خود
 بودی تو رسنا ندیم اکنون عوین او این ثواب ۴۰ بنور زانی داشتیم بنده گوید الهی اگر بخین
 بلیف تو بوده پس هیچ مراد من در دنیا بین بند اوسی تا من اینجا بآنها بقیب بهما فم قطع
 مراد دل که مطلوب کم شود حاصل ۵۰ بگوش بوش شوکان برین طکت نیست
 طیب بهر چه بهر حوز دنی بیهم مگر ز طبع سقیم که آن مرد نیست
 حضرت ق و ق الکریم فرمودند از غلوت نه باید مگر برای نضاح و ایج انسانی چنانکه از بهر لول و عاید و
 ناز و احو و روز جمعه زهار زهار جماعت ترک نکند و اگر جماعت را نتواند یک شخص درون حوز و جمعه جماعت
 کند عاقبت به حال که ناز جماعت جمعه و صلوة خمس را بیرون نیابند محض جماعت ۶۰
 ذکر و تعین این ایم از بعین و انضمام او افتاد حضرت ق و ق الکریم فرمودند
 که تعین ایم از بعین است که از نبوی و غیر مصطفوی کرده اند بایات و آثار و اجناد دیگر نیز یافته اند
 قال علیه السلام من اخلص الله ان بعین ضیاحا ظهرت بنایم الحکمة من قلبه علی لسانه ایضا
 فرموده علیه السلام هر که خاص کرد خدا چهل روز فایز کرده شود و بنایم طکت از دل او بر زبان آید
 قال علیه السلام من اخلص الله ان بعین ضیاحا جعل الله ذلك طهقة له و فی العوالم
 فرموده علیه السلام هر که خاص کرد خدا این را یافته بر آید او در عوالم است

نکته عجیب که میان آن دو بند در حساب خواب باشد

در آنجا هر یک از اینها را

آن داد و علی السلام لما ابتلی بالخطیئة حض الله تعالى ساحل الاربعین یوما و لیلة
حتى ان الغفران جعل جلاله اقصر مما یفرودند که درین ایام حضرت داد و علی السلام سبزه نموده
سر برینارده بودند که صلوة میفرموده و راجع به انکسای بر تبه جریان یافته که الگو از انکسای دروید
و درین مدت با کل در شربا صلا اشغال داشتند و در نوبه نباش آورده است که ویرا حضرت علی السلام
فرموده اند بیرون شوی باشی برین آمد بگیرد و تصریح مشغل شده تا چهل روز بعد از ان برین
گروه گفت ای اله محمد و آدم و حوا اگر مغفوره کرده محمد الهام فرست و اگر انشی از آسمان بفرست
که بیوزم و در از ان آتش و خلیص یا بم از عذاب و نوزخ تاگاه جبریل علیه السلام آمد و از حضرت
مژده دار و قد حض الله تعالی بعین یوقا بالذکر فی قصته ^ص و انک الطعام بالهلال و الکمال
یطوی الی بعین غیر اکل و امثال بن اثاره اخبار بسیار درود یافته که از روی تعین و بعین
و ایام از ناسل بگرد و در چهل روز حق تعالی یک فضلی و برکتی نموده که ایجاب و تابعین و مشایخ
کامیر و متقدمین و متاخرین بر آن اصرار نموده اند - حضرت قذوة الکبر و میفرمودند حکایت
بهر مایه که دست دهد بهتر باشد اما آنچه که بر متابعت اینها ساف که بر آن افتد کرده اند و مشکف
شده چهارست اول از شب بابت بحکم اتحادی ^ص اخر تا ماه چپ بنامه که متابعت حضرت علی ^ص
باشد دوم از شب و یکم ماه شعبان تا شب عید و آن سنت حضرت رسالت پناه صلعم است و در
در علماء اختلاف است که برخی همان عید را آخر رمضان را میگویند و بعضی را بنامه میگویند و سوم
از شب بستم ماه ذیقعد تا شب عید قربان که متابعت حضرت موسی علیه السلام بود چهارم از
شب نهمی الی الحجه تا شب بستم ماه محرم که متابعت یونس علیه السلام باشد حضرت قذوة
الکبر و میفرمودند که مشکف را جز به سنت بیز بیرون آمدن نشاید و ضرورتا انسانی و جن
جنایت و غیر علی که باشد ناز مجده محل مشکف چون خرابه بود یا برود برای جهات بادشاه که چون
آن هم نتواند اگر خلاف مذکور بود جائز نیست که برای جهات بادشاه بر آید مشکف را بگوشه مسجد
اکل و شرب و مسکن اگر حقن جائز است و غیر اورانه و اگر وای این سنت کار بیرون رود مشکف
خامد گردد و همچنین است از عبادت فرضی اما عبادت و متابعت جنازه مشکف غیر نذر را که به
نقل مشکف شده جائز است اگر عتکاف علی نوح و واجب و نقل و الواجب از یحیی علی
نفسه و هذا لا یجوز الا بالصوم و لا یجوز الا فی مسجد جماعة له الا مامر و المؤمنین غیره
اذا خرج البول و ^{تغیظ} لا یحکمت فی منزله بعلالمغزاع و لو شرط وقت لئلا یزال التزام ان یحیی
العیادة المرض و صلوة الجنائز و حضور مجلس العلم و محو ذلک و لو خرج المؤمن مشکف
بغیر عذر و معاقب بطل مشکف - حضرت قذوة الکبر و میفرمودند چون عیال و اولاد و در سال
و ان خواهم که بجلوتان در آید اول غسل کامل برآورد بعد از ادا این صلوة هیچ بجلوت متوجه نشود و چون برود

در این ایام حضرت علی السلام سبزه نموده
سر برینارده بودند که صلوة میفرموده و راجع به انکسای بر تبه جریان یافته که الگو از انکسای دروید
و درین مدت با کل در شربا صلا اشغال داشتند و در نوبه نباش آورده است که ویرا حضرت علی السلام
فرموده اند بیرون شوی باشی برین آمد بگیرد و تصریح مشغل شده تا چهل روز بعد از ان برین
گروه گفت ای اله محمد و آدم و حوا اگر مغفوره کرده محمد الهام فرست و اگر انشی از آسمان بفرست
که بیوزم و در از ان آتش و خلیص یا بم از عذاب و نوزخ تاگاه جبریل علیه السلام آمد و از حضرت
مژده دار و قد حض الله تعالی بعین یوقا بالذکر فی قصته ^ص و انک الطعام بالهلال و الکمال
یطوی الی بعین غیر اکل و امثال بن اثاره اخبار بسیار درود یافته که از روی تعین و بعین
و ایام از ناسل بگرد و در چهل روز حق تعالی یک فضلی و برکتی نموده که ایجاب و تابعین و مشایخ
کامیر و متقدمین و متاخرین بر آن اصرار نموده اند - حضرت قذوة الکبر و میفرمودند حکایت
بهر مایه که دست دهد بهتر باشد اما آنچه که بر متابعت اینها ساف که بر آن افتد کرده اند و مشکف
شده چهارست اول از شب بابت بحکم اتحادی ^ص اخر تا ماه چپ بنامه که متابعت حضرت علی ^ص
باشد دوم از شب و یکم ماه شعبان تا شب عید و آن سنت حضرت رسالت پناه صلعم است و در
در علماء اختلاف است که برخی همان عید را آخر رمضان را میگویند و بعضی را بنامه میگویند و سوم
از شب بستم ماه ذیقعد تا شب عید قربان که متابعت حضرت موسی علیه السلام بود چهارم از
شب نهمی الی الحجه تا شب بستم ماه محرم که متابعت یونس علیه السلام باشد حضرت قذوة
الکبر و میفرمودند که مشکف را جز به سنت بیز بیرون آمدن نشاید و ضرورتا انسانی و جن
جنایت و غیر علی که باشد ناز مجده محل مشکف چون خرابه بود یا برود برای جهات بادشاه که چون
آن هم نتواند اگر خلاف مذکور بود جائز نیست که برای جهات بادشاه بر آید مشکف را بگوشه مسجد
اکل و شرب و مسکن اگر حقن جائز است و غیر اورانه و اگر وای این سنت کار بیرون رود مشکف
خامد گردد و همچنین است از عبادت فرضی اما عبادت و متابعت جنازه مشکف غیر نذر را که به
نقل مشکف شده جائز است اگر عتکاف علی نوح و واجب و نقل و الواجب از یحیی علی
نفسه و هذا لا یجوز الا بالصوم و لا یجوز الا فی مسجد جماعة له الا مامر و المؤمنین غیره
اذا خرج البول و ^{تغیظ} لا یحکمت فی منزله بعلالمغزاع و لو شرط وقت لئلا یزال التزام ان یحیی
العیادة المرض و صلوة الجنائز و حضور مجلس العلم و محو ذلک و لو خرج المؤمن مشکف
بغیر عذر و معاقب بطل مشکف - حضرت قذوة الکبر و میفرمودند چون عیال و اولاد و در سال
و ان خواهم که بجلوتان در آید اول غسل کامل برآورد بعد از ادا این صلوة هیچ بجلوت متوجه نشود و چون برود

راجع ادخلی مدخلی صدائی و مخفی صمدی و اجعلی لک صدائی و اجعلی لک صدائی
 پایی راست پیش نهید و بگوید **اللهم انی اذکرک فی ابواب رحمتک و بعد از ظهور حاجات**
 و در کعبه نماز بگذارد و بخندد و خوش از سر صدق و در حال جلوس بر بیت نشیند و بعد از دعا
 خواستش منن بذكر مشغول شود بذكری که مناسب دل وی باشد پیش تلقین کرده باشد و مشایخ از مجلس
 از کار در کماله الله اختیار کرده اند و مشایخ حجت اگر چه بعضی ملازمت کرده اما این فقیر کثیر
 است از خدمت و جهانیان مجاز بذكر جعلی شده و این را با صاحب تلقین کرد و اشعار غار فانه خودا کردی
 آگاه و خوش بگو **لا اله الا الله** اگر تو خواهی شو و بزدانی از زبان **لا اله الا الله** می آید دل
 بزندنگ و میفکند **لا اله الا الله** این و سنگ چون بهم بزدنی شرور نوزاد بر دوش
 و طریق ذکر لغی و نبات و از کار دیگر در لطیفه سابق مذکور افتاد **حضرت قدوة البکر**
 میفرمود چنانچه ستارخ در ماکولات مختلف است او ای است که بنان و نمک قناعت کند و در شری ماکولات بخورد
 و بعد مشایخ اگر قناعت کند نصف شب بخورد و نفقش با خورشید این بسبب است که بعد از آن قناعت کند
 بر قیام شب و زنده داشتن نماز تلاوت و از کار دیگر نان خوردن اگر نتواند بخورد مقدار کمی که سبب
 وی بود اگر افطاری بود بهتر است بدین از آنکه اندک بود تا قوت او زایل نگردد چون او این در شب
 بپزی گوشت چند می روزه بود یعنی که قوت و فاکتد ز بهار ز بهار کارهای زیاده که ضعف بشری
 حاصل بود و آن ممنوعیت **حضرت قدوة البکر** میفرمودند که مشایخ علی اختلاف کرده اند
 بعضی سه روز جمعی هفت روزه و فرد نصف ماه و این ترتیب میسر میگردد و اگر نه یکبارگی مشکل
 است و مدار این کار بر چهار چیز نهاده اند مجموع و سهر و خلوت و فکر **حضرت قدوة البکر**
 میفرمودند در خلوت تعلیل طعام را مشایخ مختلف الاحوال و متفرق الاحوال مذکور و فقیر در
 تعلیل بحدیکه ضعف بشری و فتره بیکری حاصل نگردد و همان مقدار را دوست نماید و در غیر خلوت
 باید که اندک اندک بخورد اگر چه بکوداق شود و ساسی فی طعامی که شویا و دار باشد فائده و هم
 و اینها به نسبت مبتدی و متوسط گفته میشود اما منتی از بسیاری برآمده بدو روزه صحت درآمده بصفت
 آثار و انوار حال و مقام شست تقریباً از **حضرت شیخ ملاو الدوله** اسمانی نقل میکردند که میفرمودند
 که آنچه مزایای آن حال از فوائد ماکولات و فوائد مشروبات حاصل شده و بطور طاهر و صافی و اصل
 ابتدا و سلوک بر کز آن شد اندر باصاف و زواید مجاملات از قلیل العمود و تغل شرب نمیشد هم اما
 این سخن را هر بدیفسی دستور نمیتواند ساختن **حضرت قدوة البکر** میفرمودند که مشایخ تفصیل
 صحبت از خلوت باید که مکنس اختلاف است جمعی بر آنند که صحبت باشد خلوت و عزالت بکمال نماید
 حضرت سلطان المشایخ میفرمودند که در صحبت صلیار و عرفا منافعی بسیار است دل بجهت کجاریا
 گویند که سازش محرم خویش بیاد دل شده که با بش هدم خویش برآورد و یکم خونی

وقت تقبل خدا می آید

بدو روزه و در اصل سازش محرم خویش بیاد دل شده که با بش هدم خویش برآورد و یکم خونی
 بدو روزه و در اصل سازش محرم خویش بیاد دل شده که با بش هدم خویش برآورد و یکم خونی

جذب کند یا کشاید چنان بود و فائز و ارکان با دین و طریقت فائز و کج دانه و چلی است که بچلی است قدسین و
 ازین عالی بود از اسی بنیادین این پیرو قال علیه السلام و درله دارد از فضیلت وی معلوم شده
 قال الله تعالی ادعونی استجب لکم اے ادعونی بالمعذرة و استجب بالمغفرت و ادعونی
 فرمود خداوند بخوانید مرا قبول خواهم کرد بر سر شما اے بخوانید مرا به عذرت قبول خواهم مغفرت بخوانید
 بلا غفلة استجب لکم بلا غفلة و ادعونی راس الاضطرار استجب فعمدا المصا و فتح ابواب المسار
 قبول فرماید که برای شما هست بخوانید مرا ای حالت اضطرار قبول خواهم کرد بدین مافتن بسبب سرور و کشودن این سرور
خسرة و قلة الکبر و میفرمودند که در حدیث اقصی که صاحب الورد ملعون تارک الورد ملعون
 استفسار از سلطان المستنجد کردند فرمودند که نشان این حدیث بسبب کیناست و آنچنانست که حضرت علیه
 السلام و سابقین که فلان جود یا ترسا او را بسیار مداومت میکنند و وظائف می شمارا ملازمت می نمایند و آن
 با صطلاح ایشان تشنگی گویند چون بیع مبارک این غلو را در او رسید فرمودند صاحب الورد ملعون این
 مقوله مبارک بیان کنی رسید که حضرت چنان فرمودند که صاحب الورد ملعون از آن دردی که بخواند
 یا نذر او اجازت نرود او هم بیع مبارک رسید فرمودند تارک الورد ملعون و بعضی بر آنستند که
 این عموم دارد که ترک در دین نیست کسی بود که دیر قابلیت مداومت او را دو وظائف هست و به
 جهات مردم اشتغال ندارد اگر این چنین کسی ترک کرد کند تارک الورد ملعون بود اگر شخصی هست که در
 اورا بقضا یا بهات و انتفاعی حاجات بوی رجوع دارد او با در او و وظائف تشنگی بود و صاحب الورد
 ملعون گردد - تقریباً میفرمودند که حضرت شیخ شریف الدین سنیری بای میگزشتند که نظر بر یکی از
 صاحب دول دار باب عمل قناده و دوی عبادات و توافل در یا هات میافسشتن بود و فرمودند
 بچاره راه خندم کرده براه و گیلان میرود خدا هم استفسار کردند فرمودند که اهل دول را میبایست
 که لباس چیده و خلعت بپندیده بهم رسانند بفرادسا کین چه نهد و او ان اعمه بکرسنگان
 بخوانند و آنچه میکنند بدش این فائز است اما فی الحقیقت اشارت نبوی صلی الله علیه و سلم بر یکی از
 اسامع و ایتان آن ملعون است صاحب الورد شدن یا با نیست مهربان و مال خدا و من
 که از غیبت نیست صاحب الورد شدن که از قبیله صفت و معروف است و این به غنا شعر نیست
 چون صاحب و بنفاد او صاف نرسید که شعر از توحید افعال شده از ملعون کم نیست تارک الورد
 ظاهر است با دین نیز از قبیله صفت و معروف بود حضرت **قدوة الکبر** میفرمودند
 که شایخ روزگار صغار و کبار در دامن گردون دوار هرگز این فقر دیدم بلا غفلة رسیدم
 هر کس در او را دو وظائف علی بنج التفصیل میرسد گزیده و پسندیده دارند و حق که سابع از
 دو وظائف و وجیه غالی نیستند و ما در اندک و بسیار حاجت خصار گرفتیم تا طالب بهادق بران
 مداومت تواند کرد چه ساکت استی را و اسی او بجه و وظائف کاری دیگر هم هست که آن هم نهایت

شرح حدیث - صاحب الورد ملعون و تارک الورد ملعون

وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَصُورُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَكَانَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ الْعَلِيمُ

و آسمان آواز میگردد بنام خدا کی زبان نکند بنام او چیرے در زمین و در آسمان و ادست شنوای دانا

سے بارگاہِ اللہ صلی علیہم اجمعین سے صلّی علی محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم من صلّی علیہ وصلّ علی محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم من لم یصل علیہ

خدا رحمت کن بر محمد بشمار که چنانکه رحمت فرستد برود رحمت کن بر محمد بشمار که چنانکه رحمت فرستد برود

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا حُثُّ وَتَرْضَى اِنْ تَصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

ندمت کن بر خود چنانکه دوست داری و پندی که هست کنی برو و رحمت کن بر خود چنانکه امر نمودی یا بر اهل بیت برو

وَصَلِّ عَلَى كَمَا نَبِيَّ الصَّلَاةِ كَمَا رُوِيَ يَا حَسْبُ رَأْفَتِهِ يَا حَسْبُ رَأْفَتِهِ يَا حَسْبُ رَأْفَتِهِ

درخت گران بهر چنانکه سزاوارست رحمت بر تو
ای همی ای قوم بنیت مسجودی مگر تو

سَمِعْنَاكَ اللَّهُ وَحَمْدُكَ سَمِعْنَا أَنَّ الْعَالَمَ الْعَظِيمَ وَحَمْدُكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ سَمِعْنَا أَنَّ مَنْ كَذَبَكَ الْوَب

سبحان الله وبحمده سبحانك العظيم وسبحك على كل شيء حمداً
يا كرم ذو الجلال والإكرام يا ذا الجلال والإكرام يا ذا الجلال والإكرام

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْغَاثُ الْمُنْقِذُ وَالْكَافِيَ الْعَظِيمُ — يَا مُنْقِذِي هَلْدَنَا مِنْ عَذَابِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پسوی اودیت : از ستم نهاد و بر خاک تراشید ای بلند بیدل +

عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَإِشْرَ عَلَيْنَا مِنْ مَدْحَتِكَ وَالرَّحْلُ عَلَيْنَا مِنْ بَرَاءَتِكَ بِحَبِيبِ

و اما از فضل خود و شرف بسیار از رحمت خود و نازل کن ما را بر کعبه ای خود و جنت کن ما را

مِنْ سَخِطِكَ دِهِ بَارِكْهُ يَدَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَاللَّهُ أَلْبَنُّ وَأَحْمَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

از غضب خود
بست میروی گوار و خوار گشت دهشتناک گفتن از نیست خون بر پلکان کربلا

الْعَظِيمِ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ أَوَّلَ الْأَخْيَارِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ سَيِّدِ الْغَمْرِ

بزرگ و طلب مغفرت کنم از خدای اول و آخر ظاهر باطن اوراست ملک ماحور است سیاسی بدین است

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَهِدَىٰكُمْ ۖ وَأَنْتُمْ يُعْذَرُونَ ۝

دادست. هر چه جز خاد

وَأَنْتَ تَسْقِيْنِي وَأَنْتَ تَمْلِكُنِي وَأَنْتَ تَحْيِيْنِي وَأَنْتَ تَمِيتُنِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

د تو آب دادی مراد تو مرگ دهی مراد تو زنده داری مراد تو سرور و کارشناسی جنت پروردگار است جز تو نیست مبدء و

وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَكَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَمَكَارِهِمُ اللَّهُمَّ أَنْتَ لِي كَاللَّهِ

وحدان که سرایک است و مستقیم است و برینا برینا
در مالیکه گمانهستی کجاست شریکی نهد و استغفار نامیم ترا در توبه بشوم بسوی تو

الْأَنبِيَاءَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَمَلِكِ مَعْنِي وَوَعْدُكَ مَا أَسْتَطِيعُ ۖ

۸۱ انت حلقی وانا جبت ذلک علی هذک ووعیت ما استعینت
مگر تو از وی مرا دامن بنه زمام دهن بر عهد تو و ده عده تو ام تا تو تنگ استعانت دارم بنام جلیلم به تو

مِنْ شَيْءٍ مَا صُنِعَ وَأَنْتَ الْكَافِرُ الْمُنْكَرُ

میں سے ماہی گشت و ابواب میں علی و ابوبکر الہدی کا عمر بنی و بنی کا

[illegible]

[illegible][illegible]

市家

معهده که حتی نرفعه انکسار مقلد سر قامت الروح هر قام و صلی برکتی کتب دیوان
بای ناز خود تا آنکه بلند گردید و خیزید بقدر سینه

المتفوسرین فان جعلوا الیها کتب دیوان القانتین فان جعلوا کتب دیوان الاوابین
بشدگان پس اگر گردانید آن ناز را چهارکت نوشته شد در دفتر تائین پس اگر گردانید آن ناز را شش کتب نوشته شد

و من جعلها ثمانیا کتب فی دیوانها نوزدها فان جعلها عشرة کتب من الذین لا حقوق علیهم و کما یستحق
و یکدیگر گردانید او هشت کتب نوشته شد در دفتر نوزدها پس اگر گردانید او ده نوشته شد از کتب شش ایشان چنین شد
و در کمال امر مخففا عاقبت امره و من خاف عاقبة امره فلیس فی حشر قوه الکلیه
باز فرمود و نرسد عاقبت امر خود را و یکدیگر گردانید او هشت کتب نوشته شد از من

میفرمود غرض از رکعت کردن در محل نماز آنست که ملائک سنده در عبادت در یازده کتب منقول از رساله است
که ملائک هر نفسی معین است و در شنگان شبی و روزی از هر یک جدا اند ملائک شب عبادات که در حساب کرده است
با او او آنگاه سینه میرسد ملائک روزینه عبادات که در روز کرده اند نماز دیگر او آنگاه سینه و ملائک سنده
میشود پس هرگاه که طالب صادق نماز با او او کرده بجای خود شش تا که ملائک سنده از نماز او سنده و روز
عبادت یافته بعد از آن در روز هم گناه کرده و هم عبادت تا که نماز دیگر او کرده و تا وقت سینه و ملائک سنده
شش تا که سنده و روز عبادت یافتند چون ملائک روزینه رفتند و دفتر اعمال بدو ساخته و اعلی گردانید و او شش
در عبادت یافتند و آخرش هم در عبادت یافتند و توان میشود چون بنده ما را اول و آخر عبادت بود و ملائک
ایمان منور گردیدیم چنین ملائک سنده و روزی معینی حاکمیت کریمه بحسب الله ما یستحق و یثبت ما یستحق

الا مشایخ ما تقدم و ماتا حرکات برودت محو کند آنچه برودت را که خود بدین نام و جزیره افزاید

لازم گرفته بر چند امری عاوش شد التزام وی ترک نداده اند چنانکه از قیامی صوفیه معلوم میگردد

ما را از این حضرت شیخ رضی الله عنه فی المحضر والسفر اما فی المحضر کمال السجود و

حضرت شیخ رضی الله عنه در حضر و سفر لیکن در حضر بودیم بر بام بنی

الشیخ رضی الله عنه لا اصلوة الفجر والشیخ رضی الله عنه حاضر و قد أخذ المال بالیضاب

فی الفقه برائی ادائی ناز مجهود شیخ رضی الله عنه حاضر بود و بر آینه کربت آید و ابر

در این بعضیها فوق بعض یکا مدعی طور و الفتله و امامه فی ذال الحرام من الشیخ بربا

باید و بعضی او را ای بعض بود و قرب بود که بار و امام او در منزلت

در آن مکان اصلوة العالم عاد الدین رضی الله عنه و کان من یستأجر و کان من یستأجر

اشا را که هر شود مکان نماز عالم عاد الدین رضی الله عنه بود او بسیار بود و حضرت

الشیخ رضی الله عنه و ما انتشر فز قدم مونه ناعاد الدین رضی الله عنه و ما انتشر فز

فمنه نکرده باز آمدن مولانا عاد الدین رضی الله عنه و ای ناز سر

وقد أخذ المظهر قليلا قليلا حتى فرغنا من الصلوة وشغل مولانا حامدا الدين قراءته كلا وورد المصنف
وهرأينه شوق كرويه وازان كرم انك فاعل شديدا نازك و شغل نشد مولانا حامدا الدين بخواندن ما يرد عليه
وقد أخذ المظهر شديدا كثيرا حتى سبل ويجوز الماء تحت الصفوف والبواري وانا جالس في
وهرأينه وازان شديدا كرويه اما الكتاب ردا و جاري كنت زير صفوف و بوبه باد من شير بودم
اخرا الصفوف انظر الى الشيخ واخيه العالم المؤدب وقد أخذ مولانا حامدا الدين قراءته مسبقا
اخر صفوف يديم بسوى شيخ و برادر او سوب و هرأينه شروع كروايند مولانا حامدا الدين بخواندن
لعش في ذلك اليوم من كلا و راد و قراءه بين يدي الشيخ لا جل المظهر و ما قام الشيخ
عشر از اوراد و جيز كه خواند بين شيخ از جهت باران و در اين باره شيخ
عن مصحح ر صلوة الا بعد طلوع الشمس مقدار الرحمن و اداء ركعتين من الاشراق
از نكاح مگر بعد طلوع خورشيد مقدار دو نيزه و اداء ركعتين از اشراق
حضرت كبر ميفرمودند بنيت مندي عالي سيف خان القات حضرة ق وة الكبر
وزيد البلغا از سائر ملوك و كرواين ديار زياده بود و كلا انما من صحاب مخصوص احبابهم
روزي حضرة قدوة الكبر او نماز چهار كرده باورده و هو مشغول داشتند و القات مندي عالي جته
رضعت كه بسهي ميرفتند و ندايتاد و ما دم كه حضرة قدوة الكبر نماز اشراق ادا كرده و بنظر
مكان ساخته مندي عالي برداخته كنون ابتدا از خواندن و شروع كرده و ميروختند و ركعت نماز
موتقالي كروايند و ركعت اول بعد فاتحه آية الكرسي تا خاللدن و در ركعت دوم آمين پس روي الى الجنازة
من ربه الى اخره و آية العنود السموات والارض تا آخر آية لا اله الا الله صلوة كروايند و بعد از اين
اللهم اني اصبحت لا استطيع دفع ما اكرهها ولا املك نفع ما ارجوا اصبحت من نصيب
خدا يا هرأينه من بگو و ايندم تو ارم و صانعين چيزي كه كود و ارم او را كه بخرم چيزي كه ايندم من بگو و ارم او را
يعني واصبح امر في بيد غيري طمعا فاصبر مني اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تشوي
بمل عدو مع محمد و ام من دوست غير من يست يا ايندم من يا تر از من ندايتاد كن و بعد از اين
صديق ولا تجعل مصيبي في ديني و دنيائي ولا في الآخرة ولا تجعل الدنيا اكبر همي
دوست و دو كن مصيبتن بدني من دنيائي من ران و بارا بر من مقدم كن و بعد از اين
ولا صلبر علي ولا تسلط علي من لا يرحم في الدنيا و الآخرة اللهم اني اعوذ بك من
سبع ملكن و سبع ملكن بر من كسي را كه دم كند و دما اخرجت و ما بانه من ياد كرم نماز
التي نزل بها النعم و من الذنوب التي توجب بها النقم برحمتك يا ارحم الراحمين
علا كه در كنون آن صحت نماز را كه كروايند كسي بسبب آن طلب و ابروت خدای ارحم الراحمين
و در ركعت استعاذه بگذارد و در ركعت اول بعد از فاتحه قل عوذ برب الفلق و در دوم قل عوذ

و ذكر نماز استعاذه

ذکر نماز احجاب

دو رکعت استجاب بگزارد و بعد یعنی کتاب در رکعت اول انا انزلناه بخواند و در رکعت دوم انا اعیننا بخواند - و نیز اکثر در رکعت اول بعد از فاتحه سوره الواقعة در دوم تسبیح

بعد از سلام صلوات گوید این دعا خواند

[illegible]

من الماء البارد للحطشان.

از آب خاک رسای تشنگان

و در رکعت شکر آنها بگوید در سجده اول و دوم بعد از فاتحه سورۃ اعراس
سجده یکبار بعد از سلام ملوۃ گوید و این دعا سه بار بخواند -

پنجگان بار بعد از سلام صلوة گوید و این دعا سه بار بخواند۔

الحمد لله على احسن الصبائر والحمد لله على احسن النسيب والحمد لله على احسن المساء والحمد لله على احسن المصباح وهاست عذرا برؤي شب كزدری وهاست عذرا برؤي شام وهاست لله على كل حال كيا رانده اللهم لك الحمد حمدا دائما خالدا مع مخلوقك ولك الحمد حمدا عذرا برؤي وهاست عذرا برؤي شب كزدری وهاست عذرا برؤي شام وهاست لله على كل حال كيا رانده اللهم لك الحمد حمدا دائما خالدا مع مخلوقك ولك الحمد حمدا عذرا برؤي وهاست عذرا برؤي شب كزدری وهاست عذرا برؤي شام وهاست لله على كل حال كيا رانده اللهم لك الحمد حمدا دائما خالدا مع مخلوقك ولك الحمد حمدا عذرا برؤي

دَائِمًا لِمُسْتَبِيهِ لَهُ دُونَ عَمَلٍ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْمُنَى لَوَدَّ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَوْتِ حَائِلٌ

دائماً استغنیای نه کنون عیال و دولت چنانچه که در این دنیا است و در این دنیا

خَدَّائِمَا لَا خَاءَ لِقَائِهِ الْأَرْضَاءُ وَلَوْ الْخُدَّاءُ دَائِمًا عِنْدَ كُلِّ طَرَفَةٍ عَيْنٍ وَنَفْسٍ كُلِّ

سپاس دایم کنیت جزای گوینده لا یرحمه دی خد و وزارت سپاس سپاس دایم نزد هر چشم زدن و نفس گرفتن

نفس الحارّة (أ) حقه والصلاة على النبي محمد خلقه الفرح رزقك أرحم ولا تمنك

بعضی اهل الله بقاء حقه و الصلوة علی بنیه که از خیر خلقه یعنی رحمت رسا درستی
نفس سراسر است فدا را تا نقای حق لا دود و برتری او (که نام پاک او) نیست چنین غرض او خداست تا امیدوارم پس پیدا

فَقَالَ لَهُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَنْبِيَاؤُا قَالُوا بَلَىٰ وَكُنَّا مِنْكُمْ لَمَّا جَاءَ الْاَوَّلَ قَالَتْ اِنَّ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّاُولِيْ اَلْبَاسِ

مقتدی الی غیر ذلک و در این میان که ازین واسطه هر کس که مال را بدست میبرد یگر نو

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل أن يذكر الله تعالى في كل وقت ومكان

وحدك لا شريك لك وبالله على ما نعبدك وبالله استعصرنا وبالله نعتمد

در آید که مسج و میدستی که محتر شفق نمایان چون بخت قدرت قدوة الکبر عرض نموند فرمودند
که چنانچه تحقیق فاعل نخواهد کرد و بیند که غالباً صبر نموده باشد این سخن بنویز از زبان بهال
نه برآید بود که چنان غفلت شیب اطراف فلک انکاف آسمان منتشر شد حضرة قدوة الکبر
با سخنان رفتند و از اسباب برآمده دعو کردند بقرار معهود خود و نه باضطراب صحاب همه در سوا فغند نماز شفق
از منظر و استحباب همه بفراخ ابدال گزاردند و ادویه که بعد از قناره نماز بنویزند خوانند انقب سربا
نهادند ساعتی پیش نگزشت بود که جمع دیدند شعرب بنوده که صبر صادق است و نفس کهنه که کشته
از آن روز استحاب فرمودند که بعد از این هرگز نماز خشن ناسحر جمال تکبیر نمیکند بجز ارم و ارم که بپایان
و مهر بر بلند جلوس شدند ازین فراغ خبر یافت چون بدایت نماز خشن کشید باند که چهار رکعت اول
سنت بگزارد چنانچه تربست بعد از آن فریضه بگزارد بعد از آن دو رکعت سنت بگزارد و در رکعت
اول بعد از فاتحه قل یا ایها الکافرون و در دوم اخلاص بعد از آن چهار رکعت نماز بگزارد و بخواند
رکعت اول بعد از فاتحه آیت الکرسی سه بار و در دوم اخلاص و بعد از آن یکبار و در سوم آیه
الکرسی سه بار و در چهارم اخلاص و بعد از آن یکبار بعد از آن هشت رکعت نماز بگزارد و بخواند و هر
بعد از فاتحه و السالم بطریق تا آخر فرآن بعد از چهار رکعت سعادۃ السعادۃ بگزارد و بخواند و رکعت
اول بعد از فاتحه و السالم دو بار و در دوم است ۱۰۰ سوم سی بار و در چهارم چهل بار بعد از سلام
یا و یا بقیه بار بگوید این اسماۃ سعادۃ الدارین گوید بسیار کار بر او اثر این نماز ملاذقت کرده اند
منقولست از حضرة شیخ شرف الدین سیری که سبک این نماز بگزارد و لبه سعادت دارین را داده شود
حاصل کرد و از خلق بی نیاز باشد و هر حاجتی که از تعالی خواهد برآورده گردد انشاء الله تعالی بندگان
رکعت و تر بگزارد و نماز و تر این شایع تا خبر کرده اند که کرده نماز تر بگزارد و درین وقت که امید کلی بسیار
شایسته باشد اولی است که تقدیم و تر خواب تمام نماید و بعکس که نیز مهو و مشایخ است چون
و تر بگزارد بخواند در رکعت اول بعد از فاتحه پنج اسم و در دوم سوره الکافرون و در سوم سوره الاخلاص
و دعای قنوت بعد از سلام سه بار بگوید تو کلت علی الحی الذی لا یموت سبحان الله و الحمد لله و
العزیز الجبار سبحان المملک القدوس سبحان قدوس ربنا و سبحان المملک القدوس
پیشینه آیه الکرسی بخواند و تر سیر سیده نه پیغمبر بار سوم قدوس تا آخر بگوید بعد از آن دو رکعت نشسته بگزارد
بخواند و رکعت اول بعد از فاتحه از اذلت الارض و در دوم الحمد للک یا تر بعد از سلام سه بار بگوید
یَعْلَمُ اللَّهُ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ وَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ و بعد از آن یکبار سوره نوح بخواند بعد از آن سوره
و بعد از نماز دیگر سوره انعام و بعد از آن سوره اذ اوخت الواقعة بعد از ختم سوره الملک بخواند و بعد
نشسته صد بار اخلاص صد بار در دو بگوید اقل نیست اگر نوازد بیشتر هم گوید و اگر هزار بار هم
بخواند و هزار بار در دو و نیز گوید فضیلت بسیار و ثواب بسیار دارد

طرز زانی است دم صبح گاه + هم در بخش خوش بود و هم گناه + آنکه دمی یافته وقت حمزه
 کرج خورشید سرازول بدر + جز بساعت ازل آرزو قسم + فاخته راز بود صبح دم
 صبحم خنجر نازین از + بر دل را به دل و جان + مال باطلاص و گویای خدای
 ماه نوی منتظر عرفان نسی + گوهر بحر صدف صبح دم + خضر کف آرد در راز دم
 ساغر توجیه و شراب سحر + هر که خورد دارد عرفان + ازا کا بر منقول است

که ملائک طبقات رحمت بودند کرده تبار مردم خیر و ایتا بهم خیران عشرت المیز لند و نصیب
 خواب آلودگان حرام بر نباتات ریزند که طراوت و حضرت گریز در اثر است که خواب بیداری
 سخن بزمی است که در شرح توان آورد و هیچکس بدین سعادت مستعد نشود جز سعادت مند و بدین هر
 بهره ورنه در او بر منده بیداری سحر فامده دارد اگر چه یکساعت باشد و چند پاچه بزرگاله حضرت
 قدوة الکلب او میفرمودند هر سعادت دینی و افادت یقینی که مرافعیب گردند همه از برکت سحر خیز
 بود و ولایت بدین دولت مرا حضرت ابوالعباس عام نمودند و طالب صادق بدایید که روزانه اسباب
 بیداری بهم رساند چنانکه صدق و صیانت و تفاوت و اتمال آن که در وصف حمیده اند و موصوف
 باشد تا توفیق سحر خیزی گردد و قیل و لعل را اصلی کلی دانند که الفوق رفیق بود از خواب حرام بیار شود و
 صبح نمیدد باشد در آن روز و لغت ناز کند شمس سلام در گهت اول این از فاخته آیه الکرمی تا خال دون
 و در دوام سن الرسول آخر سوره بعد مشغول شود تلاوت تا صبح و دایما بهتر است بهر روز شوال
 شود یا بر قبه بندی را ذکر هر هزار وقت خواب خداد

بكرة النور فی اول النهار و بین العصر و المغرب و استحب المومنین وسط النهار و روی
 کرده است خواب کردن در اول روز و میان عصر و غروب و تحب است خواب در غروب و روی است
 عن ابن عباس رضی الله عنه انه نظرت بعض ولده و هو نائم وقت الصبح فرکضه بوجه
 از ابن عباس رضی الله عنه مراد بدید بسوی بعض فرزند خود را و خفته بود وقت صبح پس زد او را یک خور
 و قال قهر لا نامر الله عینیک انما فی الساعة التي نقسم فیها الارزاق اما علمت انها
 و گفت ایستاده شود و خور باشد خواب کرده سوختن و سوختن و سوختن و سوختن چه ندانی این خواب
 النور التي قال العرب بكرة هي كمثل مهرة منسار الحاجة ثم قال النور ثلثة حرق حریق
 خواب است که گفت عرب بکر است او اند فرار کردن منسار الحاجة بگفت خواب بگفته است حرق حریق
 و حق فاما الحق فهو الهاجق و اما الحق فهو الصبح و اما الحق فهو النهار و اما الحق فهو
 و حق پس لیکن حق خواب پس خواب نیز است لیکن خواب حق است لیکن حرق پس خواب هم است و نه خواب
 الا حرق او احمق او سکران او مریض و قد ذکره و عید نائم الصبح
 گرسننده یا نادان یا مجنون یا مریض یا نادمه ذکر نمود و عید خوابنده و عید

ذکر روز عاشورا مع اعمال و شایع

ما اعطيتهم فيه من الالامة بحق محمد عليه السلام
چیزیکه دادی ایشان را درین از کرامت بحق محمد صلیه اسلام

فکر روز عاشورا غسل بکنند و سه بار آب بر سر بریزند و بگویند -

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُعَمُّ الْوُكَيْلَ نَعْمَ الْمَوْلَى وَنَعْمَ الْمُجِيرُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
که گفت مرا حاجت نبودی مگر او بهتر کار سازست بهتر بر منی بهتر یار و گریست و گواهی دهم هرگز نیست بمردی مگر او
لا شَرَّكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْفَتْحُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
نیست شریکی او را است دادنده است نیرویست است بخیر و در غنم میکند و مرد میکند و او بر هر چیزی قادر است
الصدقائي ان بنده را از جمله بیگانهات آن سال بخمد و دو بگرد و در روز عاشورا
چهار رکعت صلوة انحصان بگزارد که در آن خوشنودی خصمان گویند بخواند در رکعت اول
بجز فاتحه اخلاص یا زده بار و دوم سوره الکافرون بار و اخلاص یا زده بار و سوم هم الکافرون
یکبار و اخلاص یا زده بار و چهارم آیت الکرسی سه بار و اخلاص بیست و چهار بار این نماز بگزارد
توای بسیار یا بد و خصمانش خشنود و در خوشنودی خصمان یکی اسم بیست و چهار بار و در رکعت آخرت
جزای وی با عمل اشتغال خواهد یافت و ابدال خواهد پذیرفت و بعد ازین نماز چهار قل هر یک شان بار بخواند
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَلَدِي وَارْحَمْنِي إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَلَدِي وَارْحَمْنِي إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
شایان یاد زاده این را که در دنیا ضایع یا زده بار و دومین دو نوبت را

و استغفار چاه صد بار شایع این نماز را در نزد دیه و عرفه و بید لغوی و پانزدهم شعبان و آخر جمعه و رمضان
بیا نذر فرود و اتمام روز عاشورا از عمل شایع عملی و بیست و چهار مرتبه است چنانکه فاضل شیرازی شرح کرده

علیکم يوم عاشورا فقمی	بان تا نوبت عشر من حصال	بصوم و صلوة و سعادتی
لازم گیرد در روز عاشورا ای آدمی	این را که ببارید و حصال را	روز و نماز و گرد آید و استبنا
علی راس الیتامی و اعتسلا	وصله و العیادة للعلیل	و توسیع اطعام علی العیال
بر سر دای یتیمان و مثل	و مع و عیادت مریض	و در سیخ گردانیدن طعام یتیمان

و تا منهای زیارة عالمیکم	و تا سعه الامام مع الکفاح
دشتم آن زیارت عالم	و نیم آن دعا مع سوره حمیم گویند

حسنة قیوة الکبر میفرمودند که همه کارش را در غایت که ملازمت کردیم چه برین بودند از او را جمیع شایع
مستقر است و روز عاشورا این دعا خواند عرش در از گرد و گلر مجلس بر این سبیده باشد تو فریق خواندن بنا بر این دعا
جمیع اصحاب جانباد را و اخلاص را در روز عاشورا طلب کرده بقراءة این دعا هر یک از دعا این است
سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلَأَ الْمِيزَانَ وَفَتَحَ الْعِلْمَ فَسَبِّحْهُمُ الرَّحْمَاءُ وَذَنُ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ مِنْ اللَّهِ لَا
جمیع کنم فزارا بری میزان و منهای علم و بسط رساند و درین عرش میت بمجای دنیا بنمای از خدا اگر

ہمارے سامنے یہ ایک اور فائدہ ہے کہ اگرچہ یہ ایک نیا اور پروردگار ہے

در عشق و محبت بآب مختلفه

اگر خواص الناس را باشد جوهر صورت و متکشفان صفای روح مقدس یافته و تهذیب جهان عقل و دیو و شر
شان عزیز گشت ال باشد در هر چه استغاثت بیند در عشق آن بغایت استغراق برسد ما و ام که با تشنگی
خست طبع انسانی محترق شد و باشد آتش شهادت از مهر انقاس شیرینی خود یافته باشد این عشق
بشوق اهل معرفت پیوند و پیچیدن زردبان پایه ملکوت باشد لاجرم محسن بود نزد اهل ذریع اهل عشق
عقلی از عقل در جوار نفس طلقه در عالم ملکوت پدید آید از لوازم باشد جبروت این چنین است که الهی است
ای که زده علیاست در وجه قصوی از یاد زیادت دنیا بیاست که جز از مشاهده جلای و جمالی بر خیزد اما
که از آفت طبیعت بپشت محبت باشد میان آدمیان محبوست و معروف نزد علما معروف است که آن عشق چیزی
فعلی ریسمان و تقالی نیست و انضامی ندارد و چون خواهد که کسی را بجهان غیب نماید در دریای غرق میماند
قدرش آفتاب عالمی آنچه نظام الهیات بچشم جان بر بندد و در آن خورشید و خوشوقت شود لیکن از حق حکم
بجمال افشایم چون شود تا حقیقت حدان نرسد شود گذشت که بر بام خانه غیب جزیره زردبان پایه فعال
بر شایسته زردبان که در بخت جمیع عاشقان از راه خواهد در آید الا بعضی از خواص اهل توحید که مشاهده علی
بی مشاهده در آن بجان ایشان در آید و آن نادرات غیب است و عشق تا بنداری که از نتیجه نمانداری
همه است نزد مردم است مگر اصل فطرت و عامیت که در همه از جسمانی بر سر افعال و مشاهده حق میکند و اگر
الباز با رعاختی در بی و نفسانی در میان آمد این وصول عشق بر ذراتون باشد و بعد از این نزد سوسه اهل
عشق تابه شود لیکن طایفه جفیم باشد که بماند خطوه خطاست نفس را که در شوق نبوت نباهت انداخته
آندم جز بدو حقه متصل نماید که در این عشق استوار است و شریعت و اعمی عقل چون محبت فاعلی
جلالت و جمال صفات و تجلی افعال و کمالات و عقل در درجانات تجلی بعضی عشق در جهان جلوه
بابل حقایق و معارف متعارف شود بدل را همان فرود گیرد و باز در عشق امر و باقی بچشم جذب محبت جان را
بجهان مشاهده بروحق و در آنرا بهر توان نمود و ایشانرا بشکلی محبت ستودد و در فضیلت بی پایان خویش بگوید
اصطفایان مقدس ایشانرا عشق و محبت منت نهاد و فرمود که والقیق علیک عبة منی قال مجاهد
ای مودة فی صدق المؤمنین پس از آنجا است که ارواح قدس را چون نور محبت حق فرود پوشند که محض
صفانت انوار احدین صفت از ارواح در شهباح تا بخرن میکند و بدان سبب عشق معانی در دریا
عقلی غمت عشق تا بخرن میکند و این از حقایق دوستار آدمی گرانمایه و جبریری بیش بهاست و نشی غمیش
در بخت و نهایت ولایت سرایه است زیرا که مید مشاهده آن غریب مبارزانی آفرسان میادین قلوب
سلی علیهم السلام علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه قل رب اقدر لی مودة فی صدق المؤمنین
و اعجل لی عندک ولیجة اجرا و اجعل لی عندک عهدا و ود چنان دایم قلوب و دایمی عشق شد محبت انسانی
از صفات بر خیزد و از ارواح موشان شد از متعارف طایفه انسانی بجهان باورانی تا در عین مشاهده
حق صفات کمال معرفت را بنده خداوند عز و همه موافق و نماید حضرت علی علیه السلام است فرمود

ان الذین آمنوا وعلوا الصلوات سیجعل لهم الرحمن وداقیل محبة فی حد ودرالمق منین
 بر هر که انوار محبت تافته و بجا میوه من الهی نرین شده یافت موفقی در و فئات دلها می اهل حق بی لالت
 شد هر که با سبب من مقبول دلها شد و در امر داد الله فی ارضه و حب الله فی الناس خوانند بقوله صلی
 الله علیه و سلم لاحدکم باحکم الله فالولی الی الله لعلکم الی الناس نزار به تا غیر من با قبول جاسما او
 دست متحن میاری شد تا عاقلان است بیکو ان بنی آدم را به محبت خلق با محبت حق موازنه کنند که
 قدر آن محبت که محبوبان حق راست در قدح محبت ایشانست آن ستمنازا و معلوم باشد عاقلان را که
 خصما سخت بیکو نزار بر گزید پیش از بیکوئی و آنکه بیکوئی و ادوا قاعده محبت از خلق خلعت حق آمده و غیر
 احسن از حق خلعت خود را دست میدارد و درین سبب محبت بنده و در حقان سبب سیم شوختر از
 محبت انسان و در جلدان محبت روحانی نیست زیرا که دسیده خاصیت بدان پایه بر بام بشری لعلی کوا
 فوت چون حسن و سائط و عظم و رابط بود این محبت را فرموده است آفتاب عالم از لایات که
 ایشان بسایقین ابدیات و صلوة الله و سلامه که قل ان کنته یحیون الله فاتبعونی یحبکم الله
 حضرت قدوة العجم را بفرمودند که مشاهده جمال الهی در صور ظاهر که کائنات کار هر خدیش نیست
 شمع کلان نمای در صدر مرصاد موجودات آثار خدیشی نه مگر آنکه ناظران در خا صحنی در بر افق صور
 که ظاهر آنان از لوث هوا مبر بوده باشد چنانچه آنها در پیمه نفس معرا و دیده در آن آن نوز و صور غرضی
 و نشان نیز جواهر عبق اند طبع اول در شدند لانی که نفوس عبیه ایشان از شوب شهوت مصفا شده
 باشد و قارب ظاهر ایشان از لوث طبیعت مبرا گشته در صفا هر خلقه جز مشاهده وجه حق نمی کنند و در
 گویند جز مطامع جمالی مطلق اونی نمایند و عشق بکلهای مطبوع و صور نهایی زیبا میقتد نیستند بلکه هر چه
 که در کل عالم هست نسبت ایشان کاران اشکال و صور میکنند و تحقق همان میدانند ابل که در وجود
 عین و بکل عقیقه ثانی پاکبازانیکه نفس شایع بعبادت یا بوسطه میباید و ریاضت ان حکام
 اثر شذ اخلاف و خلعت و کدورت طبعیت فی اجماع صافی شده باشد اگر چه آن احکام با کیمیا کل
 گشته او را که معانی مجردشان میطر بی نهایت از نشاء آشیاء میسر نشود و لا حرم بر ابد حق صور
 از حسیه میطر نشان اگر اتم صفا هست آنش عشق و سوزش شوق در نهادشان شعله در گرد و تقایا
 احکام مایه الامتاز سوسن گرد و بیک مایه الاتحاد و قوت یابد آن تعلقی ذیل حسی از ان مطهر منقطع کرد
 همه حال مطلق از نور حسن میقد تجرید مایه درمی از نور مایه مشاهده بزرگو ایشان کشاده کرد و در عشق
 مجازی عارضی رنگ محبت اصلی حقیقی گیرد و طبعه و ثالث گرفتن را می کشد و معمر ترق بلکه و معمر من
 احباب باشند چنانکه بعضی بزرگان از ان استعاده کرده اند و گفته اند نفوذ بالله من السكر بعد انغراسه
 و من المحباب بعد التعلی و تعلق این نسبت مجابست با ایشان از معرود ظاهر حسن که بعفت حسن صرف
 باشد تا در کند هر چند شود و کشفه بیه نشان است داده باشد اگر آن تعلق و میل حسی از صور منقطع شود

بهر آنکه تاکنون بیان آورده شد مایه ای بیکو در قدح محبت که اگر در نرین ایشان از حقیقت صورت نوز و صفت مراد از آن محبت در دلها می نرین است و در محبت عاقلان نرین است و در محبت عاقلان نرین است و در محبت عاقلان نرین است

در طبعه مایه ای از باب محبت

بسموت و دیگر که بحسن از آن بهر باشد بر نگیرد و اما درین گفتارش باین نطق میل بصورتی نمود که حاجات
و هر مان فتنه و آفت خدا ن شود و درین دنیا اتحاد بالله و سایر المصداق من حق کمال بقدره را بدو می
که تعالی را به ایشان فرمود است و آتش شعله شان میفشرد و در اسفل السافلین طبیعت افشاده اند و بهین سیمه
رخت بهاده وصف عشق و محبت از ایشان منتفی است و نیست وقت لطافت و لطیفان محبتی و محبوب حقیقی را با کل
فراموش کرده اند و با سحر بان مجازی دست در آغوش آورده و بانه می طبع کارام گرفته اند و می عشق را نفس نام
خدا و همایش بهیات مشغولی که بر اثر عشق صحت می دلا رانم که که در از برای نفس خود کام
چرا و باه که گریه را به زبانی چو یوسف دوستی نام بدانی امر کربت تحت آناری محبت خست و با
نقبت با جو بیت که هنوز از ذوق نفس و قی طبع خلاص نیافته است و بر دوش و شانه و بر ساحت
ذوق او را که آن تمامه جز در ذوق نفس معشوقه نبیند و مطلوبی ندارد و هر چه در پیش چشمش اندک نفس سانه
ایل لیکه که باب کشف و شهود انداز قیله تجدید انعام بزرگو اظهار ملک از امشب نفوس اکمل که از عظم شهود
داشته چنانکه اکثر تقدیم بان نوع عشق مشاهده مشوب و ند چنانچه حضرت شیخ در جهان بقی حضرت سید
العلیقه منید بغدادی و حضرت خواجص ندری و حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی و حضرت خواجص قاسم
مضری آبادی در ملازمت شیخ الشیوخ منتهی از مشرب شیخ احمد الدین کرمانی برآمد و چنان از مجلس عالی
گفتند او عاشق بود اما پاکباز شایسته بود حضرت شیخ الشیوخ گفتند او متدع و ماست نام او پیش
من نبرد چون بسبح شیخ احمد الدین رسید گفت الحمد لله که نام من باین بهانه هم از زبان مبارک
شیخ برآمد چنانکه مدعی خود میگردد و غمزه و لسانه که الی مسبا و به بل لیس فی الخیاطه
چنان بن تو اطلع او بار بجمع حضرت شیخ الشیوخ رسید انصاف دادند و آنهار که در دیگری از مجلس عالی
شنیده گفت او خدا بند پاکباز بود اما در آن مرتبه ماند دیگری از اهل ای کفته کاشنکه که در و کله شورو
علما و بینه از غافران دست کرده اند و اهل را بر نهاده و از مراتب او بی شمر و نیست با اهل حیات
الکثری آن النبی صلی الله علیه و سلم کیف قال احب الی من دنیا که ثلثه النساء و الطیب و و غیره
فی الصلوة و الا که در آن شان که شریح اینجست حضرت شیخ الکبری در حکمت بعض فزوت مذکور کرده است
و مقهور اینجانب نیست بدانکه انچه را بر اهل اندیکز را ند صورت شود و طبیعت آن نامجویان
عال این با قیله خود قیاس گفته و خود را در دره ادب و کماله افکند و با شیعی پس در راه
است اینچهار عشاق هم کس را توانی زیر بالاست به یکی راه چهار اندود آنگاه و در راه عراق
از پیش رو راست به اگر چه برود و در پیش دارند و بی در ز پر ویم آهنگ پیدا است به حضرة
قد و کمال و نقل میکند که از اینجاست که اول محبت نفس و وجود و بقا و در بعد و در
معلوم است که به کس حاج بقای وجود خود است و اتمام همه در جلب منفعت و دفع مضرت جهت بقا
وجود خود است چون محبت وجود بقای ضروری انسانی باشد محبت مرید و معنی بطن او محب بود

از کسی که از کار خود دست بردارد و دست را که قیام سایه بویست است باز در بر آید این خود را نداند
 و شکست که جانی حق را بجا نهد دست ندارد زیرا که بخت وی شمره محبت و نیست دوم محبت مسکن و بنمونه
 نیست که آفریننده و محمدرضا علیه السلام در محبت حق است بجهان و خاطر نمی آید که سعادت و خیرت در رسیدن
 منعم به است بخت اول و در آن کسفر که اندک شود که نرسد پس حضرت حبیب الله علیه السلام بخت اولی باشد از هر
 محسنی که هستی - شوم محبت صاحب کمال چون شخصی که بعضی از صفات کمال موصوفت علم سعادت و تقوی غیر
 آن صفت کمال موجب محبت میگردد پس خصوص که منبع جمیع کمالات هم مکارم اخلاق و محامد و صفات
 روحیه از فیض کمال دوست محبت است - چهارم محبت جلیل است چون جمال عایی که در حقیقه ملکوتی است
 که از این دو آیه کمال حجاب پوشش یوست میباید و سجد بحدث اندک غایتی تغییر یگردد و حق ذاتی محبت
 پس جلیل علی الاطلاق که جمال جمیع کمالات بر تو را جمال دوست نهوس بطری و بصورتی حقیقه محبت
 اولی - پنجم محبتی که قبیله نجات روحانیه است این تفاوت مرتب بر بناستی روحانیه است چون الهی این است
 شرفی باشد از این منافع بان منعی است که مزاج شان در یک صفا و جرات اعتدال اندک باشد و در مزاج یکی
 نزدیک باشد به مزاج دیگر که در جلال و امان و در نزدیکی و دوری و در غایت و در غایت است
 فالقرب نسبت الی الاعتدال الحقیقی است و قبول روح انشائی و باطلکس الحسنة و نزول لرحمة
 پس قربت نسبت است به اعتدال حقیقی مندرج است قبول روح بزرگ باشد به هر نفسی است و نزول رحمة
 لاجرم چون مزاج در یک باشد یا در یک یک باشد بدین و دیگری بر نیت روح فاضل یکی از آن مزاج در شرف
 علو یعنی مرتبه آن و دیگر باشد یا قریب بدان رابطه این اتحاد یا قریب مرتبه میان ایشان تفاوت است
 و تفاوت محبت گردد پس چون تفاوت روحانی که مرتبه این است بسیار موجب محبت میگردد حضرت سبب سبب است
 که تقدیر این اسباب در نیت است **چهارم محبت است با روح و تقوی** علی و صفاتی بر این نیت است

این چهار مرتبه است که در این کتاب مذکور است و هر یک از اینها را باید که در هر روز از خود بپوشد

قال لا ترف الزهد هو الاعتدال عن ملایع النعم + در اقوال شایع آمده که روح بر پنج مرتبه است مرتبه اول
 عدلست که آنچه بقوی شرع ظاهر حرام بود از آن عدول ناید و گریه عاصی و فاسق بود و این روح علم فاسد است
 دارند - دوم مرتبه نیکوکار است که چیزی که بقوی حرام نیست اما شبهه دارد ترکش بهتر است و شبهه است و قسم
 یکی مذر کردن از آن واجب است چنانچه شبهه را یا غضب دوم مذر کردن از آن مستحب است چنانچه شبهه را
 ملوک و امراء شوم مذر کردن از وسوسه است چنانچه گوشت صید نخورد و مبارک از کسی اگر سببه باشد -
 شوم مرتبه حقیقت دارند که از ملال هم اجتناب کنند چنانکه از عمر عبد العزیز نقل است که مشک از غنیمت بود
 بودند بوی نکود گفت که حق مسلمانیست تقاضاست که شخصی بر بیماریاش نشسته بود وی مرد جوانی در محبت
 وی از روشنائی که حق ورثه و نیست مرتبه چهارم صدیقان است که مذر کنند از چیزی که
 ملال بود و لیکن سبب حصول آن چیز معصیت رفته باشد چنانکه بشر حافی از جوی سلطان است خود

تقریباً میفرمودند که حضرت شیخ فرید الدین گنجشک چون خوابی میدیدند در تعبیر او بسیار میگردیدند
تا وقتی خواب میدیدند که در تعبیر آن متردد بودند و شفا و نیک حاصل نمیشد حتی که قال مصحف دیدند مصحف
بسم آبی آنکه شعر بود در نیک نه بد میماند و بلکه فرلام شیخ نظام الدین گفتند که ما را تعبیر خواب
خیر است گفتند چگونه دانستی گفتند و اینکه شما خواب میفرمودید دست راست شما جانب آسمان و چپ شما
از خود است که تعبیر خواب غیر خواب بود و ذکر می در ریت حقیقی افتاد و در تعبیر خواب من سر من بود
هر که حقیقی را در خواب مشاهده و جهان این بود و معنی این گرد و بهشت نصیبی باشد اگر این
خواب کا فریند ایمان آورد اگر فاسق بیند تو نصیبی باشد اگر این خواب سلطانی عالم بیند عادل
گرد و اگر در پیش بیند تو اگر بود در آن شهر عدل و داد جاری بود حضرت قدوة الکبری میفرمودند
در همه صورت بیاطمینان قتل است مگر بصورت رسول علیه السلام تقریباً میفرمودند که در بغداد جاهل و فاسق
در آمدند و اطوار خلاف سنت و جماعت بنیاد نهادند علماء و دهر و بعضی عصر رسیدند و شفا و در کشتن
آنجامت کردند مولانا برهان الدین که قدوة علی بنهاد و زبده بلغارستان بود و قدیمی این امر شد
سلطان عرض کرد که سلطان بعلیه اقدام تنظیم و نگه گفتند که فردا استقامت همین فرستید تا حکم
بر آنست که حضرت مولانا بخانه آمدند شب خانه خواب میدیدند شخصی آنکه پدر مولانا باشد میگفت
که ای فرزندان من در چه حال فتنه خلق خدا را با این گفت و غایت شد مولانا بیدار شدند و در
تفکر آمدند که چگونه مولانا در همین فکر بود که در خواب در آمدند باز صورت عالم آرامی و شکل کشای
حضرت رسول علیه السلام در خواب نمایان شد فرمودند که مولانا زنها را در خانه و متردد میباش که
آن صورت انبیس و کینه تبلیس گردید و بنویسند و شرع دلالت کرده باید که زود حجت بالا کن
بر خیزد که شریعت بر بند و حکم بر گشتن و مکن که بدنه را از پنج خبر کنند اینهم است مولانا خوشحال شدند
و حکم شرع انجم رسانیدند تا کل یافتن در خواب بسیار خوبت بایست هر گاهی زاهد و فاسق و متردد
تعبیر خواهد داد و نقل است که حضرت امام اعظم در خواب بد که مرده نموده حضرت رسالت بنامه را میکند و خواب
استخوان دیدار بر هم میزند و برگزیده میکند بحکم حضرت امام بسیار تفکر و متردد شدند بر دست شخصی گفتند
فرستاد بر این سر من برو و بگو که من اینچنین خواب دیده ام آن شخص فتنه و تقریر کرد که من اینچنین خواب
دیده ام حضرت این سر من گفت که این خواب تو نباشد اگر دیده باشد امام اعظم رحمه الله علیه دیده
باشد برو و بگو و بنیاده بد که خاک علوم و مغز استخوان شریع و می صلی الله علیه و سلم در اطراف
روزگار برسلان اگر شخصی دیده بود می تعبیرش نموده میگردد عبد الملک این خواب بد که با
و سخن افتاده بود و سخن عبد الملک زیر کرده بر زمین چهار پنج ساخته چون عبد الملک میفرمودند گفت من
شب بخت مناسب دیده ام بر این میز من کس نیست که بر دامن حواش بنام خد نصیر بر من این
سر من شنید گفت این خواب سب تو نیست اگر باشد این خواب عبد الملک این شد بهد نثارت پیوسته که

در خواب های گوناگون

که زمین چهار حد خود را یکی گرفت و در حق این که حوضه قدوة الکبریا میفرمودند که خواب
در وقت نیم شب و آن سحر است یکی را خواب محبت خوانند دوم را خواب هلاکت مانند سوم را خواب
استغاث و اعلام خوانند اول امنیت که مردم را در بیداری اندیشه بود از چیزی چون بخشد آن
چیز را خواب بیدار بماند که گرسنه و تشنه در خواب بماند و ثانیا بیدار بماند که مردم را اعتنی بود
یا بماند و در روی کاران مالان باشد چون بخشد پول خرج بیدار بماند که مردم را تسلط
در خواب نماید یا عقلی بر وی واجب شود پس بخشد خواب بهار را بیداری نباشد که فردا در خواب
تعبیه میباشد چنانکه مومن اما خواب مسلم فاضل بود از خواب کافر و خواب عالم فاضل بود از خواب
عالم خواب مرد از زن و خواب دشمن از دوست و خواب دشمن از دوست و خواب دشمن از دوست و خواب دشمن از دوست
و سخاوت و رزق و ذخیره قال لا شرف النخل هو الا مساك لكن الحق هو في مساك
الطعام و قبا النفس في سبيل الله مع الواجب آنچه واجب شد اگر آنرا بدید بختل باشد اگر
کسی خوابد که جز واجب نگردد به شرف فضل کرده باشد بدید اگر بدید عدلست وضع واجب است
و بختلست و جای دیگر آورده اند که سخی است که واجب بدید بختل مندرش باشد اما در سخی و جواد رفت
کرده اند که سخی او ای واجب کند بدید شایان از جواد آنکه از او واجب کرده تفصیل نماید و نزد بعضی
علماء جواد و بختل یک معنی است و صفات طلق است تعالی را جواد گویند و سخی نگویند و فقط را که
وی خود را بدین نام نه خوانده است و از آثار هم معاروم نشده و اجماع علماء است که جمعی را نام
نهادن بمقتضای عقل لغت امنیت چنانکه جمعی عالم است و اجماع است که او را عالم خوانند و
عقل و فیه خوانند اگر چه بیک معنیست نقل است که اول مرتبه تجارست بعد بر او بدهد و ثانی
و این را عقلی کرده اند که هر که بعضی را بدید و بعضی نگاه دارد و سخی باشد هر که پیش او
و کم نگاه دارد او جواد باشد هر که بر خود هیچ نهد و کسی دیگر را بر قوت هرگز نه بیند او محتاج
ایشانست و این همه صفات خلق مشتمل است نقل میکردند که جواد است که در دادن متابعت خاطر
اول کند بجز در خطر اول بدید و اگر در خطر ثانی بیند سخی باشد و نیز سخی در عطا تمیز کند بعضی
و سببی جواد تمیز کند و اینها را اتفاق و قوت و صدقه بعضی از یک قبیلند داشته اند و طایفه ای
که اینها را مال دانستند و حاجت غیری را از حاجات خود بهتر داشته باشند اتفاق آنکه چیزی
محبوب نفقه کند کما قال الله تعالى ان نعینا الى البر حقه نفقهوا اما یحیی فان اتوا آنکه کار
غیری قدم برند و نفس خود را بر نفس دیگر بفصل نه دهد صاحب قوت انصاف دهد و انصاف بخواب
و عیب یوشد و آنچه امروز دارد فردا ذخیره نکند و ساکن را بعد از آنکه داند قال علیه السلام
تقع اولانی یبدا یحیی الله تعالی فی الیدی الفقیر بد فقیر اندک بسیار بدید او شرم بخوابد بطور
و اگر هر عملی بدید نقل است که بدست خود شرطت موجب قبولیت گردد شرط پیش از عطا کسی که

لطیفه بختل و سوم در بیان بختل و سخاوت و رزق و ذخیره

کتاب جامع در بیان مجاهدات و ریاضات و تقویات و عبادات و سادات

از وجه حلال بد بد دوم آنکه مردمان صالح بد بد بخل نسا خرج نکنند و در هر حال عیال کی آنکه بخواهند بخت بد بد
دوم آنکه بخیه بد بد و یک شریک بد از صدقه دادن نیست که بعد از دادن بر زبان نیاورد و آن کسی که بخیه بد بد و بخت بد بد
صدقه بخل بماند از کسی + اما حضرت ایشان میفرمودند که چون نظر معطی بر مبارک باشد - ذکر می دهاتم و محتاجات
حضرت شیخ سعد شیرازی رحمه الله علیه چند کلمه آن در بیان سخاوت دی بیان کرده اند از آنجا که مال بهت و
توان نیست اما اینکه گویند دی در اعراض باشد و خلوت کتابست چه که خلوه و در دروغ یکتا بی نیست و جماعت
نهایت شده است و شخصیت عذاب کا فزا که از بعضی نص معلوم میشود و لیکن تحقیق آنست که آنهم نیست چه که آنهم نیست
کا فزا دفع عذاب بی تقاضا کند چه احتمال دارد که از کافری حسانت متوالی میسر بر نهد و بی تقاضا دفع عذاب می شود
این میسر نکند بخل است و این اسرار الهی است هکشاف او میسر نکرده اند اگر عیان قلبی میسر نکرده اند و میسر نکرده اند
چون در دنیا عذاب است آید چرا در آخرت آرزو نکند اگر آن قادر بود و عذاب در دنیا بجان بدل اگر بخل در آخرت
ولی در نیست و در عذاب آید اگر در پوشیده میداند اسرار چو در کار کسی را در پوشیده بود و اسرار است و بخل در بار
حضرت قی و ده الکبر میفرمودند که شرح ایشان را گرفتار و اقی اطبار کرده اند و آب بجا میسر و حرفی نتواند
نوشته اما بهر آفریده بصفت بخل موصوف مبارک که خاصیت حضرت کفایت است که کمال بخل کافران از رجا
توان نیست در آخرت فراتر بخشنده که کندن فرمایند مسان تر که از دلو بکلمه بر زبان آوردن حضرت
قدوس الکبریه میفرمودند که زنه بار بار اصحاب و حباب من اگر شما از این ۱۰ صات
شنوم و من را آن ۱۰ صله ارادات و خلاف بدر کنم - میفرمودند که ذخیره سیرت بعضی در ایشان
کمال خود را به تفاوت یقین خبر می دادند و پنجاه صیرت رسالت صلی الله علیه و سلم بنی مسکوحه
نمود و موت بیابان و بیضه را شش ماهه و بیضه را یک ماه میدادند اما حضرت رسالت صلی الله علیه
و سلم را درین گنجی است که بعضی کم بهتان را که است عقیده در یقین بود و میسر شود و نکمال
حال دیگر آنرا که ایشانرا میسر شود و نفع و نسیان

کتاب جامع در بیان مجاهدات و ریاضات و تقویات و عبادات و سادات

قلل و شرت المجاهده فی الحاربه لبسک النفس و الریاضه فی صلح النفس لقبول الوارثه العینیة و الهیة ان فیض
قزو و شرت مجاهده جنگ است بکشک نفس در ریاضت صلح نفس است لقبول و ارادت عینه و الهیات تمجید
در شایخ روزگار و صوفیه نام را اختلاف است که مجاهده علت قبول است یا نه اما اکثر مشایخ بدین
تمیز اند که علت نیست زیرا چه علت این است که فصل نباشد میان علت قبول و مجاهده
بود و مقصود در آن نبود و در کرمه و الذین مجاهده نیستند بنهم سلبانه نیست مضمر است
و آنجا که مجاهده را علت گویند درین آیت نیست مضمر نیست بلکه مجاهده را شرط علت میدارند
اما اگر کسی طلب مجاهده میکند و مقصودش حاصل نمیشود و گمراهی مجاهده و جو میساید و نقصان در حقیقت و در

نیز در بیان مجاهدات و ریاضات و تقویات و عبادات و سادات

و فرمود که اگر اندک حجت خویش بر کار خود ۱۲

ادعوی استجب لکن نسبت منکر است و مختص منتهی است که میگوید که طلب حق سائده است
 بود و زانی را پس معلوم شد که طلب مجاهد علت نیست و اگر گوید که آن تعلیق و خصام نباید و حق نبوت بود و غیر
 بزرگتر حجتی به نبوت هر که خواهد فرمودند که این است که خلاف سلف شود یا سعی یا قبول یا قبیح
 چه بود خوب زشت شنی خاک ای یکی خدمت است از راه گرگ یوسف نگار داشت راه اصحاب مجلس با استماع
 بی نیازی و سلامی استغنائی سرفرازی در راه آمد و بفرض رسانیدند که اکنون طلب مجاهد و چون است چه
 فائده بایمان او فرمودند این نوع نباید بلکه شرط مجاهده در بطریقت بعد کمال رسانید و لیکن نظر شما
 بر آنرا علت نه میزند و تقریباً این لفظ مکرر فرمودند که مجاهد که نیست دیدنی و این اصلیت که حکم
 درین مبنی نیست یکی در مبنی چنانکه کفر و ایمان دعوت معصیت و انشال بود اندک و تقدیر الهی است از این
 در دل جزم باید کرد و حجت نباید آورد و دوم کردی چنانکه فرماست ایمان مبارک و عت بکن باز کفر جناب
 بکن از معنی برای اسمی اول را مقدم دارا ایست عقل فرمان کشیدی باشد بهشتی اما جسدی باشد
 عاشقان سوختن شربت عقل در استغنی جان در دست به اگر اعتقاد برین نکنند کار کرد و اگر این
 معصیت ندارد گوید که نکوست کار کرد و بعضی نامردان که طاعت و عبادت یکسو نماده اند و انشال
 سخن اهل حال کرده اند که وی گفته باشد در حالت سستی حال که زهد و عبادت چه کار دارد کار بغایت
 و این دستور در راه است افتد محض فقر و اتحاد بود و پس که ملک مذنب در عبادت نفس نقل میزند
 اکابر و از آن نادیدن آن افعال چنانکه از امام شبلی قدس سره الغیر گفته اند فی الله العالی العظیم
 و این است بکامی از او نادیدن زهد حضرت قدوة الکبریا فرمودند اگر چه برین عقیده
 و نخواهد از آن مکنش و لیکن استغمان تا مشاخران بیکس از مجاهده خالی نبود و نخواهد بود و علت
 تا شمه مجاهد بکس با و مشاهده چندین پس طاعت و وساکت ثن را باید از عبادت و
 ریاضات در و فرود نگارد و اما مال نوزد که بیکس را بی کید مجاهده فتح باب مشاهده نشده است
 و بی قطع طریق ساوگ مول میسر نیامده قطعه بیا اسه سالک بنازد بگیرد بنه پائی طلب
 در راه اعمال که بے زاد و بے پای خدا جمل و نیاز و دیدر و کعبه حال و حضرت
 قدوة الکبریا فرمودند که در اصول مجاهده اقوال است

قال سيد الطائفة اصولهم على خمس خصال صياحه النهار قيام الليل و اخلاص العمل و اشتغال على
 الموت سيد الطائفة اصول ایشان بر پنج خصل است روزنه نهادن روز و قيام شب و اخلاص عمل و اشتغال على
 بطي الرعايه و توكل على الله في كل حال و قال سهيل التستوي قدس سره اصولنا سبعة اشياء
 به سائر رعایت و توکل بر خدا و هر حال گفت سهیل تستوی قدس سره اموال ما هت چیز هست
 التمسك بكتاب الله و الا قد آتوا رسول الله صلى الله عليه و سلم و كف لا ذی جنبا الا نام و التوبة و ادعاء
 التمسك به کتب خدا و پیروی بر رسول خدا صلی الله علیه و سلم و این شش نفس از او نیست و بر پرکردن این شش توبه و ادعای حضور

در این باب از امام شریعتی

در این باب از امام شریعتی

حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که ریاضات که از مشایخ صوفیه منقول است بر خرد و نهاده آن مستحسن نیست
 چونکه اگر مقدار روز و شب از او منوع شود مشایخ زیاد کند منوع است چنان طالب مرکب طالب راه در راه
 حق بر نیاید عاصی گردد بلکه نفس او اگر چه درست میل کند تا بیاید مجاهد بر او شرع در راه درست آید
 و از غیر آنکه بهجت است از تمام احوال بر میل کلی و خردی بر خلاف موجود و واقع شود و امثال او
 نیاید آورده اند که وزان رسول علیه السلام عورتی صاحب برای قطع خواب برشته در گلو کرده آفریزان
 ساخته چون سمیع مبارک رسید امتناع فرمودند حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که چیزی چند
 بر میل موس چند روز اختیار کرد و باز از آنها عود کرد مستحسن نیست باید که ریاضت و وظیفه که وجود
 لازم کند استقامت پذیرد و بعد فرمودند که شب در روز نیست چهار ساعت است و مشایخ این را
 قسمت کرده اند که چند ساعت عبادت مشغول باشد و چند ساعت بخساید ازین است و چهار ساعت
 به یک بخساید و این بهشت هم قسمت کرده اند که در روز چند ساعت بخساید و در شب چند ساعت
 ازین میان در روز و در ساعت قسمت کرده اند و در شب شش ساعت قسمت کرده اند اما آنکه در روز
 خسیدان وقت یعنی کرده اند تا بعد از آن وقت خسید بعد چاشت فراخ تا پیش از زوال همچنان باید
 که پیش از زوال بر خیزد تا پیش از ظهر مستعد شود برای ادای ظهر نشینند زیرا که مشایخ پیش از وقت مستعد
 میشوند تا اگر بعد از زوال بر خیزد و وقت ضایع گذرانیده باشد اما آنکه در شب بخسید تا اتم
 وقت تعیین کرده اند بعد از فراغ نماز خفتن تا مقدار شش ساعت شب بخساید تا ازین زیاد
 خسید تا مقدار وقت ضایع گردد و مشایخ با دعا و راد و نوع گفته اند یکی چون از خواب بیدار شود
 دوم چون از خواب روز بر خیزد چون از خواب روز بیدار شود برای ظهر ساخته شود بعد از ادای ظهر
 بر و روی که در ظهر بخوابد حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که مشایخ مجاهد را تریقی نهاده اند
 در فروختن طالب صادق و سالک و اتق تریب فرموده اند اگر طالب جود مجاهد موجود باشد بهر نیاید
 و اگر طالب تنهایی باشد ریاضات متناهیانه و لالت کنند اگر العین را قابل باشد نشانند اگر یک العین
 که بر سر آید العین دیگر همچنین تریب گوید حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند نواید ریاضات و مواجبات
 زیاد حضرت حتی که کاف از ریاضت اشراف میکرد و چنانکه از بهایان نقل میکرد و زیاد بود و زیاده است و مال و مال
 مانده و آن ایام دشت فتح بهایان تا چهل سال بود نخستین بهایان را چون سمیع خواج را بریم خاص رسید گفت این
 بهایان از چهل سال زیاد بوده غالباً بهایان کمال برده باشد معنی آشکار شده باشد روم در ایام جول بر
 زاده روی آمدند سر از طایفه خود بردار و دو گفت بر این معنی و فین حاصل نشده است فرمودند چرا زید زیاد
 نشسته گفت بر آنکه یک نفس او بند میدارم و یکبارگی نشسته ام چون از وی این حکم شنیدند در سر خود
 مشاجرات کردند و غلامان توانی که این را شناسی بگو که خود شناسا را دانی بهایان گفت که این فضولی است و این
 خواه بگنند و خواه نشاندن خواص متعجبند گفتند جهان بر این اجدان بر داده که از این چنین میگوید تقریباً فرمودند

ربانی بود که سالهای بسیار و ایام بسیار در راه خود میر کرد و بود چون که از راه کمالیت برایم خواست سبب آن بهر سبب
 غم طاقت کرد و حضرت برایم دایما بغیر بود و چون بهم رسیدند بعضی سنان که من بهر که سفر خواهم کرد گفتند
 که تیرا من خوامی بود که بتوکل را می بریم گفت خوب شاید برایم توکل نصیبی رسیده باشد و کس هم قطع بودی
 میکردند در میان بنی ثعلب افتاد بیکه امن کوه قاصت کردند چون شب آمد بریان گفت بیایم و ملاقات
 چند ساعت که طبعی میگوید بسیار از خدای چیزی خوردی حضرت برایم شرمند و سنجید باریست
 بجز و نیاز در خواست الهی اشتیاقی را روی بیکه شرمند ساز زانکه شرمند بود که دو کوزه آب و دو گداز
 نان از غیب آمد بیکه زینا دل کردند روز دیگر چون شب افتاد خواج را بریم گفت بسیار جان آنوقت نوبت
 است گفت الهی که من تو را بریم اقربتی هست پس مرا شرمند ساز خور از زینا شربت آید بود که چهار کوزه آب و
 چهار گداز نان از طبع خود آمد و بیکه بیکه میل نمودم و خواجه فرموده است بگوئی ای پسران که تو چه گفتی گفت
 من هیچ نگفتم اتم را بر کرده شمع آورد و ام اکنون اسلام می آیم کلمه من عرض کن اسلام آورد و حضرت
 قد و قد الکبریا فرمود عجب اسرار و معجزات الهی و ریاضات نامتناهی بنهاد و اند اگر حق تعالی
 توفیق داده باشد سعادت ازلی و تفاوت لم بینی و سر کس هست بی او بچکاره بر آید رباعی کسی را که
 عادت سعادت بود و سعادت در و از عبادت بود و سخا و صفا و ارادت نکوه اگر از الهی ارادت بود
 حضرت قد و الکبریا نقل از کتابی میکرد که سعادت معلول بطاعت و عبادت نیست چنانکه شقاوت
 معلول بعصیت و خلاف آن نیست علت سعادت و شقاوت مشیت خداوند است چنانکه بسیاری از
 اهل صلاح را وقت مرگ علامات شقاوت ظاهر شده و بعکس او هم ظاهر میگرد اما هر چند
 که همچنین است ولیکن هر حکم علامات بیشتر همچنان برآمده است و منی که علم بے نیازی
 افزاینده میگردد و عبادات و طاعات بی حکم میگردد و و شهادتی و مخواره را آن
 میباید که هزار هزار بار در روزگار حیران میماند و زاید آن را پیش می آید که هیچ میخواند
 و تمار باز نکند قطعه نه زهی باد شاه چنان که علم و فراز و دران و صبی بی نیازی
 عنان سعادت بسیم برزند و شقی را دهر بر که و هم کار ساز و بکی او بوم را طوطی شکر خا
 کند از عنان را با سعادت ببال زمار بندان را چنان بر راه سر فراز که هزار دستار
 زندان استیگر کردند چونکه استغنا کمال دارد و مشیت از صومعه براند و بیکه خواندش و ز
 بنکده خواند گوید که اگر شناست و نقلت که حضرت صلی الله علیه و سلم از جبریل علیه السلام
 پرسیدند که در چه کاری گفت در خوف و خطم چه دارم که در حق من پلانی زاده باشند که بخی آن
 نمی رانده چنانکه از تعجب معرفت از یکی منقولست که میگوید که بعد از خوف از فردا است و مرا خوف از دوی
 قطعه خوف هم روان ز فردا است و از علم دین و ایم و هر چند که خوف او طایفه و ابابسیه و ایم و از باب است
 خون ازین سبب است هر چند که صاحب بصیرت از باب معرفت چیزی دانسته اند که بدان امور مشدند اندامان و

بسم الله الرحمن الرحيم

جلال انصرفت چون می آید بعد از جنبی کلاشی است احوال ارد که مقول با الیت اب محمد علم الخلق محمد
 ازان وادیه باشد اما بیشتر اصحاب عرفان بروایت دیگر نقل کرده اند بر با سعی دل اقل انضال او تیره و ترم
 جان از بحال اخیر و هر که آتجا رسید بر بند و عقل کا بنجا رسید بر بند و وثیقه باشد در ان کرم او کشته
 صد هزار امید است منقول است که چون ابراهیم خلیل المزلت خود را یاد کردی جهان منضرب سی کارزیک
 خدا اضطراب یافت و نام با گوش آمدی درین اضطراب جبرئیل علیه السلام آمد و گفت هلا بیت خلیلا عیاف
 الخلیل خلیل میگفت که از کسی بچنین دلی برگاه که زلت خود را یاد میکنم خات فراتوش میگردد و قطعه گر بر وجود عیاف
 صادق بنده تیغ بزند که خونش بنده عطاشی بار و بر جنب و رجاء الم تنجان کند بر گز خفا می یار گوید و فاسی یار
لطیفه معین پنج در میان رسوم خلق و مزاج متحسن و معالیه

قال لا شرف الا للرسول هو المعلوم و زقوة القلوب آورد و اند که در زمان سبغی رسوم افتاده اند از رسوم اسلام
 و زان اسلام است که پیش ازین بود بلکه از ان که هم نمانده است بیت محبت یحسان جهان و در شده زان اصل
 خانه ز نور شده و در زمان پیشین اگر مردم به یکدیگر در سخن و ندید بر سیدند که کیف گفتند ادا انهاین بود که حال بگفتند
 بیکدیگر ازان بود که کیف حالک مع مولای انشال بن هر چه به یکدیگر می رسیدند از دین و در سبب سلامتی و زیادتی و در
 بودند و آنکه می رسیدند که از حال جسم کسین باشد که ان منزع بود از فصاحت نقل است که بر بند یاری زفته بود و در
 درون کسی نفرستاد تا که شتاب آمد در ان شتاب در وی گزاشیدند چون با مداد شد او بر آمد و سست کرد گفت
 مقشوش بود آئنده عمل بر نفس کرد و لوا نعمه صبر و احتی تحریح الیهم لکان خیر الیهم چون دو برادران
 در و به یکدیگر در زورند و خرم باید بودن بچنین آمدن و در فن که اذا التقی المسلمان قتلوا علیهما
 حایة و حمة تسعون منها لا کثر هلهما لیسر و فتر لا فلهما حضرت قدوة الکبر اصفیر بودند که رسوم
 اصل از اصول شرع نبوده تحسین نبود و مقبول نماند که روی در مزاج افتاد و میفرمودند مزاجی که بسیار اصحاب
 خلق میبرد و هم میی بر اصول است که مشغول از صحابه رسول علیه السلام است که حضرت رسول علیه السلام
 و حجه عائشه رضی الله عنها و عائشه از فرمودند که بیاسن تو بهم نگذیریم چون نگذند عائشه پیش برد و از جن
 رفت چون رسول علیه السلام با عائشه گفت و در رسول علیه السلام پیش برد رسول فرموده بده بملک ایضا
 و زنی رسول صلی الله علیه و سلم درون حجه رفته بودند یک طرف حضرت ایشان عائشه رضی الله عنها جانین مگر سوده
 بنت زعمه و کاسه خربزه پیش عائشه بود و سوده گفت خربزه بخور و او را قلع کرد و بچنین چند مرتبه بیکدیگر گفتند
 آخر گفت اگر بخوری بروی تو زخم با مالم سوده بخورد عائشه خربزه گرفت بر روی سوده مایه رسول علیه
 اسلام خفه کرد و سوده را گفت که تو بهم بروی عائشه خربزه بزمن و مال سوده همچنان کرد و سجده کرد
 بیکدیگر آوده بخربزه شد- همدین میان حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه آمدند مجلس خفته
 رسول علیه السلام فرمود که زود رو کاشی خود را بشویند و در آن خود را شستند فرمودند که این عطفی بود بیک است
 رضی الله عنه- از عبد الله بن عباس و سبت که مراد از زنی ابو المصنین عمر رضی الله عنه است- یا و آب

ایمانی در حقش و در ان وقت بیکدیگر خورشید

در ان وقت بیکدیگر خورشید و در ان وقت بیکدیگر خورشید

لطیفه معین پنج در میان رسوم خلق و مزاج متحسن و معالیه

در آن وقت که در روز نهم ماه محرم بود بحضرت ابابکر صدیق میگوید صحابه الرسول را چون
بالبیاض ای بیترامون بالبیاض که از پوست خربزه بر یکدیگر مزاج کرده میزدند اخلاق موفیه هم عاکی
اخلاق رسول و صحابه است عاکیه انسلام و ایشان جریب طبائع مردمان نزول فرمایند نظرم الی شیخه
اخلاق هر کسی نتواند زید مگر یکدفعیات سابق مخصوصه باشد و باین جهت کسی نتواند ایستاد مگر
موفیه که نظرمش در همه کار برپا بوده باشد و عالم بود طبائع نفس استراج مردم انگاه تو باین مرد را طاعت
بایست میان فراط و تفريط امامید مبتدی را باید که از کثرت مزاج احتراز نماید یا بقدرت علم ایشان
رسیده بن حاص مر پس خود را میفرمودند که اقتدار کن در مزاج خویش که افراط در مزاج حدیث نه است
و دیگر کردن اهل موانست در جنت انکین اهل حیفة الیل بن لیل شد و افراط و تفريط که هر دو نیکو
است فقیه عرفانی می آرد که باکی نیست مزاج کردن بشرط آنکه بخنی گوید که بدان انی نباشد و معتد
ان بود که مردم نمند که وی مذموم است از حضرت علی الدعلیه و سلم مقولست انی افراط و تفريط
ان بن الک مقولست که هرگاه حضرت علیه السلام بادی در اینجی دو گیر ایدری بود باو گفته
بالا بعد ما فعل المغایر فیر نام کجنگی بود که غیر بیرون و در و است که زالی پیش حضرت علیه السلام آمد
گفت یا رسول الله مراد ما کن تا خدا تعالی مراد میست بروینما علیه السلام فرمود در بهشت بخیر ال
نیایان زال گریستن گرفت عاکیه گفت یا رسول الله باین کردی حضرت علیه السلام این است
الانسانا هن اشتاء مجعلنا هن ابکارا عاکیه انزلنا الیه الیه عورت زال خوش شد انکین
ابا عمر کیت بود پیغامبر علی الدعلیه و سلم و زنی دیر گفت یا ام عمر ان مرد عورت خودت برو گفت
یا رسول من فرودم چاکیت عورت فرموده فرمود که در ده جاهدیدم از این سمه گفت حضرت
خدا تعالی بجز این هرگز باین کیت بخوان که در زمان گفت من شود چه که هر چیز باین تو باید که خواند
همین پس من زن شدم حضرت علیه السلام خنده کردند فرمودند که یا ابا عمر حضرت قدوة کبر
میفرمودند که انزال انجراح از رسول علیه السلام بیانست که این است که هر مزاجی که تعقنی بخیرم و نه
لعل نم باشد از انرا زمان باید محترم بودن که با فرات است که موجب جنگ است باشد و الله اعلم بالصلوب
الطیفة جلیل و شتم در بیان تذکیر و وعظ حسن خلق و غضب و شفقت و معامله
قال الله تعا و ذکر ان الذکر و انثی و ان حضرت را مسلم بن حریت اذ امرته بر ارض الحجة فاقوا
قل یا نایض الحجة فادعوا قال محال الذکر حضرت قدوة الکبر که استماع سخنان و اعطین طماع بیان
و کیت نبی تا که باین دردت رسانند لکن فضل الله یومر دنیا فرود از ربه عالم مرتبه سامع
الناس علی و معلوم و سائل الناس کا میله میفرمودند که و اعطرا و سخن گفتن بمن نظر برسد باشد
انفس انما طندار و بیکه در سخن گفتن خود را بی سار و زبان خود همچو نادانی داد که جریان میساعات
در بیان زلال عورت از بود و سخن گفتن را کفینست تا آن کیفیت در خود نیابد به سخن در آید چه

لطفه باین سخن و باین بیان تذکیر و وعظ حسن خلق و غضب و شفقت و معامله

بود که آن رای بر همان کلمه چندان تکلمات و تزیینات عاقلانه و دردمندان گفته شد که چندین مجلس
 گرفته بجز آن روز و در یکی سر سخن ایشانند حضرت شیخ قطب و منتفی میگفتند که عمر من نزدیک صد سال سید
 است و بسیار واعظان روزگار از اقطار و اطراف آمده مجلس گفته اند اما بدین لطافت و ظرافت
 کم کسی مجلس نهاده باشد خلیفه هزار تنکه سرخ و آبی زین و بجام زرین پیش آورده قبول نکرد و روز دیگر
 بر خلیفه اند تکلیف کرد و قبول کردند اسبای چنان در بخت از دریا می سوار به که کوش جان برادر
 و گهر شد و چه خوش می بخت می از ساقی فیض که بر کس برود و زو بخیر شد و با و فیض آب معرفت نیر
 نهال عیش و شیرین فرشت و در آن هنگام که مقدمه بر کرد و حضرت شیخ احمد سیوی که بهجت نرکان
 از مشایخ خاندان سیوی و در آن زمان پیر حافرو دند حضرت قدوة الکبریا العزیز کرد و در مشایخ
 تکلیف و عظمی و در بسیار انگار و زیدند آفرینانند و در آن حین حضرت ایشان زبان نرکی میداشتند اما
 چندان و زرش نبود چون فرزند که مجلس نرکان است بترکی و عظمای گفتن حضرت ایشان میاد کردند
 و آنچنان مضحک نرکی و بیان حقایق و معارف گرفتند که موجب غبطه شد مشایخ نرکان که در مجلس حاضر بودند
 همه را ذوقی دست داده و هر یک بترکی در آمدند پی حیف میبند می پوشید و مذاق مجلسی تیت که مجلس بود
 مادی را نزدیک صد نرک خدمت حضرت ایشان روان شدند و طریق ملازمت و خدمت را که بسته
 و خدمت تنگ بر روی که از جمله خلفا گردیده و طریق را که در آن اصحاب را در اندک فرصت بمقتصد
 در خور و بهجت آنان رسیدند و روی بمقتصد و نمایان گشته قطع بر کرد و در نرکان روز قدم
 در خور بهجت و بهجتش جام می و این یکی از باده خم و دم نرکان و آن یکی از بهجت شده را و از نرکی
 روز سه شنبه افتاده و مشایخ حرم مقتصدی شدند که در حضرت شیخ نجم الدین اصغری
 که پیر حرم بود و در مجلس گویند فرموده شد موجب فرموده پیر حرم چاره شد چه مجلس ترتیب کردند که
 بزبان نرکانی مجلس گفتند چندان ذوق و شوق اهل مجلس را دست داد که شرح نرکان که بعضی
 عویسان از طرف بودای و قرص آمده بود و ندانستند مجلس مشرق شدند چندان و حیدر
 حال آنها را دست داده که مردم عجب کردند که بسیار خوب واقع شده که مردم بودای را
 سخن و کار شد اسبای زو و یازده که سخت اندام شد و بر کز و دیر بران و در گفت
 بود و پیکان نرکان بود و لاد رنگ و از من هفت جوشن برگزشت و برگزشت از پای دل نرکان
 اگر و همچو سیل آمد روان و از سرگزشت و حضرت قدوة الکبریا و سیفر بودند که حسن
 خاص سیرت صوفیه و سیر طایفه اهل بیت است که البته این طایفه را می باید که محلی جلیلی و متعلی حیدر
 لطفی باشند چون نظریه فی و سیمه اقوال و افعال بر مبداء است و ضرورت است که با همه طایفه حسن
 و زو نرکان که سبب تزیینت جای رشتی در کار باشد و باید که واجب باطن و بهاندن مقتضی خواهد شد و ذات حضرت
 رسالت صلوات خلق بر تریه کمال بود که نرکان که پیر انک علی خلق عظیم ایشان و سیرت بیانت حضرت قدوة الکبریا

و زشت ترین علامات که از بزال دولت وصول و غیر خلعت حصول بود غنبت از دیگران را برین طایفه را ازین صفت که بران باید بود معذرا شد که بر روی از خالین فعل سر بر ندزدند مستغفر شود هیچ چیز آجتان ظرف را عالی و بی نوزد نیکنه چنانکه ختم قطعه کن ختم ای بار در کار دین که او میکند ظرف باطن نبی اگر باطن اندر بود و کن ختم ای بزرگ بی حضرت قدوة الکبریا میفرمودند بهترین عادات و خویشتن صفات و صفیه نسبت مردم خست و شفقت است تا که ازین دولت بهره وکی بدستور ملی بخش که موصوف به صفات شفقت و شفقت گردد ذلک فضل الله یؤتی من یشاء و یدلک کرمات شفقت و شفقت خود را از میان برگزیدگان این نسبت بدو مشرب گردد که کمال سعادت و سعادت فتوحی هر کار که پیشگیری ای بار بدو خود را از میان کار برادر بردارنده کار بار پتانیا بی زیباغ کام بردار حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که معاملات شریعت و واقعات طریقت چنانکه بر اصول شریعت حسب ظاهر باید کرد و لیکن فی تحقیق از ان منتهی باید بود چنانکه اگر شخصی از محبت بیعت فتوحی و بدست که بخند از خود منصفی دین کار داشته باشد از حق شود و اگر از منصفی خالی است متدعی نشود و چنانچه هر چنان داند و اگر از وی صادر شود پس فاعل مفعول هر دو بر سبب نیست و در قطعه ای برادر بای در دره یقین نه ازین نسبت در شریعت بر روی با همه کس نسبت ظاهر همین با باطن از ظاهر معنی در گردد حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که شریعت بدان و در سبب رفاه آن بود که در هر مرتبه چنان که مرتبه برای یکجه رفیع و دین آن رفیع بود و نگذارد اعیان هر که در زیرمندان شریعت باید شد و در شریعتی که بود و اتقانی بزم باید کرد و شریعت را در از ندیش باید است بار و زند کامل در جهان کن بود که در زیرمندان بردارند لطیفه چیل منقح در بیان مومنی مسلم

[illegible][illegible]

بح آفریده درین گرفتار باد

لطیفه چهل و هشتم در بیان امر معروف و نهی منکر و بعضی اشربه مختلفه فی
حضرت قدوة الکبرار میفرمودند که امر معروف بر حسب هر کسی الهی است اول بدست امر معروف اگر
تواند بپایان اگر بپایان هم نتواند بدل مشغول شود و این کار است دل نوحی باشد که وی شنیده بودیم این
محل من نیز اخلاص نیاید و این او فی مرتب است چیست اهل طایر و این القیاس هم گویند که امر معروف
بدست نیست بامر و حکام و اهل تصاص چنانچه قضات و اهل اعتبار و بدستت علمای زمان امر
معروف کنند بایات و آثار و انزال و حکایات هر کج گون چنانچه او شنیده بود و بدل است بعام الناس
اهل تصاص مولی فروتر باشد در دل چنین مقدار خطره کند که کن فعل کرده و بود اما اولی و الثب است
که امر معروف بدل کار به عوام الناس نیست بلکه آنانی که بدو دل رسیده اند و انحصار آب و گلند و
ساحل رخت کشیده و گرایای نامرئی دل کنند چه جای امر معروف که عالمی برهنه شود و سبحان الله چه
عالمیست مبیح که متصرف بر جمیع عالم و ناظر بر همه عالم تا فدا الحکام است بایات برتر از دل نیست عالم
و جهان و هر که دارد عالم دل او شامست و در و عالم کیلی باید که او و نافذ احکام امر آنهاست
با و شای عالم دل را مثال و در هر دو یکی زمین است حضرت قدوة الکبرار میفرمودند
امر او امر دینی بود ای کسی باید که بر جمیع و قانین تحت عالم باشد و میرسد آن و قانین عالمی باشد تحت این
و عید و اگر لم تقولون ما لا تفعلون و این نیز تیره و بعضی شرط است بعضی استلالی نیاس میکنند و
میگویند که غیر از این در انداز فرم است مرا تا ابد از عالم و چنانچه نفس کون است بناشاید و گدازا چگونه راست
توانی کرد و این سخن شهرتی دارد و چه گزرا سایه است نباشد مقتوی ای برادر اگر تو خواهی که داور و پنی
من اول تو امر خویش را و اگر ترا توقیت صافی خود بخور و بعد از آن چیزی بده در و شیش را و
تخم صافی بپخت ای دخت و تا بد بر باز برای پیش را و شعر قاتلوا المرء علی فعله و و انت میو
ای شده و اصح آنست که عصمت غوطکت که در شرط عصمت سداب امر معروف و نهی منکر است
زیر که صحابه را عصمت نبود و تکلیف دیگری را از آنش بن مالک مروی است که گفت یا رسول
الله صلی الله علیه و سلم یا امر معروف و نهی منکر تا خود اول بر آن اقدام تمام و نهی منکریم نمک تا
خود از جمله منیات بیرون بیرونیم قال بسم الله و المعروف ان لم تعقلوا ابه که
و استوا من عن منکر و ان لم تعقلوا کلّه و میگویند و دیگر از آنکه اگر بکنند بر آن منع کنند از کار
بد اگر چه بر بکنند از همه آن و همچنین سعید بن جریه میگوید رحمه الله که امر معروف
و نهی منکر گفت که کسی که در وی گناه نبود آنگاه هیچ کس امر معروف نکند لیکن گفته اند و عطف
و امر کسی که خود اول بند گرفته و در و لها کور آید اعتبار علم مردان لغت و و
همچنین پیش نیست و آیه لم تقولون ما لا تفعلون تاویل کرد و اند و گفته اند که مراد از و وعده

لطیفه چهل و هشتم در بیان امر معروف و نهی منکر و بعضی اشربه مختلفه فی

لله المهر و النور
بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين

رقیق باین نظر که دو صورت مریدانه است گفت چنانچه غیر از گفت قدم بقدم بایزیدی هم تا حق تعالی مسرا
 یامرز و باز گفت بخدای که جان بایزد و شفیقه قدرت است اگر دوست بایزد و رحم خود کنی مامل بایزیدی
 رخ نفع کند و توانی منافق اصحاب لطیفه ذکر اصحاب و خلفا را بشنیدن گفته آید است اندک تالی حضرت قدوة
 الکبریٰ و سیر موند که موی حق و عوائق به نسبت بر کسی دیگر است به نسبت اهل شریعت از مملو و اسباب
 مثال و به نسبت اهل طاعت الی و جاه و صدارت و حب صاحب خوش آمد و به نسبت اهل معرفت که مستیان راه
 اند استوای حق تعالی مطابق عوائق باشد باید که راه تجرید و تقزید گزیند و این طایفه اصحاب غائب است که میان
 جاه و منصب به نسبت کی طایق و عوائق بود و به نسبت دیگری حصول کمالات الهی و موجب حصول مقامات ثنائی
 بود و به نسبت تقدیر عقل روزگار و تحمل کار و بار است که موجب جمعیت خراط اصحاب طایفه به نسبت بواطن
 ارباب مسیحا چه کار تحمل و لیاقت قدیم و کمال اصفیای کالین تعلیف که بعضی را خدا نال و جاه و
 آلات و اسباب بود که بعضی اهل دولت و شوکت است از تشنگی سیرت لطف است که قلندری در راه معرفت
 قطار شتران براد گفت از گیسیت نمودند که از شیخ الاسلام است و قطار شتران دیگر براد برید نیست مذکور کرد
 بهنجینی از ختم و ختم هر چه در راه و خور و بهنجینی شیخ الاسلام ساقی چون نزدیک رسید گفتی در میان است کثیره
 انداخت که نیم از آن شیخ الاسلام باشد قلندر را بعد از زمانی خواب بود و در مقام است نمایان شد که حساب این
 عوصات میکنند شخصی آمده و در مقامی افتاد مطالبه کرد قلندر چیران ماند که در عوصات بل از جام رسد
 چون مضطرب شد شیخ الاسلام نمایان شد و دید که قلندر مضطرب است گفتند ان قلندریه باید مصدر رحال
 از نمود و اشارت کنی خود کرد که دیگر آنچه باید در پیش گرفت آنچه است بود و فرمودند ای قلندر از امتیاع دنیا
 چه حاصل است از سر بر روزگار داشته ام به نسبت حضرت شیخ ابوسعید خاوری سخن آنکه جمعیت ایشان شهود
 است چون در پیش آیمای انجی که در فرمودند که ابوسعید خاوری منج بود در محل زده است و در دل آورد و اندک
 نیز اسب شاکرین و پیش کرده اند لطیفه پیوسته میان حرفت نفس و روح طلب نفس و روح و در لایک متشاکر
 قال لا هذا النفس غار ظلماتی بعثت فی القلب والروح جوهر نورانی والجمیع خادع ظلماتی
 فرمود و از نفس بشارت یک بر گفت میگوید در دل و روح جوهر نورانی است و جسم فانی
 مطالبه و کیفیت معرفت عبارت دیگر دارند و این فقرم میگوید که نفس غایت ظلماتی که از معدن دل
 آید میگوید و در سراسر شیطانیه در دل متولد میگردد و اگر امواج سجال نفس در تنج آید خیال هوا در دل مستقر
 شود و سودا سوسه در سرافت و با قدم سنایی قیام نماید و یکی وجود غیر مشغول شود و آینه
 این نفس بزرخی باشد در میان طایب و مطلوب و این نفس را نفع نبرد و حجاب بین العبد و المعبود
 بر خیزد و باید و نیست که در دل دور و نیست یک روی بعالم علوی دارد و دیگر روی بعالم
 سفلی تن رو که قابل ادراک لطایف را نیست و انوار الدور و می آید از لطایف بطور مجسمی که
 که حافظ است و بدر که و متفکره و متخذه و مثال آن حقیقت وجود انسانی همان باشد چون یک است و خدای

طایفه خاکی و در میان معرفت نفس و حقیقت نفس و روح و در میان طایفه خاکی

بدن که از لطیفه اول ظهور کند نسبت من شکیلی به عالم علوی باشد و نفس با تمامی اعضا و جوارح تابع دل گردد
 آن فی جسدی آدمی مصلحت حاصل می نماید که افاضت بجا سازد الجسد الاوهی القدر
 برکت و در بدن آدمی بهر که مصلحت در جوفت تمام بدن هرگاه که طریقه آن بهر که مصلحت تمام بدن خواهد بود که با یک
 و مصلحت و ترتیب شش گانه یک و شش است و دیگر عرش خدا + اهل فرشت از سپهر جان دور اند +
 حور شبان همچو خورشید آن نورند + و بعضی کن و گران نفس + سوی چاه بر و اگر آنس +
 چون لوح دل و جواهرات عرش الرحمن هم بدین مذهب مضاف کند و اعضا و جوارح منت کند بر یک از مخلوقات
 نفس در عالم خود بقید شمع مقید شمع باشد اگر چه صورت و شکل باشد تا در عالم نفس زیر عرش با ملکات بر و از
 و طیران باشد عرش بود و نه قشای آن روی دل که در عالم سطح است آنرا نقش گویند و غایت که وقت و کثافت
 و ازین روی آفریده و اثر به بدن منت می کند و میل او لطیف و زیر را چه ظهور و غایت و مرکز اصلی خود را
 است و از لطایف ربانی محبوب و بیخ در روانه حصار وجودیش می آید و بر یک از خواص را خدا عالم حال بود و
 میدهند و او هم بدین عالم مشاقت و این گدازن و بغیر ارضی شدن و بنده هم بدین محبوب است و بر طریقه
 که از این عالم حاصل شد کسب او باشد بدین محبوب بود چنانکه سلطان العارین فرموده است للنفوس
 صفت کاشتن اکال بالباطل به جوارح حاصل شود و بر باطل بود و نه بلکه حقیقت عالم بر باطل است و بیشتر حرکت
 و سکات او از بیرون پاست اعدا عذ و لنفسک الا ان جسدک و در علم بحث است که گفته است
 عالم تشبه وجه کرده اند جوهر جسم و عرض روح از کدام تشبه و جسم و جوهر بعضی روح را گفته اند که او جسم
 چه در جسم جانی باید بود و تشبه و تقسیم آید همچنین که اسد جوهر میگوید ایشان هم دلیل می آرند اما به حقیقت
 وی کسی نمیداند که قل الروح من امر ربی و از اینجا این متبعین نیست که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
 معرفت نمیدانستند بلکه نشان سجده آن ساکنین بود که شرح او جز این نمکند زیاده و از آنکه صد هزار
 دقائق و دقائق که در روح گفته اند کمالات او بیان کرده اند که حقیقت روح را بیان فرموده
 اند از اصطلاحات و الکلمات گفته هر که خواهد که در معرفت الوهیت شروع کند پس گواید که خود را نظر
 و دیگر حاصل کند و امام محمد الدین رازی میگوید که این سخن است موافق و می نوبت که حق تعالی مراتب
 تن را ذکر کرده و گفته خلقنا الانسان من سلاکین طین چون کار به خلق روح من رسید گفت +
 ثم انشانا خلقا اخر این تمثیل است بر آنکه کیفیت خلق روح من بر خلق
 شتق از حالی بجالی نیست بلکه این نوع دیگر است بخلاف انواع دیگر که پیش رفته است
 پس بدین سبب گفته شد انشانا خلقا اخر همچنین مردم چون تامل کنند
 در اجسام سفلی و علوی و تامل کنند در صفات مراد و قائلان بود پس چون خواهد که نفس
 کند از آن بسوی معرفت ربوبیت واجب است که حاصل کند بر آنس و خود را فطره
 و گیر و عقلی دیگر بخلاف عقل آدم که بدان معرفت جسمانیست بود + + +

این سخن از حکیم فیاض است
 که در بیان جلال و کبریا
 از خداوند جل و علا
 و کبریا آفریده است
 و کبریا جل و علا
 و کبریا جل و علا
 و کبریا جل و علا

روح را عقلی باید و دیگر فطری باید و دیگر واک و در کاشف تواند بود و امام محمد زایل این حدیث +
 ان الله خلق ادم على صورته و آوره ای نسبت است آدم جسمه که نسبت به الله مع العالوه خارجاً
 منه و لا منفصل عنه و ان كان موصفاً من حيث النقص و التبدل اما مستقلاً بل سنت و
 جماعت است که حقیقی اما از روح خبر داد و کیفیت وی بیان نکرد پس چیزی را که بدان مقدار
 آگاهانیم محمدان مقدار ایمان آری کم که روح هست ولی کیفیت او مشغول نشویم تا عمل این امر کرده
 باشد ^{عنه} ایهوا اما ما هم الله تعالی نقل کرد که طلب محل تصرف احکام روح است جدا و امر و توانا است
 او در گوشت بر کار گزار اول میگویند دیده ای آید از اینجا و جوارح انتشاری گیرد در میان روح و
 نفس طلب در میان شغلب هر جایی که غالب می آید هم در اینجا نیست بگرد و اگر صفت روح غالب
 میشود و نفس مغلوب میگردد و دل بجانب روح میشود اگر مخمین نفس غالب میگردد و صفت روح
 مغلوب است بجانب نفس میگردد و و از اینجا است که او اقلب نامند بر چیزی که محسوس بود و اعالم
 صورت است که از اعالم محسوسات نامند و چیزی که در یافته نشود و از اعالم معنی است و نفس و روح
 و قلب است که محسوس یافته نمی شود اما اکثری آنکه که لطیفه و اجاست که از اسامی بسیار در روح دل
 و قلب گویند و آن لطیفه عالم و درک است چنانکه نفس بر وجود است معنی تن آمد کل نفس ذات
 الموت حیوان را گویند چنانکه گویند که این حیوان نفس سایل دارد و روح را هم گویند یا تیهی
 النفس المطمئنة الرجعی الی ربك راضیه مرضیه قال خلی عیالی و ادخلی جنتی و عقل

لطیفه سخاوت و کرم بیان کرطیل و علم سادات نبیل گروایندن

العلم هو مال الله في ملك الخلق يا ذا الجلال يا ذا العزت سلو و شاعرا لسان و عسکرا ایمانیان
 حجت علیه السلام و من فی حجتی که یوم القیمه تحت الوکی اوم و من زبده قیام نبیل رسول نون حجاب
 نبیل اقام نمودن بفرموده آنحضرت بدین است این بزیل منقولست حضرت علیه السلام که سید نقاب جمیل موده النبیل
 عر سلفست و خوانین قرصه ملکست دشمنان روزگار اند که مل عقد مصالح عایا برست ایشانست بجهت ششمه و
 نبیت و آئین سعادت و اب ملک علم نصب کرده اند در شرح جائزست فقر اسلامین آخرت اند
 که فقر اوصی ملوک الحجة و قتی که سلاطین مجازی مورقانی راجا زبانه دفع و نصب علم سادات
 حقیق که فقر اند بطریق اولی که بجهت اعلام دولت انجلیت نصب علام کنند و بکنایه میفرماید علیه السلام سادات
 فقرا لک فحاجت سادات فخر و طفره لشکر سفود و تزیین میباشند فرمودند که علی الصباخ هر که انوفین شود راست
 بیضا برست او افزاشه گردد صاحب چنین باشد فخر فخر باشد هر یک بشارت آن نعمت منظر شود چون
 انوار اطلع شود و از آن صفت کائنات بدست برکت میدی رو بحضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم
 آوردند بعد از آن فرمود علی بن ابی طالب کرم الله وجهه کجاست علی الغر علی حاضر شد اندکی غباری
 ردی در شام علی بن ابی طالب غایب شد بود رسول علیه السلام فامده خواند و گفتا مبارک بر خیم او باد که محال
 است زین بشارت بدست و او با اتفاق لشکر دهان شد فخر خیر بدست شاه مردان علی شاد بفرست رسول
 آنست که شاه باز از آنکه سکه علی بن ابی طالب چون مشاهده رسول حرم دست داد و علی علیه السلام حلقه
 خیر را انقلع کند قطعه مهر خیار بود و دیدم نو فرای و دیدن روی مراری و اگر سید حجت و اگر سید بر سر
 بود و منزل آنرا چه رخ توان کند و خیر حجت و قال الله عنه و الله ما قلت باب الخیر یبقی جسدانیة
 و لا یحکم تغیریه و لکن ایدت بحکمة ملکوتیه و بجهت توفیق بعضی سادات ابرداشن علم بارش باشد و معجز
 بارش و احقاق در شهادت نبیل علی بن ابی طالب قبل ازین سید منی الملو و این دو بعد و نقاب نبیل
 بر لب سید قاسم شد و از سید مذکور برادران سید بن ربه و بعد سید شهاب الدین طالب سید محمد
 و نقصدی سلطان امرش را کرد و در العرض سادات مذکور از اجازت فرمودند و از ایران یافته هم و نصب علم
 و رفع و عزل دیگران و در علم بدست علی بن ابی طالب بود و اکنون ما را بعلم برداشتن هم بار
 و هم استحقاق از سید جلال المله و الدین بخاری طالب اندر شاه از جازاده خانوار اجازت یافتیم از اشغال
 از کار و طرق مختلفه هر چه معمول حضرت ایشان بود همه ایشان کرد و در تیغیرت و سی سال مسافرت کرد و بعضی شاد
 و ادبیات یافته و بعضی از درمات زیادت که در دست و معنی هر یک خانواد و با نظر فرود اند و معنی عها کرده فرموده اند
 که این نعمت در سلسله توفیق است و استلا پذیرد و اجتهاد کرد و قطعه بزرگ کند گردن من از قلیل کثیر
 گرفته ام نعمتی زهر مغیر و کثیر بر روزگار کس بزرگان مانند کس نفقه ام سعادت در امر و فقیر
 چون نعمتی بزرگان نصیب من آمد و کس نعم نصیب و اگر دوستان قلیل و کثیر چون کابر من شنیدند با شام
 بر آئینه عالم گویم بزرگای تر بفرم خاهر و فرمود علی یعنی ما را خدا از وی قسم بخوریم شما که نکند اندم دعا و

لطیفه سخاوت و کرم بیان کرطیل و علم سادات نبیل گروایندن
 در حقیقت علم سادات در ملک خیر و ملازمت است از سلام خوار بر سر آدم و سواد گردی آدم زیر علم است بفرمان است من با و نشان خست اند که

در حقیقت علم سادات در ملک خیر و ملازمت است از سلام خوار بر سر آدم و سواد گردی آدم زیر علم است بفرمان است من با و نشان خست اند که

دیگری و امیریه و با شریک در نهفته و نوبت میگردد اندر غرض آنکه شایخ سلف کرده اند و آنرا آن نامایت
 باقی است که ردا باشد که جهت اعلام طبل زدن طعام خوردن فقیر و ثنای عبادت است هر غنایی که مردم
 را دعوت کنند و عبادت مشروع باشد حشره قدوة الکبریا میفرمودند که چون در سفر که معتمد رفیق
 و باز آدمی حضرت شیخ الوقت خواجه قطب الدین چشتی در حین که صاحب سجاده است رسیدم با انواع دعا
 و الوان معالفت سر فراز کرد و بچهل روز در ملازمت خود داشتند چون پیرو کرد که دندم اور در دوزخ میل و
 و آنوقت قندیل و ذکر جبر و بنای زادی اجازت فرمودند و حق تعالی مرا باین نعمت سنی دولت سنی
 بفرموده ساخته بپر که خواهم بدین قطعگی که بزدان کند بفرستد و از الوان نعمت بخوان جهان بیاید و اگر گوشت
 و نعیمی اندر خور بکنان حضرت قدوة الکبریا میفرمودند یعنی از اصحاب خود را که در عواین نعمت راز
 دین دولت بود و ندانند که حضرت در تیم و شیخ شمس الدین او و صبی و شیخ قطب الدین که گری و شیخ معروف
 و شیخ محمود و غایت فرمودیم اشعارم در بای بر از گوهر راز به که وقت موج میباشم در افشان
 کسی که در خود در معانی بود گوش بجز دل ز احسان و بملکان گوهر از راه صفت که ندید دیگری از بهر افشان
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند و فنی که رایت فقرای اعلائی و در پیش غز بای و آلامی بنوا میخواست
 رسید بزرگان دین شیخ الاسلام و شیخ مبارک راجون بشت طافت و نعمت شرف ساختیم ایشان انما
 ز قندیل گردانیدین و قندیل و بختن و بهار ز او به که دهنه انما نشان میندول شد حضرت در تیم بعرض
 رسانیدند که بنا کرد در زینبیل از کجاست فرمودند که نسیم که در ولایت و کسب مجاهدات امیر المومنین علی
 ابن طالب بن سید عیاد کردند و آنچنان بود که در کجاست در کجاست نشریف بر انداخته و ماستان بدو نگاه
 رسید بود و در بسیار بر هم چیده و در بسیار در هم نشسته پیش سر لاله زار نبوت و بی جوی نبوت
 صلی الله علیه و آله داشت رسوبت حال وی آن بود که امیر المومنین علی در کجاست آمده و زینبیل بر از غنا
 گرفته و در حضرت قبول علیه السلام آورده اتفاقا فقری در حال مجز و ماندگی خود عرض کرد رسول
 علیه السلام فرمود که انام علی مرتضی آن هزار را بر فقراد حصار مجلس صفت کن امام علی صفت کرد چون
 مردم آنرا بخورند حضرت علیه السلام فرمود که صفتهای آنرا جمع کنید جمیع کردند تا با سائل و داند تا آنرا
 بکار برد و حق تعالی آن فقر را از بخت آن نعمت بسیار روزی کرد و حاصل اینست که زینبیل از امام علی کرم
 وجه است حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که اکثر مشایخ را دیده ام که در زینبیل گردانیدن و قندیل
 آویختن ملازمت کرده اند مگر در هندوستان اما حضرت مخدومی کرده اند و حضرت مخدوم زاده قدس
 سر کرده اند ذکر در روز عاشوره افتاد حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که اکابران روزگار
 و اما از آن دبار تحفیه سادات میجو نسبت نقباء عالی حبب عشره عاشوره دور میکردند و زینبیل میگردد
 همچنانکه مذکور شد و در ولایت بر بزرگ رسید علی طایفه که مقدمه اصحاب عوفیه و مدینه ارباب طایفه علیه بود و در
 در عشره عاشوره در بای علم می نشست اصحاب را بدو میفرستاد و اجناس خود هم بدو بر می آورد و رسم اعز و بر

که مادری علیه السلام نگذرد و در دین اسلام نه در آمده باشد فرمودند که بعضی علما اختلاف کرده اند
 که حضرت آمنه بدین اسلام در آمده اما بعد از وفات و درین مسئله اکثر از علما رسانفت اند **قال** الخ
بذلك الشيخ **الصالح** ابو الحسن علی بن عبد الله مسللا الى عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله
 علیه وسلم نزل المجون لینا خوفا فاقام به ماشا الله عز وجل ثم رجع مسرعا قال سالت بی من روى هذا
 حضرت ابن جوزی در کتاب موفوفات گفته است که این حدیث مومنیست و مشکک نگذردی وضع
 کرده اند اندک قسم عدیم اعظم بود چه ویرا اگر علم بود هر آینه دانستی که هرگز میرد که فرقع نمکند یا بان
 و بر بعد رجوع بلکه اگر ایمان آورد نزد معانه خدای خرت نفع نمکند یا بان آورد که فرست ابن حدیث قول خدا
 فصحت و هو کاف و دیگر بیدست قول حضرت رسول علیه السلام در حدیث صحیح که اذن علیهم از پدر گذار
 خود که امرزش خواهم مراده خود را پس از این ملاحظه نیز ذکر ما در رسول الله بر آمد فرمودند که در حدیث آمده است
الله صطفی من ولدا بر اھیم اسمعیل با صطفی من ولدا اسمعیل بنی کنانة و اصطفی من بنی کنانة قریشا و اصطفی
 من قریش بنی هاشم از حضرت عبداللہ بن عباس مرویست از حضرت علیه السلام فرمودند که نوزن مشر
 حقیقی بدو نهرا سال آنجا بن پیش از آن فرستادم علیه السلام بود با ملائک بتبع یکفیت و بتسلیل بکند
 چون آدم را فریدند نوزد رسید دم اتفاق کردند از علی که هم نصیب نوح و ابراهیم افتاد و از نوح و ابراهیم
 کردیم را جام طاهره منتقل شده تا آنروز که از صلبت رحم مادر در وجود آمد شعر صلاح جهان آن شب
 پدید آمد که از مولدش صبح صادق و میداد و هیچ یکی از آل اسلاف آدم بسفاح مواصحت نشده است
 و اتفاق حدیث بن بکاح بوده است در فضی و نزالت در اسلاف من نبوده است کلمی بفرماید
 که اھیات مصطفی را تا آدم در کتب متقدمان و صحائف سابقان سلف و خلف متفق کرده ام تا حوا
 یگان یگان بمبدأ نوشته ام با تصدیقات بر آمدند هر یک حرار و اشرف بودند مواصحت اھیات بشویم
 بناحت بزود سجد ای از ایشان تا حوا السودی و مرقه و از نوران نازل نبود و برهم ماضیه و حقیقه علیه
 و مومنه بودند چنانکه مرید ایشان آیه کریمه ای است **و قد جعلنا من آل ابراهيم نبیین** یعنی خلیفه حق بنیاد
شرف دوم فرود آمد رسول علیه السلام حضرت قدوة الکبر و سبقت بودند که لا و حضرت
 رسول الله صلی الله علیه وسلم مد مکہ سال قبل شد است و قبل بعد بتلثین عام و قبل باریعین
 عام و الاو لاص و بر وقت اعیان و پیشوار عینا و بروی زمین روز دوشنبه بود و از دوازدهم شهر
 ربیع الاول بر میل ثنوت افتاد و چون در منزل زلفه و مطهر سرود و دو عالم است و روز ولادت غطف مطلق از دست
 مشربین زلفه و بروی نهاده بود و نوزی که چشم و چراغ دو عالم است و از روز شب مراد جز این شب نبود
 این شب مبارک روز مکرمت است و بگذشت از تاریخ خستین و از روزه دوشنبه که زایام مکرمت
 در وضع جلاست از بهر وضع غنی و وضعی نهاده خویش که باز وضع آدم و خورشید طلعتی شب که آفتاب
 نرود و شب ششم برین سبز عالم و زان روز که خیمه قدم در جهان نهاد و ذکر جهیز و در زان خبر مقدم
 مکہ و مکہ بعد از آن بسی سال و مکہ شد چهل سال و قول اول صحیح تر است

اصحی قاضی

شرف دوم در آمد رسول علیه السلام

که مادری علیه السلام نگذرد و در دین اسلام نه در آمده باشد فرمودند که بعضی علما اختلاف کرده اند
 که حضرت آمنه بدین اسلام در آمده اما بعد از وفات و درین مسئله اکثر از علما رسانفت اند
 بذاک الخ
 بذاک الشيخ الصالح ابو الحسن علی بن عبد الله مسللا الى عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله
 علیه وسلم نزل المجون لینا خوفا فاقام به ماشا الله عز وجل ثم رجع مسرعا قال سالت بی من روى هذا
 حضرت ابن جوزی در کتاب موفوفات گفته است که این حدیث مومنیست و مشکک نگذردی وضع
 کرده اند اندک قسم عدیم اعظم بود چه ویرا اگر علم بود هر آینه دانستی که هرگز میرد که فرقع نمکند یا بان
 و بر بعد رجوع بلکه اگر ایمان آورد نزد معانه خدای خرت نفع نمکند یا بان آورد که فرست ابن حدیث قول خدا
 فصحت و هو کاف و دیگر بیدست قول حضرت رسول علیه السلام در حدیث صحیح که اذن علیهم از پدر گذار
 خود که امرزش خواهم مراده خود را پس از این ملاحظه نیز ذکر ما در رسول الله بر آمد فرمودند که در حدیث آمده است
الله صطفی من ولدا بر اھیم اسمعیل با صطفی من ولدا اسمعیل بنی کنانة و اصطفی من بنی کنانة قریشا و اصطفی
 من قریش بنی هاشم از حضرت عبداللہ بن عباس مرویست از حضرت علیه السلام فرمودند که نوزن مشر
 حقیقی بدو نهرا سال آنجا بن پیش از آن فرستادم علیه السلام بود با ملائک بتبع یکفیت و بتسلیل بکند
 چون آدم را فریدند نوزد رسید دم اتفاق کردند از علی که هم نصیب نوح و ابراهیم افتاد و از نوح و ابراهیم
 کردیم را جام طاهره منتقل شده تا آنروز که از صلبت رحم مادر در وجود آمد شعر صلاح جهان آن شب
 پدید آمد که از مولدش صبح صادق و میداد و هیچ یکی از آل اسلاف آدم بسفاح مواصحت نشده است
 و اتفاق حدیث بن بکاح بوده است در فضی و نزالت در اسلاف من نبوده است کلمی بفرماید
 که اھیات مصطفی را تا آدم در کتب متقدمان و صحائف سابقان سلف و خلف متفق کرده ام تا حوا
 یگان یگان بمبدأ نوشته ام با تصدیقات بر آمدند هر یک حرار و اشرف بودند مواصحت اھیات بشویم
 بناحت بزود سجد ای از ایشان تا حوا السودی و مرقه و از نوران نازل نبود و برهم ماضیه و حقیقه علیه
 و مومنه بودند چنانکه مرید ایشان آیه کریمه ای است **و قد جعلنا من آل ابراهيم نبیین** یعنی خلیفه حق بنیاد
شرف دوم فرود آمد رسول علیه السلام حضرت قدوة الکبر و سبقت بودند که لا و حضرت
 رسول الله صلی الله علیه وسلم مد مکہ سال قبل شد است و قبل بعد بتلثین عام و قبل باریعین
 عام و الاو لاص و بر وقت اعیان و پیشوار عینا و بروی زمین روز دوشنبه بود و از دوازدهم شهر
 ربیع الاول بر میل ثنوت افتاد و چون در منزل زلفه و مطهر سرود و دو عالم است و روز ولادت غطف مطلق از دست
 مشربین زلفه و بروی نهاده بود و نوزی که چشم و چراغ دو عالم است و از روز شب مراد جز این شب نبود
 این شب مبارک روز مکرمت است و بگذشت از تاریخ خستین و از روزه دوشنبه که زایام مکرمت
 در وضع جلاست از بهر وضع غنی و وضعی نهاده خویش که باز وضع آدم و خورشید طلعتی شب که آفتاب
 نرود و شب ششم برین سبز عالم و زان روز که خیمه قدم در جهان نهاد و ذکر جهیز و در زان خبر مقدم
 مکہ و مکہ بعد از آن بسی سال و مکہ شد چهل سال و قول اول صحیح تر است

در عام قبل نصرت اجماعی نماند و خاصه کسی که کعبه را بشکرست به بعضی علما میگویند که نزول نغمه
بر جمیع روز و شب بود و ولادت و تولد محی روفاست هم برزاد و غنیمه بود و برگرفت رسول علیه السلام
در راه کوه الی طالب عند الحرة الوسطی شعبی شد از ایشان شد بار بارید پدیدار شد بولوی شاه پور
ثالث ساریت فی حین حملها اذا خرج منی لورا ضانه تصور لصری من ارض الشام شد حملده فو است
عاریت من حملها کای اخف منه فذوق حین ولادته و الله لویض بیده بالارض راجع الی السماء
آورده اند که در شب تولد او علی السلام برهنه بود و کعبه را از قاع و حلیت حمیتش و را فو انیا فاء و تزلزل و یلکان
چنانکه در وقت تولد او زمین را زلزلان و زلزله بود و شکست به میان آمدی و غیره و ازین بابت آیه در کتاب حضرت و در کتاب
حالمه شمس و المی و گران که زمانها باشد هرگز ندید و وقت ولادت از پنج و در که زمانها بود زبیده
آینه را نمودند که ملائک هفت آسمان و زمین در خانه من نزول کرده اند و شاریت میدهند که ای
امروز بهترین عالم و خوشترین اولاد آدم بر روی زمین آید که از خدا و تا با خیر علم را آفاق را و فرود گیرد
ایستاد شاریت با دای فرخنده طالع به که میگردد و تو خورشید طالع به چنان خورشید تو بر نور گردد
که از نورش جهان منظر گردد و زلف آفتابش ماه و انجم به جود می شود در تاب او کم به باید
که در تنه دی درین کنی و اعدای او بر صدر باشی و در رساله عجمی آمده اول یک سید عالم
علیه السلام اثیر داد و بیک نیز که بود و در آن ایام معهود بود که از قبیل بنو سعد زمان شیر در یک می آمدند و
که از جهت عزت بومی و محوم که ما فرزندان خود را با ایشان دادندی بطریق اجرت دین
سال پیش عورت در آمدند و فرزندان ملک را بر روی تمام باگی گرفتند عیسی بن عبد الله
چون فرزندان دیگر می یافت بصورت رسول علیه السلام را قبول کرد چون پستان خود را در میان رک
نهاد چندان شایسته پستان او روان شد که به به راسه میکرد پیش ازین راسه را هم کفایت میشد
علیه دشتی دانست سر و لاشه و گرگین که به به راسه می جنبید شمع توان نور گاه
باد پای به بعد زخم چو گان نه جنید ز میله به بهین رکوب علیه السلام از سر چنان شد چنانکه
آوردند بنو سعد یک خستر و لاشه بدان قوت نموده و روان مده شتر که املا شیر بنو چندان شیر که تمام
خانه علیه پایش کرد چون علیه در راه می آمد پیری چند از قبیل هاریل بیرون آمدند چون نظرشان بر
بر رسول علیه السلام افتاد دیدی نظر کردند گفتند که این کودک بر همه روی زمین پادشاه گردد
چون در وادی سدره رسید علما حشمته آنجا نزول کرده بودند چون مناظره بر محاوره او کردند گفتند
که این کودک پیغام آخر الزمانست و امثال این اقوال بسیار درم از علما و کاهنان مناظره او می
چون علیه بخانه برآمد یک گوسفند داشت بهین قدم مبارک بخانه او میصد گوسفند در ملک و جمع
شده و اموال دیگر بهین منوال مصاعف آمده قطع می جو آن کیوان مراتب مشتری روی به
بمالتش برد اقدام سعادت به سعادت سکه او بر آورد به شده با دولت و فرخنده عادت به

[illegible]

شرف چهارم در بیان جهاد و انکاف و نامی خطا و در جنگ

شرف پنجم در بیان جهاد و انکاف و نامی خطا و در جنگ حضرت قدس سره الکبیر میفرمود
 که جمیع اوقات شهره حضرت علیه السلام است و دو دیگر از علما نامزد زیاد میگوند و تفسیر و انکاف
 آورده اند که کار بان قریش که در میان عمر و عاصی و هشام اهل سوره و جمعی از یزیدگان آمد و هشام باز
 گفته در نواحی بنی نضر رسید که رستم بنی نضر روزگار و ستم بنی نضر را بر بنی نضر با نصاری و مهاجر برای کار بان
 بیرون آمد ابو جهم را بنی نضر بدید که بر آمد فوره زد که ای پهلوانان غایب قریش بسیار از ان اینجا خوش
 در یابید و بشنید که بان خود را پس از اسلام و سردار است که انام مصطفی علیه السلام تعاقب کرده
 میدان پس از اسلام و دین کویک بشنید و اگر کفره دین اگر نخواهد آمد رستمگاری شما نخواهد شد
 و از غار مردن بهتر است و این سخن واقع دیدن پیش ازین واقع خواهد عباس رضی الله عنه جوابی
 دیده بود که گوئی فرشته از سر برده قدس و سر و شوی از سر انچه انس نزول فرمود و کعبی
 بدست و از خانه نمانده است که از ان کوه سنگها باران نشد و از حضرت عباس بسبب این
 پیدا شده بود و از مقام امتناع میگرفته ابو جهم نشنید با جمعی از بنی نضر از قریش و دیران بی قریش
 یک هزار و پانصد کس سوار پیاده بیرون آمد و پیوسته از کار بانان در بدر فرو داده از جبریل
 از حضرت گرام در رسید و وحی آورد و گفت ان الله وعدنا احد الطائفتین یعنی حق تعالی تریکی
 ازین دو طایفه وعده کرده است خواه بروی کار بانان و وعده خواهد بر اهل قریش که ایشان در بدر
 نزول کردند بر ایشان فتح تراست حضرت رسول علیه السلام خواست که ترک کاروان گیرد و بر اهل
 قریش آرد بایران مشوره کرد و باز از انزل اهل قریش دشوار نمود و تاراج کاروان خوش آمد چنانکه در
 کبریه آمده است او بعد که الله احد الطائفتین ایضا لکرم و بنودون ان غیر ان السوله تكون لکرم
 انصاریان در یافتند که مراد رسول اهل قریش است کاروان خوش آمد بدین مازنی الدغیر
 گفت پیدا چون قوم موسی ایم که خواهم گفت فاذهبنت و ریت فقال لا انا ههنا قاعدون
 بلکه ما یگرم اذهب انت و نحن معك ان هذا البحر حفرة ما عمت وان علوت الجبل علونا ما عمت
 سید عالم علیه السلام بابتداء سخن روی اهل قریش کرد و گفت که قهرمان است که شما ساسه خواهد کرد
 که در بدر بفلان جای ابو جهم آمده شود و فلان جای شیبه اسیر بر و بقای فلان علیه عقبه ریاضه
 پاره کنند و دریا جای دیگر و هشام و ابی بن خلف را بی نشانه شکم بدر بنی نضر بر کس اجای کشتن
 نشان داد چون با سارا طلب کاروان بود این اقوال دشوار نمود کام کام بیرون آمدند حضرت
 رسول علیه السلام با مصطفی بنی نضر پیاده و در صد سوار و سوبی بدر نهاد ابو جهم را خبر شد که
 کاروان به سمت ساحل باز رفتند و سلاست گشتند اهل قریش خواستند تا مراجعت کنند
 ابو جهم گفت و الله باز نگردم تا اینجا من را بی شکم و شران را خبر ترشم و در بر من عیش با هم
 نشینم و شامی پایی گویان با یکدیگر بنشینم تا تمام عریب و محمد علیه السلام مهاجر بیرون آمدن

باشند ایشان بدین تخیل بودند سید عالم علیه السلام فریب رسیدند فرنگ از ایشان دوریدند و دل کردند و سید
 مبارزت بجای گرفتند آب بنود شتوی بجای گرفتند جای خبر بد که گری نمودم بر آید و در گریه زمین زگر کردی
 بر آید ز دوزخ جگر تاب تر نه آید در و سر و زهر زباب به نه مری در و گم جز آفتاب به چون
 به آبی معاشه کردند زمین بر بران بر سر آب مشاهده شد نماز به تیم گذارند و بدین آمدن شادمانی نمودند
 اهل قریش در جان و تن کامرانی ساختند قنوس بدیدی در آمد اهل قریش که آمد سیاهی زمین گانه
 قریش بدین آمدن شادمانی شده به نه شادی که پس کامرانی شده به عجب مرغ از نام من حبه بوی خوش
 آمد و در جان که پالیده بود چون رسم آفتاب از شبستان شرق بر آمد گم گیتی تاب از میدان خاور
 از سر مبارزان معرکه قریش سر در آب افکندند هم بر دران مجادله بی کیش که کارزار در میان بستند
 شتوی چو گوهر بر آید دگامی زمین به برون حجت شیر سیاه از کین به جهان از دلیران لشکر شکن
 چو انجم کشیده به لعن انرا این بهریت آب لشکر ضلالت در و تاب عکس چهرات سو گند یاد کردند که خوار
 اگر دم دستار رخا لمعانم شیم تا آب از کانه سر محمد نوشیم اصحاب از استماع این سو گند و احباب از السباع
 آواز ناهمه مند بسیار دندانگ شدند و غم آب و سهم اضطراب زیادت در تفکر این الم و تحیر این غم اصحاب
 شنبه آمد و لشکر خواب بر سر طالع و سواس المیس و مقدمه بر اس لمیس بود همه باران را بخندند و در کفر حضرت
 مصطفی و هم ازین اسلام بر آمدند چون سختی لشکر میرق عکس بهر نمایان شد اصحاب اضطراب حال و التهاب
 خیال بفرع و بر آید کامیاب علیه السلام رسانیدند که با شسته پریشان از قهلام فردا دیدان اسلام
 چو که در اندام در میانان انتقام بچه اندام بر آید در گم که بهر بهریت که قدیم ناز و نو میر و قنوس
 از کیش امید بر آب آیدم به نه از غرق ریگ سراب آیدم به پیمیر چو شتید عرض مبارزه بهارای کردون
 بر آید و در از بهر آید و دست و مناجات کرد همه بهر گول سو حاجات کرد به حضرت رسول صلعم عرض آب
 و نیاز اضطراب حضرت کامیاب باران دست بهر فرار بود که باران حجت نزل و در نایب
 بارید چنانکه جان و بدنمان سیراب شد قنوس کامیاب لطف او بارید چندان که شد سیراب جان و در و من
 چو باران سر سبز آب کردند ز نار انگلی سیراب خوردند به بحر نیاز حضرت جان نواز خندان باران از
 اصحاب لطف بارید که اصحاب غل کردند و احباب بر آید و گم میدان بر شمشیت بیت چو میدان
 لشکر بر آید شده ریگ از آب آید بهرین وقت المیس لعین از تلبیس کین بر آمد و بصورت
 سراف با سید و سوار بر پوش تیغ آخته و مبارزان نه پوش سختی افزا بهر اهل قریش آمد سالار
 لشکر و سپه و عسکر از الویوس الوجل کرد و لبرض رسانید که من شرمه و شام ناز و زگر که فرمودند
 که بر آید و کین و من تقصیر کردم امر و ناکم عذر آن تقصیر کنم و بپوش آن نشویر بخوابم
 بشرطیکه مقدمه میدان کارزار و جاح هم بر دران کامرانی کند بهر گم مردان میدان امر
 سازیدای شیران مردان به پیمیدار شرمه تیرم به چو خونها بر سر میدان بریزم بهر سازان

تاراج هیچ بهر از مال گشتند بیدست و هیچ به نماز صحابه کسی در سپاه به کراسپان و شتران نزدیگان
 از عباس فدیه طلب کردند گفت من هیچ متاع ندارم سید عالم گفت آن زر کجاست که با من فصل بوقت آید
 طاه بودی و ام فصل هم بستر او دوخته که این سخن بوسی گفت تا شش بود آیا رسول علیه السلام
 خبر کرد گفت مزاجیر لیل خبر کرد فی الحال عباس ایمان آورد و بیعت پیامبر را ایشان جوگشا درازید
 برود و داسلام آمد و سارای نای عمر و سعد که کشتن ایشان بود موافق رضای صمدیت بیفتاد
 در آن ابوبکر که بعد از اشاره فرموده بودند مطابق و موافق قضای احدیت پیامبر لیل از حضرت صمدیت
 در رسیدگی رسول منتظر طای باش که خبر خطاب و سعد و عاذ غیر می باز و دوی ستکاری بنود
 سید عالم علیه السلام نهایت سالم شده بازگشت و قوع این جنگ در ماه مبارک رمضان در سنه پنجاه
 بود و تفسیر سوره آل عمران آورده اند که قوع جنگ احد بر روز و شنبه هفدهم ماه شوال سنه ثلاث
 بود که خون مقدس سپاه جبال و جلیج آمد و گاه ضلالت گشته شد ابو سفیان سر قوم در یک شد با
 از پرتیان رابان لشکری انجنت بجهانز میت برد بسوی مدینه نخت جمیت ز جمعی پرتیان سپاه
 کشید بسوی مدینه دو اسبه دویدند با سه هزار مرد جنگ از نای از نای و دس میدان پیکار
 فرمای در برابر کوه احد فرود آمد و بیعت فرود آمد آنجا سپاه شگرف به کردی بر آند از ان
 بحر زرفه رستم میدان نبوت و گستم مردان فوت علیه السلام با میانان معرکه میت و دلیران
 علیه صدمت مشورت کردند که برای مقابل ابو سفیان و مقابل آن چه باید کرد و سر لشکر منافقات
 بعینه یاران را سه روز و دیننگ انجنت که درین بار بر ای پیکار بیرون نیاید و نه بر آن
 قریش و شتران صحرا یی بکیش و سپاه بر آند و میان حدکس بی سجا بیعت چه پیکار یکسان
 بشاهین بود که این مازنمن آن پرار کین بود و امیر سمن عمرو و اصحاب که آن روز شهادت یافته
 بودند را می نظر کشای آن نزد که بیرون بر آیم و برالشان زیم و رسول علیه السلام این را می
 موافق افتاد و تفریق ایشان در در بهما و در کین بجای اصحاب اندک ازین را می معترض بودند
 میدان علم علیه السلام فرود آید چون زره پوشند به جنگ بر اجعت نکوشند اکنون البتہ بیرون می یاب
 آمد بیعت جو رستم بن در زره در کشید نه شای به جنگ از یک کشید به سحرین بودند که وحی
 آمد و جبرئیل صمدی فخر دنا و وصلا سوخت بر نهاد که ای محمد امرو فرغ حقیق حاجب تو نهاد
 بیعت ندای رسیده زمانه لبه کلام و زهر نو آید نظره بوصول بشارت ظفر مالک هزار نفر بر آید
 بنسند کس بشرف ایمان شرف شده بود که ولید خالده را و ذوات النعیم نهان کرده و خود مقابل آید
 سپاه استاده و جبرئیل آمد و رسول علیه السلام خبر داد که امر و خالده ولید و ذوات النعیم نهانست
 خبر کرد و ناس بسیار به که مرغیت نهان درین شاخ نزد که آن شاخ را نام ذوات النعیم
 بنادست آن باجهان کریم سید عالم علیه السلام عبد الله جمیر را با صید نفر زیر دایت خود

و ایشان را گرفت که میرزا اندازان باشد و پسرش بارمانند و نخواهم که کسی از شما این بیجا بگوید و منتشر شود زیرا چه
 پس ولید و فوات الغیم نهان است اگر این پسرند نیز دیگر شست بروی تیر باران کنبه و خود با جمیع باران در قلب
 بود از غنا و نفرا و سفیان را زانو و سفیان شکست خورد و پشت به نهریت ملکیت جهان افتاد و لشکر شکست که
 بودی پدید را گیر و بدست صاحب جیش نصرت و عیش نعمت علیه السلام بایاران و بنال او کرد و چون آنکه
 از نظر عبد الجیمیر غایب شدند چهار روز لغزش کان را بکشند و عبید الجیمیر را یارانی که برابر او بودند بسبب
 غنیمت قلی شدند و راست که برقرار بمانند بایاران عقب علیه السلام روان شدند و رایت از جای حنید و لجمید
 جیمیر تنها اساده بماند شامت آنکه بفرمانی کردند و در درک مسطرت و حی آمد این زمان فتح شاه بود و اکنون
 بایاران شامی فرمانی که بدلیل این بیفرمانی فتح خصمانه شده بود اکنون ابو سفیان چنان متعاقب بود در پیش
 کرد و بگشت ولید از عقب برخاست جو انان تیر اندازان ایشان را از پس پوشش پشت تیر باران کردند و تقصیر
 ایشان راست افتاد و عبد الجیمیر گشته شد عبد الدانی با سید نصرت به نهریت نهاد و طبعیت از تقصیر
 گند و خواب ریزه لشکر دین رده نهاد و اندر گریزه سر حلقه پهلوانان بود که نبوت و مبارزان محرم به قوت
 علیه السلام با مقصد دلیران لشکر شکن و چالاکان هبیت فلک بچنان در میدان ماند و یک سر جای جهان
 بنام روان نموده طبعیت از میدان مردانگی از شکوه بدستی زمین را نموده چون که بایاران نهریت رسیدند
 راسی بر زد و کشیدند چون تیر اندازان خصم و نیزه گران رزم از پیش ایشان درآمد و بایاران تیر و نیزه
 از حساب کیش از پای نامرئی شست طبعیت بود و پای پیکار از آب تیغ و زهر بگذاشته در آمد تیغ چون پای
 مبارزان رحل از سر جای حنید بروی بسوی دشمنان رده نبوت و فتنه طبعیت بلایش بایاران پناه جهان
 بود چون نماند تا بچنان به چهرین میان ابی و قاص و عقبه در آمدند و شمشیر بچنان پهلوان انداخت و
 تیغ بر فرق آفتاب عالماب افراخت طبعیت جو بر خورشید گردان تیغ آمد و عجب برق که او تیغ آمد و
 بر دایه عبد الله عمارتی سنگ بر گوهر کان نبوت زود در آنکه مجروح شده چو سبزه از درج گوهر و از در
 شبنمی گوهر و چون دل شکی بخت به سنگ چو گوهر و داشت بروی آنکه که دل سنگ بود و بخت که بود
 در آن سنگ بود که شدی آتش بفرگرای بگشتی در شکن و لعل ساسی و چنین آن سنگ دل گوهر
 شکسته خواست که گوهر تیغ بر تیغ زند و صاحب بن عمیر که صاحب رایت بود و در اسباب و تیر که در تیغ تیغ
 شد رایت گوهر آرمای و از دایه نهریت نمایی برنگون افتاد و طبعیت جو آمد از دایه از پای در سر و ساران
 آمد چون رزق شورش جهان در بطرفی از لشکر داد که سر حیان پهلوانان و دایه افتاد و تن مبارک
 لغز قباب خون اما صاحب از بن صدای ناخوش خاطر شکسته شدند و لشکر آنهم بریدند و متعاقب و در وقت از صفا
 که از شربت شهادت چشیدند و جام وصال الدین لوفانی سبیل الله و کام جان ریختند چنانکه حضرت
 امیر المومنین خمره در آن حرب با متعاقب و صحابه شربت شهادت در کار بردند و شبنمی زیاران درین حرب متعاقب
 آن در آمد جنگ و ندیده کفن و تخصیص عزم میان پهلوانان پکیده شربت شهادت روان پیری

مرد میدان که در روز رزم به میدان رسید به اتفاق جمعی شکر خور پاره کرد و دیگر خام بنامید سر لشکر سپاه
 ملکوت و صفد عکس جودت در رسید که ای جهان پهلوان این بلا آن بلاست که ترا عظم داده بودند و از برای غلبه
 سعد آگاه ساخته است بر آنکه که خبر و حد درین جنگ هم رنگ خون شهادت شدند و مجروح برآمدند شوقی
 نماز از سپاه ویران شده که زخمی خورد و ز تیغ افکنی به میدان روان گشته در یابی خون به سمه گوهران
 در یابرون به اکنون هنگام غضب الهی و ایام شعب نامناهی است خود را در میان کشتگان فزنده خود را از زخم
 ساز شوقی از همه مجروح سان زان کرده به روی زمین گشته پرا ز کوه کوه به خود کرد و دران کان نماند
 گوهر زان کوه نزار فزاید به حکمت الهی و مراد نامناهی و شکست آن بود که صحاب کبار و احباب نامدار که مقتدا
 لشکر ایمان و قبله عکس ایشان بودند و منصب از میدان دین گرفته خضعت شهادت و تمت سعادت از همه
 زیارت ایشان برید چنانکه در کتب معتبره است **أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ فِي جَنَاتِ النَّعِيمِ**
 اشارت بران میکند چه بعد از چه بخت مرتبه شهادت مآف اعطت ناو انکاس یکن از یکدیگر هم
 ساقیان بزم فردوس جام شربت کیش قربت میگردد و ایندند و هر یک بسوی دیگری اشارت میکرد و در میان
 شربت کیشند و بوسال محبوب رسیدند شوقی ز سه عیش که وقت زنده مردن به پیش یار باشد جان ببرد
 تقریباً حضرت قدوة الکبری میفرمودند هر که از مسلمانان شایسته پیش آید و ایمان و دان گشتی روی
 کشاید نو میدگر در چه در روی مژده اشارت ظفری و اشارت لغری پوشیده هست شوقی مشر نو میدفند
 شکستن به درابر و سر که باید شهنش خوردن به دست آفت کاذب بهر شستی به شکسته بسته کرد و در دست
 بعد از اذاعت بدین سخن سبب الهی با صفوان بن امیه و کرم صفت پدر و پسر عرب و سبب در میان اسیران
 بدر بود صفوان گفت عیش را خدا تعالی ناخوش گردانید بعد از گشته شدن کان بدر و گفت آری بعد
 ازین در زنگی هیچ چیز نماند اگر قرض مردم بر زمین نبود و در ضایع شدن بخان و اطفال خود اند
 که دمی حاکم از برای قتل محمد مصطفی آمدند میر فخر شهنده ام که محمد مصطفی علیه السلام تنها در بازار مدینه
 میگردد و با همه کس می نشیند و مرا بهانه رفتن هست که پسرین اسیر ایشان است و صفوان گفت اوی
 قرض خود زمین و تعهد عیال و تعهد امن درین کار تقصیر کن صفوان تمیز راه او کرد و می شمشیر خدا
 نیز کرد و هر آب داد و صفوان را وصیت کرد که این سر را پوشیده دارد و می بمدینه نهاد چون بمدینه رسید بر سر
 مسجد فرمود آمد و را خود را بلبت و شمشیر خود را حامل کرد بسوی رسول علیه السلام متوجه شد امیر المومنین
 عمر بن الخطاب با جمعی نشسته بود اگاه چشم او بر عمر افتاد گفت بگیرد این سگ را که دشمن خداست و در
 مرد تو را اجر بسیار میگردد ایشان را از قتل عدا اخبار میگردد آن جمعی او را بگرفتند امیر المومنین عمر پیش رسول
 علیه السلام رفت و قصه را با گفت رسول علیه السلام فرمود که او را ببار امیر المومنین عمر رخصه الله عنه
 بیک دست شمشیری که دمی بگردان داشت تاب داد و محکم گرفت و بدست دیگر دست شمشیر ویرانگاه داشت
 و پیش رسول علیه السلام در آورد و جمعه از انصار را پیش رسول علیه السلام بنشیند و از قرض این سگ

در میان کشتگان فزنده خود را از زخم ساز شوقی از همه مجروح سان زان کرده به روی زمین گشته پرا ز کوه کوه به خود کرد و دران کان نماند گوهر زان کوه نزار فزاید به حکمت الهی و مراد نامناهی و شکست آن بود که صحاب کبار و احباب نامدار که مقتدا لشکر ایمان و قبله عکس ایشان بودند و منصب از میدان دین گرفته خضعت شهادت و تمت سعادت از همه زیارت ایشان برید چنانکه در کتب معتبره است اشارت بران میکند چه بعد از چه بخت مرتبه شهادت مآف اعطت ناو انکاس یکن از یکدیگر هم ساقیان بزم فردوس جام شربت کیش قربت میگردد و ایندند و هر یک بسوی دیگری اشارت میکرد و در میان شربت کیشند و بوسال محبوب رسیدند شوقی ز سه عیش که وقت زنده مردن به پیش یار باشد جان ببرد تقریباً حضرت قدوة الکبری میفرمودند هر که از مسلمانان شایسته پیش آید و ایمان و دان گشتی روی کشاید نو میدگر در چه در روی مژده اشارت ظفری و اشارت لغری پوشیده هست شوقی مشر نو میدفند شکستن به درابر و سر که باید شهنش خوردن به دست آفت کاذب بهر شستی به شکسته بسته کرد و در دست بعد از اذاعت بدین سخن سبب الهی با صفوان بن امیه و کرم صفت پدر و پسر عرب و سبب در میان اسیران بدر بود صفوان گفت عیش را خدا تعالی ناخوش گردانید بعد از گشته شدن کان بدر و گفت آری بعد ازین در زنگی هیچ چیز نماند اگر قرض مردم بر زمین نبود و در ضایع شدن بخان و اطفال خود اند که دمی حاکم از برای قتل محمد مصطفی آمدند میر فخر شهنده ام که محمد مصطفی علیه السلام تنها در بازار مدینه میگردد و با همه کس می نشیند و مرا بهانه رفتن هست که پسرین اسیر ایشان است و صفوان گفت اوی قرض خود زمین و تعهد عیال و تعهد امن درین کار تقصیر کن صفوان تمیز راه او کرد و می شمشیر خدا نیز کرد و هر آب داد و صفوان را وصیت کرد که این سر را پوشیده دارد و می بمدینه نهاد چون بمدینه رسید بر سر مسجد فرمود آمد و را خود را بلبت و شمشیر خود را حامل کرد بسوی رسول علیه السلام متوجه شد امیر المومنین عمر بن الخطاب با جمعی نشسته بود اگاه چشم او بر عمر افتاد گفت بگیرد این سگ را که دشمن خداست و در مرد تو را اجر بسیار میگردد ایشان را از قتل عدا اخبار میگردد آن جمعی او را بگرفتند امیر المومنین عمر پیش رسول علیه السلام رفت و قصه را با گفت رسول علیه السلام فرمود که او را ببار امیر المومنین عمر رخصه الله عنه بیک دست شمشیری که دمی بگردان داشت تاب داد و محکم گرفت و بدست دیگر دست شمشیر ویرانگاه داشت و پیش رسول علیه السلام در آورد و جمعه از انصار را پیش رسول علیه السلام بنشیند و از قرض این سگ

این باشد رسول علیه السلام گفت و دیگر بگزارید و گفت پیش آئی ای عمر بن خطاب گفت چرا آمدی ای عمر گفت از برای
 اسیری که بر دست شماست رسول علیه السلام گفت شمشیر را آویختی گفت روی شمشیر سیاه باد که بر گز برای
 ماکار نکرد رسول علیه السلام فرمود که راستی پیش آ که خبر راستی نرسی گفت خبر برای این مهم نیامدم رسول
 علیه السلام فرمود که باصفوان بن امیه عهدشکنی و اهل قبیلہ را بایزید کردی چون ادای دین و تعدی عیال تو بخیر
 گرفت به قتل محمد علیه السلام نیامدی توانی برای این مهم آمدی اما خدا تعالی میان تو و برادر تو حامل گشت عمر
 گفت گواهی میدهم که تو رسول خدائی از غایت نقصانی از درگاه تو محروم و صدق تو بر من ظاهر شد
 زیرا که ازین حال غیر صفوان و من هیچکس خبر نداشت ترا ازین خبر نداده است مگر خدا تعالی و شکر خدا که
 مرا بدولت اسلام شرف گردانید رسول علیه السلام با اصحاب گفت برادر خود را احکام اسلام بیا موزید
 تعلیم قرآن کنید بعد از آنان رجعت مرا جفت بمکه طلبید و خلق را بخدا تعالی خواند و جمیع کثیر را بوسطه و
 از دولت اسلام شرف شد **نفل است** که روز احد نه میت بر شکاف نادانی بن خلف برآپی سوار
 شده بودند و بر سپاه سر علی علیه السلام آمد و گفت امر و مرا بخت مباد اگر تو بخت بانی رسول علیه السلام
 جارش بن و همیه و سهیل بن حنفی بر ایشان تکیه کرده بود بانی خلف بر رسول علیه السلام حاکم در مصعب بن عمیر
 خود را و قایم رسول علیه السلام ساخت ای نیزه بر مصعب زد و برآشوب کرد و در دست سهیل هم نیزه
 بود رسول علیه السلام از استاد و در زیر بغل دوع ای زو ابی اسب دو آید تا بقوم خود رسید و همچو گاو
 بالک میکرد ابو صفوان گفت ای ملک این همه جمیع از حصیت این خراشی پیش نیست بخیری که از آن
 زخمی نرسد گفت ملک حربه میدان که مرا نیزه زده است روزی که در یک بودم با من گفت که زود باشد
 که بر دست من کشته شوی اکنون دانستم که او قاتل نیست و من ازین زخم نخرم ز نیست و حقا که الم ازین
 جراحت احساس میکنم که اگر بر من برآید جواز قتل کند ملک شوند پس همچنان لغو میرود بالک میکرد تا جان با
 دفع سپرد امیر المومنین علی کرم الله وجهه گفته است چون قوم از پیش رسول صلی الله علیه و سلم منهرم
 شدند و آوازه برآستازان محمد قدس در میان کشتگان رسول صلی الله علیه و سلم افتاد گفتند و
 که رسول علیه السلام خدای را فرار میکند و گشته است همانا که خدا تعالی بر ما غضب کرده است
 رسول را از میان برداشت هیچ به از آن نیست که مقاتله کنم چنانکه گشته شویم و عالم را بی او نبینیم نیامیم
 خود را بشکرم و دل بر شهادت هم بعد از آن بر قوم مشرکان که قتل بود حمله کردم متفرق شدند دیدم که رسول
 علیه السلام و خلقی آفرودند و غزوة الرجح که در سال چهارم از هجرت بود عاصم بن ثابت شهید شد دشمنان قتل
 کردند که سر و پیرا از تن جدا کنند و بلسانه دختر سعد فرستند که عاصم رضی الله عنه در حرب احد کشته و پیرا
 کشته و او ندیده بود که هرگاه که سر عاصم را بوی آورد صد آتش بر بد چنان بر سر او دست یابد بر کاسه
 سر او خمر خور و حق سبحانه و تعالی زنجیر را فرستاد تا بگرد عاصم در آمدند و بر کمر نزدیک می آمد پیش میرود
 نارد و او درم کرد و نزدیک بهلاک می رسید گفتند چون شب شود و زنجوران دور شوند سر و پیرا جدا کنند

چون شب شد ابوذر از آن بیدار شد و سیلی عظیم آمد و بدن عاصم را در بود امیر مومنین عمر رضی الله عنه گفت
 که عاصم نذر کرده بود که من هیچ مشرک سانس نخندم هیچ مشرک دست بدمن من زساند چون وفای
 نذر خود قیام نموده بود حق تعالی بعد از وفات وی تن و لیس را از سانس مشرکان نگاه داشت و در غرق
 خندق که صحاب چون خفه خفق میکنند بدنگی سخت پیش آمد که از شکستن آن عاجز آمدند سلمان رضی
 عنه رسول علیه السلام را از آن خبر کرد رسول علیه السلام بخندق فرود آمد و سلمان نیز همراه بود و بعضی صحاب
 در کنار او ایستاد و بعد رسول علیه السلام مستین از سلمان گرفت و بران سنگ زده سنگ بار شد و از آن
 برقی جفت که همه بدین راه روشن گردانید رسول علیه السلام بگریه گفت و همه اهل اسلام بگریه گفتند ضرب
 بویگر زود برقی دیگر محبت رسول علیه السلام و همه بمواختت او بگریه گفتند و در ضربت سیوم نیز همین حال شد
 سلمان گفت یا رسول علیه السلام بدو یاد من فدای تو باد این صحبت که ما دیدیم که هرگز مثل این ندیده ایم
 رسول صلی الله علیه و سلم تقوم نظر کرد و گفت شما دیده اید آنچه سلمان دید گفتند بلی یا رسول الله ندیده ایم
 فرمود که در ضربت اول برقی جفت دهم و شنائی آن گوشگهای ارض کسری دیدیم چون انبات کلاب و
 جبرئیل را خبر کرد که است من بران دست خواهند یافت و در ضربت دوم برقی جفت دهم و شنائی آن
 گوشگهای سنج در زمین روم چون انبات کلاب آمد که جبرئیل را خبر کرد که است تو بنین مالک خواهند آید
 و در ضربت سیوم برقی جفت جانکه دیگر در شنائی گوشگهای سفار دیدیم و جبرئیل را خبر داد که است ترا فر
 آن بلاد دست خواهد داد و احدی میگوید که رسول علیه السلام گوشک سفید کسری را دصف کرد و سلمان گفت
 و الله صفت آن همین است که میگوئی من گفتم ای سیدم که تو رسول خدای فرمود که هر آینه فتح شام شود و بر قل
 باقصای مملکت خود گردن زد و بر شام حاکم شود و بچکس بر شامنا رخت اتواند که بر آئینه ملک من نیز رخ نوزد
 کسری نیز گشته شود و بعد از آن کسری نباشد سلمان گوید آنچه رسول علیه السلام فرمود و همه را بعد از وی همچنان
 شاهد کردیم حضرت قدوة الکبری میفرمودند که حروب که در میان کفار و حضرت علیه السلام واقع شدند
 بیعت و در حربه اندل غزائی و دانستند که رسید ابوا در سنه و احمد و دماه و ده روز دوم غزائی و غیرت
 را در آن اینه بن خلف بود بعد از این یک ماه سه روز سوم غزائی که مرا کدن در طلب درگزین جاب بود بدایت آن جنگ
 بر موشی مدینه بعد از این هفت روز چهارم غزائی بدست یکسال از حیره و شت ماه و هفده شب از رمضان
 و اصحاب آن هنگام صید و کس بودند و مشرکان از بنده تانها را کس بودند و این روز را نوز و فراق گویند
 که فرق کرد حق تعالی میان کفر و باطل و در اینجا حقتالی پنج هزار فرشته برای تقویت حضرت علیه السلام فرستاد
 و تمام غزای نبی فیتقاع است ششم غزائی سوتی است در طلب ابوسحیان صخرین عیب و وجه تسمیه آنست که
 اکثر مشرکان از زاد خود شت گذاشته بودند و هجوم کردند و مومنان بران پشت بسیار تفرقه غزائی نبی سلم است
 که بسبب آب جنگ شده بود ششم غزائی دومی امروزه امر و نام وضعی است و یقال غزوة انمار و هذا لا یلق
 بقیة الشد الشامیه و هم غزوا و احداست در سیدم سال بود در اینجا و طرف شمال جبرئیل و طرف

میگوید رسول علیه السلام است و دهم غزای بنی نضیر است و هفتم ماه است و دوازدهمین غزای بنی نضیر است
 بعد از این دو ماه و هجرت رفته اند و از خوف که نماند و بودند و به تسمیه آنست که صحابه در آن جنگ خرقه بنامی
 بودند بنابر برخی اقدام و نایافتی نعلین و بعضی گفته اند که آن کوکبیت نزدیک مدینه که در واقع سرخ و سیاه و سفید
 است و قرار دهم غزای دومه الجندل است بعد از این بدو ماه و چهار روز و نایافتی نعلین و بعضی گفته اند که آن کوکبیت
 نود و میل از غرض و غرض موضوعی است مشهور و نیز دهم غزای بنی المصطلق از خزاعه بعد از این پنج ماه و سه روز و آن
 آنست که گفت در آن بلی انک انچه گفت چهار دهم غزای اخذ و چهار سال و ده ماه و پنج روز و نیز دهم غزای
 بنی قریظه بعد از این شش روز و قریظه نام قبیله است از یهودیان مدینه شانزدهمین غزای بنی الحیان که قبیله
 از یهود بعد از این سه ماه و هجرت غزای آنها به در سه سال و در آن حج و عمره کرده بودند که از غزوه حدیبیه بودند
 حدیبیه موضوعیت نزدیک است که دهم غزای خبیه در سه ماه و نایافتی نعلین و هجرت و دوازدهمین غزای
 شش ماه و دوازده روز و عمره و قریظه بجای آورده و دهم غزای فتح که در هجرت سال و هجرت ماه و یازده روز و نیز
 غزای حنین بعد از این یک روز که درین جنگ هلاک نازل شده بودند از برای نصرت پیغمبر علیه السلام است
 یکم غزای اذکاف و هجرت سال و در آنجا که در بدر و آن عتاب بن اسیدیت و دهم غزای تبرک از شهر
 ماه و نایافتی نعلین و دهم و نیز دهم سال حج که در بدر و آن عتاب بن اسیدیت و دهم غزای تبرک از شهر
 حسی بنی نضیر این اسحاق و ابو جعفر و موسی بن جعفر و عشرم مشهور از غزاهما و عشره بیخوات و بنفوس
 قیل سبعا و عشرین و لبعوث و السراخض و لعل او خولها و لم یقاتل صلی الله علیه و سلم الا فی سبج مدره
 و الحلق و بنی قریظه و المصطلق و خبیه و النضر و سلم و ذکر حفظه و سلم الله علیه و سلم در جنگ
 افتاد و آن شب یکس بودند و سعد بن مساذ که در جنگ بدر نگاه داشت و کوان بن عبداللہ محمد بن سینه که در
 جنگ احد بود و نیز بنی النواجم عباد بن بشر سعد بن قحاص الوایوب الضاری بلال که نواد العریه
 کرد که فرود آمد که میبایاها الرسول الی قوله و الله یعصمک من الناس تو لیس الحزمین
 شرف پنجم و پیمان حج و عمره و وی صلی الله علیه و سلم و لم یحج صلی الله علیه و سلم بعد
 و ذکر حج صلی الله علیه و سلم بعد
 الحجرة عن حجة واحدة و مع الناس فیها و قال حسی ان لا ترونی بعد عامی هذا و
 از هجرت یکم حج و در حقیقت که در زمان رادوان و نشر بود و قریب است که نه بعد از این سال
 من ثم قیل حجما لوداع و حج قبل الحجرة حجتین و کانت فریضة الحج نزلت فی سنة
 و برنوبه گفته شد این نهم اجماع الوداع و حج که قبل از هجرت حج و فرض شد حج در سال
 ستم و لوداع مکه الا فی سنة عثمان فاستخلف رسول الله صلی الله علیه و سلم
 ششم از هجرت فتح شد که مگر در سال هشتم پس خلیفه که رسول علیه السلام

تاریخ پنجم در بیان حج و عمره و وی صلی الله علیه و سلم

فيها وعقاب بن اسيد حج بالناس ثلاث السنة وفي السنة التاسعة
 دران سال عقاب بن اسيد را گنج نماند مروان را و در سال نهم
 حج بالناس ابو بكر و اردفه بعلى يوزن في الناس بسورة براءة وان لا يحج
 حج بالناس و انما ابو بكر و فرستاد عليه را و پس او که از حضور سوره براءة اهل کوفه و کوفه
 بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان و اذن في الناس في العاشرة
 بعد اذن سال کس از شرکان و طواف نمائيد که در کوفه نماز کبر را بجز
 ان البقي صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة لشرك كثير كلهم يفتن
 که آنحضرت عليه السلام اسال اوده حج ميآورد پس بيامدند در مدینه و ان بيار بر کوفه
 ان ياتوا برسول صلى الله عليه وسلم ويعمل مثل عمله و خرج عليه السلام
 که اقتداي آنحضرت صلى الله عليه وسلم کند و عمل کند بآنچه آنحضرت عليه السلام بکنند و ميرونند و عليه السلام از
 سهار البعدان ثرجل و ادهن و طيب و بات بذي الحليفة و قال اتاني
 بر و ز بعد از آنکه شانه کوفه و روغن در ساردا افتد و نشو و نما که در مدینه و کوفه و در مدینه و کوفه
 البيلة ات من ربي فقال صل في هذا الوادي المبارك و ركنين و قل عمن في
 نزد و در کار من اشب پس گفت بخوان درين مسواقي ببارك و ركنين و قل عمن في
 حجة و احرم صلى الله بعد ان صلى و وجب في مجلسه و سمع في الحجة
 موسم حج ميآورد و احرام بست صلح بعد از آنکه نماز خواند و واجب کرد احرام را بر اين مجلس و نشو و نما و ان ببار
 اقوام منهم ابن عباس ثم ركب فلما استقلت به ناقته اهل ثم لما علا
 نجاها ابن عباس است باز و از مدینه بر گاه راست شد ناقد و آنحضرت عليه السلام بيك گفت
 على شرف البيداء اهل فمن شرف اهل حين استقلت ناقته اهل ثم
 بر کرده ائني بداره بيك گفت پس اينجا گفته شد حرام است و فكري است شد ناقد و آنحضرت عليه السلام
 المشاة على شرف الى و حين علا على شرف البيداء و كان يلبي بالهجرة
 و وحيدك بلاشد بر کرده ائني بيدار و گاهي بيك بر و ميگو
 تارة و بالبحر اخري فمن ثم قيل انه مفرد و كان تحت صلى الله عليه
 و گاهي بيك بر و پس اينجا گفته شد که آنحضرت احرام فقط براي حج کرده بود و بود و آنحضرت صلى الله عليه
 و سلم رجل رث عليه قطيفة لا يتاوى اذ بعثهم و قال اللهم اجعلنا
 و سلم زمين بكنه و بران گاهي بيك بر و ميگو و گاهي بيك بر و ميگو
 حاجا لا ياء فيه ولا سمعة و قال جابر و نظرت الى مد بصري بين يديهم
 چار اخلاص از ياد و نام آوري و گاهي جابر را و اين حديث نظر کرده ام و در اين نظر خود را

دران سال عقاب بن اسيد را گنج نماند مروان را و در سال نهم

و گاهي بيك بر و ميگو

تف بطن در بیان اوصاف صورت حضرت محمد صلی الله علیه و سلم

صفات و آسمی و بی علیه السلام نمودند و بعضی کتب آمده است مشهورند و فی الحقیقت اگر
 بدانیم آسمی و بی و ظهور موجودات صورت را بر ما می نمودند بحکم این المعنی را می یابیم
 که جسم و جان صورت است و جسم و جان همه جهان صورت است و صورت خوب و بدی
 باینکه کاند نظر تو آید آن صورت است و شرف و بخت و بیان و صاحب صورت صلی الله علیه و سلم
 دینت من القوم لا بالطویل المتعطف ولا بالقصیر المتشدد یبعد ما بین المنکبین ابیض
 کان سول الله صلی الله علیه و سلم میانه قد بسیار دراز قد بود بسیار کوتاه قد بود و در میان دو ابرو و
 اللون مشرب اسی حمرة و قیل از هر که لیس بالابيض الا لثقی و لا بالآدم له شعر جل یبلغ شحمة
 گوش سفید ای بجز بود و گفته شد که چون او از بر بودی خشنه بود و بنور رنگ بسیار سفید و بنو گندم گون موی و بجمیده
 اذنیه اذا طال و اذا قصر الى النصف لم یبلغ شحمة فی راسه و لحنه الا عشرین شعرة کان یح
 باندازه میرسد تا گوش و قیل دراز میکردند و قیل که موها را کوتاه میکردند و نیز نصف گشته اند و بگوید و نیز از او
 عنقه جید و میتد فی صفه الفضة ظاهر الوضاعة صیحه الوجه تیل لا وجهه تلاء الفقه لیل
 گویا که در آن و نصیر بود و معاشل هم بود و خوب تر جز او تیر بود و انخیزد چهره او مثل دختین ماه چهار دم
 البدر حسن الخلق معتدل لم یعرقه و لم تنزوره صلعه و سیما و قیما فی عنقه او عجم و
 نسب او بر از خوبی و اعتدال بود صاحب سادگی می بخیزد بود و خوب صورت و حسین بود و بسیار خوشم بسیار
 فی اشقاره اهدب و فی صوته صحل و فی عنقه سطم و فی لحنه کثرتان صحت الوفاء و ان
 سیاه بود و یکپارگی در راز بود و او از نرم بود و گردن او در روشن و دخنه بود و در ریش و سیاه بود و خوشتر
 تکلم سما و علا الیه لاجل الناس و اصیها کم من یعدیل و اجلا و احسن من قریب حلوا لمنطق
 از دور و خوش و وضع معلوم میشد از قریب ریش کلام بود و در
 فصل کاند و لاهد و منقطع خراش نظم بخندن و اسع الجبین اذ الحواجب سوابغ
 کلام و بنو و در رخ و زهر بر گز نمود کلام او مثل سنگ بود که کمی بود و کمی باقیه میماند و کشاده بود و ابروی او را بر یک
 من غیر قون بدینا عرق یدهره الغضب افق العزین له نور و یجول کایحس من لم یتامله اشم
 و بنو و ابرو مثل و بیان آن بر در گز بود که بوقت غصه حرکت میکرد و دراز و بلند بود و با او نور معلوم بود و گمان میکرد
 سهل الخدین ضلیع النعم اشنب مفتح الاستان دقیق المسرته من لیه فی سره میجری کافضیب
 برابر بود و در و خراش او و در کشاده بود و در زمان پیشین او در بچگی بود
 لیس فی بطنه و لا فی صدره شعرة کاشعرا الذراعین و المنکبین بادن متماثل سوا
 از بینه تا ناف خطی از موی بود جاری میبود و مثل شاخ بار کشت و بزم میزد و اسرار از آنکه نور بود و در آن
 سوا البطن و الصدر فیهم الصلح الضخم الکرا دین اندر المنج و عرض الصدر طویل
 در موی بر گشت و در ابرو بود و در بینه مضبوط بود و بعضی اعضا او خشنه بود و بدن او دراز بود

تف بطن در بیان اوصاف صورت حضرت محمد صلی الله علیه و سلم

تف بطن در بیان اوصاف صورت حضرت محمد صلی الله علیه و سلم

لا وجود ما كان في شهر رمضان وكان الاديكر ودهم فان فضل ولم يجي بمن يعطيه
 نسيم ودهم ان يجي ترشيد بنيت في رمضان وحي آغا ناك كنجم وديا سبيل برافهم ميكر
 وجماع الليل في يالوا الى منزل حتى براء من صالي من يحتاج اليه لا ياخذ مسأنا الله
 نزل از آمدن شب و ميگرفت از آن چي ميگريد خدا اورا ميگرفت

الا قوت اهلها فقط من البرهايج ومن القرو الشعير ويضع ساير ذلك في سبيل
 اهل و عيال غويش ساير ل فقط از كنند اگر سبيلت و از خوا و ده ميدها و بقيه نران

الله والا ياخذ ولا يدخر لنفسه شيئا نفيو ثمن قوت اهلها حتى ولا يحتاج قبل انفضائه
 خدا و ميگرفت و در جمع ميكر و براسه نفس خود چيز را با خرج ميكر و از قوت اهل عيال تا انكه كمال تمام ميدهد و

العهد عليه السلام وكان اصدق الناس لهجة وادناهم بديه اليهم حركه و
 و بود صادق ترين و كلام و اكثر از مردم و عيال و بود سخيل و بود بار زياده از مردم

اكثرهم عيشة مخفود و محبوب الا حائش و الا مغل فغنا النخا و كان احلم
 از زمان در ساير كردن از عورت باره در برده خود

الناس واشد حياء من العذراء في خدائها الا شئت بصره و جاحدا خافط الظن
 رزين داشت نگاه خود را از نظار

نظر الى الارض اطول من نظره الى السماء اجل نظره الملاحظة وكان اكثر الناس
 زمين اكثر ميانه از نظار بسوي آسمان اكثر نظر كردن او بسوي كس از كونه ختم بود

تواضعا يجيب من دعاك من غني او فقير او شريف او ذي او جوا و عبد اليها و جلا و اليها
 و بود متواضع تر از مردم اجابت ميكر و هر كس ميخاسته او را از تو ميگوشت شريف و زود مي يافت و تمام ميخواست و او را

رضي الله عنه يوم فتح مكة تبا بينه ليسلم قال صلى الله عليه وسلم عتبت الشيخ
 رضي الله عنه بر و زخم كنم پدر خویش تا كه اسلام آورد و فرمود بر او رسول الله صلعم تكليف دادی

يا ابا بكر لا تزكك حتى اكون انا ايتيه في مني له فقال له يا بني وامي هو اولى ان ياتي
 ابا بكر زود پير را چي را بگذاشت و او را در خانه تا انكه من خود آمدی و خدا را و پيش ابا بكر براسه او خدا بود

الى رسول عليه السلام وكان ارحم الناس بخصي الا بالكمهه فهاير مواحتي تروى
 رسول عليه السلام و بود ميسلم نرم دل و رحمت كننده زياده از جميع مردمان

رحمها و سيم بكاء الصبي مع امه وهو في صلوة فحفف رختها و كان اعف
 و بشيد روزی او از گريه فصل و نماز ميخواند و او را مژده و صلعم و انقدر نماز بود و نماز و نماز

الناس لم يمتش يد امرأة فقط لا يملك رقتها او يكا حها او تكون ذا محرم و كان اشد
 از جميع مردم بر سيمه و دست مبارك او كسي را نكره و انوقت كنان را نكره و انوقت كنان را نكره و انوقت كنان را نكره

ولكن اكر كان يميز عليهم فان الله يكره من عبد ان يراه مقيماً بين اصحابه وقال صلى
 الله عليه وسلم واما ان امرأته تميز بعد معلوم بشيئ من اهل بيته فليزنها فلو زنها فليزنها فلو زنها فليزنها
 الله عليه وسلم وجمع الخطب كان عليه السلام في سفر في منزل الصلوة ففقد المصلى
 عليه وسلم وجمع كره جهيل وولد عليه السلام ودر سفر پس فرود می آمد بر آغاز پس بنشیند وگفت
 انظر احب اقبل يا رسول الله اني تريد ان اعلن يا فتى قالوا نحن نكفيك قال لا تعلقها
 پس بوی که کرد و آن میفرمود که من را ده کیتم که بخورم که ده را بنامه خویش گفتند ما فی سیم ترا فرمود که ده را بخور
 احذ که بالناس ولو فی فضله من سواك وقال يوم احالسا باكل هو واصحابه تم فجماء
 کی از شما فرما کرد وگفت اوری در آنجا لیکن نشسته بود که بخور و او را ان او را پس باید
 صهیب وقد غطى على عينه وهو ارمده واهوى في التمر يا كل فقال يا رسول الله انما اكل
 صهیب پوشیده کرده بود چشم خویش السبب من شتم خواهرش را کرد و خود خوانا که خویش را گشت بگفت رسول الله
 فقال صلى الله عليه وسلم تاكل الحلو وانت ارمده فقال يا رسول الله انما اكل لثيق
 شیرینی را و حال آنکه بود در من شتم گرفتاری پس گفت یا رسول الله جزین نیست که بخورم
 عين الصبيحة فضحك عليه السلام وكان يوما ياكل رطباً فجاءه على وهو
 از آن چشم صهیب پس فرمود که رسول علیه السلام و بود روزی بخورد خرمای تازه پس بیادش روی علی و آن
 ارمده فاحذ يا كل فقال انا كل الحلو وانت ارمده فسخي فاحذ يا كل فقال يا رسول الله انما اكل
 در روز چشم مبتلا بود پس خوردن گرفت بگفت یا صهیب شیرینی خورد و چشمم گرفت پس گفت یا رسول الله انما اكل
 وهو ينظر اليه فرمى اليه بر طنة ثم اخرى قال اليه سبعة اشرف قال حسبك فاذنه
 واما انك صلي الله عليه وسلم انما اكل ثم شتموا كذا كذا فاما اكل ثم شتموا كذا كذا فاما اكل ثم شتموا كذا كذا
 لا يضر من التمر ما اكل وترا وهدت اليه ام سلمة بضعة ثوباً وعود عاتقة
 ضرر بخور که روزی خرمای او فیکه طاق بخوری و تحفه فرستاد نزد وی و صهیب هم سلمه تحمک خرید و او هم نزد عاتقه بود پس
 فرمت بها ما نشئت ففعلت ففعلت صلى الله عليه وسلم شجع ذلك في القصعة
 بیا فرمخت عاتقه از این زمین شکست تحمک پس جمع میکرد رسول الله صلی الله علیه وسلم طه هم خرید و تحمک مذکور
 وبقول غارت امكم غارت امكم وحدث صلى الله عليه وسلم ذات ليلة نساء وجد
 وگفت در غربت ما و شما و غیرت آمد و شما و سخن کرد رسول الله صلی الله علیه وسلم شیخی از ایشان سخن
 فقالت امرأة منهم كان الحديث حديث خرافة فقال الله من مخرافة ان خرافة
 پس گفت زنی از ایشان گوید این سخن سخن خرافت است پس فرمود آیا میدانید خرافت چیست بگفت خرافه
 زجلا من عند راءه الجح في الجاهلية فمكث فيهم دها ثم مردد الى الكسرة
 مردی بود از قبیل مذکور که ده او را حقه زرافه جایزه پس حق می داد و ایشان از آن نشسته در زمان پس بود

در سفر پس فرود می آمد بر آغاز پس بنشیند وگفت

خویش را گشت بگفت رسول الله

پس گفت یا رسول الله

اما اكل ثم شتموا

شرف بهم در میان سبزهات او صلی الله علیه وسلم

بعضی از ایشان

شرف بهم در میان سبزهات او صلی الله علیه وسلم

القرآن هو اعظمها بعینها الخ و معارضته و تحمیت النبلاء عن مشاجلتها
 خزانة الابرار ترین محبوبات ما جسدته الله سبحانه و معارضته و جلاله فی معنیان زن اول آن
 فلا یأتون بمثله و لو کان بعضهم لبعض ظهیرا و یقین السحر و
 یسبغون له و یروون له و اگر چه باشند بعضی ایشان بر بعضی دیگر و یقین کرد و ساحل
 بعد بصدقه و لکنما سئلوا ان یا توابعه سور او بسورة تامة من مثله
 بعد ازین بر صدق و درستی آن و برگاه سوال کرده اند از او روز هفت من سوره کامل نتوانند آورد
 منها احدیت سلیمان قول العالم الذی کان فی بیت المقدس فی کل عام
 و بعضی ایشان بیعت سلیمان کلام آن عالم گوی که بسوخت بیت المقدس در بر سال
 مئة لا علم فی الارض اعلم من بینهم خرج من ارض قحطامة ان ینطلق
 کبیر و بر آینه منیدلم که عالم ترین را به بیان شد ازین عرب اگر میدی باد
 الا ان توافقوه ثلاث خصال یا کل الهدیة و لا یتکلم الصدفة
 طاقی خواهد شد و در کس خصلت اند خواهد خورد و عقر و نخو لبه خورد و صدق را
 و عند غضره کفقه الا من خاتم النبوة مثل البیضة لو بها لون جلد له
 و نزد استخوان نرم و از بازوی راست مهر نبوت است مانند یقه کبوتر رنگ آن مانند رنگ بدن بود
 فاطلق علیه وسلم و وجد العلماء کتبات منها شرح صدره لما عرج به منها
 پس بر فتنه و بر فتنه علم و بیافت این علامتها را و بعضی ایشان شرح سینه اوست و فیکه بر آینه او
 اخباره عن بیت المقدس و ما فيه و هو مکه و منها الشقاق الفتن و منها آیه
 و بعضی ایشان بخود او و ازین مقدس احوال و بیان کردند و از خود و از ترفیع و بعضی ایشان شکر شدند و بعضی
 الغا فاحزر القوم فی طلبه ففی علیهم اترهم و منها انه مسح علی ضربتان لم یزوا
 غارت و فیکه بر فتنه و کفران که حجت او را فی اخبار ایشان از ایشان و بعضی از ایشان نیست که بر آینه دست لیدر بر و بر و
 علیها الفحل قدرت و تحصل خمرها فشراب و سقا ابا بکر منها انه مسح علی ضرب
 بر او بر آینه از شیشه بر و بر و شیشه نو مشید خود و نوشانید البکر را و بعضی از ایشان نیست که بر آینه
 شفاة ام معبد منها دعوة لعمر بن الخطاب ان یغزاه و منها دعوة لعلي بن ابی
 که سفند ام معبد و بعضی از آن فاکون صل الله علیه و آله بر خطاب کثرت و هم خدا اسلام و بعضی از آن فاکون صل الله علیه و آله
 طالب ان یدخل الله عند المحراب و منها انه دعا له و هویت کوا و سقا فیکه لیسنه
 طالب یا بکله مود و از ظاهر اگر می دانست و بعضی از آن است و عا کور و از آن خلقت که بر آینه

منها انه جبرقتل الفلج الكذاب منها انه اخبر عن الشيء الاذوية قوله صلى الله
 وبعض ازان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا وبعض ازان اميت

عليه وسلم زويت الى الارض فأريت مشارقها ومزارعها منها قوله ثلاث
 عليه وسلم كبره شدة مني من بين يوم شهق ومغرب وبعض ازان اميت

بن فليس تعبتن حديد منها ان امرأة الى لهيب لها نزلت بقت يد امها ان رجلا
 بن فليس كزنده واولاده كبري وولي وبعض ازان اميت كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

ارند وحق المشركين منها ان رجلا كان ياكل لثما له منها سقوط الاضنام التي
 من رزقه وعاى شدة مني كان بعض ازان اميت كبري وولي كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

على الكعبة بأشارت منها ان يازن بن الغصومة كان يعبد صنما فسمع صوتا من
 كعبه فالتفت له او وبعض ازان اميت كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

القصم مشرا بنوته صلى الله عليه وسلم منها انها اذ الغيب بنوت
 تبارك بنوت صلى الله عليه وسلم وبعض ازان اميت كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

منها انه اطعم اهل الخندق وهم الف من الصاع منها انه اطعم من تمر ميسر
 وبعض ازان اميت كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

منها ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اتوا باهريكة اذ لا تهمرات
 وبعض ازان اميت

منها انه اتى بقصعة شريد منها انه اذى اهل الصفة من قدح ابن متهان
 اطعم في بنانه بزيين من خسر شريد منها انه اتى القصعة من شريد منها

انه اطعم ثمانين رجلا من قبض شعير منها انه عمر عمران يزود اربعاء
 كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

راكب منها عن جابر بن عبد الله قال صلوة العصر وليس معها غير
 فضيلة منها عن قال اصاب الناس عطش يوم الحديبية منها انه اتى

بقدح فيه ماء منها انه اتى بعقب فيه منها قضيت ذات المزادين منها انه
 بيا لآب وبعض ازان اميت كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

بعض ازان اميت كزندن بويك او كروه بود بيزان نزلت يد الى لهيب

فی غزوة تبوک عنها ان قوم اشکوا اليه منها ان ابا جهل طلب غزاة النبي صلى الله عليه وسلم
 در جنگ تبوک و بعض از ان بخت که نومی شکوه و غار وی معلوم بعض از ان بخت که ابا جهل طلب کرده بود که
 منها انه کان صلی الله علیه وسلم فی غزوة الطائف منها ان امرأة انتحی
 و بعض از ان بخت که بود نبی صلی الله علیه وسلم در جنگ طائف و بعض از ان بخت که زنی او بر روی
 لها منها التمام السیف منها کتاب حاطب بن ابی بلتعنة منها اطول القدمین
 بعض از ان خطرات که در حاطب بن ابی بلتعنة و بعض از ان
 قوم منها کالی سم الطعوم مات الذي مع منها ان رجلا کان فی عسكرهم یلعب
 خوردن طعام زهر آلود که وفات یافت و از او ظاهر شد بعض از ان که روی او بود شکایت کرد
 فغاده فغاده منها انه عرضت فی الخندق هدیه لما حضره منها انه قاتل
 چیزی را که آنها بود و بعضی از ان بخت که پیش کرده و خندق تحفر برگاه که حاضر شدند و بعضی از ان که گفتند
 الی رافع تاجر اهل الحجاز لما سقط من علوه صلی الله علیه وسلم من المعجزات
 بابی رافع تاجر اهل حجاز بر سرگاه که ساقش در بالا و بر سر صلی الله علیه وسلم از معجزات
 الظاهرة و البراهین الباهرة ما هی الا من تحصى صلی الله علیه وسلم و شرف و کرم
 ظاهر و دلائل روشن بیدار اندازد که در شما آیند و در بار خدا و سلام با و بر و

شرف و بیه در بیان از و صلی الله علیه وسلم

و اول من تزوج خدیجة بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی و کانت عندک
 و اول بزرگی که نکاح کرد صلعم نریخت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قحی بود و مانند زود اونا
 حتی بعث الله نعالی فامنت به و کان قد تزوجها قبل رسول الله صلی الله
 تا آنکه نبوت و او خدا و ابراهیم ایمان آورد با و بود خدیجه که نکاح کرده بود با و رسول الله صلی الله
 علیه وسلم رجالات و ماتت عندک و لم یزوج علیه ما نتت
 علیه وسلم و بود با و در مرد قبل از آنکه نبوت صلعم و وفات خدیجه زود اوست و نکاح کرد و بعد از آنکه وفات یافت خدیجه
 مرد و است که با عایشه جذان شنا و صفت خدیجه حضرت علیه السلام میفرمودند که شرح توان کرد
 و در فتاوی او تنگ نمی آمدند پس بدانکه عایشه را غیرت میگرفت و اول کسی را که در نکاح آورد و از
 نسای بود بعد وفات خدیجه سوده بنت زید را در نکاح آورد و در آن نکاح و کرد که بود قبل الهجرة
 بود و سوده پیش از زود یکسر ان بن عمر را بنده نزد ان بنی علیه السلام است که مطلق شد
 پس سوده نوبت خود را شرح بید گفت پر حال بنت نبوت و ان رواج رسول الله از دست منم
 و نکاح کرد و از او عالم بنت ابی بر صدیق بنی الله آنها و در یک پیش از هجرت بدو سال و قبل نبوت سال
 و تو فیها بالمدینه سن ثمان و خمسين و قبل سبعة و خمسين و من کرده و بیعت و نماز گزارده بود

شرف و بیه در بیان از و صلی الله علیه وسلم

[illegible]

صدق غیر و ام حلیه صدقها عند الحاقی معروف باز و دم در بیان از اولاد و می سلم
 و ولدت لعلی بن عبد مناف فی الجاهلیة و فی الاسلام القاسم و به کان یکنی علیه السلام
 و پیدا شد بر او معلوم از هر یک پسری در جاهلیت و در زمانه اسلام پیدا شد قاسم و به کان یکنی علیه السلام
 و عبد الله و سبى الطیب الطاهر و قیل الطیب غیر الطاهر و زینب رقیة و ام کلثوم
 و پیدا شد عبد الله و نام کرده شد زینب جابر و گفته شد طیب غیر الطاهر است و پیدا شد زینب و رقیة و ام کلثوم
 و فاطمة و عن محمد ابن اسحاق ان ولدت کلهم و لد قبل الاسلام و هکذا النون قبل
 و فاطمة و زینب از محمد بن اسحاق که اولاد او صلعم می پیدایشند قبل از اسلام و زفات یافتند پس از او پیش از
 الاسلام و هم بر وضعون و قیل مات القاسم و هو ابن سنین و قیل بلغ ابن برک
 اسلام در حالت غیر جوانی و گفته شد وفات یافت قاسم در آنکه دو ساله بود و گفته شد رسیده بود که سواری
 الدابة و لیس علی لکنه و اما البنات فادرکن الاسلام و آمن به و اتبع و هاجرن مع
 سواری و لعین دختران پس یافتند در زمانه اسلام و ایمان آوردند با صلعم و تمام او کردند و چون کرد
 و قیل و لد فی الجاهلیة الاعبد الله و الکبریة القاسم فطو الطیب ثم الطاهر و الکبر فنام
 و گفته شد می پیدایشند بعد از او و در زمانه جاهلیت که عبد الله و زینب که زن او و قاسم بود باز طیب باز طاهر و بزرگترین و قیل
 زینب ثم رقیة و قیل رقیة ثم زینب ثم فاطمة ثم کلثوم و قیل فاطمة اصغر هن هو کلام
 او زینب است باز رقیة گفته شد رقیة باز زینب باز فاطمة باز کلثوم و گفته شد فاطمة کوچک است از همه
 کلهم من خدیجة و لد و امیمة و ولد له عبد یتیم من جاریة ماریة القبطیة ابراهیم
 و اینها از فرزندان که پیدا شدند و پیدا شدند بر او و در زمانه جاهلیت و در زمانه اسلام
 و مات بها و هو ابن سبعین لیلة و قیل ابن سبعة اشهر و قیل ثمانية عشر و کل
 و وفات یافت در آن و بر او وفات شد گشته بود و گفته شد هفت ماه بود و گفته شد نوزده ماه بود و همه
 او که ما تو از قبله الا فاطمة فانها مات بعد اربعة اشهر شرف و از دم
 اولاد او و وفات یافت پیش از وفات صلعم که فاطمه و وفات یافت بعد از صلعم نشسته
 در بیان بنات نبی صلی الله علیه و سلم و هن اربع زینب تزوجها ابو العاص
 و وفات یافت در آن و صلعم چهار بود یکی زینب تزوج کرده و ابو العاص
 ابن الربیع امه هالة بنت خویلد و کان من رجاله ملة المتعددين فی المال و
 بن اسم و مادر ابو العاص بن مزیل بود و ابو العاص همان که شمار کرده شد و در آن زمان
 و التجارة و کالسنة و دعا رسول الله قریشا با امر الله حا و االی الی العاص و قال
 التجارة و در آن زمان و در آنکه خواند رسول صلعم قریشی نام خود از آنکه گفت که از اینها خاص و گفتند او را
 فارق صاحبک و نحن نزوجک هی امرا شئت فقال لا فادلت صاحبتی و ما
 از مطلق بدو زوجه خواستند و ما بخودم خواستیم که با تو بهیچانی که میخواستی

حق آمد بنت عبد المطلب کانت حبیبت رسول الله قبل ان یبعث الله فیها رسولا
 وتمر حواء المطلب بعد نزول من پیدا شد از طاهره و قتل شد در شکم مادرش
 احما کاجو الشاعره واسمه عبد الله وذا رب زوجه النبی صلی الله علیه وسلم
 ام ولد او عبد المطلب ویتیم بود و رسول الله صلی الله علیه وسلم

ووخند من کاهم المهر صحبه عبد الله بن جحش اسلم قنصر ومانه بالمجینه کافر
 ودر شهر محبت بود ^{مجلس} من جحش اسلام آورد و در غزای اشهر و در غزای
 وکانت عند اکاسد بن حلال فولدت له اباسلمة واسمها عبد الله وکان زوج
 و بود و زاده ^{پسر} لال بن یاشد از برای رسول الله صلی الله علیه وسلم و بود و شوهر

ام سلمة قبل النبی صلی الله علیه وسلم وقرنها عبد اکاسد النور وید بن العربی
 ام سلمه پیش از رسول صلی الله علیه وسلم وکلیح کرد از بره عبد الاسد الیوم بن العربی
 فولدت له اب اشرف بن ابی رهم ام حلیه واسمها البهاء وکانت عند کریز بن
 پس پیدا شد از و بویقرن الی یوم وکی از ایشان ام طهرت و نام او غیاث بود و کریر پسر
 ربیعة فولدت له ادوی بنت کریر ربیعة و هی ام عثمان بن عفان

ربیة پس پیدا شد از ادوی دختر کریر ربیة و آن مادر عثمان پسر عثمان است
 شرف چهار و هم در بیان سوانی و خدم او صلی الله علیه وسلم
 از احزاب و رسول و کتاب او رفقاء و له من رجال احد و ثلثون زید بن زید
 یکی از ایشان پیدایش

ابن اسامه بن زید ثوبان بن جلد اکابو کبش من مولای مکه ابوه من مولد از
 بر اسماء یسوزد پسر ثوبان پسر مدغش ابو کبش از بیداشکان بود او

السناء اشتراه واعتقه و یأخ اسود بن اشقران و اسمها صالح قبل و رفت
 از سیران بود پس خرید کرد از او و کوی از او را و کوی از او را و کوی از او را و کوی از او را

من ابیه یسار لولی احب الله النبی علیه السلام فی بعض غریباته ابورافح اسمها
 شده بود از پدر و پسر ربیعه بود و بنی سنی عبد الله لاه او را در بعضی جاهای خود کوی از او را و کوی از او را

اسلم و قبل ابی رهم ابو مویبه من ولدی حمزیه اشتراه واعتقه فقتلته
 و کشته شد ابی رهم کوی از بنان ابوعب از بنی نزیه بود خرید کرد او را از و کرد و کوی از او را

نزل الشام ومانه بها اد کان مع یسار بن اده و فرت و ولد لافشهم
 نزد داده بود و کشته شد و فرت با یسار بن اده از بنان زمام او بود و کوی از او را و کوی از او را

شرف چهار و هم در بیان سوانی و خدم او صلی الله علیه وسلم

بعضهم وامساك بعضهم فجاء رافع الى النبي عليه السلام ليقت عينه فذهب له وكان
يعين اهل بيته من حرسه فبعضهم يثبته من الخلف وراعيه من الجنبين وراعيه من الامام فبعضهم يثبته من الخلف وراعيه من الجنبين وراعيه من الامام
يقول اما حولى النبي عليه السلام فمدغم فيه ودد وكر كره وكان على ثقل النبي صلى
الله عليه وسلم من غلام نبى عليه السلام ام ورمحهم كى اهل بيته او كرهه واما ميكيدى من زنده بود وراعيه
الله عليه وسلم ويوجد هلال عبيد طمان ما الور القبطى هذا الى المقوس واذا

البرواقد هشام الوضري حسين عنب الوعليل سفينة ابو هند وهو
 ربحي ازني ن الرقيم حسين . ابو عليله . سفينة وابو هند وان الست

اندى قال فى حفت زوجه اباهند و تزوجوا اليزه ابتره بنى عليه السلام
كه فرمود در حق او كجاست كه از او بنده و نكاح كنند بجانب او نريد كرده بود و از او بنى عليه السلام

مصرفه من الحذینه واعتقد الحسنه الله أبو لیایه کان لبعض عمت له
یکی از ایشان مهره بر قید زینت ما زاد کرد او یکی از ایشان ابولیس است که بود و قوم ما بعضی می نامی

فوجب له فاعتقه و يقيم ساه من هوازن و اعتقه صلى الله عليه وسلم
 پس پسر کردار این اراد کرد و هم از یکی از اینان روینعت نیز تخمین به ازین بود و از یکو اسلمو

هولاء المشتهرون و قد اقبل انهم اربعون و شين اذ جاء شمع ام سلمى ام
و محقق گفته شد که هلاک او چهل بودند و کثیر از او بود و ام سلمی او را

رافع برکت ام یمنه مارپ زینجانه میمونه حضریه و اما سرکار

بازد کس این چند اسرار این دو کس فرزندان حارثه و دیوید بن حبیب است
مسعود غنیمت بن عامر و حمی بلال بن زبایح مؤذن مسجد اقصی الی یکه و لایق فی

الله به دوستان احی الخاقین و زمین سراسر فیل البر و ذر العباد را بر می کند
و در روز سوال آن کافران را می بینیم که فرستاده او فرودان یازده سال بودند

عمر بن أمية وجبل بن حليف الجبى عبد الله بن حنيفة بن قيس بن عيلان بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

[illegible]

ابن حنیف بن زید بن ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی طالب

فاجتمعوا صغيرهم وكبيرهم ونزكوا ابواب بيوتهم فسفقت واسواقهم على حالها حتى حوص
 يس جميع شدة خمد وکلان وگره شدم روز وای ماههای خورشید شده وگره شند برادران را
 المسجد با هله والبقی صلی الله علیه وسلم یقول اوسعوا لمن فیکم که تفرقوا من خطبه
 مسجد ارازل او رسول صلی الله علیه وسلم میفرمود که جاییه بجا بید باز استاد پس خطبه
 خطبه بلیغ مطولیه تفرق داخل منزله فاشتد به المرض ولم یخرج للحطیة بعد ما واما
 برایشان خطبه یبغ و در روز باز داخل شد و حجره خود پس بنید شد با مرض و بیرون نماند بر خطبه و آنرا
 حضرت هود کان عنده قدح فیه ماء یدخل یدیه فیه ویمسح وجهه ثم یقول اللهم
 و هرگاه که حاضر شد موت بود روز او بیا از آب داخل میکرد دست خویش را در آن و با ید بر صورت خود میمالید
 هودن علینا سکران الموت ولما مات اقصموا الناس حین سمعوا السهره و
 آسان کن بر ما سختیای موت و هرگاه وفات یافت بجم کرد مخلوق و فتنه شدند
 سبحی صلی الله علیه وسلم سر حرقتل ان الملائکه تجتهد فکلن بعض اصحابه
 بر شکار کرد بعض از ایشان را

یموت و هشتاد و نه عمر اخوس منهم فاما کلامه الا بعد العله منهم عثمان و
 موت و از ایشان عمر بود و کلک شد بعض از ایشان پس سخن نگرفت بعد از سر فند و از ایشان عثمان بود و
 ۴ بعد اخرون منهم علی و له و بنی فیهم اثبت من العباس و ابی بکر رضی الله عنهم
 شستند و بعض از ایشان و از ایشان علی بود و بنو و از ایشان مستقر از ابی عباس و از ابی بکر رضی الله عنهم
 اجمعین ثم الناس سمعوا من باب الحجرة ذکر و غسله و لا تغسلوه فانه
 اجمین یا بر سر آید مردان شستند و آوی از روزانه حجره غسل نبرد او را پس بر آید او یک
 مطهر شستم سمعوا صوتا بعد اذ اغسلوا فان ذلك ابلیس و انا الحضرة عزاه
 و با کینه هست باز شستند و آوی بعد از آن که غسل بدید پس بر آید ان ابلیس بود و من خفام نفوت که در
 فقال ان فی الله عزاء من کل مصیبه و خلفا من کل عا لک و در کما من
 بعد از این گفت بر آید و در حجره و انقرفت بر بیت سید و خطبه هر که شونست و بابت اننا انقرفت
 نائم فی الله و فانتقوه و ایاه فارجعوا فان الحساب من حم الثواب فاحفظوا
 پس یا از روز خود گویند و بظن ان رجوع نمود پس آئینه مصیبت زده است که از ثواب محروم ماند پس گفت
 فی غسله فقالوا لا ندری الختم ده عن ثیابه کما انغسل موتا کما انغسله
 و غسل او پس گفتند میبایم که بر سر نهیم او را از جامه چنانکه غسل میدهم چنانچه را یا غسل بدیم او را
 فی ثیابه فارسل الله علیهم النوم حتی ما بقی منهم رجل الا واضع لحیتهم
 در جامه پس فرستاد خدا بر ایشان خواب تا آنکه باقی نماند از ایشان مردی گزیده بود و از ایشان

الحیة علی صدره ثم قال قال کان لاری من هوا غسلوا فی فیه صدقوا فاعلموا ان من
 یسبحه یجوز ان یزکته گویند نمیدانیم کدام بود غسل و بدید و یسبح او و بود که گزارد و نمیکرد
 ان ینقلب انه عضو لا یتقلب بنفسه فان معهم کحقیقاکا لیرحم یصوت بهم ان یقوا
 حرکت و بند عضو یا الاخر و بخور حرکت میکرد و بر آیه بود باینکه ان مانند حوله از میکرد و ان را بر آیه
 رسول الله صلی الله علیه وسلم فانکم لتسکفون و کان الذی توفی غسل
 یا رسول الله صلی الله علیه وسلم پس بر کینه کفایت میکند بود و کس که بیستم غسل بود
 علی ابن ابی طالب و عنه العباس بن الفضل و قلعه ابن العباس و اسامة بن زید
 علی بن ابی طالب رحمهم و عباس و فضل و قثم بران عباس و اسامة پس زید
 و شقران مولا و حفصه بن اس بن خولی الا انصار یقضه علی فله یجوز من
 و شقران غلام او و حاضر بود و ان فی ابن خولی الا انصار پس و بعد شکر او را بر سر بیاض
 شتی فقال صلی الله علیه وسلم علیک لقد قُتِلَ و تادوا کفن فی ثلثة اوتاب
 از مریم خبر پس گفت علی در دو باره بر تو سلام بود و بر آیه انک با یزید هستی و وقت زدگانی و در
 بیض سحرولیت من ثیابه لیس فیها فیه من و لا عمامة بل لعائف من غیر حیاط
 سفید از ثوبا بود و دران وقت و علامه ملک بود و ثانیهای غیر و زید بود
 و کان فی حنوط المساک ثیابه علی شتی لحنوط اذا مات و صلی علیه المسلمون
 در روز شنبی و یکشنبه و نماز کرده مسلمانان کرده و کرده و زانست کرد
 قد اذالم یومهم وقت الصلوة فلیحق من بانی من حول المدينة و فوش
 که باین روز پس از گردن و درین روز
 تحت فی قبة قطیفة حمراء کان مطوی بها نزل بها شقران و دخل قبره
 زیرا و مسلم و در قبر همی خط و گسترده بودند و شقران و داخل شده در قبر
 العباس و علی و الفضل و قثم و شقران و دین فی مصلاه قیل
 عباس و علی و فضل و قثم بران عباس و شقران و دین کرده در جانا و بخت
 فی البقیع و قد دفن موضع الذی توفی فیه حول فراشه و حفروا و لحقوا بطبق
 کرده شد و الحاکم و فاته یاق و دران گرد بستر او و کندید و شد بر او و بر
 علیه تسع لیلات و کان ذلك فی بیت عائشة ثم دفن ابو بکر و عمر رضی الله عنهما
 دران و بنا و شد بر قبر و بخت نام بود و جای قبر و جوهه خانه از دفن کرد و شد ابو بکر و عمر رضی الله عنهما
 و سلمه سیدنا محمد و اله و هو اجمعه این شرف هفت قدم و بران
 نزدی و سلمه سیدنا محمد و اله و هو اجمعه این شرف هفت قدم و بران

و شقران غلام او و حاضر بود و ان فی ابن خولی الا انصار پس و بعد شکر او را بر سر بیاض

و شقران غلام او و حاضر بود و ان فی ابن خولی الا انصار پس و بعد شکر او را بر سر بیاض

و شقران غلام او و حاضر بود و ان فی ابن خولی الا انصار پس و بعد شکر او را بر سر بیاض

السلام والنواب او صلى الله عليه وسلم وكان له اربع ارماع ثلاثة

اصحابها من صلاح بنی قینقلاء و واحد یقال له المسمی و كان غزوة و هم
 یزید و رسید و بنو اسلمح بنی قینقلاء و یکی از ایشان گفته اند او می بود نیز خود و کار نیز و کان
 حربه و در الحرم و کان له صولجان فلراع لدرع و کان له الحضرة

نستی و العرو و قصب نستی المسوق و كان له اربعة فتى نوس
و زنى اوتار كمان كمانى

من شوحط ومن تبع وقوس تدعى الكقوم وكان له جعبة ونزس وكان له
از شوحط وكان له زنج بود وگمانی بود که نام و کتومست و بود و بر او تر کش و بر او دیگر او
لبتسم اسیاف ذو الفقار تنقله یوم بدر و هو الذی را می فیه السرویا
نه تیغ یکی از آن نام ذو الفقار بود رسیده بود او را تیغ در جنگ بدر و این تیغ است که دیده بود در جنگ
فانه صلی الله علیه وسلم را می فی بیت سیف ثلثه قاولها فرمیت
پس از آنکه در بود رسول الله صلی الله علیه وسلم که در تیغ نزد آنها افتاد و در پس تعزیر آن بود که در جنگ امر مسلمانان را
فكانت یوم احد وكان قبله ثلثه بن الحجار السمی و ثلثه اسیاف
و بود و پیش از آن سه تیغ که رسیده بود

اصحابہا من سلاحہ بنی قنیقلہ سیف قلعی و سیف یدعی السیاریدعی الخفہ
اور از سلاح بنی قنیقلہ و سیف قلعی و سیف یدعی السیاریدعی الخفہ

وسيفيد عى المخذّم واخر يدعوا الرسوت واخر ورثة من ابيه واخر نقا البقيص
وسيف نو كرام او مخدّم لو دوشى نو كرام برون بود وشقى كبر لو كرامت نده بود بال تازيد خاى وشقى

وكان كدبره ان اصباها من سلاح بني قنقاع يقال لها السفرية واخرى يقال لها
وودر كاود وودره كرسيد نو واز سلاح بني قنقاع گفته ميشد كيه اسفريه وودر كاود

فصل فی بیان ذات الفضول و درجه فضل و یقال کانت عندک درجہ جاود علیہ
فضل گفته شد که دوزخین بود یکی ذات الفضول و دیگر فضله گفته میشود که بود نزد وی جلیله زده او علیه

السلام التي ليس بها لما قتل جالوت وكان له راية مسورة فحمله يقال لها العقاب
السلام وان زده ان هو كونه شدة في الزوار وروى الامام في قتل كرده بور جالوت يا بور را وسميت

وكان له لواء ابيض رما جعلت الاوت من خيل تبايه صلى الله عليه وسلم

خبره صیغه دار اعطای روبرو خود را از او متنبه میگفتند

ذکر اثواب و انار ترک داد و در موت بر کوفتی از اعرافی و دو جار صحاری و قیص صحاری سحر
 چینی و قیص و کسای سفید و کلاه خور و دو جده بسوزانری که در ان نشخ بست و جادری
 بزرگ رو و بنده ان نشانه ان قبل سر و دانه معارض و سول که فروش جری که بر کرده بود و اگر
 خرا و قدح که مضیب بود دیگر که اران گفته و طهاره نگین قدح از جاج و سول از کلاه و کلاه بیاضی که موش
 فطیر و سحر و تخم و یکم شب پوشم انگشتی نقوی و نقش و محمد رسول الله قبل انگشتی و آبی لمب بقوی که نجاشی
 فرستاده بود و سوزده ساره جابری و شکیا محمد که سحاب گشتی پشاید علی ان کلاه و قیص و سوزده فرما
 علی فیهما بقول ان اکمل علی فی السحاب و دو جار بود که یک شام به ای و دو جار بود که یک سیرایام را و
 منیدل که رو کبابی بد و سوزده و گاه سحر کردی سوزی بیدی بطرف و دو جار بود که اول و سیرایام را و
 بعضی از ایشان بیاید داشت که حضرت امیر المومنین علی لا یقول ان شیری بخشش فرزند بود و شیری که
 شمع شرف الدین شایب فرمود که نوبه پس بود بخشش و حیات و بی مونی شد و سحر محمد و سوزده و سوزده
 و سوزده بود از امیر المومنین اندرسن حسین و محمد حنفی و ابو بکر و عثمان عباس و عون و جعفر و عبد الله و سوزده
 پس از ایشان و سوزده شربت شهادت خیدند ابو بکر که محمد صخر نام داشت و عثمان و عون و جعفر و عبد الله و سوزده
 و بقول دیگر عمر علیه السلام در ان حرب بود و شرف شهادت مشرف گشته و از خلیفه ایشان عقب ماند و حسن
 و محمد اگر و محمد خفید کنند و عباس شمشید و عمر اطراف و اما اینجاکر جمعی از شایب از عقاب سیرین
 علی جدا و علیها السلام بر سیریل اجمل یا کرم در و در و دو حوال عقب سبط شیری بیاید و محمد
 بن علی بن ابی طالب که ابکر اول و امیر است او را شانزده فرزند بوده و یازده پس زید و حسن و شعیب
 و طاهر و اسمعیل و محمد و حمزه و یعقوب و عبد الرحمن و عمر و قاسم از بنو عبد الله و قاسم با هم نیز گوار خود در کباب
 شهادت یافتند و عمر و محمد دار القمار فرمودند و چهار پسر و عقب ماند زید و حسن و شعیب و شمر و
 اما اولاد حسین و عمر و در گذشت و از ایشان عقب ماند و عقب حسن بن علی انداز و دو پس زید و حسن
 شعیب و کثرت سادات حسنی و اقدار و اقتدر ایشان کاشتن نصف النهار بخوابت و شهادت یافتند
 و عروق بعضی از اکابر از نسلین و و بزرگ و صد و یافتاغ و کثرت بطریق کثرت با نسل مشهور و دیگر
 قیصیم ان کرده اند و در عقب هر یک بطریق اختصار در شوب حاکمانه بیاریم شعبه اول
 زید بن حسن که او را ابو الحسن گفته می از زید و حسن بن زید است که کثرت و ابو محمد در زمانه جعفر و
 امارت تلقی بدو داشت و او را از سفت پس عقب است ابو محمد قاسم و ابو الحسن علی و ابو طاهر
 زید و ابو اسحق ابراهیم و ابو زید عبد الله ابو الحسن اسحاق و ابو محمد اسمعیل و اولاد چهار تن
 اند و از ان سادات بسیار آنها که از نیکویی اسحاق است و از نسل او قبیل خطیبانند
 دوم زید از نسل او ابو طاهر اند و در ایشان اختلاف است سوم عبد الله و اولاد او نیز اند
 چهارم ابراهیم فرزند ان و فرزند ان و در طرف ابراهیم و نصیبین و در حشمت با آنها که اولاد ایشان

شعبه اول از زید بن حسن

نخستین اندکی بود و عقب او از علی بن سیدان هفت عابد شهید حسن مکتوب بود و ایشان بود و اعیان
 نیز قبیل بودند و حسین شاعر از اولاد هشت از جمله عابد الملکی بابی الهندی انا، ابو الفاتک ولد او را
 کاکیلون گویند و تقدم در ریاست سادات سنی ایشان را بود و ابو الفاتک مدد دینت و بحال بر لیت
 او را و او در خیالات کین لوک بود و در او دینت بر او و اول اسحاق او را فارس بنی حسن گفتند و جود
 و حرمت و کرم و سلطنت خاصه می نمود او در وی و عقب می از محمد و علی را و درین قاسم است و در محمد
 و ابو الفاتک می در بغداد و طرابلس از سن دینت هم احمد که ابو جعفر گفتندی حدیث دینت سال هجری
 در عقب او بسیار است بر یقین و در سار و الوطاب عباس قاسم از اولاد ویند چهارم هـ الم الح الفاتک
 در حج است که او را و او مانند نجم جعفر آل مقام از سن دینت هم قاسم و شایر و نیز سعادت است و نایح و حراج
 از نرینان دینت هم داد و موسی فارس حسین همدار از اولاد ویند هفتم عبد الرحمن بنی فاتک صد و
 هشت سال بر لیت دینت و یک بر داشت از جمله زاده و عقب بودند ابو الطیب او بن عبد الرحمن که
 و او را آل ابی الطیب گویند عقب می ماسم و موسی و فوجسان و هفتم قاسم و یحیی اینها نیز از اولاد ابی
 الطیب اند و بنو شایخ و نوکر او را و او را عقب و اس بن ابی طیب بر شمس است محمد خادم و مختار و کثر
 در صلح و مخره بن و اس و ابی که کشته بدواز و قات امیر تاج المعانی شکر بن ابی الفتوح و مخره و از هم
 کس عقب بود و عماره و محمد و ابو الفاتک دینت و یحیی و امیر المظفر یحیی و یحیی را بر سر می علی نام بنظم العین و فتح
 علم و خاک و صاحب فقه و مکر و در ایام حکومت او یک نام جا را در مکر از بعد کتاب کشف را بنام التصفیف
 کرده و نقد از سینه در طرح و در الشافعی و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره
 و ماسمی بن شیخ الصالح که ماسمی گویند کینت او ابو محمد است و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره
 و را شید کرد و در ایام مخره از خلفا عباس و اولاد او را موسیون گویند و امارت حجاز از ان ایشان بود
 و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره
 بران اویند امیر خیده و عقب طلع از سن ایشانند و آل طلع از سن حسن اویند است یحیی بن موسی که
 عقب یقین است عبد الله دینت بر او است و آل ابی الی از سن احمد بن یحیی است و صلح بن موسی
 عقب باز است و گویند رد است بر او بود و مر او را عقب است حسن بن موسی او را و در مخره و در مخره
 این ساکن بودند و صلح امیر فارس که او را و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره
 بنی سن از علی بن موسی و بر سر و عبد الله عالم است و اعتقاد و در و او را و او را و او را و او را و او را
 عقب بسیار است و در آل المشرقی و آل غزالی و آل عطیة از سن اویند و قطب لافطاب سید
 شیخ التقلین یحیی العین و الله عبد الله و قد بن سره مشوب است بعد الدین یحیی بن محمد الرومی بن
 او را و امیر مکر بن موسی الثاني که او را بر گویند حضرت قد و قد الکبری میفرمودند که
 نسب فرزند از شرف الافاق سید عبد الرزاق بحیرت خیر التقلین عبد الله و قد حیدری بی سید
 بنی که مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره و در مخره

السلام و او را عقبت از سر پسر بود محمد و حسین و حسن بنو الفارث و وی از نسل محمد اسحاق اندو خمره بکار
 از بنی وارث بود و او را حسن اسحاق و سرور و یسین بود و دوسمین بن عبید از ایشان است و
 حسین بن اسحاق بکران اخذ و او را او در رتبه مدبلیار اند و محمد و ابی ابن احمد حجازی و نبتای
 علب ازین عتب از اجداد امون که از جریره حسن و جمال او را محمد و یار ج هم گفتندی عتب از سر پسر بود
 یکی حسین که او را او متفرق شد و نام دوم قاسم سوم علی حاضی و عقب او از دوسمین حسن و حسین و
 اسحاق بن و دفری مدبلیار اند ابو السیاح محمد القرب بن ابی طالب حمزه قراب از نسل حسین بن علی
 بن محمد و یاجت و او را او را محمد بن حسین که عقب است بجزره از او حسین عاضی است اما علی
 سر عین کنیتش ابو الحسن است عقب او از چهار پسر است محمد و احمد شعرائی و حسن جعفر صغیر و جعفر اصغر
 عقب او از علی پسر است بنو یحیی و الدین و بنو قحط و بنو یحیی از نسل حسن از انا احمد شعرائی بنو الحجد از
 اسحاق ویند و صاحب الجاده و حمزه الداعی و ابو الغشایم از او او ویند و محمد بن علی عارض او را
 او بسیار است متفرق و در بلاد و او را یحیی محدث و بنو ثوابه بنو الحقیص از نسل عیسی روحی اکبر از او پسر
 محمد عیسی بود اما اسمعیل کنیتش ابو محمد کنیتش اسحاق اکبر او را امام جعفر بوده و عقب اسمعیل از دوسمین
 وی محمد و علی است و عقب محمد از اسمعیل نانیست و جعفر شاعر بنو الفیض از او را جعفر شاعر اند و
 و اسحاق جعفر در مغرب بوده اند شعبیه چهارم و عقب امام موسی کاظم شصت فرزند بود
 سی و هشت و تفریق است و در بلاد فرزندان وی بعضی اسحاق بنو در عقب اختلاف و یحیی
 حالا ای که نسب پیدا کنند که او را سیزده پسر عقب است و او را چهار تن کمتر اند از انبای وی
 بسیار اند و از ان چهار تن متوحد اسحاق بن یحیی که کمتر اند شرح ایشان بشعوب گفته آید
 شعب اول پنج تن که او را و ایشان قلیل اند عباس و مارون و اسحاق و اسمعیل و حسن اما
 حسن یک پسر داشت جعفر نام و لا حقیقت عقب او معلوم نیست و گفته اند از جعفر بن حسن را
 پسر بود و او را او را علی عزیزی و نسل ویند اما اسمعیل موسی را پسر وی بود موسی نام و عقب او
 از پسر او جعفر است و بنی ابی الساف و بنو الوارق از نسل ویند اما اسحاق بن موسی را امیر گفتندی
 عقب او از پسر است عباس اسحاق بن موسی پسر است و بنو الملبوس از فرزندان ویند و محمد او را
 و او را کی بودند در پنج و چهارستان و حسن بن اسحاق ابو جعفر صورانی از او او را است و بنو
 الوارث از نسل صورانی اما مارون بن موسی گویند از عقب نمانده و بن طباطبا آورده که عقب او
 از احمد بن ندون است امیر کاظم بن اسحاق است اما عباس بن موسی او را او را رعایت قلت است
 و عقب او از قاسم بن یاس بوده که جمعه و نام او متوکلان و عقب زیاد است و عبد الله
 و عبید و حمزه اما حمزه ابو القاسم گفته اند و در بلاد محم عقب او بسیار فلان قاسم و حمزه است
 حمزه بن حمزه و عقب است و در پنج و بنی از بلاد خراسان و قاسم بن حمزه را او را است و ابو جعفر

بنو قاسم و عقب امام موسی کاظم شعب اول

بنو دوم

علیه السلام من بنی شده و بلا مرتبیت اهل اهل علم سید اهل قبل ازین سید رضی الله و الدین بود
 بعد از نقابت منتقل شد و او را رسید قاضی شده و از رسیدن کور برادران سید تاج الدین رسید
 و از ایشان سید شهاب آمده و الدین رسید آن سید محمد و تقدی درین امر شریک و کردند نقابتی شده و از
 نسبت فرزند اعز قد و آفاق سید عبدالرزاق استغفار کرد و نیز بر من ایشان رسانیده آمد که از اسناد
 سید از سلسله عبدالرزاق استغفار سید تاج الدین فرمودند که آری نسبت ما و عقیقه باسم اسباب و اب
 صاحبان میرسد و شرح نسبت او کرده شد چنانکه در طیفه سابق گذشت و بعضی او را و ابراهیم و ابراهیم
 بوده اند چهارمین قطعی نسل او سید ابراهیم است و منتهی مشهوریابی الحسن علی الدیوبی و عقیقه او از
 ابی الحارث محمد است و حسین اشقر و حسن برکه و ابوالقین بکر و ابوالسعادات از نسل ابی الحارث
 اند و حیدر بن حسن از نسل حسین اشقر و این سید و در شوق از حسن برکه شعبه چهارم در
 عقیقه امام علی رضا رضی الله عنه منافق امام ششم و صاحب او انچه بود و در نوکر او انچه
 نام خواهد شد بقدریکه وقت تقاضا کن بیند و در نه سلسله او فرزندانش تا کس نخواهد که با او
 و انحضرت را پیوسته بود محمد و بن و جعفر و ابراهیم و حسین و عقب او از فرزندان نرنگان نامدار کس
 محمد تقی است متعصب محمد و عقب امام محمد تقی از کمال علم و ادب و فضل و کرم که مامون
 در وی دیده و دختر خود امام الفضل را بوی داده و همراه بهینه فرستاده که از اوقات و مقامات او
 زنده گذر است و عقب او از دیر بر بود علی باوی و موسی برقع الهوی برقم و رقم و فوات یافت
 اولاد او از ضوی گویند و پیشتر ایشان بقیم باشند و درین اوقات جمعی متفرق هم هستند و
 موسی برقع گفته بود در حالتی که زو ریاست که اولاد من بمشهد مقدس ضوی علی سکا به الحیثه
 و السلام برود و عقب موسی از احد است و انچه بر میگردد که محمد بن موسی هم متعصب است و انساب
 بنی الحسب بدوست است و عقب احمد بن موسی از محمد انچه است و بقیه اولاد از نسل اویند که در قرابت
 سید بودند شعبه ششم و زو که عقب امام علی باو است حضرت او را سید بر بود و حسن و حسین
 و جعفر و عقب او از دیر است حسن و جعفر از جعفر تقی است ابو عبد الله است و بکده اب طیف شد
 زیرا که بعد از فوت برادر دعوای امامت کرد و او را ابو الکیر بن گویند و میت فرزند داشت و عقب او
 از شش فرزند است بعضی متقل و بعضی مکثر و انبای او اسمعیل حرلی است و طاهر و موسی و موسی
 و مارون و شی و ادیس و انصار و برادرین محمد ابو البقار از فرزندان اسمعیل اند و ابو الخاتم و قاضی
 ابو العالی و دلال از اولاد طاهر و ابو الفتح و انچه از نسل موسی و انچه از نسل موسی و در هر دو مساوات چند
 با و غلام از اولاد مارون بن جعفر اند و محمد نازول که اولاد او را بنی نازول گویند از نسل علی بن جعفر
 و اسم گویند و ابی ایشان قاسم بن ادیس بن و قنات و در زو و بنی کعب و مواجد هم از
 قاسم ان شعبه ششم و زو که عقب امام حسن و علی که وی امام یازدهم است نفس با
 امام حسن و علی که وی امام یازدهم است

سید تاج الدین
 امام علی رضا رضی الله عنه
 شعبه ششم و عقب امام محمد تقی

شعبه ششم و عقب امام محمد تقی
 امام حسن و علی که وی امام یازدهم است

امام حسن و علی که وی امام یازدهم است

حکامات و از شرح خبر و درست مخرج هر چه گویند وصف او در جنب او کمتر بود و اما ستمه از قبیل
 و در ذکر دوازده امام خواهد آمد ان شاء الله تعالی و از راکب پس بود محمد مهدی و پس حضرت قزو
 الکبریا میفرمودند چون در زبان سلطان السلاطین ابراهیم خلد الله ملکه در جوینور این فقیر
 در بلاد اکابر و اما شریف هم فقیر از شرف قدوم مشرف ساختند چون از حضرت میر صدر جهان از نسب
 بعضی بنو استفسار کرده شد که اسادات مندرجه مجهول النسب میگفتند اما بعضی اسادات را
 بسیار صحبت نسب ایشان میبالغ میکردند از آن جمله اسادات قصبه کشتور اسادات معروف النسب
 و بنده میگویند و از حضرت میر سید ماہر که بخط او در مدفن دارند و اولاد احفاد ایشان در خط
 او ده است و اسادات خط پیرانچرا که این برود و فرقا از یک سلسله و اسادات نواحی جوینور
 که بقبریه مسعوده معروف است و اسادات موقع سکندریور را که کابجی مقدمه بارک حضرت ایشان
 در قریه مذکور میگذاشتند و چین زیارت ترات اسادات میگفتند که بوی سیادت و طهارت نسب
 از روحانیه اسادات این قصبه ظاهر است و پیدا و اسادات بخاچه را که در حسب و نسب ایشان بکلیس را
 سخن نیست و نیست کسر در لطافت او چون به سلسله حضرت میر سید علاء الدین جویری بسیار
 یاکیزه و صحیح النسب است و اسادات کرد ویر و بعضی قریات هند سکونت دارند و در خط کرده و انکبور
 ازین دو دانند و یک خانواده در سنده است و دیگر اسادات که در اطراف افغانیه منتشر اند و الله
 اعلم بحقیقه اما از سلسله اسادات حینییه جماعتی در جوینور و سرها الدین الکسور هستند و این بقبریه
 فرزند اعرار شد مشهور النسب علی الاطلاق سید عبدالرزاق تحقیق کرده است و شعبه ششم و زود
 امام محمد بن الحسن که وی امام و از دهم است کینه او در شهر احوال ابوالقاسم نقشبند
 انظر لامید حجت و قائم مهدی و منتظر و صاحب الزمان و بنده ایشان خاتم امیه اثنا عشره است و تحقیق
 است در سر و اب بوقت تعیین خروج خواهد کرد و اما مذنب ایما اهل ملت و جماعت برانند که مهدی
 آخر الزمان در وقت خویش از سلسله طهارت حیدریه متولد شود و خیلی آثار و امارات در چین ولادت
 ظاهر گردد و همچنانکه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم رانده و در بر سال شمره دایم از سر
 زند چنانکه تمامی ولایت راجع سکون و اطراف محاطه فیه گردان و بگرد و سلطنت رانی بکند چنانکه شرح
 لطیفی انبساط در لطیفه اول است لطیفه سیخا سیوم و زود که خلفاء الراشدین و بعضی
 اصحابه و تابعین و امه اشعی عشره آنو بیکر صدیق رضی الله عنه به احوال و اقوال و افعال وی
 دلیل نبوت و شاهد رسالت متبوع و لیت صلی الله علیه و سلم و قتی که رسول علیه السلام مامور شد بهجرت
 از حبشه علی السلام بر سید که با من که حجت خواهد کرد و جبرئیل گفت ابوبکر رضی الله عنه از روز فدایت عالم
 صدیق اکبر نام کرد و ابو سعید و انصاری گفته رضی الله عنه که اسلام ابوبکر رضی الله عنه شبیهه روحی است
 زیرا که وی گفته است که شبی میش از رعیت رسول صلی الله علیه و سلم در خواب دیدم که نورش طلیح از

اینک صدیق رضی الله عنه
 از سلسله طهارت حیدریه متولد شود و خیلی آثار و امارات در چین ولادت
 ظاهر گردد و همچنانکه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم رانده و در بر سال شمره دایم از سر
 زند چنانکه تمامی ولایت راجع سکون و اطراف محاطه فیه گردان و بگرد و سلطنت رانی بکند چنانکه شرح

[illegible]

راه میرفت و او را جانب دیگر راه میفرستاد تاگاه از راه سیر و رفت و بقضای حاجت نشست و دیدیم
 که جماعت از نوران علی که در آن زمان در گاری خواست تا او را خلاص کنیم ز نوران را حمله کردند و با ما گشتیم
 و بسوی او آوردند و گوشت ویرانام بکنند و خنانک استخوانهای او بپسند و خرسیدن گرفتند و سر را
 بر داشتند که گیسیت از می نیم که ترک ابو حسان را خج کند حضرت قدوة الکبری میفرمودند که یکی
 از اهل این وقت گفته است که یکی از بزرگان اهل آن منامی فرو ختم میگفتند که وی را قضی است که چنین را
 و شنام میداد و با شراسیمه چون آمد و ندان بودی بسیار شد یک روز در پیش او نشسته بودم تاگاه
 نسبت ایشان سخنان ناخوش خلق آنکار که من از پیش وی مخوم و مخروان بر خاستم و آن شب بسیار
 مخرونی افطار کردم رسول صلی الله علیه و سلم را در خواب دیدم گفتند یا رسول الله فلان کسی را می بینی
 که در شان ابوبکر و عمر چه میگوید فرمود که ترا بفرماید که گفتی یا رسول الله که او بود و این من آن فرمودم
 و او را آوردم گفت ویران آن جوان بخوابیدم کار وی این داد و گفت در آن کمال گفتند یا رسول الله
 ویران گفتم بسیار در آن سوال کردم که گفتن پیش نامری عظیم بود و با رسم گفت وای رفیق ویران گفتم
 گفتن چون که ما داشتند گفتن پیش آن جنیت روم و از حالش خبر کنم چون بچلوی رسیدم از خانه او فریاد و
 فغان می آمد گفتم چه بود گفت گفتند در پیش فلان کس را بسته وی گفته یافتند گفتند و الله من او را میروان
 گفتم چون بر او آمد است گفت لولای خود و عثمان و مرا بکند از تو ویران گفتم من گفتم مال خود را پسندیدم
 و بر ختم کرد که آنست چنین و کتاب فتوحات آورده است که طایفه از اولیای الله هستند که ایشان را
 رحیمون گند و ایشان چهل تن می باشند بلی زیاد و معصیان حال ایشان است که در اول روز چپ
 چنان گران میشوند که گویا اسلحه از بالای ایشان نهاده اند بر خود می توانند جلیذند از پای توانستند
 نشستند پای ملک بک چشم دانی توانند جلیذند در روز اول چپ چنان بامشند و بر روز دیگر بر میخیزند
 چون شبحان در می آید بسیار میگردند و چنانکه گویا از زمین ملامت شدند و ایشان را در جیب شهاب بسیار
 و طلیهای میبارد و اطلاع بر مضیبات می باشد و در شبحان آنها از ایشان سلوب میشود و گاهی با شهاب که نفس
 از آن احوال را بعضی باقی گذارند و تمام سال و صاحب فتوحات رضی الله عنه گفته
 است که من یکی از ایشان دیده ام و روی کشف را و افش گذاشته بودند که ایشان را در صورت
 خاک میدیدی و گاه بودی که روی سست و احوال که یکسند و بوی انداختی بروی گذاشتی و در شب
 رخصت اشتی و بر صورت خاک دیدی و بر اطلب و افش و گفتی تو به کن و بخدای باز کرده که تو را بخیر
 آن شخص و تعب افتاد می گرد تو به کردی و در توبه خود صادق بودی و برادر صورت انسان بودی
 بگفتن که راست میگوئی و اگر کاذب بودی همچنان و برادر صورت خاک دیدی و گفتی در رخ میگوئی
 که توبه نکردی و روزی دو مرد از عدل شما فیه بروی آمدند هر یک یکس از ایشان فهم نکرده بودند و از
 طاعت شبیه نیز نموند و فکر و نظر خود را در شب خوابید و بگو کرد و عمر رضی الله عنه

اعتقاد بد کرده بودند و در شان علی صلی الله علیه و آله افتخار چون این دو عدد بل بروی
درآمدند فرمود که ای شما بیرون کنید سبب پرسیدند گفت من شما را در صورت خوک
می بینم و این علامتی است میان ما و میان خدا و ایستاقی که از فضی او در صورت عین می بیند
در باطن خود و از آن مذنب توبه کرد و خدا ایشان را گفت و درین ساعت توبه کرده ایید
زیرا که درین ساعت شما را در صورت انسان می بینم از شیعی محبت نمود و بدو بالکلیه از آن توبه
باطله توبه کرد و نزد کرده چهارم و در مناقب حضرت امیرالمومنین عثمان غنی گفتند
کینست وی ابو عبد الله و لغت وی ذوالنورین زیرا که دو دختر
رسول الله صلی الله علیه و سلم در خلع وی درآمد بودند یکی ایداز دیگری اول رقیه دوم
ام کلثوم بعد از وفات رقیه رسول فرمود که اگر مراد خرسیم بودی از ایشان خلع کردی و
گفتند اندک بخشیش این دولت دست نداده است که دو دختر رسول به خلع وی درآمدند
فضل و ارامت بسیار است منه که روزی یکی از اصحاب بخانه وی میرفت و در راه برنی نامحرم
نخام که چون بخانه وی درآمد فرموده که چه بوده است شما را که یکی از شما بخانه من در می آید
و در چشم وی افزون ظاهر است آن صاحب گفت ای خلیفه رسول بدانده رسول خدای وی
بنازل میشو و گفت این وی نیست که نور فرست است و از آنجمله آنست که در این شبی که ما را
ان شهید شد رسول صلی الله علیه و سلم بدر خواب دید که فرمود ای عثمان پیش ما افطار خرابی
که و ما هم روز دیگر گمان خود را گذاشت که با شما افان مقابل کنند و حادیت شهادت یافت
یکی از فقات گفته است که در طواف بودم بمینایی را دیدم که طواف میکرد و میگفت خدایا ما را
و گمان ندارم که ما روزی گفتیم سبحان الله و در چنین جایی میگوی گفتنا من گناهی نعیم
صاد شده است گفت ان کدام است گفت آن روز که عثمان را محاصره کرده بودند من با یکی از اصحاب
خود سوگند خوردیم که اگر عثمان کشته شود بروی بر بنه وی طبا بنجر نعیم چون ویرا بکشند در خانه
در آیدیم و سردی در کناره خاتون وی بود صاحب خیم با خاتون وی گفت روی ویرا بر بنه
کن گفت مقصود چیست گفت سوگند خوردیم بروی بر بنه وی طبا بنجر نعیم خاتون وی
گفتند هیچ گاه سیداری حق صحبت وی هر رسول علیه السلام را و تزویج او مرد و دختر رسول صلی
الله علیه و سلم و تعداد دیگر فضایل وی کرده از شور من شرم دار و باز گرد من بان التفات نمودم
و طبا بنجر بروی او زدم خاتون وی گفت خدا تعالی گناه او بیامرز او دست ترا خشک گردانا
والله که من از آنستانه خانه او بیرون نیاده بودم که دست من خشک شد و چشم من کور شد و گمان نمی داشتم
که خدا تعالی گناه مرا بیامرز چون خنای را بنه کرد روزی در خنای برام مسجد رسول توجه میکردند

تذکره چهارم در مناقب حضرت امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه

و در مرتبه وی ایماحت بخواند بعدی بن حاتم رضی الله عنه گفته است که در روز قتل عثمان شنبه و ام
 که گویند میگفت سه البشیر بن عفان و روح و ریحان و البشیر بن عفان و حریب بن عفر بن عفان و البشیر
 ابن عفان و بقران و صفوان و چون باز برگشتند بکس برانیدند چون ورا رسید که در روز و زمانه
 که ویراد من نکردند نگاه ماهی آورد و او را که از قتل و کلا نصلوا علیه فان الله عز وجل قد صلی علی
 چون ویرا بجانب بقیع می بردند تا دفن کنند سوری از قضای ایشان پیدا آمد و خوف بر ایشان متولی شد
 چنانکه نزدیک بود جنازه او را بگذارند و متفرق شوند کسی آواز داد که بر واریا بشید و ترسید که آمده ایم تا
 دفن می شما شریک باشیم بعضی را حفران میگفتند که والدینا و شریکان بودند و بعضی را موسوم حج چون قافل
 بمیدینه رسید با شخصی بطریق نهادن و خواری داشت به شهادت امیر المومنین عثمان رفت که دو رست از راه بقران
 سلامت رفتند و سلامت باز گشتند بعضی بیان قافل در آمد و ویرا باره باره ساخت و بابل قافل و دانستند
 که این با سبیل حرمی با عثمان بود و برخی از خواری خلفا رفته رضی الله عنهم انکبش ابو ذر رضی الله عنه
 عثمان را ذکر کردند گفت من در حق او نیگویم بیا اگر چیزی را که روزی رسول علیه السلام از خانه بروی آمد
 روان شد و من نیز و عقیبت می رفتم تا بعضی رسید و پشت و من مثل او می رفتم و سلام کردم پیش روی آن
 رسید که ترا چیزی آورد آنکه گفته بود رسول خدا را نگاه ابو که آمد و پشت رسول شد رسول رسید که ترا چیزی آورد
 ابو که گفت خدا رسول را از ترا نزد برادران مرا برد و مرا از کف دست با وین سال جواب داد و گفت ای عثمان که در دست رسول
 علیه السلام بقیعت است و سبزه در داشت به دست مبارک گرفت آنرا تسبیح گفت که در اینجا که تسبیح اینها شنیدم چنان
 حاصل بود آن سنگ را از زمین جدا نمودند و بجز آن سال از او برد و او بر او که بخدا و تسبیح را آمد و بجز او
 نهاد و خاموش شدند بعد رسول از او داشت بر دست هم نهاد تسبیح در آمد و بجز او بر زمین نهاد و خاموش شدند باز آن
 بر دست عثمان نهاد و تسبیح در آمد و بجز او بر زمین نهاد و خاموش شدند و خلافت و سه دوازده
 سال و عمر وی هشتاد و دو سال و فاشش بر و نیم ذی الحجه سنه اربع و ثمانین من الهجرة و قرآن و تفسیر
 امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه و می امام دوست از انکه غنی عشر و کسبت
 وی ابو الحسن و ابو تراب است و بیج نامی و بیا از ابو تراب نوشته نیاید چون ویرا بان نام خواند می نهادن
 شدی روزی رسول علیه السلام بخانه فاطمه آمد علی را انجا ندید از فاطمه پرسید که پدر من کجا است گفت
 میان من و وی چیزی دایمیری واقع شده چشم کرده بیرون رفت و پیش من قیلوله کرده رسول
 فرمود که باین که وی بجای است بکی آمد و گفت یا رسول الله وی در سجده خواب است رسول علیه السلام
 بخواب رفت و بر او دید خفته و روی وی از دوش افتاده و دوش وی بجا که آلوده گشته رسول
 علیه السلام دست مبارک خود آن خاک را از دوش وی و در میکرد و میگفت قهرا یا آبا تراب
 سنبل و فضیل و می از ان بیشتر است که بتقریر زبان و تحریر بیان اختصاصی آن توان کرد و امام احمد

این روایت از ابی حمزه ثمالی است که در کتاب
 ابی حمزه ثمالی در کتاب
 ابی حمزه ثمالی در کتاب
 ابی حمزه ثمالی در کتاب

عقل رضی الله عنه فرموده است که از هیچ یکی از اصحاب کرام رضی الله عنهم این قدر فضایل بمانر رسیده است
 که از حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه رسیده چنانکه قدس سره گفته است چنانچه امیرالمومنین
 علی مجاریانی که با مخالفان میکرد و باز بر او سختی برکنیده از وی ببالقتل کردند این علم یعنی علم حقایق
 و تصوف آنچه در لطافت آن بناوردی و در شرح تعرف است که علی بن ابی طالب سر طاقان است
 و در او اسخان است کسی پیش از وی نگفته و بعد از وی کسی نشا آن نیاورده است مانند آنجا که در وی
 میر برآده بود و گفت سلطونی عباد و ن العرش فان هاتین الموضعین علیهما هذا العباد
 رسول علیه السلام فی فسیحی هذا ارقبیتی رسول علیه السلام ز قاذ و فکا
 فوالله انی نقیضی بیده کواذن التوریت و الا یخیل ان یشککها کوضعت و سادة
 فاجترت بما فیها قصید نافیه علی ذلک و در آن مجلس مروی بود که ویر و علی یانی میفرمود
 گفت یمن و سی و یغیر دعوی کرد بر کنیه و الفصیح سازم پس بر حاست گفت حواله ام حضرت امیر فرمود
 وای بر تو که سوال میکنی از من بفرموده و انانی کنی تا از برای لغت و در آرزای و علی گفت تو مرا برین و سختی
 پس بر سر که هگل سرائت رتک یا علی قال ما کنت لا اعتد رتک کفارة قال کیف دأبته قال لم
 تراک المومن تب هدیه العیان و لکن رأیت القلوب یحقیق الا یقین لی واحد لا یشرک
 له احد الا صلیهم له فتد لا یشرک له لا یحویه مکان و لا یبد اذک و کما فی الا و الله الموحس
 و لا یقاس بک این چون و علی بن سغها رشید جیمه و بیوش فنا و چون با خود آمد گفت ای آیت الله
 عباد که مردم که سوال نکنم بر یکس رسیدی لغت و امتحان حضرت امیرالمومنین فرمود که اگر کار بدست توانست سوال
 از کسی بکنی و امام مستغفری رحمة الله علیه در کتاب لال النبوة آورده است که ملک در وقت
 خلافت امیرالمومنین عمر رضی الله عنه سوالات مشکل می فرستاد و تفصیل آن در کتاب مذکور است و از ابامیسر
 و بنین عمر فرستاد و چون علم را بخواند بر داشت پیش امیرالمومنین علی آورد و امیرالمومنین علی آنرا بخواند
 و در آن وقت طلبید و جواب آنرا نوشت و در پیچید و بر رسول مقبره و در رسول مقبره رسید
 که نویسنده جواب گفت امیرالمومنین عمر گفت این عمر رسول خداست صلی الله علیه و آله و او وی و
 دوست وی و ولادت وی یک بوده است بعد از حاتم قبل هفت سال و بعضی گفته اند ولادت وی
 و رخا که کعبه واقع است و در وقت بعثت رسول صلی الله علیه و آله و سلم با نوزده ساله بوده است
 و بعضی گفته اند سی و سه ساله و بعضی ده ساله و بعضی نه ساله و بعضی هفت ساله گفته اند اول آن
 این حمزوی و در کتاب صفوة المصنوعه آورده است که در سن وی چهار تولد شخصت و سه
 و شخصت و پنج و پنجاه هفت و پنجاه هشت و الله اعلم بالصواب گویند که یک روز مردان بروی
 اجتماع کردند و از و حاتم نمودند چنانکه ای مبارک ویر خون آلوده که در دنیا جات کرده که خداوند
 من این قوم را که و میدارم و نیز از این مرا که و میدارم از ایشان بازماند از ایشان را

از من محرکام شب و بزرگم زنده و بر ارامت بسیار است منه چون پای مبارک بر رکاب
 نهاد و اختلاج تلاوت قرآن میکرد و چون پای دیگر بر رکاب میرسید و بروایتی دیگر نارسیدن بر آب
 قرآن ختم میکرد و انسا ربنت عیس از فاطمه رضی الله عنها روایت کرده که گفت در شبی که علی ابن ابی طالب
 نان زفاف میکرد و از وی خبر رسیدم که شنیدم زمین با وی سخن میگویی بباد و از ابراهیم علیه السلام حکایت
 کردم رسول صلی الله علیه و سلم سر سجده کرد پس سر آورد و گفت ای فاطمه شربت باد و من را با کبریا
 منسل کرد بدستی که خداست ای قضایت نهاد و من را بر سر خلق و زمین را فرمود که با وی بگوید از انبار
 خود و آنچه بر وی زمین خوابد گشت از مشرق تا مغرب لطفست که حضرت امیر المومنین علی چون
 بکوفه درآمد مردم بر وی گرد آمدند وریان ایشان جوانی بود و از شلیقه روی و در پیش وی مقابل میکرد
 و بانه زنی خواست روزی حضرت امیر نماز بباد آید و نگارده بود و شخصی را فرمود که بنگاهن موضع رود که آنجا
 مسجد است و در بیلهای مسجد خانه و در آن خانه مردی و زنی با هم جنگ و زنا می دارند ایشان را این
 مرد آن شخص رفقت و نشانی را آورد و روی بایشان کرده و فرمود که انشب تراغ شاد و از شد
 آن جوان گفت یا امیر المومنین این زن را نخلج کردم چون پیش وی آمدم از وی به القتی واقع شد
 اگر تو شنیدی باین لحاظ و بر از پیش خود دور کردمی با من آغاز جنگ ترا عا کرد و آن زمان که قرآن
 تو رسید پس امیر المومنین علی کرم الله وجهه و امامه آن مجلس کرده فرمود که بر ایشان هست
 که انفس که بان مخاطب میشود و میخواهد که دیگری بشنود و همه بفرقت و غیر آن جوان و آن زن نامت
 روی بآن زن کرد و گفت این جوان را می شناسی گفت نمی فرمود که من ترا نفیوم چنانکه و بر
 بشناسی امامی باید که منکر نشوی گفت نشود فهمید که تو فلان زینت فلان هستی گفت که قسم و فرمود
 پس عزم داشتی که برو و یکدگر را دوست میداشتید گفت آری فرمود که بدو تو خواست که ترا بوی بزنی
 بدو و از پیش خود بریزد و آن کرد و گفت آری پس فرمود یک شب براتی قضای حاجت بیرون
 آمدی و منی ترا گرفت و بمو مجامعت کرد و آنشب شدی و آنرا با مادر گفته و از پدر پنهان داشتی
 چون وقت وضع حمل آمد شب بود و مادر تو ترا از خانه بیرون برد چون فرزند آمد و برادر خرقة
 پیچید و در مقتضای حاجت مردان گذاشت گوی آمد و بر آبوی کران گرفت سنگی بسوی سنگ انداخت
 بر سنگ آن کودک پس و سر شکست و در تو باره از از بند خود برید و بر سر کودک حبیبه لبست
 پس ویران شد و بفرقتید و دیگر حال ویران شدند که چه چند چنین بود امی امیر المومنین و امین
 عزیز من و مادر من دیگر کس نمیدانستی پس فرمود که چون بباد او خفتند آه آن کودک را گرفتند
 و تربیت کردند تا بزرگ شد و همواره ایشان بکوفه آمد و ترازان کرد پس آن جوان را فرمود که خود را
 برین کن از شکستگی بر سر روی ظاهر بود پس فرمود که این بپرست خداست ای بنگاه بدشت از آنچه
 از آن حرام بود لعلی آورده اند از این عباس گفت که چون رسول علیه السلام فرمود

و از آنجا که از عیادت حضرت علی آمد

از آنجا که از عیادت حضرت علی آمد

چون بموجبی از حضرت قدوة البری استفسار کردم فرمودند که هر که سخن در مناقب علمای اهل تشیع
 بر سرچ اهل سنت جماعت گوید بر بحر حق صدر برده آرد که ده باشد و بمقدار حروف حج گزارده باشد و اتفاقاً
 منتها از باب عصیته و اصحاب حید جزو او کا مناقب مکرر صاحب دیگر نیست یکی در خطبه های خود
 کرده بر صد و واقع نموده که گفته گویای منیم علی از این عباس کرد و بر حجتی کشید همچنانکه شتر از آفرینی میکند
 موت آن ندارد که از خود آن فرار دفع کند و ای بروی چه بطلاند است در میان آن قوم سیب آنکه
 امروز بر سر و در گذار خود را گذاشته است و روی بدینا کرده بعد از آن هم در خطبه گفته است که اگر خواهم
 شما را خبر دهم از نامه های ایشان و کینه های ایشان و سیله های آنان و موضع قتل آن روز
 حید الرحمن بجز آنکه قاتل می بود و در سجده کوفه دید با نفس خود مخاطبه نماز کرد و گفت میت است
 و صیبا و یلک الموت و خان الموت لا قیام و تخرج من الموت و اوصل بواو یک بعد از آن
 ویرا طلبید و گفت ای یسویج و ایام جابلیت و ایام صبی بیعتی داشته گفت نمیدانم گفت ترا
 بیعت و ای یسویج و یسویج بود که ترا ای سنی و ای عاقر تا وصل می گفت گفت بل بود و حضرت ابراهیم
 میفرمود آن گفت و شما حضرت رسول علیه السلام را خواب دیدم گفتم یا رسول چه جنبه ها و خصوصیات
 تو بمن رسید فرمود که بر ایشان دعا کن خداوند امر نیز از ایشان غرض و در تر از من بر ایشان نگار
 و در همان ایام شنیدم چون حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه و فاطمه یافتند بنیم که کفالتی میگویی
 روید و این بنده خدا را بنگارید و این فرمودم از در دست و در بر او را که محمد علیه السلام و در دست
 و علی شبیه شد چنان است او که تواند کرد که دیگری گفت هر که سیرت ایشان در دو دیر و در دست
 چون آواز ساکن شد و آمدیم و بر ائمه کرد و در کفن پوشیده و چیده و بنیم بر و نگار که اویم و فرمود که
 ثبت کرده بود که چون بمرم بر سر برین بنید و برین رسانید که آنجا ساکنی سفید و امید یافت که
 از آن نور درخشان باشد آنرا بکنید که آنجا کشادگی خواهید یافت مراد از آنجا و فن بکنید و موضع قبر و بر
 زمین بود که کرده بودند و ستور ساخته روی مارون میشد سکا کسان بنا حیدر بن رسید با جوان پنا و قریب
 بر و در چند جریغ و باز بر ایشان انداختند و سکا را بر سر ایشان سر و انداختند و دنیا گشتند و بر ایشان
 در میانند و بعضی از پیران خویش رسیدند که شروی چسبیت گفتند از بر زمین با چنین رسیده است که فراموش
 المومنین علی انجامست مارون میشد از قبول کردن زنده بود و حال برایش می آید از فراس بن عمر آورده
 است که ویر و بعد رسول علیه السلام هم صد علی حاضر شد رسول علیه السلام پوست میان دو چشم او را گرفت
 از موضع اسیر و می سوزی بر داشت چون سوزی داشت و آن روز که فرج بر امیر المومنین فرمود که از آن
 با این موافقت کرد آن سوزی از سوزی وی بخت و از آن جزئی منضم میباشد و در دست و در دست

شد که علی بن ابی طالب خروجه کردی تو بر کرد و منافق را و روانان موی بریشانی وی برست و او می گوید که
 من آن موی را دیدم پیش از آنکه بریزد و بعد از آنکه بچینه بود و ما را واقع شد یکی از صحابه گفت که بشی
 قیامت را خواب دیدم و بیه خلائق در حسابها و مشر حاضر بر طر رسیدند و از اینجا بگذشتیم ناگاه دیدم که رسول
 علیه السلام بر کتار حوض کوثر است حسن و حسین مردم را آب میدهد پیش ایشان رفتم که مرا آب میدهد اند
 بر رسول علیه السلام آمدم که یا رسول الله ایشانرا بگوئی مرا آب دهند فرمود که ترا آب بدهند و او گفت مرا آب
 در هم سایگی تو شخصی هست که علی را مانع میگوید و تو را مانع میکند یعنی گفتم می ترسم که او بزرگ جله است میاد و
 قصد خرم کند رسول علیه السلام کار وی برهنه بن داد و فرمود که برو و در پیش هم در خواب و بکنتم گفتم
 کردم آنچه فرمودی گفت آب بده ای حسن و حسین و مرا آب بدهم و فرمودم بیدار شد و وضو کرد و بمن از
 صبح شفق تا غروب خون گوسن نهادم و از آنم از خانه کس می آمد چون گفتش کردم گفتند فاکس ابر رستر
 خواب گشته یافتن جمعی از همسایگان را از رفته بهمت خون ایند امیکو نذر نفتم بجایم فرغ کردم من گشتم
 و باجر یک یک سبع عالم رساندم وی هم تقبیل کرد و همسایگانرا از این تخلص داد و امثال این بسیار سخنان
 است که اخفرا کرده شد امیر المؤمنین حسن بن علی امدم و هم است از آن اثناعشر کنیت وی ابو محمد
 و لقب رقیب و اوست قی در مدینه بود در آن شب شهادت آن هجرت در منزل علیه السلام نهادم و
 اکبر و جبر اهل و روح الامین و سروش نام وی همیشه رسول علیه السلام آورد و بر قطعه از حریشت و بیه
 ترین امیر علیه السلام از سینه بفرست و روی میز و بنین ابو بکر امیر المؤمنین حسن باده و س گرفته
 بود و سوخته میخور و کاین بر شیبی است علیه السلام علیه و سلم بنشیه علی بن ابی طالب بود و
 جسمی نمود و از وی می آرد که پیشتر حج پای پیاده گذارده بود و حالیکه حاجت بادی می کشیدند و حشر
 که روزی رسول علیه السلام بر سر برآمد و حسن بن علی بادی بود گاهی مردان نظر میکرد و گاهی بسوی می گفت
 این پس من سید زود باشد که خدا بیالی مصلح کند بواسطه او میان و دیگر و از مسلمانان و این اشارت با
 که معاویه میداد است که امیر المؤمنین حسن دشمن دارترین مردان است و گفته را چون امیر المؤمنین علی شهید شد
 معاویه با امیر المؤمنین حسن و حسین در مصاحبه کرده عهد بست بر آنکه اگر وزیر او شد قلیقه امیر المؤمنین حسن
 باشد بعد از آن امیر المؤمنین حسن قطعه خواهد گفت ای مردمان همیشه بودم که گفته کرده ام و انتم امروز
 معاویه کردم و این کار بجا و یگانه ام اگر حق وی بوی رسید و اگر حق من بود بوی بخشیم از جهت مصلح
 است رسول خدا استیالی ترا وانی را بختی می معاویه را از برای خبری که دانسته بود و یک تو را از برای خبری که دیده است
 در تو و این آذری که خدا گفته و منم از این پس از من فرود و از یکی از حاضران عباس وی بوی کرد
 و گفت یا سید و جوحا المسالین معاویه بیت کردی و دال را بوی گذارشی امیر المؤمنین حسن گفت
 خدا بیالی که بنی امیه را رسول علیه السلام فرود دید ایشانرا که بنی امیه را میروند یکی بنی امیه را یکی بنی امیه را

در کتب حواله

در کتب حواله

در کتب حواله

و شورا را خدا تعالی فرمود و فرستاد انا اهل بیتنا لعلهم یسئلوا فی الجنته و انا انزلناه فی لیلای القدر و ما اورسک
 ما یملک القدر لعلهم یسئلوا فی الجنته و ما اورسک ما یملک القدر لعلهم یسئلوا فی الجنته و ما اورسک
 ملک انشیا حساب مردم بزاره بود و آورده اند که چون من این کار را بجا آوردم گذشت معاویه گفت ای
 ابو محمد خوبی و جافرویی کردی که برگزینش مردان مرد و مثل آن جافرویی نکردا ابو سریره رضی الله عنه
 میگوید که یک شب حسن بن علی پیش رسول علیه السلام بود و در آن شب در دست می داشت و برافرومود و که
 پیش ما و خود و درین گفتیم همراه او بروم فرمود که فی ناگاه برقی از آسمان آمد و در روشنی آن بر رفت
 تا پیش او و خود رسید حکایت بعضی از مومنین آورده اند که در واسم حج که پیرو و سکیم رفت بای بنی
 وی و مردم کردی از مولای وی گفت که تکی چندان سوار شوی که مردم بای تو فرود نشیند از آن قبول نکرد و گفت
 چنان بمنزل برسی ترا سپاهی پیش خواهد آمد که مقداری از من خواهد داشت از روی بخوابد و کس عین
 مولای وی گفت پدر و مادر من فدای تو بود و هر چه منتری کسی ندیده ام و بر این دو امانت و برینزل از اینجا
 خواهد بود و فرمود که خواهد بود چون بمنزل رسید سپاهی پیدا آمد فرمود آن سپاهی که میگوینم که برود و از روی
 روغن بخورد و من بوی و دم چون آن مولای پیش آن سپاهی را روغن طلبد گفت ای خدام این را از بر سرست
 که میفری گفت از راه حسن بن علی گفت مرا پیش وی ببر که من مولای اویم چون پیش وی رسید گفت من
 مولای توام و من نیگیرم و لیکن خاتون ما را در ده گز نه است و عاکن تا نزد پای مرا از و بری تمام اندام
 برده فرمود که بمنزل آید و بر سر و کند ایستای چنان پسری که خواستی داده وی از شیع من خواهد بود چون
 سپاهی بخانه خود باز آمد حالت چنان دید که فرمود ... از خوارق عادات بکرامات وی برتر
 نیست که استقامت و آن را آورده اند که ویران بر دادند و در وقت وفات امیر المؤمنین حسین بن
 علی علیه السلام بر سر بالین وی بود فرمود ای برادر بر که گمان داری که ترا بر داده است گفت برای آن می
 برسی که ویران کنی گفت آری فرمود اگر آنکس باشد که گمان میبرد باش و مکان خدا بیغالی سخت تراست
 و که نباشد و دست نمیدارم که گمانی را از برای من بکنند و شهوات که خاتون ویران بر داده است و وفات
 وی در اوایل رجب الاول شصتین بن ابیحوه النبویه بوده است امیر المؤمنین حسین و بی امام سوم
 است از اجداد ائمه و ائمه است کنیت وی عبد الله است و طبق وی بنید و مهد ولادت وی
 مدینه بوده است در روز شنبه چهارم ماه شعبان سنه اربع مئونه و گویند که در سنه اربع مئونه فرزندش شش ماه
 میامده است مگر وی دیکمی از آن بزرگوار علیها السلام در میان ولادت امیر المؤمنین حسن رضی الله عنه و عاقل فاطمه
 رضی الله عنها امیر المؤمنین حسین بجا در روز پورده است چون رسول علیه السلام ویر حسین نام نهاد و ویرا جمالی
 بود چون در ناکه شستی فریاض حسین در برین خساره او بوی راه بردی و ویران از پناهها نشاند
 رسول علیه السلام چنانکه امیر المؤمنین حسن را از مدینه با فرق رسول علیه السلام فرمود و است که حسین از من است

در ده شصت و هفتاد و یک سال از ولادت حضرت امیر المؤمنین علیه السلام

ومن از حسین خدا دوست دارم و آنکس که حسین دوست دارد و حسین صیبت است از سبابت و
 روایت کرده اند که حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول علیه السلام گشتی میکردند رسول علیه السلام
 گفت حسن را که بگریز نام حسین را فاطمه گفت یا رسول الله بزرگ است یگویی که بگریز نام خود را رسول گفت
 آنیک جبرئیل میگوید حسین را که بزرگ است و روایت کرده اند از امام الحسین که گفت که پیش رسول علیه
 السلام آمدم و گفتم یا رسول الله خوابی دیدم دام از آن ترسیده ام رسول علیه السلام فرمود چه دیدی
 گفتم پاره ازین تو بریده و در کنار من نهاد و اند رسول علیه السلام فرمود که نیک دیدی فاطمه را
 از تو کناری تو باشد بعد از آن امیر المؤمنین حسین در وجود آمد و روایت کرد که روزی رسول علیه
 السلام حسین رضی الله عنه را بران راست خود نشاند و بود و بر خود را بران چپ خود جبرئیل
 علیه السلام فرو داد و گفت خدا تعالی این بر تو را بران تو جمع نخواهد کرد یکی را از تو باز نخواهد
 کرد و تو را اختیار کن رسول فرمود که اگر حسین فوت شود بر فراق او بم جانم بسوز و دم جان
 علی و هم جان فاطمه و اگر ابراهیم برو و بیشتر در دین جانم باشد من الم فوین را اختیار کنم و الم انش
 بعد از سه روز این واقعه را بران وفات یافت بر گاه که حسین پیش پیغمبر آمدی و بر او سوز وادی و گفتی
 ابل و سهوا و بر جانم خیزد با بنی ابراهیم ام سلمه گفت که شبی رسول از خانه من بیرون رفت و بعد از آن
 در بیابان ایستاد و بخارا آلوده و خیزی در دست گرفته گفت یا رسول الله چه در دست است که از تو می
 میکنم فرمود که امشب مرا بموضعی بروند از عراق که در سر راهی جای قتل حسین و جماعتی از فرزندان
 من بمن نمودند و خونهای ایشان را بر میداشتم و می چیدم اینست در دست من دست کشاد و گفت این
 را بر من بنگاه و این از استم خاکمی بودند از آن و کشیده کردم و سر آنرا محاکم است حسین
 علی بصره عراق بیرون رفت آن شیشه را بر سر و بر سر وین می آوردم و نگاه میکردم و می گریستم چون
 در بهم حرم رسیدم نگاه میکردم بر قرار خود بود باز در آن نگاه کردم آن خاک شیشه خون تازه گشته
 بود و دانستم که ویران گشته بسیار گریستم الا خود را فرود گرفتم و دشمنان زود شهادت کنند چون خیزشاد
 وی آمد موافق بمان و زو بود و شهادت وی در روز عاشورا و زوجه شهادت و شنین من الهجرة و دست
 عمر و بی بجه و هفت سال و پنج ماه و آنرا شیشه رضی الله عنه آورده اند که روزی رسول الله علیه السلام
 نشست بود با جبرئیل حسین بن علی را نشان بر آید جبرئیل پرسید که این کس است رسول علیه السلام فرمود که این
 بر من است و در این کناره خود نشاند جبرئیل گفت زود باشد که ویران گشته بیدار کند و بگریز گفت یا رسول الله جبرئیل
 انشاد کرد و دیگر برادر قدری خاک سرخ گرفت و بر سر علی نمود علی علیه السلام گفت که این خاک من نقل نیست
 از امام زین العابدین آورده اند که در وقت توجیه که در بیابان فرود آمدیم و گویم که بگریز که این را از این

ابن بیت و علمای ایشان حتی آن من اکثر علومه المفاجأة علی قلب صارت العلوم الذی
تا آنکه از علم او مفاخرو دو بودند علوم او که

بقصر الانهم عن احاطة بها لتضاف اليه ویدی عند وقد قيل ان کتاب اخیر الذی
تقریر کرده اند بهمان مردمان از دریافت کردن اینهای آنها و برای گفتن خبری که کتاب که نام آن خیر است و در یک
بالمغرب الذی تنوارش به بنو عبد المؤمن هو من کلامه رضی الله عنه این کتاب خیر
سفر بر روح میبود و در میان اولاد عبد المؤمن آن از کلام او رضی الله عنه است

کلام مشهور است و شملت بر علوم و اسرار ایشان و ذکر آن در کلام امام علی بن موسی الرضا رضی الله عنه
مرحوم است آنجا که گفت چون امین ویرانی عهد خود ساختن بحضور و الجامعة بدین علی بن ابی طالب
و آن بود که آن الصادق بقول علمنا عاشر و مزبور نکست فی القلوب و تقر فی الاستماع
آن بود مادی که گفت علم بسیار عینی است بر دلها از بیننده در گوشه های بهر نامشروع بود
و آن عندنا الجهر الاحمر الجعفر الابيض و مصحف فاطمة علیها السلام و ان عندنا الجامعة فیه

و بر آینه نزد اخیر جعفر بن محمد فاطمه بر و سلام باوست و بر آینه نزد ابی طالب
جمیع ما یتحتاج الناس الیه لیسبیله عن تقریر هذا الکلام فقال ان العاشر فاعلم ما یکون اما
عبد آن خیر ما که ما آن احتیاج میدارند موجود است پس علم ما یکون است و یکون

لنمیزور علم بما کان و اما النکت فی القلوب فهو الاهام و اما النکت فی الاستماع فهو حدیث
فی القلوب پس آن که است و لیکن تقریر فی الاستماع پس آن سخن

الملك علیهم السلام فتمم کلامهم و لا تری الشیخ اصم و اما اجتهاد اخیر فاعلم صلاح
فرز شکان است با آنکه سلام با و بر شایسته کلام ایشان و زید اجسام ایشان و لیکن خبر اصم پس در آن خبر و علی بن ابی طالب

رسول الله الاولی و اما مصحف فاطمة علیها السلام فیه ما یکون من حدیث و اسماء
و لیکن مصحف فاطمه پس در آن آن چیز است که خواهد شد از خبر عید و نامهاست

کل من یملک الی یوم النبی و اما الجامعة فهو کتاب طول سبعون فیما عا املا الرسول
باستان نام روز قیامت و لیکن جامه پس آن کتاب است که طولانی او مفاخر و در اسم آن جامع است

علیه السلام من خلف فیه و خط علی بن طالب رضی الله عنه بیده فیه و بیع ما لیسبیل
صلی الله علیه و آله و سلم نوشته است علی بن ابی طالب رضی الله عنه از دست خود و در آن خبری که احتیاج
الیه یوم النبی فیه از اس الحراس و الخلد و نصف الخلد و از بعضی لغات است

سوره آن نام روز قیامت است که در ذکر اس الحراس و حدیث آن که و نصف فاطمه موجود است
که گفته است که غیبی و ام از جعفر بن محمد رضی الله عنه که گفته است که و نصف فاطمه موجود است

و آن که گفته است که غیبی و ام از جعفر بن محمد رضی الله عنه که گفته است که و نصف فاطمه موجود است
و آن که گفته است که غیبی و ام از جعفر بن محمد رضی الله عنه که گفته است که و نصف فاطمه موجود است

و آن که گفته است که غیبی و ام از جعفر بن محمد رضی الله عنه که گفته است که و نصف فاطمه موجود است

چون مطابق و معارف و وقایق حکم که بر زبان مبارکی گذارید ه اند مشهور است و در کتب
 این اسلام سطوح اخبار و ذکر احوال و عوارق عادات اقتضای هر دو این جوری در کتاب خود آورده است
 که در موسم حج در یک بوم نماز و دیگر کار و ده قنص یا لا فتم و دیدم که مردی شسته و نامیکند گفت
 یا رب مگر چند انکافن منقطع شد یا نه؟ گفت یا رب که گفت یا رب منقطع شد یا رب گفت
 و بجهان شد یا ربی سبحی گفت یا رب حکم الزاخذین گفت پس گفت یا رب گفت یا ربی انکافن منقطع شد
 هذیه الغیب اللهم و آن نزدی قد اخلصنا بغيره و تمام کرده بود و سله انور و در توبر و خا ه
 و در وقت غیر انکو عیشی فنی آوردند گفتم شریک تو ام گفت یا رب گفت تو و ما میگردی و من آمین
 میگفتم گفت پیش منی بوج و خیره کن انگوری بود که دانند داشت و بر گز مثل آن نخورده بودم و در چند
 که خودم سله خالی نشد باز مرا گفت که نگر فتم گفت نهان شو که پس شوم نهان شدم بوشید یکی از ارا ساخت
 و دوم را بی برو کنه کرد بر داشت گرفته روان شد و من بعقب آدم شخصی دگفت اکستی که سال
 الله یا ابن رسول الله و آن بر کنه را بوی و او چون یقین کرد بعفین محمد بود موسی بن جعفر
 المدینه وی با ما هم فتم است کینت وی حسن است ابو ابریم نیز و یکدیگر ذلالت ایضا و لقبی که کلمه و انما
 لقب یا انکافن و انظر طایفه و یجاوزه المفسدین ادر وی ام ولد بود حمیده بر بریده و در احوال
 در موضع ابو دویان که مدینه بوم الاحد صبح لیال خلون من صغریه تلک معشرین و ما تامل ما بود
 مستور و بر از مدینه پیدا و آورد و عین کرد و بنی امیر المومنین علی رضی الله عنه در خواب دید یا محمد
 فکل عیشتم ان تولىکم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم و یسع گوید که من رشت بود
 که مرا طلبید پس من شنیدم که این آیت را سمعنا یا وازی خوش گفت مالی بود و موسی بن جعفر انیا و
 ویر معالقه کرد و فیشا و خواب را بوی گفت پس گفت چه توانی که مرا این گروانی از انکه من و فرزندم
 خرق کنی فرمود که و الله بر گز نکرده ام و در نشان من نیست که بکنم گفت است سیگونی پس بیج را گفت
 ویر کرده نیز از مدینه ساخته و می کن تا بمدینه ر و بر بیج گفت که من در شب کاروی ساختم و میرا
 روان کردم از خوف آنکه میا و المعنی پیدا شود و با امام رشید مدینه بود و دوم بار رشید ویر امجد
 فلبسید و حبس کرد و مات فی حبس هارون و ان کثیدت بعد اذ یوم الخمیس خلون
 من ترجب سنته ست و ثقاتین و حاکمه من البهجة و قروی در بغداد است گوید و بر می
 ابن خالد البرکی و در طب زبرد او و بفرموده ماروان الرشید آورده اند چون حویر از بر و اند فرمود
 که امر و مرا زبرد او و اند فرما بر من ظاهر خواهد شد بدن من زرد میگرد و پس نصی از وی سرخ
 خواهد شد پس فرمود اسبابه خواهد گشت انگاه خوابم و جهان شد که فرموده اند و در کتب معتبره از شیع
 یعنی رحمة الله علیه روایت کرده اند که وی در سفر حج بفارین رسیدم جوانی دیدم نیری گندم کون
 بر جا بهائی خود بیستین پوشیده و شمله و کلف خود زده و عین در پای کرد و بیان مردان بر دانه

در کتاب خود آورده است که در موسم حج در یک بوم نماز و دیگر کار و ده قنص یا لا فتم و دیدم که مردی شسته و نامیکند گفت یا رب مگر چند انکافن منقطع شد یا نه؟ گفت یا رب که گفت یا رب منقطع شد یا رب گفت و بجهان شد یا ربی سبحی گفت یا رب حکم الزاخذین گفت پس گفت یا رب گفت یا ربی انکافن منقطع شد هذیه الغیب اللهم و آن نزدی قد اخلصنا بغيره و تمام کرده بود و سله انور و در توبر و خا ه و در وقت غیر انکو عیشی فنی آوردند گفتم شریک تو ام گفت یا رب گفت تو و ما میگردی و من آمین میگفتم گفت پیش منی بوج و خیره کن انگوری بود که دانند داشت و بر گز مثل آن نخورده بودم و در چند که خودم سله خالی نشد باز مرا گفت که نگر فتم گفت نهان شو که پس شوم نهان شدم بوشید یکی از ارا ساخت و دوم را بی برو کنه کرد بر داشت گرفته روان شد و من بعقب آدم شخصی دگفت اکستی که سال الله یا ابن رسول الله و آن بر کنه را بوی و او چون یقین کرد بعفین محمد بود موسی بن جعفر المدینه وی با ما هم فتم است کینت وی حسن است ابو ابریم نیز و یکدیگر ذلالت ایضا و لقبی که کلمه و انما لقب یا انکافن و انظر طایفه و یجاوزه المفسدین ادر وی ام ولد بود حمیده بر بریده و در احوال در موضع ابو دویان که مدینه بوم الاحد صبح لیال خلون من صغریه تلک معشرین و ما تامل ما بود مستور و بر از مدینه پیدا و آورد و عین کرد و بنی امیر المومنین علی رضی الله عنه در خواب دید یا محمد فکل عیشتم ان تولىکم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم و یسع گوید که من رشت بود که مرا طلبید پس من شنیدم که این آیت را سمعنا یا وازی خوش گفت مالی بود و موسی بن جعفر انیا و ویر معالقه کرد و فیشا و خواب را بوی گفت پس گفت چه توانی که مرا این گروانی از انکه من و فرزندم خرق کنی فرمود که و الله بر گز نکرده ام و در نشان من نیست که بکنم گفت است سیگونی پس بیج را گفت ویر کرده نیز از مدینه ساخته و می کن تا بمدینه ر و بر بیج گفت که من در شب کاروی ساختم و میرا روان کردم از خوف آنکه میا و المعنی پیدا شود و با امام رشید مدینه بود و دوم بار رشید ویر امجد فلبسید و حبس کرد و مات فی حبس هارون و ان کثیدت بعد اذ یوم الخمیس خلون من ترجب سنته ست و ثقاتین و حاکمه من البهجة و قروی در بغداد است گوید و بر می ابن خالد البرکی و در طب زبرد او و بفرموده ماروان الرشید آورده اند چون حویر از بر و اند فرمود که امر و مرا زبرد او و اند فرما بر من ظاهر خواهد شد بدن من زرد میگرد و پس نصی از وی سرخ خواهد شد پس فرمود اسبابه خواهد گشت انگاه خوابم و جهان شد که فرموده اند و در کتب معتبره از شیع یعنی رحمة الله علیه روایت کرده اند که وی در سفر حج بفارین رسیدم جوانی دیدم نیری گندم کون بر جا بهائی خود بیستین پوشیده و شمله و کلف خود زده و عین در پای کرد و بیان مردان بر دانه

حکایتی در حق آن فقون و کان ابو موسی الکاظم رضی الله عنه ادعوا الی الامام الرضا و اذا سئل
 عنک را سئیدند و موافقت بود و پدر او موسی کاظم رضی الله عنه بخواند که من این را و تو میگویی
 قال یا الحسن بن الحسن و در این بود که است و در پیشینه یازدهم سید الاخرین ثلاث و تحسین و ایزد بعد وفات جد العاصق
 ولادت وی در این بود که است و در پیشینه یازدهم سید الاخرین ثلاث و تحسین و ایزد بعد وفات جد العاصق
 رضی الله عنین **وقیل** چیزی از آن وفات وی در ولایت طوس بوده است و لها اسمایه منها
 زهرا و طاهر و سمانه و ام البنین و استعلا اسمها علی بن محمد گویند که وی کنیزک حمید بود و مادر کاظم رضی الله عنه
 بنی حمید **مصطفی علیه السلام** را در خواب دید که فرمود و بخوابم فرمود موسی بن جعفر که زود باشد که از وی
 فرزندی بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از آن زمان که گفت حق برضای من
 شد برگزیند و نقل حمل و زینا فتم و در آن زمان که فرمود و بخوابم فرمود موسی بن جعفر که زود باشد که از وی
 میگرد و چون بیداری شدم بچ آواز می آمد و در زمان ولادت و تنها بر زمین نهاده و روی با مسکن کرد
 و لب می جفتانند چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند و یکی از خواص کاظم رضی الله عنه چنین روایت
 کرد است روزی مرا کاظم گفت که بچ داشتند از آن جوان مغرب کسی آمده است گفتند که
 او را شدم و در وقت آن مغربی رسیدم گفت که این بچ را در کجایم قبول کرد فرمود که دیگر
 پس من گفت و این بچانده است که بگریزی در میانم و در سوخته و در این بین که قبول نکرد و در
 و دیگر فرستاد و گفت و بگریزی در میانم و در سوخته و در این بین که قبول نکرد و در
 و چندین که گفتم با بچه گفتم خیریم گفت تو فرو ختم ما بگو که آن مرد در وی باقی بود گفتم که مرده است
 از بنی هاشم گفت که این بچانده است که بگریزی در میانم و در سوخته و در این بین که قبول نکرد و در
 گوییم چون این کنیزک از آن افسدای بلاد مغرب خریدم زنی اهل کتاب مرا دید گفت این چیست گفت این
 کنیزک است که از برای من خریده ام گفت این کنیزک از آن قبیله نیست که آن تو باشی باید که این کنیزک
 بهترین اهل ارض باشد که از وی در اندک مدتی فرزندی آید که از شرق تا غرب عالم مثل وی نباشد
 را وی گوید که چون ویرا آوردم اندک روزی گری پیش وی بود که رضای حق الله عنه تولد شد خلیف
 موسی کاظم رضی الله عنه قال دایت رسول الله صلی الله علیه و سلم و الا نام و
 موسی کاظم رضی الله عنه گفت دیدم رسول الله صلی الله علیه و سلم در خواب و
 امیر المومنین علی رضی الله عنه معه فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم علی ابن ابی
 امیر المومنین علی رضی الله عنه بهر او بود پس گفت رسول الله صلی الله علیه و سلم علی بن ابی
 نظر بنور الله عزوجل و یبسط یحکم و یصیب و لا یخطی و یعلم و لا یجهل قدام علما
 و میزد از نور خدا عزوجل و باطن می شود و از حکمت او صواب می کند و خطا نمیکند و میداند علم را و جهل نمیکند
 و یکی چون با من ویرا می بینم خود ساخته هرگاه که قصد ملاقات با من کردی و با من استقبالت
 می کردی و برده را که بر درگاه با من آورده بودی و در آنجا با من ملاقات می نمودی و آخر الامر با من

انقلاب که میان جهاب الفس سوار باب صدق و صفای باشند ایشان از الفری از رضا رضی الله عنه
واقع شد بیکد را اتفاق کردند که من بعد بقاعده مهووا استقبال وی نکنند و بپروه را بالا نمانند دیگر با رضا
رضی الله عنه در ابد ایشان نشست بودند بی اختیار چشیدند و استقبال کردند و بپروه بالا داشتند
چون وی درون وقت بایکدی گفتند این چه بود که ما کردیم و یکدیگر اتفاق کردند که با و دیگر آن نکتم
چون کرت و دیگر آمد بر خاستند و سلام کردند اما در پروه داشتند توقف نمودند خدا تعالی با و فرستاد
که بپروه را برخواست پیش از آنکه ایشان بر داشتند چون وی درون آمد با و ساکن شد چون فقه برون
آمدن وی شد باز آن با و آمد و بپروه را بالا کرد و چنانکه اول کرد و برون آن جماعت این معاینه
کردند گفتند هر که خدا تعالی عزیز کند یا بان خواری توانم کرد بیت کسی را که از و کند سر بلند و نیاز
کسی بر سر نیز کشد **امام محمد بن علی بن موسی بن جعفر** وی امام نهم است کینت وی ابو جعفر
است و کینت و نام موافق با نسبت رضی الله عنه و بعد او بر ابو جعفر نانی گفتند الله و لقب افتی و
جواد است و با و روی ام ولد بود است نام وی خیران و قیل ریحانه و قیل سکنه من اهل بیه لقطی
و او است و در مدینه بود و در قریه ده روز از حیدر شهر شش و تسعین و این بود و وفات وی
روز سه شنبه شش روز از وی حجه گذشت بود و سنه عشر و اتمین و بعد از وفات متعم و قیل مات مسموما
و لیکه از پسر بر سر وی دفن شد و در تقای جرمه بری کاظم و افضل و ادبی که داشت با شرف
ما من مستوف وی بود و دختر خود ام الفضل بود است و پسر وی که در و بر سال زیاده
و در آن رسد وی از وی آمد که بعد از وفات پدر خود رضا رضی الله عنه درین یازده سالی و بعضی او
کوچه های بغداد جامع از کوچه دکان استاده بود چون مومن نزدیک رسیدیم که و کان را راه بگرختند
جواد رضی الله عنه استاده ماند خدا تعالی ویرا با بقول عظیم داده بود باکی و در نگاه داشت
گفت ای کوچه کوچه اگر بخجی بر فرو جواب داد که ای امیر المومنین راه تنگ نیست که بشن خود آنرا
کشادگر و اتم و مراجع بر نیز بود که از تو ترسم و بگریزم و من نیکو میدانم که تو میگویی کسی را از نجابی مومن لایق
صورت وی و نحام وی بسیار خوش آمد رسید که نام تو چیست گفت محمد گفت نزد کسی گفت با و از او پرسید
که دی و با خود باز نای سکاری داشت چون از عمارت بیرون رفت بازی را بر وی انداخت آن
از غایب شد و غیبت وی در آن کشید بعد از موا باز آمد و در مقابل او ای غم خورده و غم زند مومن
از آن تعجب بسیار کرد و از او پرسید خود در گرفته باز گشت چون مومن بان موقع که جواد را در غور
بود رسید بستانده و دید که کان بدست رسائی از راه یک سوسه زد و جواد استاده ماند چون خلفه
نزدیک وی رسید گفت که ای محمد قمر و ده لبیبت یا امیر المومنین گشت این چه خبر است در و بر
گفت ان الله بمشیئة فی صغر قدیم سما صغیر یصعد هالکات الملوك والخلفاء و محمد بن علی
اهل النبوة چون مومن این سخن شنید تعجب نمود و بسیاری بوی گزید و گفت ایستادن از محمد بن علی

نزدیک و در مقابل حضرت امام محمد بن علی رضی الله عنه و در آن وقت که از کوچه دکان استاده ماند خدا تعالی ویرا با بقول عظیم داده بود باکی و در نگاه داشت گفت ای کوچه کوچه اگر بخجی بر فرو جواب داد که ای امیر المومنین راه تنگ نیست که بشن خود آنرا کشادگر و اتم و مراجع بر نیز بود که از تو ترسم و بگریزم و من نیکو میدانم که تو میگویی کسی را از نجابی مومن لایق صورت وی و نحام وی بسیار خوش آمد رسید که نام تو چیست گفت محمد گفت نزد کسی گفت با و از او پرسید که دی و با خود باز نای سکاری داشت چون از عمارت بیرون رفت بازی را بر وی انداخت آن از غایب شد و غیبت وی در آن کشید بعد از موا باز آمد و در مقابل او ای غم خورده و غم زند مومن از آن تعجب بسیار کرد و از او پرسید خود در گرفته باز گشت چون مومن بان موقع که جواد را در غور بود رسید بستانده و دید که کان بدست رسائی از راه یک سوسه زد و جواد استاده ماند چون خلفه نزدیک وی رسید گفت که ای محمد قمر و ده لبیبت یا امیر المومنین گشت این چه خبر است در و بر گفت ان الله بمشیئة فی صغر قدیم سما صغیر یصعد هالکات الملوك والخلفاء و محمد بن علی اهل النبوة چون مومن این سخن شنید تعجب نمود و بسیاری بوی گزید و گفت ایستادن از محمد بن علی

نکته چهارم در زمان نبوت امام علی علیه السلام

و انما هم واحسانى که نسبت وی داشت مخفف ساخت و چنین روایت کرده اند که امام الفضل پدر خود
 من از دینیه شکایت نبشت که جواب بر سر من بریت داشته است وزن نواسته و چون در جای نبشت
 که ترا برای آن بروی داده ام که حلال را بروی حرام بسازی می باید که بعد از این چنین سخنان نویسی
 قال رضى الله عنه العامل بالظالم والمعین له فالرعی به شرکاء قال رضى الله عنه
 فرمود رضى الله عنه حکم کننده و مددکار او و فرزند و شریکانه در ظلم و فرمود و علی بن
 يوم العدل علی الظالم است من يوم الجور علی المظلوم قال رضى الله عنه اکابر علی المصیبه
 روز انصاف بر ظالم سخت است از روز ظلم بر مظلوم و فرمود رضى الله عنه نه انت اندام مصیبت
 مصیبه علی المشامه بها قال رضى الله عنه من عمل فاحواکان ادنی عقوبة المحمل
 بر مصیبت است و فرمود رضى الله عنه بر عمل کرد و فخر کرد و خواب شداد فی عقوبت او و فرمود
 و قال اشان علی بن اشر اصحیح عقیقه و علی بن فخله علی بن ابی محمد این علی
 ابی موسی بن جعفر رضى الله عنه وی است ایضا ابی الحسن و ابی الحسن ثالث
 گفتند که در آن زمان وی و عسکری شهرت بود و وی ام ولد بوده است بنامه نام قبل ام المص
 بنت امون ولادت وی در دینیه بوده است و در آن زمان بیست و پنج سالگی وی در
 آن زمان مقتدی بن رزین را نوایمی بغداد روز و شبینه از او و فرجام وی اول شد اربع حسین و ابی
 جبروی در سر او بیت کرد و بر سر من رای دامت زبان المشهد علی الهادی رضى الله عنه
 و گفته شد بر آینه در فن علی و در عده
 نفق و لیس بصیحه و اما الصبیح ان المشق المذهب موسی بن جعفر
 هم است و صحیح میت و جبرامن میت که صحیح میت که بر آینه در فن فاطمه و قمر بنی رضى الله عنه
 الله عنهم بلی که قم و قد نقل عن الرضا علی بن موسی رضى الله عنه انه قال لا الا
 بر آینه او گفت لا الا الله
 الله
 و دخل الجنة او رده اند که روزی یکی از دیبا که در نواحی سر من رای بود رفقه اعرابی و بر طلب که گفتند
 که بطلبان و در رفقه نبشت و در عقب وی رفت چون بوی رسید از اعرابی پرسید که چه حاجت کرده گفت
 من از انام که بولا که تو علی رضى الله عنه شک نموده اند مرا و منی عظیم که از رای آن عاجز
 بر آمده است و غیر از تو بکس را ندانم که آنرا از گرو من بر و او را شکانت و او من را بد او شد
 گفت تو سخنی فرمودی گفت که خلافتی قبول کرده است مبارک نبشت که این را که دار که من
 بر من رای روم در حضور خلیفه بمن ده و از من مطالبه فرم کن من بدستی که نه با ساجا لاجری که اوری
 چون جمعی را نراندند و طلیفه نشسته بود آمد و ان حجت و پیش از اخت و طلب زراعتی که از ایشان
 تراعتار در آمدند و سهین بودند که متولی سوادیم بنی امیر ستاد و ابی اطلیبه و هم وی

بنعم علی بن امام محمد باقر که در شش سالگی گذشته اند بششم عبد الله بن جعفر صادق که در سه سالگی گذشته اند
 * * * * * بنم نوحی بن ابی بن امام جعفر صادق که در سه سالگی
 گذشته اند هم صلح بن محمود بن موسی کاظم که در هفت سالگی گذشته اند و هم طیب بن امام موسی کاظم که در
 هفت سالگی گذشته اند و از هم جعفر بن امام محمد تقی که در چهار سالگی گذشته اند و هم جعفر بن امام حسن عسکری
 که در یک سالگی گذشته اند چهارم قاسم بن امام علی نادی که در سه سالگی گذشته اند و ششم اولاد و دیگر بزرگان
 آیات الله تعالی سید بن عمر بن زید بن نقیل رضی الله عنه و ابی اسحق بن عیسی بن ابی اسحاق که رسول الله
 السلام ویرایشات بر حق است کرده آورده اند که در بیست و پنج سالگی آمد و از سعید شکیست کرد
 که زمین من بختب میگردد و خانه می سازد و صحابه سعید بن و بی گفتند فرمود که سمعت رسول الله علیه
 السلام یقول من اخذ شبرا من الارض بغر خف بطوق الله يوم القيامة من سبع ارضین
 سلاخه بر او * * * * * از زمین بیست و پنج طوق خداوند است و از هر یک از اینها که در روز
 بعد گفت اللهم این کانت لذت علی سعید فلا عین تاتیه یعنی بصرها و فعل منها فیها ان جبر
 بار خدایا اگر در روح بختب بر سعید پس شریک ما انکه ما بنیاد شود چنانکه او در روز قیامت بر او
 بان زن رسانند بدو و ما سعید رضی الله عنه حباب کرد و برای خود و ما بنیاد شد و بان بر او که شد
 چون شب بر خاسته انقا بیک کزیک بجای فقی شکی کزیک را فاید کرد و در خانه افتاد و مرد و عباد بن اشبر و اسید بن
 حضرویی هر دو انصاری اند و در بی تاریک حضرت رسول صلی الله علیه و سلم بودند چون بخانه خود روان شدند
 از یکی آن دو روشنی از نوک عصا پیدا شد که در آن ایستادند چون از یکدیگر برگردید و روان شدند از عصا برود
 روشنی بنسبت بر او انصاری رضی الله عنه وی آخرین اصحاب رسول است علیه السلام و در کرمی نظیر بود و جمله
 با قیصران خورده و در بار روی مانده بود و سایر آن یک یار بوی داد و وسایل دیگر آمد بر سر الفقه که صاحبش
 تقاضای کرب است بنسبت روز و هم صاحبش قرض کشید و در بی شام هم آورد چون خوردند و از او روزه
 کردند و نیاری چند و زلف او را گفت با می بین آن دینار صرف کردی خاموش ماند چون شمرند سعید و نیار
 بود و خاندن بود رضی الله عنه مدتی و بی رسول علیه السلام فرموده است شیخ من سمع فی الله علی الکفای
 چون ابو بکر و او در خلافت بجانب حرم و فرستاد و ازابل حرمه شخصی اعیان نام بود پیش وی فرستاد و در کرم هم
 مقداری بر سر گذارد و بی یکس است کار کند همراه وی بود پیش خالد کشید گفت چیت گفت در ساعت ماند
 از سر گرفت نهاد و گفت اللهم و بالله رب الارض و السماء بسم الله الذی لا یفزع مع انفسه شیخی فی کائنات
 و لا فی الشیء من انرا یا شامیه و نالی و دیدم هیچ تفاوت نکرد و عبد الله که با او گفت از بی ساعت گفت
 کاره است با وی مفاد است غیر نخواهد شد عبد الله بن الخطاب رضی الله عنه بزرگترین فرزندان عمر رضی الله
 عنه است و هر که ایمان آورد و مؤمنان باشند و بود با پدر خود بکبریه حجت کرد و وفات وی مکه بود و در وقت رحی
 مردم از دحام که در بنیری و میان دو انگشت درآمد و مردم کرد و راحت شده و از آن مردگان و انگشت است
 سبعین و فیل سه ثلاث سبعین و میان اربع و ثمانین است و از وی آنکه که بخبری بود و چنانچه آمد بود بر سعید
 از جمعیت حدیث گفت از بی شریک که راه از بی است از اسب فرود آمد و سوی مسجد گوش می نایا و گفت

بنم نوحی بن ابی بن امام جعفر صادق که در سه سالگی
 گذشته اند هم صلح بن محمود بن موسی کاظم که در هفت سالگی
 گذشته اند و هم طیب بن امام موسی کاظم که در هفت سالگی
 گذشته اند و از هم جعفر بن امام محمد تقی که در چهار سالگی
 گذشته اند و هم جعفر بن امام حسن عسکری که در یک سالگی
 گذشته اند

پدید آمد و لشاره اهل اسلام باشد طویل رضی الله عنه یوم الیامه شهید شد و پس وی حرمین طویل را جرح است بسیار
رسید و محنت یافت و خلافت امیر المومنین عمر رضی الله عنه عام الیوم که شهید شد حسان بن ثابت آورد و
که چون قبیله عساک مرتد شد و بقیع بر دم پیوست و از آن عساک حنفیه بود و همراه رسول با امیر المومنین
عمر بر اے بد چسان بدیه فرستاد و حضرت عمر حسان را طلبید چون حسان رضی الله عنه بدر خانه امیر المومنین
عمر رضی الله عنه رسید و نیاز و سلام کرد و گفت یا امیر المومنین بدرستی که من بوی عطایا را که می آن خفته بود
شنیدم از نزد یک نوامیر المومنین عمر گفت آری ای حسان قبیله عساکانی را بنویز چندی فرستاده است
و راوی گوید و الله اعلم برگز و فراموش نمیکند آن عجمی که حسان و دم که بوی آن مفتی است و انبیاست کرد
بنی آنکه و بر چیزی بوده باشد و الله اعلم لطیفه پنجاه چهارم در ذکر بعضی شعرا که از شرب
صافی صوفیه و طایفه علیهم السلام و داشته اند حضرت قدوة الکبریاء فرمودند
که شعر فی النفس الامر ندانم موم نیست بلکه اعلنا خرج اوست چنانکه فرمودند و هو کلام حسن
و فیه قییم و آنکه حق تعالی مفرط از قرآن اسماعلی کرد و ما هو بقول الله عز و جل انما یستحق الموت
من ظلم ساخت و علم بلاغت موروث از از حسیض تدلین هوشنا عساک بارج تقدس رسد و ما منما ه
الشعره . یعنی له او فاخته انبیا یعنی است که شعری حد ذاته امر مذموم است و باید بدست
اپر او کلام منظوم معاتب موم بلک بنا بر آنست که قاضی ان نظم قرآن را مستند بسلیقه شعرا ندانند و
خاندان مصدی عدی بسدی را صلی الله علیه و سلم از زمره شعرا شمارند و این واضع ترین دلیل
است بر رفعت مقام شعر و شعرا و علم منزلت شعرا و فیهان شعرا بایه شعورین که چون از بنی فقیه است
پیری کرد و بدین معنی نسبت قرآن بهمت او بشاعری کردند و با وجود این امر حضرت رسالت صلی الله علیه
و سلم شعر شعرا را مقدم را اسفا فرمودند و دیگر روزی باک استخاره بر دلف مبارک صلی الله علیه و سلم سوار
بود و فرمودند که از شعر شعرا را مقدم هیچ یاد داری وی انشا کرد و در یک بازی بیت از شعر مطلع فر
بخشیدن کردند و نقل از احمد طویل است که در بیت از قصیده و قد رسول علیه السلام منقولست و طویل
رضینا فیتمه الجبار فینا کنا علیه و لا عذرا قال + فان اناک یعنی عقیق بنی
وان العله بان کثیر ال + و از اصحاب خود شعر بسیار منقولست و جمیع حضرت علی را در این است
که ابیات او مطلع آفتاب حقائق و مقولات وی منبع کلمات و قافی که دستور اصحاب تحقیق و ارباب
تذقیق شده است و انوار اولیای کبار و بلغای نامدار منقولست و فضیلت شعرا استقصای اولیای
زبان نتوان کرد و سمیت خاصه کلیدی که در گنج راست و نیز زبان مرد سخن شمع راست + و در و کی
وی ازاد از انهر است و از انظار بینا زاده اما حجابی که طبع و تیر فم بوده است که در شبت سالکی
قرآن را حفظ کرده بود و شعر گفتن گرفت بواسطه حسن صورت و بطریقی اقتاده و موم بیا موهبت و
در ان ابر شده و نظیر ان محمد سامانی او را تربیت کرده گویند که او را در بیت غلام و محار صد شعر در زبان آورد

لطیفه و در بعضی موارد از شرب صافی
و طایفه علیهم السلام

در بعضی موارد از شرب صافی
و طایفه علیهم السلام

در بعضی موارد از شرب صافی
و طایفه علیهم السلام

میرفت و بعد از هر پنج شاعری را این مکتب بخورده و اشعار او را در کتب خود می جمع و دفتر نموده و شرح می نمود
 که او است که اشعار او پنج هزار سیصد بیت بود و است و از سخنان او است و در وقت شرب ابیات آن
 عتیقین می که هر یک بدید و از عتیقین که از شفاخت و هر دو یک جوهر از لیک طبع و این بفرمود
 و آن دو را بگذاخت و تابو و او دست نیک کرد و ناچشیده بتراک انداخت و در قصص گوید
 را با سخی زمانه بندی آزاد گانه و او مرا به زمانه را جوهری بگری همه بند است و ز روز یکستان
 غم مخور زیرا که بهار و بسا کسان که بر روز تو آرزو مناست و در بعضی تو را هیچ جهان ندکواست که فیض
 ابن احمد از بخارا بر و شاه جهان نزول فرموده مدتی آنجا ستاوی شد ارکان دولت را خاطر بخارا
 مقصور و بسا تین آن کی کشید از رودکی چیزی بسیار نقل کرد و تا می بیند شوق و معرب وی
 بخارا گویند در محل مناسب بر تنگ خود ساز کرده خواند یا غمی با وجود و می یان آید می با بوی آید
 مهران آید می با یک مودی بهینای او و زیر پا چون بر میان آید می با شاه آه است و بخارا آسمان
 ماه سوسی آسمان آید می با شاه سرود است و بخارا بوستان و سر سوسی بوستان آید می با آب
 چون در سر آید و خشک را آبادان آید می با بخارا شاد باش و دیرزی و شاه نزول می یان بخارا
 بستان و پیش وی می آید که با سفر خاص و گفتش خواهد یک منزل برفت و در بستی تو را هیچ این بخارا
 را سلطان سحر و امیر مغربی نسبت گفت و آمد اسم آید می با غزوی رحمة الله و کفیت او را ابوالمجد فرمود
 و وی باید شرح رضی الدین علی ^ع ای امیر بود و در کارهای شغری طالع صوفیه است و بستان
 و در این مشاهد و در مسافت خود آورده اند و کتاب عدلیه الحقیقه بر کمال می آید و واق و دریا
 ما احب ارباب معرفت متوجه دلیل قاطع و بریان است از میدان خواجه یوسف همدانی و سبب توبه
 وی آن بود که سلطان محمود و سبک گین و فصل بستان غرمت گرفت و بعضی از دیار کفار را در غزین سیر
 آمده بود و سنانی در سنج وی قصیده گفت و میرفت تا بعرض رسانید و گاهی رسید که یکی از جمعه و بان که
 از حد تخفیف بیرون رفت که مشهور بود و طای خوار را بر پرسته لای شراب خوروی در بخارا بودی از وی
 شنید که با سنانی خود گفت بر کن قبح کوری محمود و سبک گین تا خرم سانی گفت که سلطان مروی غازی است
 و با و شاه اسلام گفت مرکب ناخوش خود است آنچه در وقت تصرف دارد و ضبط نمیتوان کرد و بعد معنی
 تواند آورد و می خواهد که دیگر ولایت گیرد این قبح گرفت و خور و باز گفت قدیمی دیگر کن کوری سنانی
 شاعر سانی گفت سنانی مرو فاضل و لطیف طبع است گفت اگر وی لطیف طبع باشد شغول بود که در بخارا آید
 که انی خبر بر نیافته و بر کاغذ نوشته که چکار وی می آید و می اندازد و بر آنچه کار فریده اند سنانی جوان را
 بشنید حال بروی متغیر و بمنت آن لای خوار از سستی غفلت بهوشا شد و پای او را به بند و بلوک
 مشغول شد و سخن مولانا جلال الدین مروی ندکواست که خواجه حکیم سنانی در وقتی که محض بود و در
 بر زبان چیزی میگفت مامران گوش پیش داشت بر دندان بیت را خواند بیت باو گشتم زانکه گشتم زانکه گشتم

در حکیم سنانی غزوی رحمة الله علیه

حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که از کتب متقدمین و متفکران کاتبین آن مقدار جویند و در کتب خان
وی ملک بنیت جدید و واسعه سلوک این طائف کتاب منطق الطیر تفسیر را شده و گاه بود که کتاب را از الفا
مشکلات این طائف و سایر معتقدیه صوفیه حل نمیشد رجوع بان کتاب میکردم گاه می بود پیش
از دست گرفتن آن حل المقامی شد و گاه بود که در بین مطالعات مصنفات متقدمین و اصحاب چند
کتاب را تجویض و ترغیب میکردند اول خدمت خواجہ نظامی قدس اندر سره و میگفتند زبهار زبهار
سخن خواجہ را فسانه خیال کنید و مصنفات حضرت شیخ فرید عطار و مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین
مبزی و سخنان شیخ سعدی شیرازی و کتب عین العقبات بهمانی و سایر عقیده داشتند و مصنفات
شیخ اکبر را و تابعین و برابریا ترغیب میکردند و میگفتند مصنفات شیخ اکبر بسیار قابلیت و قوت لای
باید اما بر حسب عقیده خالی از فایده نخواهد بود و سالی حضرت شیخ حسین مغربی را که در امیکشندی شاه باز
توحید است اگر چه بدایت حال دارد حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که حضرت محمد زاده شیخ نور
نور الله تقدیس فرمودند سالک سودمند تر و پرمهرند تر از منطلق الطیر کتاب و کیفیت آن زبان شرب و شاد
باشند و حال طائفه بر فواید شده است توحی معنی و بیرون تو اسم است و توحی گنج همه عالم طلسم است
و تراجم تسبیح و عشرین و ستائیه حضرت شیخ از سیه که از آن شهادت یافته و من مبارک می در آن
حال سعد در پنجاه سال بود و قریب دویست سال است شیخ شرف الدین مصلح بن عبد الله سعدی شیرازی
از انفا صا حد و فله و از مجامع آن بقعه شریف شیخ عبد الله شریف قدس اندر سره از علوم دینی تمام بهره داشت
و از ادب انصیب کامل شعر بجا کرده و اقلیم از کتب و بارز حج پیاده رفته و در سفر بندر یمن بخانه سونما
رسیده و بخت از شکست و از شایع کبار بسیار یافته و گفته اند در سفر بیت المقدس رسیده و در جاسق
کرده و بخت یک چهل سال روزی که بدایت این کار کرده و در مد و آید که مشک بر کند و در آن کتاب بر نوا
مروی پیدایش که آب دیده گفت تو بر آب و جلوه رسیده آب بخور این آب را برای آن کتابت برسم لعنت
آید بود که اسم امر و تراجمیات وصال بخور این امر و تراجمیات وصال بخور این امر و تراجمیات وصال
بعد از آن شیخ هرگز آب میداد ندی گفتند که یا خضر آب بگیر چهل سال و درین تکلم گذشت که خضر بگیرد
بستان بعد از چهل سال همان مرد پیدایش کالسه سجیات ذوق داد و بصیحت حضرت شیخ انیسو خضر
داز وی استفاد کرده و یک سفر حجاز بومی همراه کرده و بر سر او و بچهار سال از عالم عیب آید در مقدمه
کتاب اشعار یافته و وفات وی در روز جمعه ماه شوال در قضا خیر سنا احدی و تسعین و شتایه بوده
شیخ فخر الدین ابراهیم المشتهی بالعراقی وی صاحب کتاب لمعات است و دیوان شعری مشهور است
از نواحی همدان و در سفر سن حفظ قرآن کرده و بنایت قرآن خوش میخواند چنانکه اهل همدان شریفه آواز او
و بعد از تحصیل علوم اشتغال فرموده که در سنده سالکی مشهوره دارس آن و یار شده روزی جامعت همدان
همدان رسیدند و ایشان بپری صاحب جمال بوده و بوی مشرب عشق غالب میجو رانی بعد جان

در کتب شرف الدین مصلح بن عبد الله
السعدی الکبیر شیرازی
در کتب فخر الدین ابراهیم المشتهی بالعراقی

طالب عاشق شده چون قلندران سفر نه وستان اخفیا کردند چند روز خود را گرفت آخر چون زیاد شد
 وی روی بسوی هندوستان نهاد و در راه بقایندان رسید بنگالیشان برآمدند جماعت قلندران بدان
 رسیدند بزمیست شیخ مهیارالدین زکریا آمدند چون جمله قلندران روان شدند و پیران از وی صحبت شیخ شد
 شیخ هم بوی تصرف کرده آمده سر و قدم شیخ نهاد و شیخ ویرا بملوت نشان داد چنانکه وقت گذشته بود
 که ویرا و مدی رسید و داری قوی روی داد و این غزل در حالت از وی سرزد به دست خنثین
 باده کاذر جام کردند و چشم مست ساقی وام کردند و آنرا بصورت مستند و او را چهره بخواند و میگردانند
 چون اهل خانقاه آنرا شنیدند بر سبیل اجماع مسامحه مبارک شیخ رسانیدند که می بخلاف مشرب این خاندان
 عزایات بخواندند و صبح میزند و مشرب میبرد و در چرخه کبر و قنات و کبرنی باشد شیخ فرمود که
 اینها منع است از اینها منع باشد چو روی چند را یکی از اهل خانقاه را که بجانب خرابیات افتاد شنید که
 آن غزل را خرابیاتان با چنانکه و چنانکه میگفتند پیش شیخ آمدند و صورت حال از نمودند اکنون شیخ حاکم
 اند شیخ بر خاست بر در خلوت آمد و گفت که عاقبتی چه میخواهی خوانی و آخرین آیات را قطع خواند بیت
 چه خود کرد از خوشنیت فاش و عاقبتی را چرا بدنام کردند شیخ گفت بر خیز که کار تو تمام شد من آیات
 و خرابیات میکنی بر روان آبی برون آمد و سر و قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود را و از خاک
 بر و است و بگذاشت نگذاشت و فرمود از تن مبارک خود کشید و در بر او کرد و بعد از آن دختر خود را
 بقصد نکاح وی در آورد و پیران از دختر شیخ پسری آید و اکبرالدین لقب کردند بهت خیال و رفعت شیخ
 بود چون شیخ را اوقات نزدیک رسید ویرا بخواند و بگوید خود سانس و بگوید محنت حق پیوست چون
 التفات شیخ نسبت او زیاد بود بعضی اصحاب را که حسد چندید بپادشاه وقت رسانیدند و از
 اوقات او شرم میگذاشت و صحبت وی هم جوانان صاحب جلال است ویرا استحقاق خلافت شیخ بخلاف
 سابق نیست چون شیخ را آنرا شنیدند دست از همه باز داشت و روی بسوی حرم شریفین را و صاحبان
 شرفا که دیوانه زیارت کعبه بروم رفت نصیحت شیخ صدرالدین قنوی پیوست از وی تربیت یافت
 جماعتی فصوص میخواندند استماع کرد و آنرا را متعلق لغات را نوشته چنان تمام کرد و بنظر شیخ آنرا پسندید
 و تعیین مبلغ فرمود معین الدین برادری از جمله معتقدان وی بوده روزی بسوی میدان میگذاشت
 و دیگر شیخ جوانان در وقت در جوانان استاده است امیر معین الدین گفت که حضرت شیخ ما که امیر عرف
 باشم شیخ گفت از نظر فاشارت بر او میکرد امیر روان شد و رفت چون امیر وفات یافت حضرت شیخ
 از دم تنویر بر سر عزیزان با استقبال بر آمدند و بغیر تمام کردند سلطان مصر را نسبت شیخ مقید
 کلی پیدایش شیخ امیر مرگ و ایند اموی همچنان بی تکلف در بازار میگردید و اگر در نگاهها طواف کرده
 روزی ببارگشتن گران گذشت نظرش بکفشک سپری افتاد و شنیدند وی شده بکفشک سلام کرد گفت این کفشک
 گفت بر من است شیخ بلباس کفشک را کرد و گفت عیاف باشد که چنین لب دندان با چرم خلوت کرده گفت کفشک

ما مردم فقیریم و این حرف من است اگر چرم خریدن ان گیرم نان آنجا پیدا شود پسیند که بر روزی چند کار کند
 و چون چیزیم میرساند گفت روز چهارم شیخ گفت که بر روز شنبادوم بدیم او را که بزرگ این کارکنی بر روز هفتی
 و با احتیاط برو کان که لشکر بنشیند و فایز ایال درو سے نظر کردی و اشعار خواندی و بایستی به بیان آن سحر
 بر سلطان رسانیدند از ایشان سوال کردند که این اسرار شیخ بخانه سیر دیالی گفتند فی گفتند با وی در و کان
 خلوت میرساند دیالی گفتند فی دوات قلم خواست و بر کان نشست که بر روز پنج دینار دیگر بر وی طبعه شیخ خواند
 سواتی بنفیر او روز دیگر شیخ با سلطان ملاقات افتاد سلطان گفت که عیف است که شیخ را در و کان
 نشمارد بنفیر افتاده است بخیر می بخت خرجی شیخ تعیین کرد که اگر شیخ خواند آن اسرار بخانه فرزند شیخ
 گفت که ما منتفا و اونی باید بود و حکم تو اینم که بعد از آن شیخ را از مصر عزیمت تمام شد سلطان مصر ملک امرار
 نام بنیست که با جود شیخ و علماء که با استقبال کنند استقبال کردند ملک الامرار البیری صاحب بعل بود
 شیخ را نظر بروی افتاد فی اختیار بر و قدم برین نهادند پس نیز سر و قدم شیخ نهاد ملک الامرار برد و با البیر گفت
 که در اهل دمشق را از آن شکاری در و دل پیدایش اما جمال است اشتد چون شیخ در دمشق مقام سلطنت
 شش ماه گذشت و فرزند او میرالدین از نشان بیاید و دل چند بخدمت پدر رسید و بعد از آن شیخ را عافیه
 پیدایش کرد که با بر اخوان و وصیت فرمود و داع کرد قطعه و مصالح چون قرار عالم دادند و اما اندک بعد از او
 دوم دادند و از آن قاعده قرار کان و در افتاد و بی بیس کس و عدده و بی کم دادند و در ششم روزی
 القدره شتابان از دنیا بر فتنه و قبر وی تقایم فرود شیخ محی الدین العزیمیت قدس و کمال
 و مشق و قبر فرزند وی کبیر الدین و بیلوی قبری حرمه الدینیة حسیمة رحمه الله نام وی حسین بن عالم
 ابن ابی اخیسین است و اصل از کثر است که وی است از نواحی فور عالم بود و علوم ظریفی و باطنی
 از کتاب وی بر روز بیان بنیاد شد که وی بر شیخ بیاد الدین بر است و بیاد شیخ در آن روزین بر بیاد
 چین و بدیه که بر شیخ رکن الدین ابو القح است دوی مرید پدر شیخ صدر الدین و دوسه مرید پدر
 خود شیخ بهار الدین و بایر است و بر مصنفات بسیار است بعضی منظوم چون کنز الایز و در و
 ترا و المسافین بعضی مشهور چون نزهة الارواح و روح الارواح و صراط المستقیم و مراد و امل و انوار
 اشعار است و بنیات لطیف و سوالات منظوم که شیخ محمود حمیری آنرا جواب گفته است و بنابر
 گلشن از برکت و گویند سبب توبه وی آن بود که روزی لشکرا رفت بود که بوی شش آمد و خواست
 که تیرش بزند آه بوی که گزیت گفت سیدی تیر بر این تیر نا ایستای تیر از برای بندگی و معرفت آفرید
 است ناز برای تیر زدن را و غائب شد لشکری طلب در پیاد وی افتاد و هر چه داشت و در راه خدا تابان داد
 و با جماعتی جو القیمان همراه ملتان آمد شیخ رکن الدین انجمن است ارضیافت کرد چون شب شد حضرت
 رسالت تاه راسلی الدینیة و سلم خواب دید گفت ناز در این جماعت بیرون که و یکاری مشغول دار
 روز دیگر شیخ رکن الدین بان جمله گفت که در میان شما کسی است اشارت بامیر حسین کردند و تیر آن

نوکر امیر حسین رحمه الله علیه

انعکاس آن میکنند آخر قرار بر آن افتاد که تا یکی از بیت کم خیر و شاه پسر بی هم نماند از در و درگی و در صدد
 ترستا و شده و اول تعلیم نشانده چون سواد بر آورد و گفتش که گاه گاهی شعر هم بگو و معلم گفت که ویر تعلیم
 شعر گفتن و ترغیب بآیات معنی کن چون پس از نماز است خاقان بملکت خراسان رفت و راه و دید که شتری
 و بزین زار روی نهاده است بخاطر پسر رسیده که این شعر گویم بیت ای اختر اگر کر و ناه نام بر خواهی کرد ناه
 گردن و زار کرد و بزین خواهی چر و ناه و در دیگر ملازمت خاقان آمد و این بیت بر کاغذی نویسیانده آورد
 بادشاه چون خواند خنده و در گرفت گفت کاغذ را بیا و افضلایاندر و محل اسودن خود بر جوب بنفشه
 داشت و پسر را بر وزیر عیب میکرد و اتفاقا کارکان دولت او بهدیکه کنکاش کرد و ند که بادشاه و کشیم
 آخر قرار بر آن افتاد که از جراح مراد از اید بساخت و بر از بسیار قبول کردند و تمی که در شملت میرود
 آنجا و در وقت ترشیدن سر کار خود بکنند جراح هم قبول کرد چون فرصت یافت هم در آن غلو نخیزد
 پاره کاغذ و بخت بود و چون جراح سر ترشید پسر بیاد وانی که موی نیز رخ خواست که بگیرد و بنخ نزد جراح
 بلاش نظرش بر آن پاره کاغذ افتاد هم در زان خواند مصرع ای اختر اگر کر و ناه نام بر خواهی کرد ناه
 جراح را زهره بر دست و با افتاد و در محل اعتدال در آید گفت بادشاه سلامت از من خطای نموده
 وزیران تو این توطئه برای کشن تو کرده اند با و سه دیرت غریب دست داده چون استفسار کرد
 جراح تمام قصیده سرگزشت بغرض رسانیده بادشاه بیت او را مبارک گفت که اما از جان لرتن بر آورد
 بدین را پسر خواند و بنبت خاقان خاقانی لقب شد و بریت او بمرتب و در کار شد که حلقه فضیلتی
 شسته پدرش در و در گرد و دغا پنج خود در شعری تراشیده است بیت نوح نه پس نام شست گریه
 من بدی و قطره بستی ز جوب بر سر طوفان او و نهایت خاقانی بایت حضرت نظامی است قدس
 سره و اندک معاصی هم بیکار شده و نیز قصیده ای که حکیم سنائی را جواب گفته و حد و ابیات از صد و شصت
 گانه ساخته ابیات الصبوح الصبوح کاند کار و النهار النهار کاند کار و کاری از در و در
 جواب خزان و یاری از خوشدلی جوبن همای و خیز بیکاه ابوقت صبیح و میکند لعنتان زویده
 شمار و در آخر قصیده میگوید ابیات این قصیده را جمیع سعیدات و نامن است از غریب اشعار و
 از و کعبه گرد و زیند و کعبه برین نشانده استار و زرد قفا سنگ و اتفاقای سنگ و و امرا و
 یقین کند اشعار و توفی المقصی سه عشر و تسعین و حسایه شیخ نظامی ویر از علوم طاهری و باطنی
 و مصطلحات رسمی تمام داشته اما از جمله دست و داشته یکی از کار نقل کرده از گنج که شیخ از علوم
 غرائب و عجایب بهره داشته اند چنانکه کیمیا و سیمیا و همیا که عالم را مکر است سبب بالشان بود
 بادشاهی بود شیخ را تکلیف کرد که بریانید شیخ با بدین قناعت و لغوات کشیده بود و انتفات
 حکم بادشاه کرد و بادشاه گفت خوب چون شیخ نمی آیند از زمانه روم بادشاه با جمعی از کار
 دولت و امرا از نواب سوار شده روی بسوی کلبه شیخ نهادند چون نزدیک الحجه رسید دید که

و آخرت نظامی نوی

زرین و خرگاه سپین و انواع خیاام بر پا کرده اند و لشکری بی نهایت گرد سر برده بادشاه فرو آمد و تعظیم
 تمام در اندازیک سر برده تنه از راه او درون دادند باقی اسکان دولت بیرون ماندند و خود را کم کردند
 جان بادشاه را درون بردند و یکدیگر یکی زرین و تخت مرصع شیخ نشسته است و با انواع لباس فاخره
 در و فرجیان بسیار و درش شیخ با ستاده و زرین کمرنگان و خنجر کشیده گان و در گردن شیخ استاده
 بادشاه و همه که از آنکند شیخ چون دید که بادشاه می و بهد تصرف خود را بطرف ساخته دید که شیخ را نزد
 کشته در بر در و بر نه است شیخ تسلیم کرد و فرمود که دولت و جاه و نبوی اهل جزیرت که مردم با و ناز میکنند
 و مخافه می نمایند بادشاه و محل عذر و گردنشان این از حضرت شیخ بسیار تکلف و حکیم میشد و بود
 که حکم کیمیا میداشتند ملک و جلد ثانی سکندر نامه بوی ایامی کرده اند قوت روحانیت ایشان بر تبه عا
 که پیش و شعر ایشان و نقل کرده و هر که اندکی از چهار معنی کرده سزنی ازین جابند و دیگر خاندان ایشان در
 کتاب بطریق تفرقه مذکور است و سخنان ایشان بهر بی کسی مدامت کند البته مقصود آن بر آورده
 گردید چنانکه خود فرموده اند سیت اگر اامیدیش گیرد سیت به بدست آورد و هر مردی که هست و تا این
 وی و سکندر نامه مختص گفته شده اند و سید و عساکره بود حضرت قدوة الکمله و مفسر و مذکور شد که
 وی که به کتب اشتباه یافته اکثر استماعی سلطان از وی سر زده است و بسیار سخنان او بی بدل افتاده اند
 بر چند که مردم در جواب او سر زده اند اما هیچکس از این کتب بر ندانست مگر سر سز مدعی پی برده اند
 اما خوب برده اند و آن هم با لغات حضرت سلطان التسلیم بوده شیخ کمال خجندی قدس سره وی بسیار
 سزاوارست که به کمال استعجاب و تعظیم و این سر مدیس بود و داشت که با مخطوب باطن نشود و از رعایت
 عبودیت باز نماند چنانکه خود و سگود سیت این تکلفاتی اند و شعر من به کلمتی به جراحی مست و علی الدوام
 بر اخصات و بجا بدست برده و حضرت خواج میرزا محمد که وی چند گاه در ساس بود و امام که بود و نوشت جوانی
 خورد و کلمات وی از شعر و معانی وی ظاهر است احتیاج به تعریف و توصیف نیست و ذاتی در سینه
 کلمات بود و قوی و رزق است بر لوح قروی این بیت کیده اند سیت کمال از که نزد و بارفتی و هزارت
 از قرین مردان رفتی و مولان محمد بن مشهور مغربی قدس سره وی میرزا شیخ اسمعیل سیتی که وی از اصحاب شیخ
 ابو الدین عبد الرحمن محمد سفرای است قدس الدوره و بعضی سیاحت خود بدیر با مغرب از دستگی از
 اصحاب شیخ محمد الدین عربی خر قه پوشیده و کشف حقایق و وقایع از آنجا کرده و زملات وی از لطیفات و
 مکر دیوان مصطلح و از تجنیس جام جهان نمای که مجموع کلیه علم لقوف و انجاء کج کرده الحقی توان گفت که بی
 نظیر است که هیچ کی ازین طالع از ان نوع لطیف و بجز و مختصر جامع و موصول و فرخ و مقوف و دست نداده
 و صحبت خواج کمال خجندی که موجب مطلع وی بود و لطیفه سابق مذکور شده است و قتی شیخ اسمعیل سیتی
 بر اهل واد جلدی می فرماید خدمت مولانا را نیز تکلف کرد مولانا این غزل گفته و بعد از آن سرانید سیت اما چه بود
 و در دست گذشتیم از جمیع صفات از بی آن و آن گذشتیم اما سخنان کرد و ذوات وی و دستش و

در شیخ کمال خجندی

در کمال خجندی

در خواجگان

در سلطان الشعرا میرزا حسن و دولوی

و سبب آن بود که شمس الدین محمد الحافظ وزیر بحضرت قدوة الکبر و مصاحبت واقع شده بسیار بسیار
 نشان که باین معنی و چند جای اشعار رفته است وی فی الحقیقت ایسی بوده و مجذوب و در سبک است و می توان
 توأم آن بکعب وزارت از صدارت با نقیضات خاطر خواه میسر شده و اشعار وی جمع کرده است سخنان وی چنان
 است که می توانست که بیکس از نظیرا در سخنان واقع شده حتی که سخنان و در لسان انبیا میگویند و فایده
 در سبک آن نیز و تعیین و تعلیم بود و قبل از شش ماه و الاخر جمع آید و میسر و وی قدوه فاضلان شعرا می تقدیر
 و دیده شعرا و انفعالی کاملین و دایمی امر و فی کتب سابق در آن زمان و فایده علی بود و بدوری از اثر اللاحین
 بود و بسبب تجارت و هندوستان افتاد و در اختلاف و بی همی و همی و اختلاف و بی همی و همی و اختلاف و بی همی و همی
 و بدین امر و بسبب تجارت و هندوستان افتاد و در اختلاف و بی همی و همی و اختلاف و بی همی و همی و اختلاف و بی همی و همی
 او را بر و فرمود این را بر خاقانی و انوری پیش قدم بود و چون قابلیت درس پیدا کرد و تعلیم مشغال فرمود و بی انچه
 سواد برآمده و سلیقه شعر بر وی شده که کفایت و مهارت حضرت سلطان المشایخ گزینانیدی استخوان فرمود
 و وی فرمود که حضرت و شعر عزیزان شیرین بداند و اگر لطیف اصحابی نوی نزدیک قبولیت شود و آن
 اشعار و در این سبک و شعر و کفایت و مهارت حضرت سلطان المشایخ گزینانیدی استخوان فرمود
 حضرت سلطان المشایخ گزینانیدی استخوان فرمود و در این سبک و شعر و کفایت و مهارت حضرت سلطان المشایخ
 سلطان المشایخ گزینانیدی استخوان فرمود و در این سبک و شعر و کفایت و مهارت حضرت سلطان المشایخ
 المشایخ گزینانیدی استخوان فرمود و در این سبک و شعر و کفایت و مهارت حضرت سلطان المشایخ
 شیرین چه خواهد بود که فاسخات بیار آرد و در بر روی خاک و دندان که زبان خورده اند و وی
 و در این سبک و شعر و کفایت و مهارت حضرت سلطان المشایخ گزینانیدی استخوان فرمود
 رنگ بادیست اخرا لامر باره رنگ و زبان نماند بدان وی بخند حضرت قدوة الکبر و میفرمودند
 که اشغال دارد که از هر معدن گرفته باشد مصداق سخن شیرینی و نمکی سخنان و لیت که بر طبایع
 سر و م پوشیده است بعد از این که کتاب از نظر و شر که بر سبب نظر الشبان مشرف کردی که آن کتاب
 هم بر و نیست خسرو بودی که قاضی میخواند و گاه بودی که چند سطر از کتاب در نظر باره آمدی و بختین
 مقداری میگردند درین ایام بود که مغرور شود و کاسین فن نداند ملک فنی که پیش از این است و خلق
 وی از برای آنست پیش گیر و در آن التفات حضرت سلطان المشایخ نیست و این معنی را هم
 بود و آنهم میسر شد بهیبت آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند و آیا بود که گوشه جسمی بماند که کارش درین
 بادی بر تبه رسید که محرم سخنان صوفیه و سلام اسرار طافه علیه شد و چند سالین از وی مت کرده و طایفه
 را از دست کرده اما از نظر حضرت سلطان المشایخ بی بهره نبوده و آورده اند و وی هفت بادشاه و بی
 لازمست که در این ترتیب وی از غیث الدین شد با وجود چندین اشغال ترک و طایفه مروان
 محرم و محمول مشایخ کرده است و تخیل از وی تضاد شده و قرآن خواندنی وی و وقت بقیه

دار در روزی حضرت سلطان المشایخ فرمودند که نیکوترین مغولیهای حدیث گفت گاه گاهی در سحر
 گیر دست میدادند و نمک را محو میکردند و نیکو تر شدن گرفت و آن مقدار تفاوت التفات باطنی و مکیات
 لطیف قناری که نسبت به خسرو بود و بسیاران دیگر نبود چنانکه در یک قدمه نوشتند که بعد از عمارت
 داشت که من از همکس نیک ام و از تو نیک نام ملک از خود تنگ می آیم و از تو زین سخن بخت بدست
 تمام شعر است ازین که ام رتبه بالاتر بود که روزی نسبت شیخ فیض الدین محمود گفت و گوی و میات
 بود وی در میانجی شده به دیگر عرض و حالات حضرت شیخ فیض الدین کرد و روزی بحضرت سلطان
 المشایخ عرض کرد که تخلص من خسرو است و افتاد و جنوب بودی که فقیرانه نام و لقب یافتی حضرت ایشان در
 علم خود در جرح کردند و بعد از زمانی در از سر بر آوردند فرمودند فردا قیامت ترا در روز اولیا صفینا
 نامی خواست ام محمد کاندیس خوانند خسرو خوشحال شد و شکر بایجای آورد و روزی در اینها
 حال بودند و اصحاب همه در بر تو نور و ذوق آن نایب البان محو شده که میکبار در دیکه لغون خود
 غوطه خور و نقد یکپاس اسب اصل شعور برآمدند و بشارت و ادب ترک و بشارت با و مرز که درین
 حالت مرا عالمی برده بودند و در اینجا حصول و وصول شده که تقریر از آن با عاجز است ابیات
 نموده اند مرا عالمی که نتوان گفت و بعد از زبان شرح آن یکی هزار و چه نامی که همه کائنات در و
 هست و چه حاصل که همه عز و کام در روزی و در چه دیده ایم همه دیکه از و چیز و چه دیده ایم شربلی
 انیس و در بی خار و در بیان صحبت استفسار کرده اند که چاه آورده گفته از حصول عرفان و از
 وصول و بدان و از اصحاب خسرو بر زمین رختی زد و سر در قدم شیخ آورد و فقط بختی بخت
 مقامی که گفت حضرت پیر و زوی لطف و سعادت را بشارت او و اگر بیده منتظر بود و بد کردار
 ولی اگر بید لطف خود و سعادت واد و حسن بخیری وی از شایسته شریعی باشد روز شریعی نام و در
 تمام و شریعی بود و در بر آمد چنانکه به صاحب پسندیدند و توفیق و در دلف و در یون و است و او که اکثر مردم از
 همه او متواضع شدند و در وی نیز از اصحاب کبار شیخ نظام الدین است و محرم سراسر و مری و معنی و در و
 و طرافت بدل داشتند اگر چه بعضی اوقات در طراست لموک آن عصر و برخی ساعات و زمانه است امرایان
 بسر برد است اما خالی از این بود و در یافتن خود چنانکه اکثر اوقات نسبت شیخ فرمودند که حسن ما و حسن
 بجا و زت لموک در ریاضت با حسن الوجوه کوشیده اند و چنانکه ایشان بهشتیان لموک بوده اند و گاهی
 مثال شعر با شریع و مریط شریع کرده باشند حاشا و کلا از خواج حسن نقل است که سر خسرو در ریاضت
 با دشمنان و وقت بمنان رفته و از اینجا طلب حضرت شیخ سعادی از بنی از بنی است و چون بعضی از اینها وی
 انیس از رسید بود و مثل این ابیات میخواند میبست سیه با دام را برگر میفکن و در نظر بازی و بکشدش که قوت
 نیک بر تاقم اندازی و دیگر شعر ویرانیده گفته فرمودند که سعدی به اینها است اما چون این توار بخیر
 رتبه کرده میشود موافق نمی افتد بحیث که در آن معیار سیه باشد آورده اند که خواج حسن میثاب بودند

در این کتاب
 از شیخ شریعی

وقت تنگ بود که هوش از دست داده بودند جماعت از فضلا مثل خواجہ خسرو و خواجہ منصور و دیگران
وی گفتند گفتند که ای شیخ ما را چه کسایتی میسر حسن چشم و اگر دو گفتند سخن او نیم هم فضلا پسندیدند
که سجان آمد و چنین وقت ملافت از دست دادند در آن میامی حق تعالی ایشانرا صحت او مکتولت
کرد و تقدیم و تأخیر میان هر دو واغره و محافل ملوک اندک گفت و گویی شده و موجب این کلفت و زحاف
آگاه گاهی میت آخا میرسد مبارک جامع موقوف حضرت سلطان المشایخ که در میان شد و بر خواجہ
را بجا نه حضرت میر خسرو بدخترش عقد نکاح است چون این سخن بسمع مبارک حضرت سلطان المشایخ رسید
بسیار بسیار پسندیدند همچنین همه اصحاب را موجب بخت و سبب فرحت شده و آخرتوی غیبت خواجہ
حسن بلا دست با خواہ فتنه و ایامی آهسته می کردند با دشاہ خروارده و اسباب چهار و خیر هم رسانده و چون آمد
مقرر ازین ممر بود جمعیت خاطر شده و موقوف خواجہ القواد را که ابتدا کرده بودند بعد ازین هم شب و روز و رسوا
تواید القواد اشتغال فرمودند و بعد از آنکه از رسوا و بیاض او پیروا خندیکاری دیگر اتفاق کردند
بسیار و نالختی آن موقوف جامع سخفای اسرار و حاوی دقایق الوار استثنای استخوان در ولایت رفعت
مجمعی در ولایت را موجب حصول محالی و سبب و جوار منافی شده و دستور شده که اگر اکابر ولایت را بخت
نوشن باعث شده چنانکه خواجہ ابوالدین نقشبند را به سلوب بیان کتاب شخصی جامع صفات الشان
شده و مقیر از لبت تصوف کرد و در تصنیف شدند و کتاب را ولایت رسید یکی فواید القواد را که مکتوبات
حضرت شیخ شرف الدین که بسیار از و بهره مندیم در میان مکتوبات فقیر جمع کرده آن اسلوب بود
لطیفه بجاہ سخنم و در بر حنی حواری بسبب بعضی مردم از حضرت قدوة الکبریا
و خوارق عادات مکتوبه و طواری که انات بیه سرب ایشان از مشرب است که الشفقائی طایر میان ما شرح
حامد و زبان کرده آید بر با سحر القاسم الکبات لوان مدندیده اند که بکینا شرح او بد طبع بخیر
در رمای بجز اگر تواند شمار کرد و از جوهری با سخن آرای سخن به البرسمیل تمین و تبرک بعضی از اوقات که در سبب
حال بوده آورد و میشود و ذکر و در خوارق حضرت قدوة الکبریا و افتاد و زوی حضرت الشان حرف
نقد جانندی نور بد بر بخت ادای نماز جمعه شریف فرمودند و در آن قصبه شیخ زاهد که بانوع زاهدان
پیرایه و اوصاف عابدانه آراسته بود ازین سخن از وی بهتری یافتند بود که در بعضی از شبهه الر حره خود نقدان
بینمایند چون نیک گفتیش میگردید بر آب سرد که کیناره قصبه میرود و سجاده انداخته نماز میگردید و این تہمت
بعضی از مردم نواحی عقیده داشتند که در حضرت ایشان برای ملاقات شیخ زاهد رفتند چون در میان آن جو
ادای نماز کرد و حضرت قدوة الکبریا فرمودند که رحمت با تو که عنوان و آراستگی در راه خدا ایم رسانیده
اید و دست مبارک بر پشت زاید آوردند چنانچه آب شغفت و رحمت بر کانت اویم چون از نزد
دست خود بر پشت پناہ عالمیان آورد و قطعه پناہ پشت جهانی تر از سر و اگر فراز پشت جهان دست
رحمت اندازی که چه حدیث و تاملی که در برابر تو کند خیال سر فروزی و طهارتی حضرت ایشان

لطیفه

کرامت اول قصبه جانندی نور بد بر بخت ادای نماز جمعه شریف فرمودند و در آن قصبه شیخ زاهد که بانوع زاهدان پیرایه و اوصاف عابدانه آراسته بود ازین سخن از وی بهتری یافتند بود که در بعضی از شبهه الر حره خود نقدان بینمایند چون نیک گفتیش میگردید بر آب سرد که کیناره قصبه میرود و سجاده انداخته نماز میگردید و این تہمت بعضی از مردم نواحی عقیده داشتند که در حضرت ایشان برای ملاقات شیخ زاهد رفتند چون در میان آن جو ادای نماز کرد و حضرت قدوة الکبریا فرمودند که رحمت با تو که عنوان و آراستگی در راه خدا ایم رسانیده اید و دست مبارک بر پشت زاید آوردند چنانچه آب شغفت و رحمت بر کانت اویم چون از نزد دست خود بر پشت پناہ عالمیان آورد و قطعه پناہ پشت جهانی تر از سر و اگر فراز پشت جهان دست رحمت اندازی که چه حدیث و تاملی که در برابر تو کند خیال سر فروزی و طهارتی حضرت ایشان

کرامت بیستم مقام کالی

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

کرامت بیستم در قضاوت

عجب است که امان شود و اندک فرصت سخن بنظم و پیوست در آن صحن که حضرت قدوة الکبر از سفر کهن
می آمدند تزلزل در مقام کالی افتاد و در آنجا اصحاب را خوش آمد بعرض رسانیدند که خدای عز و جل اینجایید
آسودن که موجب زلفایت دل و صلب ترکیب آب و کلفت چند روز پس بر ندیک از اصحاب گزیده
و احباب سیده را رحمت دست داده و فعلی سر بر زده که موجب رسته طریقت شده فرمودند نهی
آب و هوای آن نوحی که چنین معتقد و مخلص وی آن نوع فعلی شیع سر بر زده که باعث رده باشد بعد
از آن نفس مبارک را ندانند که این نوع اقطاعی است که بر کردار اینجاست و از او شاه خود مرغاید
کشید منته حضرت قدوة الکبر بود آن صحن که از سفر کهن می آمدند در ولایت حجات بقعه برف
نزول افتاد و در آنجا و کش و ماوی خوش بود چند روز توقف افتاد شخصی از قضاوت حضرت
قدوة الکبر از سخن نامناسب گفت چون سبب مبارک رسیده فرمودند بقای که چنین مردم باشند
عجب است که همراه آتش می افتند سخن گفتن بودند آتش و افتاد و تمامی قضاوت سوخت با رده باشد
براه آتش می افتد چون مردم معاینه کردند خانه های جوین و سنگین ساختند قطعه آتش اینست که زو
خانه است که آتش و زبان پاک باشد که این آتش ضل غاشاک سوزد و زمان آتش همه ملک
سوزد و از آن مرتبه می آمدند و قضاوت تزلزل فرمودند آنجا سال آب طبعان میگرد و فرمود
در سبب من صد اتفاق درین سال زیاد آب است که در جماعه مسلمانان آمده بعرض رسانیدند که
مردمان بسیار و خسران پیش می آید و فرمودند که چه مقدار از زروات خواهد بود و گفتند هزار
بار یاد خواهد بود باره کاغذ طلب کرده نوشتند که ای اب از عبداللہ شریعت اسمعیلی را معلوم
باشد رسید تو چون با حق تعالی است باید که با ما باشد لغایمانان که در دستاورد هم تکاور
نگذایم آورد و در قضاوت او و حد قیام نمود با ما باشد لغایمتجا و زنده رفت تا بان حد نموده
بودند و علامت ساختند و داشتند و الیته شده رباعی زهی دریای و معرفت حق که کلا و بحر
لا ساحل گویند و ایامی کردند بر بحر و ریاء رود و ریای بجای خود که بوند و از روی برو یکبار
هم خدای تشریف برده بودند چون منیت بر دیبک اشعار کردند قبول کرد بعد از روی هم خدای
بر او از آنجا بسوی و ثانی می آمدند که شخصی بر سر راه پاکه کشی میرسد و بر او زد که امر و روز و روز
است حاجیان کعبه معصوم و خوش می رسیده باشند چه خوش بودی اگر این دولت بر فرازی مندم
این آرزو خواهی و سبب مبارک رسید فرمود که کشید سی گفت منیت زهی دولت اگر باشد نصیبی
گفتند بیا آمد و دست مبارک خود نشانست کردند که بر و بحر و زبان بر آمدن خود و اگر بیاخت از او
بجا آورد و روز در کعبه و بخاطر رسید که باشد که ما الوطن رساند بخیر و خط این خطه حضرت ایشانرا از آن
استاد هر دو قدم آورد و فرمودند بر سر آور و خود را بخانه یافت سبحان اللہ به تصرف است
الحقیقت قطعه زهی روی که صبح صبحم یافت و اگر حکمی کند چون صبحم یافت و بر سر عزت نیز چون صبحم

که از مشرب بدم و مسجد یافت و حضرت قدوة الکبر و الاحد آباد نزل فرمودند و محاب بر سبیل تفریح
 بجای می رفت بود و مذکر گذر بنگار افتاد که بر آن گویان شهر بود و در آن جماعت فقیری بود و بصورت نگار صفتی با آنکه
 چنین خوشه چین از خرمن حسن او بود و گفتند این را مثل نیست به دیگری گفت صورت سنگین و زیاده باز
 چنین تراشیده اند که هیچ صورت بآن صورتی معنی نسبت ندارد و مولانا گلشنی که درین جماعت بودند
 الحال بر فراست و روی نسبی تبحر نهاده و چون آنجا آمد صفتی در نظرش کار کرد و بعد از آن جان ویران گشت
 شد بر چندین و بعضی گفت که در نزد می شد مصرع که عشق آتش است ای پسر پند باد و چون مدتی
 برین برآمد حضرت قدوة الکبر او را طلب کرد و حالش عرض رسانیدند گفتند میرویم و او را
 در ایام که حال وار و چون تشریف آوردند خجلی مردم و اعزّه همراه آمدند چون نظر مبارک بران
 دل یافت و بحالتی در یافتند که هیچ آفریده را مباد و هر که این افتاد آفریده مباد با طالع حالت
 رفیق کردند و فرمودند که چه خوش بودی اگر اینصورت سنگین جوهر و حایت یافتی هنوز از زبان
 مبارک تمام برآید بود که صورت جاندار شد غریب عالم برآید که سبحان الله چه جایای عیسوی است
 یک پتاز و قطعه سیخ دم که برآید پیرگاه جهان و بدید صورت رنگین که جان بود و آن و میدید
 روح بدم و در آن تن سنگین و شده بصورت ۱۰۰ ایشان و گشت روان و حضرت امیر خواجہ
 رحمة الله علیه وی قدوة قاطبان شعری کاظمین و زبده شاعران فضلاء متقدمین پسرے داشت که
 طبعش و از بد ریش شده که احد غلیل گوید و بر پسر شده که بر چند پدرش سعی کرده بجای نرسیده
 و طبعش شعر گوئی نه انعامیده روزی حضرت الی شاعر و را بجا گذر افتاد و بخواه خود و در اسباب صیانت
 بهم رسانید و بعضی اعزّه شهرم آمده بودند و پسر خود را آورد و بعضی رسانید که این پسر حاجت بلید
 طبع است و چند که سعی کردیم بجای نرسیده اکنون امیدوارانتر نظر در و این است حضرت
 و این تراغب نمود زانی نیک آمدند که از حالت دلشیر و سالیون و در جبهه میمون آشکارا شد فرمود
 که این پسر را که میگویند بلید طبع است به از بد میتیاید بجز و این سخن از زبان برآید و برانش و موهبی
 برآمد و سخن و آمد چنانکه اهل مجلس معلوم شده که سخنان وی بخلاف اضعی اند حالتی دیگر روی نمود باز فرمود
 که چون شعر گفتن برات نشناخت چنان شعر میگوید بعد از آن وقت این شعر از زبانش برآید قطعه آفرین
 بر طبعش طبع که زود گوهر انگیز و جبر افراشیم و اثر تربیت بود که وی و هم سخن گوئی هم سخن و انیم و
 غریب از مجلس برخاست و پدرش سر در قدم آورد و اعزّه زبان آفرین برکشادند و زبان مقال میگفتند
 قطعه زبی سیخ زانه که مرده طبعی را به جیات شعر بخندیم هم روان گوئی و چو آنحضرت که ظلمت طبیعت
 روانه کرد و هر سور و آن روان گوئی که کار منشاء است این قطعه در مناقب دارد و سید علی فلسفدر که
 سیر سحرین و سفر خافقین در تحت قبه یلگون و زیر سده کرده بود و صحبت ایسی از اولیای روزگار و ملازم
 جنای از آنرا و بجای آورده جامع و موصول غنن صوفیه و صاحب اصول علم سوره انت فلسفه را که از

که است نیم و احد آباد و تقوی و سبکدین جوهر و حایت یافتی هنوز از زبان
 که است و هم این سخن نیم جوهر و حایت یافتی هنوز از زبان

کرامت یازدهم با سید علی در اعراض از خطاب جهالت

سلامتی انگوش پیش نشان عالم علوی رسیده و مناصب و ریش از کسیت تالای او کوس گردان
 آوریده همراه داشت رباعی تالایش رسیده گوش جیون + علاایش در دیده کوس گردون +
 جهانی از صدش بار کردن + بدل آور میل باز کردن + قریب با بافتن قلندر که بر یک جلوه بخور است
 و جلوه تفرید بر سر است در روح آباد حضرت قدوه الکبریا و نایب و لیکن شرایط آداب نور زید بنصیر میر
 همیما تاثیر محقق نماد که قلندر با این نظام آمده و فرمودی نام آورده چون از حال التقای پرداخت گوی اعراف
 در بیان اعراض از این اذاحت که خطاب جهالتی که اشتغال او با عالم علوی و سفری و احوال او با عالم صوری
 و معنوی است بیک شخص عجب می نماید چه اولیای روزگار و اصغیان نامدار بر یک عجب رایت لایت
 و جهالتی که از جهت تخصیص لشباعت فرمودند که نشانی اسلام روزگار و محنت مقام اسرار نیست که
 و تحقیق این نوع امور مخفی و رازیکه گذرد و از حال فقر ایدارید بیت برویکا خود و کا عظیمین چه فریاد است
 مرا فتاد دل از ره تر جفا داشت + قلندر گفت اگر از جن جن جنو و الدبر آمده ایم از هر تحقیق مقامات
 و ریش است و بر کفری که حالات ایشان بی آنکه تحقیق خطاب نشانی کنیم نمی روم به اگر مراد از
 جهان عرصه کشور و فرقه و درست پس بر که امی از مشایخ مقتدای هر فرقه و شیوای هر عرصه هستند
 که قیام آن عرصه بی وجودی ممکن نیست و اگر مراد از بیان ولایت معنوی که مقامات اولیای +
 و از ولایت پس بطریق اولی بر کسی از او بی در محار و محافظه مصار و ولایت اند حضرت قدوه
 الکبریا و میفرمودند که این فقیر نمی کسبت از طایفان با رگه عالی و کاروان و رگه متعالی حضرت سید است
 اینان مرا مقتضای آفتاب منزل من الشک و این خطاب مخاطب کرده اند قطع عجب است از قیام
 ام چون ایاز + با طاف محمود و سر کرده سی بنس از سن کمال + چه لفظه الهی نام کافر کرده و سید
 قلندر گفت خطابی که حکس را از کمالان عمر و کمالان در مخاطب نگرفته باشند شایسته آن خطاب
 کرده اند نزد و دای عزیزی و تو و سلوک مسند ترتیب بعین ثابته خود و زبیده چون سبب بعد از سلوک راه
 و اعیان ثابته خود و سر سید و این از ترتیب سگانه خواب بود اول سالکی است که علم بعضی از اعیان ثابته او جامع
 صبیح شیوانات ثابته و حروفات عالیه است دوم سالکی است که علم بعضی از اعیان ثابته ایشان باشد سوم سالکی
 است که شمول علم او با اعیان ثابته خود و حقایق سالک اول اگر بعین ثابته خود بر سر طبع بر جمیع اعیان ذاتی الهی
 و اسماء صفات امتحابی خواب بود و چنانچه غرض او کلیات سالک دوم بعضی از اعیان ثابته ذات مطلع
 خواب بود و چنانکه اولیای متوسطه احوال سالک سیم مطلع بر اعیان ثابته خود و الحان نام و احوال خواب بود پس سالک
 اول اطلاع بر احکام باریه عالم انا و نا آخر چه هست می باشد چنانچه حضرت صاحب دعوی مفتوحان کبر
 اطلاع خود بر عالم جز سید بدست آمدن بصری و تفسیری الکلیه چنانکه شرح وی در لطیفه سانی مذکور شد
 پس از اینجا استدلال توان کرد که اگر سلوک یکی از اولیای خودی ازین قبیل باشند و اعیان ثابته او است علی
 بر حقایق جهان ملوی و گویان معلی و محجب بود که او را چه بگوید که سید علم قلندر گفت که دیگر او بیاز

جهانگیر سیم بنو سمن تمام از زبان مست نه برآمده بود و کرم و حسن از ان شبانه قالب بر او زد و طرآن
و صغای خدای آغاز ایسات ری مشبها ز کربلا ابالی که کمی بر دبال لایالی به چو حنقا گریه بر پر واز
جهانگیر بر نه تا قاف ز او از چو گرد و گوی چو گان باز و دست به بیند از و چو گویا لاش از دست
بعضی لغز چنانچه حضرت کبیر و قاضی رفیع الدین و شیخ رکن الدین مشایخ از و شیخ امیل الدین سید باز و
شیخ جمیل الدین جره باز و امثال غیرها حاضر بودند بر یک بشا بدین امر عربی بجای این حکم عجبیت
در دمان نهادند و پس بشان آمد و بر یک سر قدم شیخ آوردند و بواز مجلس برخواست که در کز چنین خارق از
رج عارف و اتق ندیده شد ملک نشینده اصحاب سید علی قلندر و بجزیر کهنه ای اشتغال نمودند چون در روز
ازین ماجرا گذشت سر طلع قلندران و حضرت شیخ کبیر و سید حاجی عبدالرزاق نور العین را گرفته حضرت قدو
الکبر آورده و در خواست فایده کرد و بیزین ایمان بود چون این لغز و میان بودند با سنی طرایشان را قاف تا خود
و رسول او را مبدول داشتند تقریبا میفرمودند که نقلت از شیخ علی سینی رضی الله عنه گفت ده کس از او یک
منار از منزلات غیب وار و شد و زبان شیخ تاج العارفین ابوالو فاقس سره و اسرار ایشان را در آن
منزلت اشتراک افتاد و چیزی از مناز که بر ایشان مشکل مانده همه جمع شدند بر شیخ تاج العارفین آمدند تا باز
پرسیدند و در آن مناز که شیخ را یافتند و خواب و جمیع اعضا مبارک شیخ و تسبیح و تمایل بود و ساعتی
منتظر بودند تا شیخ بیدار شود و اعضای مبارک شیخ بایشان سخن آمد و کشف مشکلات منازل ایشان
گردیدند که شیخ بیدار شود و ایشان را گفتند سر قذوة الکبر و در آن عین که از فکر لری آمدند
و راجعاً تا فرود آمدند جهت با سنی طرایشان لغز چنانچه شیخ مبارک شیخ الاسلام داشت آن چند روز
آنها را امت افتاد و روزی حضرت قدوة الکبر ابرویم در آن سرحت فرموده بودند و زبان شیخ الاسلام
و شیخ مبارک از مناز آن گیر لغز به یک سله توحید اختلاف از او داشت سخن خود را یکدیگر را به هیچ آورده بودند
آخر قرار بر آن دادند که حضرت ایشان استفسار کنم قطعه کل اندر سخن جرات شد به چو که مشکل کشای عالم هست
عجب است اینکه از دگر برسد و داشت جام جهان نای بدست هر یک آن لغز به میان سخن من کرده بود
سوی حضرت ایشان از دنیا افتاد و خواب و آن یک انتظار خواب کرد و باز به یکدیگر اتفاق کردند که خوب قتی دیگر
بریده شود و مسل یقین کرده بودند که حضرت مبارک بریان میزد و در آن وقتات بر یک شرح داد بطره
آخر اشکال آنها گفت بعد در خواب درآمد جوابی که بخواهیم بجات روح اقزای روح مژده گفت قطعه جبر و است
اینکه در وی کل سراره بود و ترکیب بپیری جهر و بی چون جزو حکم کل کرده و باز قطعه در بای نگهبرد
حضرت قدوة الکبر ابرویم در آن مرتبه که بر دم او خدا المعصوم آقا مست شیخ الاسلام روم را بخواه طریکی
از بختاب خادم سخن بدینی میکرد و فی الجمله یکی از اصحاب ایشان خطای بنوده بحسب شریعت مادی چنانچه
بروم می نمود که از بی طرآن حضرت ایشان چنان چنین امری صادر شده بدنی گذشت که دی و محافل و
جالس مشایخ ساخته و میکرد بعضی معتقدان استمع مبارک ایشان میسازند میگفت که خوشی خود بینی

کرامت و از ارم و ارحام و اطلال حضرت کرامت و از ارم و ارحام و اطلال حضرت کرامت و از ارم و ارحام و اطلال حضرت

لا اله الا الله محمد و آله و صحبه اجمعین

در مدت خدمت حضرت انور العین

چنانچه در وقت پیش خود از خدمت ایشان جامع الفاظ میرسد و سخنان موثره قریب سی سال طریق خدمت حضرت
قدوة الکبریا سپرده و سفر و حضر حاضر بوده و در غایت گاهی یاد دارد که حضرت ایشان امری فرمود
باشند بجز سید زاده و دیگر سبقت کرده باشد با سبک چنان سر بر خط حکمش نهاده که از ایراد خود
بیرون افتاده اگر کلامی بنماطیر سیدش و حکام خاطر غل سر و پیش و شمشیر خدمت بموافق مجال انتقال
ند که در شصت و هشت سال عمر بکمال سید عبدالرزاق یافته بودند و از ده ساله بودند که بشرف ملازمت
مشترف شدند چهل سال بر سر سجاده بارشاد اصحاب طلب و ابتدای ارباب قلب اشتغال اشتغال باقی
حیات صرف خدمت حضرت قدوة الکبریا رفته با سبکی عمری که بخدمت شده محبوب توان داشت
باقی همه بیجا صلی و بوالهوسی بود و سرایه سودای حیات و جهانی و خرد خدمت دلدار و در خاک و حسی بود
و در می حضرت قدوة الکبریا در جامع و مشق نشسته بودند و جمعی اصحاب چنانچه حضرت ابوالکلام
در خواب ابوالوفاء و شیخ علی و شیخ اسماعیل الدین و شیخ فخر الدین و امثال ایشان آغوش دیگر ملازمت مشرف
بودند سخن در معارف میرفت اصحاب و استماع عارف و حقایق مخطوط بودند بایمان سخن از حضرت نور العین
سخنی را که از آن سخن نقلی و دو بیت است یکی سر و دم سروان بر و دشتا فرزند عبدالرزاق
شد قطعه مرا از جهاندار دارائی دین به سری بزدن و سر بر سرش و زور بانی و حدان در درختان +
ناری شد آن بر و بر سر و سرش و در حضرت ایشان سخن گاهی از شیخ زادگی می برآمد فرمودند شیخ زاده که هر چه
فته شد من خود بخوراده و در کیش خوراده و کار او شیخ زادان باشد و دیگران از صلب بر این عبدالرزاق را
من بر آنچه زاده ام با خود و آنکه استوارم است چه نور و دام از نور دیده و کور دیده باشد نور دیده
بمقتضای فدا و واقفانقاوه سید عبدالرزاق را بخطاب نور العین مخاطب افتند و بعد از آنکه سخن
بروند و غیره خواهر گیر و جدی بستم که با انواع فضایل و شمایل آراسته بودند و خوردند که نسبت ظاهری بهم ظاهر
شود چون بیشتر در یک بار که بخت فرمودند که در این البستی به ازین است که خواهر عالاتی من و خانه
حسن که با نسبت کلین فرزند از و متولد شده الآن در میان ما و او نیستی است که در شرح بنابر قطعه
چه حاجت نسبت غیر ای برادر که دارم نسبتی دیگر به ازین و چو نور واحد خود بنده نام و در آخر شرق غلور
نشانیر به همان نور است از خوبت خدا که از ارحمین و با حسن گیر و هدیرین سر حضرت قدوة
الکبریا برادر راه صاحب بدشوق گذر افتاد و در پنج بیماری پیش آمدنی تالی نوی روی داد که مردم قطع
مید کرده بودند اندک عفتی نسبت حضرت ایشان واقع شده و اصحاب چنانکه حضرت ابوالکلام و خواهر
ابوالوفاء و شیخ علی و شیخ فخر الدین و شیخ سیف الدین و امثال این بسیار بوده حاضر بودند و در صحا
ند که نور و مقام علی میکرد و در محب باطن تنهای ولایت متعالی و آلوده جدا زمانی بخود آمدند فرمودند
چه جای تشدید است که آن حالت مدیست که موافق دیگری شده و ضعیف فرمودند نور العین آمدند بنابر
خود را بخدمت حق تعالی در آن بی نابی صحت کلی داده چون صحت کلی شد حضرت نور العین را طبع شد

بر انواع لطف سخنان شفقت انگیز و عاطفت آمیز و باره ایشان تبار کردند قطعه را هر چه بزرگان عطا
 کرده بود به زلف و عنایت برین روزگار و بهر از لطف احسان شده به بفرق بند تو چون در تبار
 کبریا بنده عالی سیفان لکن که را قریات نوشته از برکات او ده بهریم نیاز پیش حضرت قدوة
 الکبریا آورده حضرت ایشان قسم کردند و فرمودند که کسی که قریه بزرگوار و بزرگوار باشد و این
 جزوی قریات بقید نشود اما این تذکره پیش حضرت دو العین بزرگوار باشد که در آن مطلع شدند و از
 جواب حضرت قدوة الکبریا متعجب گشتند فرمودند چیزی که قبول آنحضرت نشد و دیگری چه گونه التفات
 کند قطعه نهی بلند جانی که چشم بهمت او به سوی مبله کوکبین التفات نکرد و کسی که تابع مینوع
 خود شد البته به نظر گوشه چنان شش جهات نکرد که التابع کالتبع گفته اند چون این استغناء و
 بسبب حضرت قدوة الکبریا رسید بسیار متعجب شدند و شرف حضور مشرف ساختند و لطف عطا
 کردند و در سخن فرمودند که عبد الرزاق و فرزندان او را تحریک الهی که خاتم از حضرت امتدای در خواست
 کردیم که اگر اولاد و احفاد عبد الرزاق قانع بودند بزرگ کسی محتاج نشوند به یک توجه بهما نیست مردان
 در کار خود بود و قطعه بهمان مردان عالی ای سپردیم که بجا خواهند آنجا حاضر است بهمت شان با توجه
 بهمت از یاد توجه قاهر است و فرزندان نو العین عزیز الوجود خواهند بود اگر به خلق
 روند و اگر روند قطعه پیشتر نرسید بهمت مردان رفیع و اوده سنگ خایه بزرگان این روزگار
 را پس بندان پس و از ابل میندیش چه مطلع است که تا به بجا خواهی بری و ذکر می و تعظیم اولاد اکابر
 و کبریا و احفاد و اشراف و برترین نشان سعادت و خوشترین آوان سیادت تعظیم این طایفه است چه
 بزرگی احفاد و بزرگی اجداد باشد بلکه روحانیه آن اکابر همراه فرزند خودی باشند و تشریف بزرگوار
 مبله و چون پیش شیخ عبد العزیز ای بدیدن فقیر آمد اما جمالی عجیب چیزی که گفت خورده به سخنان که از آواغالی
 بوده و در واد و در امتثال او بسیار سخنان گفت که خاطر شریف منقص شده بلکه کار بجای رسانیده که
 و محل اعراض آمده و آنکه نظر بزرگوار است که بکنند و تقرنی نمایند و همه و تقرنی بودند که روحانیه حضرت
 شیخ نور الدین زاهدی نمایان شد و بجانب من التفات کردند و محاسن نوران خود را گفتند که زیاده روحانیه او
 در بیانت بر چند که او در معرض تقرنی آمده و لو که ششم معرسل زروی نواجه عسبان بنده میگذاشتند
 حضرت قدوة الکبریا نقل از بزرگی میگردد که میگفت که سلطان غریبیدن بزرگی آمده بود و عقیده
 کامل نیست وی حاصل کرده تا زمان حیات آن بزرگوار از عقیده آن بزرگشت اتفاقا آن عزیز در گذشت
 بر سر سبزه بجاده بدر نشست تا کسی بهمت سرور گرفتار شده و شیخ زاده را پناه گرفت کسان سبزه آمدند
 و بر گرفته بودند شیخ زاده بسیار متعجب شده و روی بقریه نهادند و همان مدید سر از قبر بیاشت چون ناگهان
 گرفته پیش سبزه و در خواست که سیاست براند یکبار و شیر در گوشتین آن نمایان شدند و میخواستند که ایضا
 رسانند و ناگس باستین خود را میخواست چون سبزه این معاینه دید بر سر اعتدال آمد و بعد بزرگوار و انکسار

فکر کردند از این نوان بسیار عظیم خات بر کلمات او ده محاصل لکن که در قبول
 سنا صفت حضرت قدوة الکبریا را
 فکر در تعظیم اولاد اکابر

و اگر دانید حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که حیات و وفات من بر اینست و من حیات و وفات من
فرزندان خودم بر هزار هزار از اینست قطعه کلمه ای که در دنیا آمده و دانند پس کس و ده است و آن را
باشد بر آردل چنین تصویر یا طبل که که الحقی اولیا باشد یا خداوند و او عیسی جان وانی که که هم
و مردگی بازنده باشد و هم در مردگی همراه زنده و بهر حال روح من نیابنده باشد و بهر حال او هم بهر حال حاضر
که حاضر غایب دانند باشد و اشرف از زندگی مردان مرده و بهر حال اویش آینه باشد حضرت نور العین میفرمود
روزی حضرت قدوة الکبریا حالتی عجیب و بیصفا غریب فرموده بود و منیت صاحب سخنان اشارت
و نگیز و جفا و آیز میفرمودند چون نوبت من رسید بسیار نگاه کردند و در آخر متشکر شده میفرمودند که
فرمانها را زنده که من بکنی خود را نشانها کرده ام که هیچ چیز از شما دریغ نداشته ام و فرزندان ترا از حق تعالی
خواسته ام که دایم مقبول مسعود باشند و اولاد تو در طاعتی کنی از رجال العیبه محذوب خواهند شد بلکه شخصی برآیند
که حالات من هم بوی خود و آید چون این همه احسان شنیده ام سر در قدم حضرت آوردم سر برانداخته و در کتار
گرفتند قطعه را و حالتی در یاب و یاب یک دریایم دریایم گوهر و خشت بار و درم سایه دارم و بهجانبان
تا بریزد غبار من بر لب طیفه پیچاه میفرمود و در میان نزول آیات اشرفی و آیات شکر من
نظر داده و قلعه جالس و قصبه و ولی و او ای است و خوار و نسبت با ای این دیدار و استغفار
مسند عالی سخنان و حضرت قاضی زین العابدین و حضرت شیخ شمس الدین او می در آن چنین که
علاست حضرت خواجه ابن حضرت قدوة الکبریا آمدند و بعضی وقایعی که در میان گذشت نزول
در روح آباد افتاد مسند عالی را عقیده با نیط اند بسیار بود و هرگاه که این طالع را می شنیدند اگر چه
و در وقت "بدریات" چون صحبت جهانگیری و در آن ای عالم افتاد مسند عالی جمعی از بزرگان و
براه آورده و در هم بر روح آباد و ف با یکی بوس دریافتند در اول تلمی بعد جان خوان و دیدار و بعد
نزار دل جو یان فدا حضرت قدوة الکبریا قطعه زی تو جهان آرای حصار که باشد
فره اش خوشید انوار کسی کو طره العین بدیدش و یک جان بی بعد جان شد گرفتار +
چون حضرت الشیخ التیاج نظر و المص باطن مسند عالی بخود زده از جدا افتند التفات ظاهری و باطنی
نسوی او میدول مسافتند و در زمره اصحاب خود و آوازند بدین تقریب هرگاه که باین راه می آمدند و خانه
مسند عالی میفغان نزول میفرمودند و در مقام روح آباد و بگوشت و عدت آباد نشسته بودند با اصحاب
فرمودند که بوی دوستی ما با جنبه غریب می آید و این اشارت بود تا بدن سیفان روز دوم آمده حضرت ایشانرا
دید و تکلیف کرد که حضرت ایشان مقدم شریف بخطا و ده بیانند چون طالب صادق بود و معروف او میدول
شد گفتند در انجام هم طالبی دارم که هنوز بر لبه اصحاب من نه آمده او را رفته احباب خود و آرام این
اشارت شیخ شمس الدین بود چون و را و ده اندک کار و اصحاب خیر شریف دیدار آمدند + + +
+ + + و هر یک از فرقه دولت و یار ایشانرا عینیت شمرند حضرت شیخ شمس الدین را شیخ امام

لطیفه پیچاه غم درین آیات اشرفی و آیات شکر من

مقام اول در خطا و از روح آباد

رتبه این بشارت داده بودند که بزرگی خواهد آمد که لغت شما را خواهد رسید انتظار این دولت میباشند حتی که
 حضرت قدوة الکبر آمدند حضرت شیخ شمس الدین الشرف الباس خرقه مشرف شدند جامع امرای و بزرگان و ملوک
 آمدند از شرف اراوت مشرف شدند نزدیک یک ماه و راه و پسر و دوازده و خدمت صاحب بجا بود و بیرون آمدند
 بقصد بزرگ و بی بیخانه شیخ سید الدین نزول فرمودند خدمت شیخ صفی آمدند و دولت دیدار صفتی شمر دند
 و در غیرت شیخ صفی را بسیار عقیده سلوک کمال پذیرفت و حجره که بیخانه شیخ سید الدین بود شیخ صفی را
 معینت ساختند مولانا کریم الدین و شمس در وین بقبریه که نزدیک و دلی بود سکونت داشتند و در
 حضرت ایشان مذکور شد که مولانا را باید دید فرمودند خوش باشد چون صبح دوم روز آمد و باعت رفیق
 شدند شخصی این سخن مولانا ذکر کرد که حضرت قدوة الکبر فرمودند که مولانا فرمودند که می بی
 حضرت ایشان را شناسید که در خانه کهن میان ایشان بسیار بزرگ اند و مثل هندوی فرمودند که چهری کی سنده
 کین الهی فرمودند شرف سعادت دیدار حاصل کنم چون آمدند از شرف دیدار مشرف شدند مولانا کریم الدین
 میفرمودند که سبحان الله شهابی همچو سید شرف جلال می باید که کونین هر دو بال دوست چه در پائینت که علی
 اندر و منور سر بی معانی سرورشان که در کج دولت از میدان کمال افتخار به قدوة ارباب
 و خان عده احباب دین به منظر آنا غوثی معنی آریار به بحرا شامل که میگویند باشند گوهرش
 حضرت الکمال که می نامند آمد آن نگاه به حضرت شیخ سید الدین فرمودند که چون حضرت قدوة الکبر
 در رتبه و در عقیده و دلی آمدند مقدم مبارک در خانه عظیم اندوز وقت نماز ظهر جماعت آمدند بیدان حضرت
 قدوة الکبر آمدند فرمودند که در اینجا بوی بزرگی می آید فقیر عرض رسانید که در گوشه دیرینه فقیر کعبه است
 که حضرت بخت که مختلف بودند گفتند آری بوی ایشان است آخر خود را قرار دادند
 گشتم و در نواحی او خدمت شیخ صفی و خدمت شیخ سید الدین را مختلف ساختند بودند و ارادت غریبه و
 بوارق زیاده بنابر دست داده چون از اینجا رخت بستند موضع مسجد نزول فرمودند و در مسجد خود را از آن
 از اینجا زیارت شیخ داود آمدند سه روز در مسجد الهی موقوف نمودند مردم الهی نقل کردند که حضرت بخت
 البیانات سعد و همین سجده کرد بودند و از اینجا فقریات کو بر آید آمدند و مردان کو بر آید آمده استقبل
 کرده و سخنانی خود بر دند مقدار هزار کس کم و بیش از آن مردم مرید شدند و انبیا القاس در باره آن
 را ندانم که از اهل انان ایشان شراب خورده بیدان حضرت ایشان آمده فرمودند که بخت که بزرگوار
 و اگر شراب خور و نقد میوافتی ترا و فوت گشت و دیگر از حضرت قدوة الکبر طلبید و نصیحت
 و مواظب بسیار کردند آخرش فرمودند که تنها از نهان شراب نخورید که اگر از شراب بخور و روان مرگ
 شود یا فقیر گردد و اینها قبول کردند و از اینجا عازم جانب قصبه جالین شدند و از آنجا ایات علای
 بجان جالین را و از آنجا مردم را و از آنجا که پیش از این از اراوت مشرف شدند
 چون که بزرگین کندیوه افتاد و از اینجا جنگل بسیار بود و صاحب راه که میگردیدند رفتند و کوی افتادند

مقام دوم و مقصد و دلی ملاقات مولانا کریم الدین صاحب رتبه حضرت بخت که بزرگوار
 مقام سوم و دلی ملاقات مولانا کریم الدین صاحب رتبه حضرت بخت که بزرگوار

کرده بجای می بردند شخصی از قلندران از چوپان پرسید که راه کجاست وی برپیش استوار در میان کوه ای کوه
 که غرق آب بود راه نمود و اصحاب را اشارت شد که همین راه روید که گمان می شود آنجا صاحب بزم در میان کوه
 میرفتند بعضی را گفت بپوشید و بعضی را شست و لنگ و برخی را اصلاح قدم ترشد چون چوپان حالات خوب معاینه
 کرد و رفته بقریه ساکنه و ره فریاد برآورد که عجمه ساریه کردیم که حاجت مسافران باین نوع کول نهاده گذار کردند
 رای که صاحب قریه بوجای خانه از ایلان سوار شده در عقب این خانه دوید تا ایشان را دریافت و سرور قدم
 حضرت قدوة الکبر را انداخت و بعد از آنکه حضرت قدوة الکبر از خانه خوشی برود و اسباب صیانت هم
 آورد چون از کار صیانت برداشتند حضرت ایشان روان شدند و روی بسوی قصبه جالین نهادند و سر کرده
 خنجر بود و ای همراه آمد چون حضرت نشان گرفت بعرض ساینده و خنجر داد و عاقلند نسیم کردند و فرمودند که تو
 تا فری ترا به دعا کنم اما از خدا تعالی خواسته ام که شما و اولاد شما در بنده افتد و اسباب روزگار شما یان کم نشود
 اینها را و شدند و برگشتند بخانه آمدند چون قصبه جالین نزول فرمودند و در زیر دروازه علام الهدی مولانا
 علام الدین از دروازه ای ایستاد و بفرماندهای خود که بود و دیگر خیل را از آنجا استقبال کرده بجای محمود و حضرت ایشان
 بردند که آنجا حضرت قدوة الکبر اترید بود و در حجره ساخته مدتی در آنجا بودند بایام قدوة الکبر ایشان را
 در غیرت و ... فرمودند چون مرتبه ایشان ... قصبه جالین شد پیش از آنکه حضرت در
 جالین آیند امالی جالین قصبه و ملی رفتند شیخ سلیمان که در صفه شیخ فیض الدین محمود و او می بودند
 آمد و از او ... چون مردم جالین شیخ سلیمان آمدند و طلب ارادت کردند و شیخ نیز با فرمودند که
 حال را و شاکسی و دیگر حواله شد و آن دیار را بیکر ... فرمودند امروز فرمود قصبه شما خواهد آمد
 چون اسفندار و در قصبه سید سیت بسیار عالی حال و عظم البال همدین سفر شریف خوان ... این از قصبه
 جالین مراجعت نمودند و غم بجانب دلی کردند و قصبه انونه آمدند جمع از اسادات قصبه بشرف ارادت مشرف
 شدند و در روز قصبه مذکور توقف شده چون وظایف بندگی بجای آورد و ندوهای خیر و بر باره اینها
 را اندک و احوال عالی از زبانی سخن آید بود و از آنجا گذر در قصبه سینه فتا و دیگر جرم دالش مرید معتقد
 این خانه ان بودند و وظایف خدمت هم بجای آورد و لیکن نفسی غریب و زبانه اینها را ندانند که حوالی قصبه
 عالی از صفای نیت و نورش سیر و نطق می نماید و از آنجا چاروی بسوی قصبه سهرورد کردند حضرت شیخ خیر الدین
 و حضرت فاضلی محمد سهروردی همی از آنجا رخصت و از آنجا با استقبال برآمدند حضرت قدوة الکبر
 از استعظیم تمام برود و سرور از اسباب صیانت باقصی الغایت که مشیدند و ان نزول مقدم ایشان
 در قصبه سهروردی می مرتبه است آنچه که باقی اکابر و انچه اولاد و اصحاب ایشان بودند و نیز از ارادت
 مشرف شدند شخصی بوجای خط بان حضور نام یک جا از قلندان جماعه رفاهیت دوستی در زبیده
 غایب باقی قلندر جویری بود و از عالم غریب گشتش رسیده بود و مقصودش که بلیاقت از وی جویری بود و فاکار
 بجای رسیده که بیکر دست بکریان کردند و این خبر شمع مبارک رسید قلندر و خود را طلب کرده افتند

تمام حاکم قصبه انونه و قصبه سهروردی

که نزاری قبول و کیم یافتی و جوهر و میان داری می باید که از میان هر چیزی ویرا از اصحاب بیرون کردند و آخر
فرمودند عجیب مردم قصه آنکه از درویشان چیزی را نباید چون از درویشان چیزی را بودن میخواند پس بهر یک
اینشان در ایشان با شد عقیده مسند عالی سفیخان و حضرت قاضی شمس الدین زیاده از حد بود مسند عالی را
دانی بود که داعیه سلوک و روشنی اقامت کرده بودند و خوشنود که یکی از درویشان خود را وایند گفت با کابرش
هر چند که عقیده داشتند و روش خدمت و طاعت بسری بودند اما استقاده را خاطر رجوع نمیکرده درین فکر بود
بودند و روزی در بین فکر خواب ربود که حال جهان آرای حضرت خضر علیه السلام نمایان شده و بشارت داده
که زبان وصول و آوان حصول نزد یک سیده است که کعبه تو در دست سیدیت که درین ایام منزد یکی برسد و این
اشارت بحضرت قدوة الکبر بود و همین روز از نمایان جهانگیری در گنجان و صدای عالم بر روی و اطراف
منتشر شده شرف نزول مقدم حضرت ایشان در روز پنجشنبه آمد مسند عالی آمده بشرف ید از شرف شد چنانکه نگو
شد و حضرت قاضی رفیع الدین خود با الهام الهی و یقین امتنای پیش از همه با اصحاب خود تجویس حضرت شیخ
شمس الدین بشارت از آمدن حضرت قدوة الکبر داده بودند و ایشان عقیده بر آن داشته اند لطیفه بجا
در هشتم در شرح دعوات بعضی اسما عظام و تفسیر بیان سوره فاتحه تورات که معروف بدعوات
است بعضی انواید دیگر از اسنون و تحوید و امثال آن جان این مقالات لطیفه و شایسته شریف نظام
عاجی غریب یعنی که درین فن عمر بسر برده و تجربه بر سر آورده و آنچه از اقسام و اوضاع آن از حضرت قدوة
الکبر وصول نموده همه جمع کرده رساله نوشتیم که گنیزد از رساله موسوم شده کما یزید و این رساله معلوم
بود اما شمه و پنجم آورده میشود که تا این نواید خالی نماند بعضی از شیخ این علوه جمع نموده اند با برخی از شیخ
مستفیدین جناحه حضرت شیخ اشیر و صاحب فصوص حضرت امام محمد غزالی برین علوه است کرده اند چنانچه گفت
که حضرت حمزه "امام محمد غزالی میفرمودند که حق سبحانه و تعالی اسرار حرف ابیغایت خود و مشکشف
کرد اینده صد و نوزده کتاب تصنیف کرده و انواع علم لدنی را حاصل نموده از بهر طبع خواطر بسیار کار آمده است
خاصه از بهر ملوک که بسیار اصحاب ل و ارباب قبل برین علم اقدام نموده اند که مستقوت ابو معشر یعنی میگوید که در
تعلیم هندوستان پادشاهای بود عالم باین علوم و با بر سر حروف و بخور مریخ تسخیر کرده بود و وقتی او اخصی بدید
آمده و قصد حایه آورده و این پادشاه بران حضم التفات نمیکرده و استعداد حرب او بی برداخت تا آنکه نواح
شهر گرفت و همه ولایت را در تصرف خود آورد و زار و نواب آمده بعضی سبانه که پیش ازین محل تدبیر بود و تو لیتیم
کرد حال آنکه زار باید کرد و پادشاه استغافه مریخ برد و از وی قهر آورد و دوست بحواله عدوی خود کرد و روزی با
نریان خویش و مجلس عشرت نشست و در آنکه چیزی از هوادریان مجلس افتاد چون بدیدند طشتی بود و در مثلث
سرو می نماز بریده و روی نریان آن طشت را بدیدند از سبب گرفته پادشاه و ایشان می دید و بخندید
چون ساعتی برآمدند بیان را خواند و گفت بشارت شما است که در ششم شماست که قوه خیریت را بپای آورده و اینکه
شما می کنید که علم است و شما را اشتغال امتناع می آید و دیه و خطی میبندید و ما برین بوسه کرد و در سر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

در کتب معتبره

فی ہر کتابی و کتابتہ

دینی و دنیوی او برآورده گردد و انهم روزی افزون بزی حاصل شود و از هیچ زحمتهای و بلا مصون باشد
 و جمیع ضایق از انس و جن او را دورست و درود و یود و پری او اگر نماند و اندر ساینه و سحر و جاد و بروی از تنگد و این
 نقش عرش و کرسی و محبت افلاک خواص بسیار دارد و تا اثبات پیشا تجربه معلوم خواهد شد

احکام
 لایع در جرم
 یفیس کمال
 عفا جبر و جانف
 یازد و بلیس

احکام
 لایع در جرم
 یفیس کمال
 عفا جبر و جانف
 یازد و بلیس

دو
 سه و اربعه
 ت ه و ی
 ج ه و ی
 ا ب و ج

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

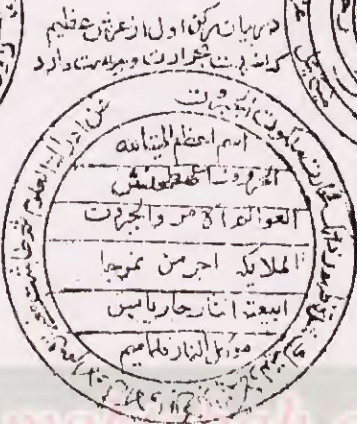
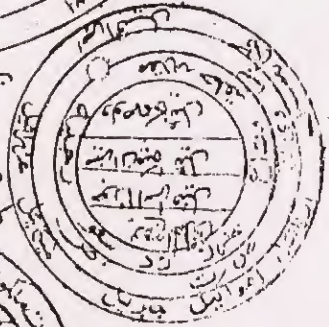
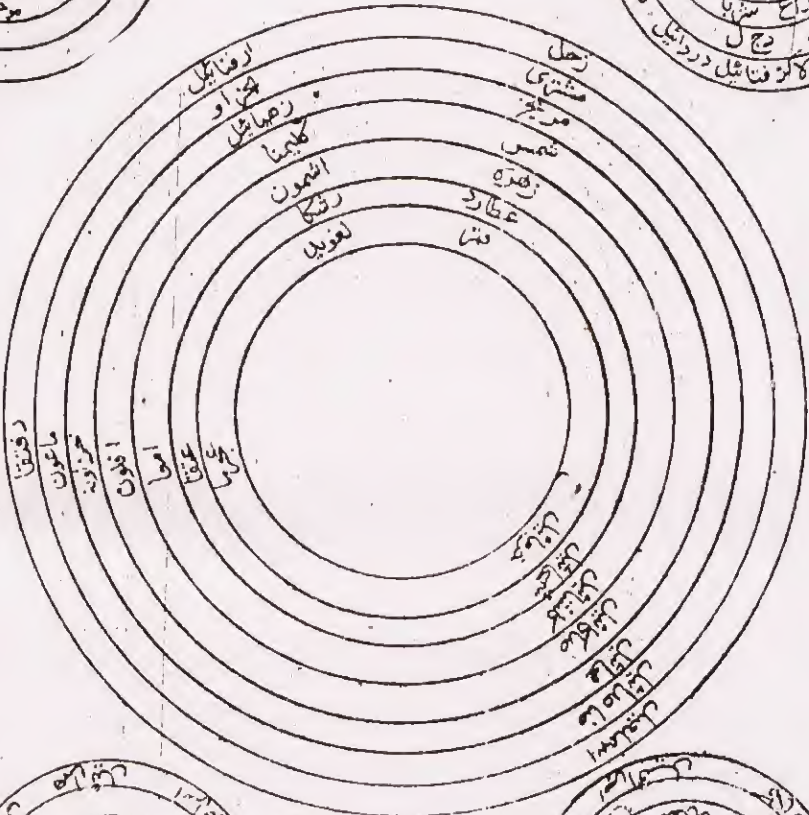
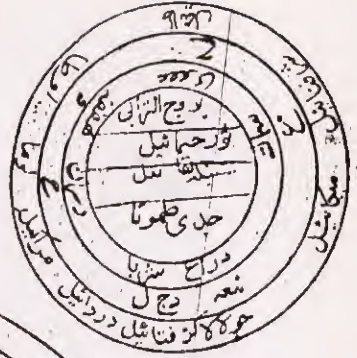
سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

سپاهان
 بزرگ
 خرد
 خرد
 خرد

فهرست اوضاع عرش و کرسی

وسط العالم

اسماء کواکب
مکولات



و اگر زیادت بر عدد مطلوب مقدار اسراف است و در نقصان خلل اگر چه مستقدان و اگر کمیز کرده اند و
 مثال آن نموده اند بسبب ظهور و درین کتاب برای تسهیل طالب یاد کرده و در تاریخ نشان و در مضمون
 یکی از سلاطین بر موضع اند که از صفات برگزیده سرور و بر است سواری فرموده و خواست که از
 وطن ابناء بیرون کند صورت حال بحضرت قدوة الابرار عرض کردند جواب وی نوشتند روانه کردند
 معجز و عبارت وی امنیت فرزند او اگر مرشد لکس فتح اند جان بایروران و خاندان بدعای مزید
 نعمت دارین مخصوص است معلوم باد که عریفه فرزندی رسید و بر مضمون او مطلع شد از برکت
 ولایت لاهنایت حضرت پیشوای بی ادوم و مرشد عالم قدس الدوره العزیز و عثمان متهور و در
 اند که جهت بریدن جهات او و رویان فاخته خوانده اند باید که این مکتوب که به صاحب و عاست بسیار خوانند
 که فایده بسیار خواهد داد و انشا الله تعالی غایت و عاقبت آن فرزندان و جمیع برادران بخیر باد
 بالبنی و آل الهمجا و ایند عازم کورس و وقت که خواهد خواند بنیج و در خواهد داد و عا نیست + + +
 بسم الله الرحمن الرحیم یا حی یا قیوم یا کائنات یا کائنات یا کائنات یا کائنات یا کائنات یا کائنات
 خرم میکنم نام خدا بخواند هر آن ای پیشه زنده مانده و ای هدایت یافته باشد و بسیار شفقت کند و ای احسان کننده
 یا ذا الجلال و الاکرام لا اله الا انت انا سائلک ان تعفی قلبی بنور معصیتک یا الله یا الله
 نا صاب شکر و شوق بزرگ نیست کسی الا عبادت بخیر و سحر از تو که زنده کنی و لم و از تو معرفت خدایت یا الله
 نهیم که ایند عاجز و زود و ملکت نماید بر او و در خواهد داشت ذکر و قوال بعضی اوست که بر بی بران
 بات و محبت از لغات باشد برگزیده بروغن سرشت مالیده بر روی الش بار و قدری گرم گردد
 جده بدست بسند نماید و قطره از وی بچکمان آب در گوش اندازد و در گوش البته نفع گردد و اگر
 بن فایده و به چنگی سر بچکان را شود که زبان بند جائن چنین گویند بیار در ترنج پاد و بار کاشای بزرگ
 یا بزرگوار بر جوده و چینه بابت در و سرال چنگی برود و او از صاف شدن از خلق بیار در بزرگ کل جای
 دانه لاج و بزرگ و دخت ترنج و از شالی و پیل در از بزرگ سود و حاصل بسیار و از صاف شود
 بیار و در دخت سبیل و زرد و جو به با شکر گو سفند سوده بر روی الله شکر روی و کس البته برود
 بار و دختن لیکر با بوست او یک سوده و در ترنج بنانند شیر گرم بار و عن مستور بر روی الله شکر
 بر و در ترنج صاف شدن رنگ وی شند و دوده و سستی در شرف و جو پاک شده و خشک سازد
 منتاوی کند بطریق اینه بر روی الله رنگ روی صاف شود و رنگ اندران با شکر گو سفند سوده و بر
 اندر یک صاف شود و ترنج اندران چهار روزم بکینه ماده گا و سوده بخند ایک کتور و در و داد و عفت
 به شود کور موش را بکشد در روغن بچوشاند و در وی یک اندر روغن مذکور بچرخانند و بسیار
 بوست و دخت سکنان هر روز چهار دم در شبت کتور آب بچوشاند و چون بی ماند شیر گرم بخور و ترنج
 به شود و نا کبیر شش دم روغن ماده گا و چهار دم با شیر ماده گا و بعد از آبکی حق بخور و کل گیر

تحفه
 سوره سوره
 سوره سوره

چون خدا که فرزند زینب شود و معلوم می‌گردد و چون در کمال کینه گذشته باشد یعنی تا چاره را بیگویند
بفرمان اله تعالی فرزند زینب روزی شود و یسبح الله الرحمن الرحیم و کون قرا ان شئت
به ارجحان او فقطعت به الارض او کلمه به المومنی بل الا موحبته لا الی احدی صدی
میرد و بسبب او که می‌پایید شد بسبب او این کلام می‌گوید بسبب او مردگان چنین نیست که برای خداست انجام همه کارها
مکدی و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آل احمد عین و این آیه برای دفع حمل نکرده است
تو بکار زنی نیاز هستی و دکنده من هستی در و در خدا بر فضل مخلوق او محمد و آل محمد

چون خدا که فرزند زینب شود و معلوم می‌گردد و چون در کمال کینه گذشته باشد یعنی تا چاره را بیگویند

بنویسد باز وی عورت بند و اگر حل می‌شود باز و اگر نه وضع حمل شود و این نقش بنویسد و بخواند تا قدرت اله
تعالی حمل برقرار نماید نقش امنیت قطعه اکاطا اکم کما اکمل و الله این بخواند چون کبوتر سفید بنویسد
و بر سیاه منبر و در کند و قدرت اله حل را قتل دان باشد امنیت شیطان طوفان شیطان العجل یا ام الصبیح
محق سنان بن داود علیه السلام و ناله اگر خواهی که زنی باز نگردد باید که این نقش را بر باره کاغذ بنویسد
و در باز وی چپ عورت بند و بفرمان اله تعالی باز نگردد و اگر استخوان کند بد رخت نیند و یا بپای
چپ مرغ نرند و منفردند

بعضی افسونهای هندیه افسون زهر افسون اوم چندین بار بکشد تا متهمین من بپایان
وسی محمد حاتم ایس کری فدای راجا با ملک ایس سجاد انا کنه و برقی مای محمد بن نجف پیر حاجی
اوم کنول التهنه سوالا کلس بهینه لا اله الا الله محمد کشته نبیه لیا کنه نامه دفع بدنه تنه و کوبه
و بر تنه و لکه لای بخواند و جامه او را بر دست گسترده بخواند تا مدت هفت بار صبح و شام چون خواند
برابر بران جامه زم زند و او را بگوید که دست خود را بران موضع علت فرو دار و افسون این است
کالی کوئی خیلگی کی کا جل و هکانه یایچ چیز و ام کل باخو رکت پیانه بدنه تنه لکوی بر تنه کنگه لای
ای باخو کل کل جانیه افسون مقرب بر خاک بخواند و بران جراحت بخواند و فرو و در و نام اوم
که بر جای فرو آید به شود امنیت و بر بند هون و بر کند هون سوالا کلس بهینه لیا کنه نامه دفع بدنه تنه و کوبه
کرو کی سکت مری که جوین جری افسون و دیگر ایکی لکری پانی بر آبی نفس بند هون و بر تنه
مری که جو الکین جایی خور خواهی که میان دو تن محبت افکنی رو لب خنجره سفت بار ایس
سیاری و رنگ و چونه بخواند و خوردن و در عاشق او گردد و یسبح الله الرحمن الرحیم
بسم الله محکم قلوه هم و علی اسمهم و علی انصارهم غشاوه غشاوه و کوبه
عظیمه اگر روزی بنده این آیه را بر کل یا شیرینی و آنچه خوردنی باشد برود و مطلوب حاصل
ترکیب او و در که موجب رفع اراض خوئی باشد امنیت اگر خواند پوست نجس بر روی که گاه سخن
باشد یار و دو سایه خشک کرده مایه ساخته دار و نه باب یکصد بخواند و اگر خواند غدا این زمان
جو و مسکه بگذارد اگر در اینج و برگ و سایه آورده خشک کند و بگوید اینه ساز و بپایان

در بعضی افسونهای هندیه افسون زهر افسون اوم چندین بار بکشد تا متهمین من بپایان

زیاده خواهد داد و این معیده اگر بر حاجت آن مرض بطریق حقانیده و سودمند حاجت باشد
 مستعمل است و حال توقف ابوعلی که مرفوع معنی حضرت علی میسر و ذکر شش گشت نماز بگذارد و بعد از نماز
 خفنی بخواند رکعت اول سوره فاتحه یکبار و الشمس هفت بار و در دم و الیل هفت بار و در سوم و
 و النبی هفت بار و در چهارم الهم الفرج هفت بار و در پنجم و التین هفت بار و در ششم انما انزلناه و هفت
 چون از نماز فارغ شود شای خدا تعالی بگوید و درود بر پیغمبر علیه السلام فرستد بعد بگوید اللهم
 یا رب ارحم الراحمین و در رکعت استغاث و یعقوب و در رکعت جبرئیل و میکائیل و در رکعت
 پروردگار را برانیم و موسی پروردگار اسحاق و یعقوب پروردگار جبرئیل و میکائیل پروردگار

وَالنَّفْسُ كَافِرَةٌ وَالْخَيْرُ كُلُّ مَنْ ظَاهِرَةٌ أَوْ بَاطِنَةٌ وَمَنْ شَرٌّ مَنْ يَكْفُرُ بِالْكِتَابِ وَالْأَيَّةِ وَبِهَا مِنْ
و از نفسهای کافر و از بدی کسی که از سبب و خطا و آید ایشان

ذَكَرُوا أَنْتَ مِنَ الْبَحْرِ وَالْأَنْسُ فِي الْبَحْرِ وَالْهَمَّ وَالْعَيْدُ مَنْ شَرٌّ ذِي نَفْسٍ وَعَقْدُهُمْ وَسَكَرَتِمْ
از ذکر و از موت جن و انس در روز و شب و پناه بخوابم از و از بدی صاحب بدی و از ذکر و از انس و از

وَكَيْدُهُمْ وَمَكْرُهُمْ وَبَرْنِ أَعْيُنِهِمْ وَخَيْلَ أَجْسَادِهِمْ وَمِنْ شَرِّ الْبَحْرِ وَالْأَنْسِ الشَّيَاطِينُ
و از کید ایشان و از کشتن و از چشمهای ایشان و از بدی جن و انس و از شیاطین ایشان

وَالْمَوَاتُ بِكَ الشَّيْخُ وَمِنْ شَرِّ الْبُكُونِ وَالْعِمْرَانِ وَالْخَرَابِ وَالْحَبَاضِ وَالْعَلَدَاتِ وَمِنْ شَرِّهُمَا
و از بدی ایشان و از دگران و از شتر که باشد در آبادی و از حرمها و از شتر ساکنان

الْهَوَاءِ وَالنَّوَارِيشِ وَسَاكِنِ الْقُدْرِ الْعَمَلُونَ وَسَاكِنِ الْبَحْرِ وَسَاكِنِ الطُّرُقِ
بوی ساکنان قربا و ساکنان چشمها و ساکنان دریا و ساکنان راهها

وَأَعْيُنُهُمْ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَعْوَلٍ وَمَعْوَلُهُمْ سَاحِرٌ وَسَاحِرَةٌ وَسَاكِنِ وَسَاكِنَةٌ وَمَوْلُوعٌ وَمَوْلَعَةٌ وَكَاهِنٌ وَكَاهِنَةٌ
و پناه بخوابم از و از شتر بنول و ساکن و جادوگر مرد زن و ساکنان حوا و حلیص و طریص و کاهن و

كَاهِنَةٌ وَذَائِعٌ وَذَائِعَةٌ وَتَارِيحٌ وَكَافِرٌ وَكَافِرَةٌ أَعْيُنُهُمْ مِنْ شَرِّ هَمْ وَشَرِّ الْإِهْمِ وَ
کاهنه و ذایع مرد زن و پناه بخوابم از شتر ایشان و ساکنان ایشان

أَهْمُ لَرِيمٍ وَابْنَاهُمْ وَبَنَاتُهُمْ وَذُرِّيَّاتُهُمْ وَمِنْ شَرِّ كَارِثَاتٍ فِي الْهَوَاءِ وَمِنْ شَرِّ الطُّوَارِقِ الْمَوَارِدِ
ماورای ایشان و ببال ایشان و دخران ایشان و اولاد ایشان و از شتر پنهان و ماورای ایشان و ماورای ایشان

وَأَعْيُنُهُمْ بِأَهْبَاءِ شَرِّ أَهْبَاءِ مِنْ شَرِّ بَعْدَةِ النَّاسِ وَالْهَيْتُهُمْ وَمِنْ شَرِّ الْقَائِلِ وَالْفَاعِلِ كَرْمٌ مَرْمٌ
و پناه بخوابم از و برکت می و قیوم و از شتر نزع مردان و از پنهانی ایشان و از شتر کرمه و از شتر

كُلِّ حَلِيقٍ سَاحِرَةٍ أَوْ حَاطِطَةٍ وَمِنْ شَرِّ الْحَاجِجِ وَالْكَاسِحِ وَمِنْ شَرِّ بَاغٍ وَغَادٍ وَغَادِيًا نَقَايَ
بر چشم جادو کننده و یا خطا کار و از شتر میرون شونده و داخل شونده و از شتر غارت کننده و جادو کننده

مِنْ شَرِّ كُلِّ دَانٍ وَنَاءٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَفَارِتِ الْبَحْرِ وَالْأَنْسِ وَشَرِّ الرِّيحِ وَالْمَاءِ وَشَرِّ الْبَحْرِ
و از شتر بر قریب و دور و از شتر بر سر کشتان جن و انس و از شتر هوا و آبها و از شتر و از

وَالْجَوَانِ وَالْحَادَاتِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَضِيحَةٍ وَأَجْعَلِي وَنَائِمٍ وَنَيْطَانٍ وَأَعْيُنُهُمْ سَاحِرٌ كُنَائِي
حیوانات و از شتر بر نفیع و بر جمعی و از شتر خواب کننده و بیدار و پناه بخوابم از شتر ایشان

هَذَا مِنْ شَرِّ مَنَازِلِ الْبَحْرِ وَالْأَرْضِ وَسَاكِنِ الْبَيْتِ وَالْزَّوْأَاءِ وَالْمَرْكَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْبَيْتِ
از شتر ساکن دریا و زمین و ساکنان خانه و کوششها و از شتر بیجا و از شتر بیجا

الْخَطِئَةُ أَوْ يُولُجُ بِهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ الْأَبْصَارُ كَهَرَمَتِ عَلَى الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارُ عَلَيْكَ
خطایا حرم میکند آن و از شتر چیزی که نظر میکند بسوی او میاها

[illegible]

وَالْيَاسَ صَاحِبَ الْقَمَرِ وَذُو الْكَلْبِ وَذُو الْقُرَيْنِ وَطَالُوتَ وَعِزِّيْرَ وَالْأَحْمَرَ وَذَا الْإِسْبَاطِ وَ

والياس صالح ولعمان وزد الكفل والقرنين وطهوت وغزير وخضر وامينال ومحمد
مطهر صلى الله عليه وسلم وصلاة الله عليكم واجمعين وبكى عليك مفرار وديني موسى

مصطفی درود بدو باد و رحمت خدا باد بر تمام انبیاء و اولاد ایشان و بان خیر گناه گرفت بان فرشته تفریق

فرستاده گمرد و رشوید و مفرق شوید و جدا بشوید از کسی که از او این کتاب را برکت نماند و از او باز نماند و از او باز نماند

لَمَّا يَرِيدُ وَاعِيْدُهُ بِاللّٰهِ وَيَسْمِعُ الَّذِيْ اَضَاهُ الْفَقْرُ وَاسْتَنْارَهُ التَّمَسُّسُ وَهُوَ مُكْتَوِبٌ

و بانه ميگويم او را بخدا و نام خداست كه در شش كتاب است و او را گفت سيب ان كتابان نوشته

در عرض بر آیینیت لائق عبادت بحکم خداوند عز و جل است که کفایت خواهد کرد. (الذین آمنوا و عملوا الصالحات)

فَقَضَىٰ إِلَٰهِي وَظَرُّهُ سُلْطَانُ اللَّهِ وَلَقَدْ رَاقَ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَبَقِيَ وَجْهُ اللَّهِ وَأَنْتَ يَا صِدِّيقُ

و باقی ماند ذات خدا و تلوای مسکین

عقاب من دمها فقلت غذا و نگاهانی فی خدا و در هر از خدا و الله و جوار الله وامان لله وحفظه الله حارة عذیر

يُنْعِمُ اللَّهُ وَحَارَكَ وَكَلِمَاتٍ وَحَارِسَتْ وَسَافِظَتْ وَكَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَيْدِي

بیمانه و خدا او کس تو باشد و نگاربان تو باشد و زبانی تو باشد بر چه خواهد غذا میشود و بر چه خواهد نشود

وگو ای سیدم که بر آئینه خدا بر جبهه نواز است و بر آئینه خدا احاطه کرده است و بر خضر از روی علم و شفا کرده است و احاطه

عَدَا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سرودی حد و بر این حد و در تنگانی او درو دینفرید بر بنی ای مومنان درو دینفرید بر او و سلام بخیرید سلام فرستاد

مگر کرم این کتاب را از هر فردی که ضم کرده آستان کنار بے آستانها
و زمین و آسمانها

مُتْلِكًا مِنْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِحَقِّهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنشَاءُ

خوف عليهم ولا هم يحزنون ونحازم كل مفتر ونبي مرسل جزئنا من الله الجزاء

سخت خوف را ایشان را نگهین خوانند و از مهر بر فرشته مغرب و بی فرشته ده این حرارت است نام و آنجا است

رَحِمَهُ اللَّهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرَّسُلِ

بجای خود یارک بجز کس بر خد و او را که خدا در کتب و ده و اسلام بجز کس در کتب بجز کس بجز کس و رسولان

مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا كَانُوا يَفْعَلُونَ برای گنایم سبب با وضو باشند و دو رکعت
 شکر الله را و کند بعده دو رکعت نماز استخاره دو رکعت اول قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُونَ و از اجاره رفت
 و در دوم قل هو الله احد و معوذتین بخواند بعد از شیری بنام حضرت خواجه معروف کنی در روز و شب
 یازده مرتبه بعد از نماز قنوت کند و رنگ انسب و نام صاحبش نیز زیاده و چنانکه در گمان بند و ماسکت و ز
 اگر زیاده باشد انسب خشک گردد و شکل نقود اینست الهی سحرست خواجه معروف کنی رحمه الله علیه
 غلام سزاو ده محبت بخش **بسم الله الرحمن الرحيم قل الله اعلم**
 لطفیغناه بنهم در بیان تمیز فیض الهی و فضل
 ملائک و رجال العین و بعضی ادیان بکثرت تمیز و کفین
 حضرت قدوة الکبر جابح این کلمات غریب کلمات عجیب
 که سی سال در ملازمت سفر و حضر بود و بیاد و کلمات غریب
 و انبیه حالات و احوال حضرت قدوة الکبر و غیره
 که در این بابی پیش از صاحب شتاروی واده بود
 آن بخت و بخت رسیده که ممکن شرح خود العقد
 روم او خلد المعصوم خواجه شرح او گذشت دوم بیماری در مدینه مبارک چون قیامی زیاده از حد و بی اوده
 را احباب قطع امید کردند و بدین روز که حال سیده که رسید آخر وقت سحر حال جهان از ای حضرت و به حالت
 پناه صلی الله علیه و سلم نمودار شده و انوار شتار شت حضرت ایشان فرمودند و آخرین
 بار و لسان گوشت شتار غایت کرده بود که فرزند شرف بنور غفر نور زیاده است غم خویشی و مسلمانی
 و مومنان بواسطه تو رخت بد روان و وصول خوانند که غلبی از انالی و معالی بواسطه تو جامع حصول خوانند
 چندی سیوس بیماری خاتمه سید محمود و گیسود از بیکر که واقعه شده و آن بانکه فرست بصفت تبدیل یافته
 و بیماری چهارم که نور سید دانی اتفاق و تیره نانی اطلاق بود و در رو عباد و دست اوده سن مبارک
 صد و بیست سال بود و بدین سال از و بدین و او غه شتار شتار خوانند که کور شد حضرت قدوة الکبر
 میفرمودند اکثر اوقات در محافل اصحاب مجالس احباب که خواستعالی را بعطای کبری سرفراز کرده است و این
 اشادت بدرازی عز مبارک ایشان بوده چون روز طلال محرم شده بسیار بسیار سرت نمود و بخت خاف و خوش
 محرم و اگر اصحاب مجالس شکر شدند حضرت نور العین جسارت کرده استغنا کرده فرمودند
 که با این ماه مشهد بد حسین است اگر موافقت بود و بهتر است احباب خرم و فرخ بنیاد کردند فرمودند
 که اینها و کائنات حضرت قدوة الکبر که در عشره محرم از عادات ستره ایشان بود که عاشورا
 میکردند گاه بودی که خود با اصحاب موافقت کرده و در میگردید و گاه بودی که جمعی که حلقه قلندران
 بود و در الامر میکردند که جمعی از قلندران خود در بر جای دو و گردانی و درین عشره روز جهت دور

در این وقت و این در بیان تمیز فیض الهی و فضل
 ملائک و رجال العین و بعضی ادیان بکثرت تمیز و کفین

و در این بابی پیش از صاحب شتاروی واده بود

بدین مبارک افتاده بود باوقات صلوة تحوّل میکرد و بیوش و ازادای صلوة میکرد و چون سحر
 روز شد بحال آمدند مردم استغفار کردند و فرمودند که این سخن نجم الدین اصفهانی خوانند گفت و
 حضرت شیخ نجم الدین از آن مدت که آمده بودند تا وقت سفر رفتند حضرت نور العین از حضرت نجم الدین
 استغفار کردند گفتند که بقیه یکمیل را که باو اشعار کرده بودم درین سه روز تمام حاصل شده و
 بدون من و تو اسطوبوا الحمد لله که بمقصود رسید از تاریخ بستم تا بستم و سویم همه مالی دیار
 و اعلی نامدار از لواحق کباری آمدند و یک الشارح و سعادت میدادند و درین سه روز چندان غلات
 اشرف توبه و انابت و خلافت مشرف گشتند که شرح ندای و از اشرف الملک والی ولایت بدواز
 نیز آری آمد و شرف از او تشریف داشت که در روزی که رفته بلال ماه محرم میرسد و روزی نبود که
 انعام و روضه میفرمود و چون در آنجا رسید که در حلقه باقی ماندند و از دوازده سال
 همین انعام اشتغال داشت از مریدان اعلی و اسفل از اصحاب اکمل و از اولیای کبیر نبود که وی در کار
 روضه و سنت مزده باشد هفت مرتبه آن فرم از کعبه آورده و در حوض نهند و مشیری نهال بدست
 مبارک خود نشاندند و یکبار از جنگال نهال سه پاری آورده بودند تا از دیگران جدا کرد و بدست
 آن نهال در رخت ندان وی اندک تا خیر شد که بلال موزن اذان شام گفت چو آن روضه را دیدند
 شیخ بروالی که برکت مبارک بود شکست و دانهها را خورد و بدید که گویا گویا گفت و نهال را نگاه داشت
 آنجا آب بر جوی آوردند بدست مبارک و افند برشته شدند چون شام میوه است یکدانه پیدا شد سرشته
 بسته شد شیخ کمال دانه چیده آورد و در کعبه حلال سرشته بهم نشاندند و پاری است خود در شام
 درخت کبر نصیب کردند و فرمودند که ای نجم با اوت الله نهال شغوی و بار آوری و نشان
 رشته استیخ من زبرداری و فرمودند که قبرین در میان روضه کنید و درخت بر آید عرض
 بعدی که نماز آن گزارد و بلال ابو بقعه قامت برابر و سطح او از خشت و از قدیک دست بالا رفت
 پادشاه این طوطی قدیم رسانیدند و در کار مرقد حضرت نور العین حضرت نجم الدین و حضرت شیخ عروق الدیوبی
 و قاضی حجت این چند کس پسر میرید چون النیام کار و بار روضه و انعام و روضه و بار روضه
 بهم مراد خود و تشریف آوردند و بهر گوشه او تفرج کردند بعضی نهال نونشاده را تخمین کردند
 آخر در یک نهال موالسری نشسته زمانی در تاسف فراق احباب و طهیف اقتران اصحاب
 سخنان فرمودند که اصحاب های مای گل نشسته و حضرت نور العین را بیوشی دست داده که
 بعد از یکپاس بخود آمدند و در پای مبارک حضرت قدوة الکیر را افتادند و قطعه مراد آنها
 در غیری که در غایت برتر از جاکندم نیست و چو از خاکم بر آوری بخاکم و میگلن کین بخاکم گفتند نم نیست
 چرا از جلا میمالی ای شاه هازین فرقت روان جان بدغم نیست و مراد مراد و بر جاکندم
 از تو و چو جان از بر تو جان بدغم نیست و منم چشم و تو نور العین مای و چو نور العین اینست

و از کعبه و بلال که در آنجا نشاندند

او ده و چون در اوقات کثافت اربابین بهر گنده بودند با حسین خادم افزون شد که خاکهای تبرکی
 مرا بسیار بویچتر کجاست از مسوف و سقالات که از کابو اثر و عالم سفار و زیر گردن و واریافته بودند
 در پیش آوردند و بشناختن چنان خلعت صوفی که یکی آنحضرت ملایمی پوشیده بودند دوم که از اصحاب سجاده بر جاده
 دارالولایت چست حرسها الله تعالی عن السلیات یافته بودند سیوم خلعت کنگش شامی که از شیخ الاسلام
 یافته بودند چهارم خلعت گرامی که از خاندان جهانیان یافته بودند و پنجم چهار خرقه تبرکات بر حضرت نور العین
 ایشان شده فاشخ خوانند و فرمودند که فرزند برحق و خلیفه مطلق من نور العین است هر که از حلقه وی سر
 بتابد بر تابد و هر که در حلقه او در آید کامبرد و جهان اویر آید بعد فرزند آن نور العین را طلب فرمودند اول
 شیخ شمس الدین که بنده سال بود و در سرحد کشته می رسید بود و در تبرک حاجت گرفت کرد و فرمود
 که فرزند یغایت بهره از علوم دار و اما عمرش کم بود بعد شیخ حسن اطلب کرد و در تبرکی غنایت کرد و فرمود
 که حسن الحسن الویر را که از آنده شود و بعد شیخ حسین را طلب کرد و در تبرک غنایت نمود و فرمود و
 + + + + + که حسین نامی است از روی خاندان برگزیده و اگر بخواهد
 حضرت شاه احمد را طلب کرد و در تبرک غنایت نمود و فرمودند که اخذاتی سببی باسم نبوی و موصوف
 یصفات مصطفوی دار و فرزند آن عزیز الوجود صاحب زور رسید بنده شیخ فرید را طلب کرد و در تبرک
 غنایت نمود و فرمودند بیا فرزند نامی که از تو بوی محبت الهی و خلعت نامتناهی می آید بعد شیخ قالی که از
 اکثر اک نور بود و دبایشان تبرکی غنایت کرده فرمودند که از حلقه فرزند آن عبد الرزاق میدانم باید که فرزند می را
 از دست ندی بعد و در تبرک اطلب کرد و در تبرک غنایت کرد + + + + + و فرمودند که این
 فرزند که از دست رفته و از دست رفته و در حلقه باشد باید که حلقه نبوی می خورد و فرزند آن عبد الرزاق
 را چنانچه بخواهد الهی و گنج نامتناهی سپرده ام اینچنان و پیرا و فرزند آن و پیرا را بشناختن تا فایده باشد نگاه
 ضامن بسیار محاسن ایشان باشم بعد فرمودند که دستار فرزند آن را بپوش و دشمن فرزند آن را دشمن است
 و هر که دشمن است دشمن جمیع خاندان چست و بدخواه و دو مان اهل بیت بود آیات و دستار
 خاندان اولیا است + دستار اولیا و در هر طایفه است + دستار اولیا و اینها + دستار حضرت
 عالی است + و در محاذ و الد بود بر عکس کلاه کار و بارش عکس ای از دست + در بهارای و در دستار
 از راه عکس + و اگر دو در جهان این دو گواست + من بهر عالی بفرزند آن خویش + یا طرم در بر
 مکان بی کم و کاست + هر که عینا نام نداند در جهان + ظلمتی مرد و در راه بی جنباست + بعد حضرت
 ابوالمکارم را طلب کرده تبرک جامه غنایت کرد و فرمودند او بهر تک است زینهار + در حلقه
 بسته و ازین طایفه معتقد و محله می باید بود و بعد شیخ شمس الدین او دمی با آورد و در تبرک غنایت
 کرد و فرمودند که اینا جهانه زینهار اول فقر از دست ندی و فرمودند که شرف شرف + شرف که از
 و شیخ معروف الدیموی را + و در تبرک غنایت کرده فرمودند که تو نمیدانی که شرف شرف + شرف که از

جلوس بودند بر کعبه و لبست سال تبارخ بفرموده و لایحه در دست سحر از دار قلم متوجه عالم جاوید شدند و حضرت سید محمد الزرقی نور العین
 از آن بودند یکی سید شمس الدین که سید حضرت قدوه الکبریٰ بفرموده سال تا کشته انتقال نمودند و از چهار پسران که پسران سجاد و قائم شدند
 اول حضرت میر حسن قتال قدس سره و دوم حضرت حسین قتال قدس سره و این هر دو صاحب مقام سجاد و خورشید جاد و دود سید فزید الدین قتال
 خلف سیدیم اخلاف و سجاد و شریف مقام سید بودی کشیدند و همین سید حاجی احمد قتال خلف چهارم از مقام سجاد و بقعه عباس مطهر بودند
 که ذکر ایشان تفصیل کرده خواهد شد انشاء الله تعالی که اول پسران سجاد و شریفان اولاد سید حسن خلف اگر حضرت
 نور العین سر آن حد فیه بود که طریقت و نوابه گشتان حضرت سید حسن قتال قدس سره که ایشان از حضرت قدوه الکبریٰ فرمایند
 بخطاب حرم حسن الوجوه و ابوالنور و فرموده بودند و وفات حضرت سید محمد الزرقی نور العین قدس سره در نجف و مال بجای پدر
 بودند و سجاد و شریف شدند و فرقه حضرت محمود کجانی که حضرت قدوه الکبریٰ را بگوید حضرت محمد و جهانیان جهان گشت
 شده بود از حضرت نور العین یا فتد و برای ادای مراسم عرس ختم پوشی خاص یوم میل حضرت قدوه الکبریٰ یعنی لبست ششم
 ماه حرم الوام حبیب است که اجداد خود مقرر کردند و پسران علم خورشید عطای خرقه و سجاد و نجف شدند سید محمد شرف قدس
 نمودند و از یک حضرت سید محمد شرف قدس سره سجاد و بی سید محمد معصومان حضرت سید شاه جعفر و شاه لا و که لوازم
 حضرت سید شاه حسین قتال خلف ثانی حضرت نور العین بجای پدر خود سجاد و شریفان بودند و چون حضرت شاه جعفر و ابوالفضل
 بنامش بر این دنیا و در میان و استغیضان سید محمد شرف سجاد و شریفان سید محمد شرف سجاد و شریفان سید محمد شرف سجاد و شریفان
 نوشتند و با علی بن سید محمد شرف شهادت نشان حضرت سید جعفر و لا و مقام تبراس از روی مکاشفه حال واقعه
 شهادت را بر رسم از معلوم کرده بسیار بسیار رسد و در سبب قطع مسافت بعید نموده خود را باستانه
 در گاه حضرت قدوه الکبریٰ رسانیده اول برادر عم از حضرت سید محمد شرف سجاد و شریفان برادر و فرزند مبارک از
 سید حسن قتال و وصف اول صحن روضه شریف سید و خاک کردند و از آن برادران برادران مقتولان را بطور کرم شهیدان
 متصل در گاه شریف یکجا دفن کردند و سید محمد سجاد و شریفان حضرت سید محمد شرف شهید که شمس بودند و
 و در این خوف جان خود بر کبریا طالب که موسم مبارک از آن است از آن گرفته بودند و چون حضرت جعفر و لا و شخص کردند
 سید محمد بن سید محمد شرف را بعد شرف و زنده یافتند و می بیند که ابرام دست خود را در آن انداخته می کشد و از ابرام
 شیر جراتی که می نوشتند شکر خدا بجا آوردند و گفتند الحمد لله که نام نشان برادر عم را و سجاد و شریفان سید محمد شرف
 صفحی سستی باقی ماند و بعد از تعلیم و تربیت ایشان میخواستند و سجاد و سید حسن خلف اگر حضرت نور العین سبب
 حضرت سید محمد بن سید محمد شرف نامش نشو و نشان حالی ماند و در اسم سجاد و شریفان موقوف بود بعد تکمیل
 و تعلیم حضرت سید جعفر و لا و ایشان را بجای سجاد و شریفان کردند و فرقه برادران بوشانیدند و دختر ابوالفضل
 و در شکر کردند بعد از این برادران داده و دیگر فرزندان بخیا و اعانت و اب و بزرگان بکوت مقام شریفان
 که در آنرا است و این کاشانه حضرت قدوه الکبریٰ را بنام ایم زینت کافیه است و نسبتا بودند و بعد حضرت
 سید محمد بن سید محمد شرف شهید بیا مان سید محمد شرف سید حسین ثانی خلف او و مطهر که بر سر حضرت سجاد
 جعفر و لا و در عطا خرقه و سجاد و شریفان حضرت سید محمد بن سید محمد شرف سجاد و شریفان حضرت سید محمد شرف سجاد و شریفان

ایشان حضرت سید نورالدین خلیفه برحق خود را عطا سجاده نمودند و ایشان حضرت سید ابوالفتح فرزند خود را سجاده نشین کردند
 و ایشان نیز فرزند خود سید فخر الدین سجاده نشین نمودند و ایشان حضرت سید شرف الدین فرزند خود را سجاده نشین نمودند
 چونکه حضرت شاه نذر اشرف می بردارشان حضرت شاه رحم اشرف بر دو صاحبان اولاد بود و نذر اشرف سید پاکباز شاه
 محمد نواز و سید خود را که از اقربای مدعی بودند منصب سجاده نشینی و خلافت خاص عطا فرمود و نذر پنج مریدان و
 مستغنیان حضرت شاه نذر اشرف سجاده نشین از حین عطا خلافت و سجاده و تخت ارادت و تربیت حضرت شاه
 محمد نواز خلیفه سجاده نشین و اولادشان الی یومناست تقدیم نمود و بنابر این سبت سیوم ماه رجب المرجب الحرامی حضرت
 سید شاه نذر اشرف سجاده نشین رخت اقامت بکار و انزای عاقبت بستاند و ذات حضرت زوجه شان بنت
 سید عطا اشرف جالسی بخیاال تحفظ از مغربان بدان ایشان که بعضی باقی کوشان میخواستند تا این خرقه و برهه سلا
 استحقاق ظاهری و باطنی و رقبه و تصرف و دیگران آید و خرقه و تبرکات بزرگان و فرامین از شاه ابان سلف
 عجمه و والد خود بمقام جالس انداختند بدینو حارزان حضرت سید شاه نذر اشرف سجاده نشین الی یومناست مراسم
 سجاده نشینی و خرقه پوشی اولاد حسن قتال خلف بر سر کار گران موقوف بوده الا طریقه بیعت و خلافت بدر بر
 حضرت سید شاه محمد نواز خلیفه سجاده نشین جاری انداخته وقت ایضاً سید شرف فرزند خود را اجازت بیعت
 و خلافت چنانکه از سجاده نشین قدس یافته بودند بخشیدند و از آن وقت بدست عمره فات حضرت شاه صفی
 نذر اشرف قدس سره از این تاریخ کجی از مریدان حضرت گفته است برمی آید قوطه تاریخ بود و لایب میرد عالم
 میشود اینها صفی اشرف و سال مولود بود و استیلا بر او من بجا صفی اشرف و باقی گفت مصرعه تاریخ
 باقی و اولاد حضرت اشرف و بعد وفات حضرت برادر زاده شان حضرت سید شاه قلندر بخش قدس سره بمقام عم
 بزرگوار صاحب ارشاد شدند و ایشان بخلاف اگر خویش حضرت سید شاه منصب علی اجازت بیعت بخشیدند
 و اکثر مریدان سید سید و حضرت سید شاه منصب علی مدله العالی
 این نعمت اجازت را بر بزرگوار زاده فخر خاندان اشرفیه و ره فت و دو مان شکر فیه حاجی الحسین الزلیعین حضرت
 سید شاه محمد اشرف حسین دادند و نذر بخشیدند و حاجی صاحب موصوف بکوشش تمام سعی و کلام بمقام جالس
 از حضرت مالک طریق خدا وانی مصد فیوض و عانی حضرت سید شاه رفیع الدین احمد جالسی بعد حصول اجازت
 بیعت سلسله شان خرد مبر که فاندان خود که زوجه شاه نذر اشرف سجاده نشین اشرف السعناست برادر بوده
 بودند و بنواز شاه صاحب موصوف انداخته بودند و حامل کردند آن جبهه الطهر و خرقه نورید برادر حقیقی خود
 حضرت حاجی سید محمد علی حسین سجاده نشین که مرید خلیفه خاص بود و نذر سید رشاد وراج علیه السلام بزرگان
 بخشیدند و تاریخ بیعت مشرق و محرم الحرام سجاده نشین و بنشینند بهر حال این برادر اولاد کار سلسله بزرگوار
 خویش اند که با چنین جالفتنا و محبت عالی احیار فاندان کردند مخصوص حضرت محمد وعی حاجی سید شاه محمد علی
 حسین جاده نشین بر کار گران از چند جوه خاص لیاقت این منصب عالی حاصل است اول که بر دست مبارک است
 الحسین الزلیعین حضرت سید شاه محمد اشرف حسن محمول خلافت خاص بیعت نمودند و ایشان از حضرت سید شاه بنابر

صفی اشرف
 اولاد حضرت اشرف
 از شاه و از
 در تمام سلسله
 و سید ابوالفتح

مجلس غرضت خلافت حاصل شده و سلسله حضرت یکی از مردان خاندانی و در ملک نظم بطور اختصار انستقام

سفر منظومه

بیانات مصنفات با سمارت و کیش و با محمد علی حسن نیک کیش و با محمد فیضی از دواتم چو راه و حدیث غریبه و مست و شاه
 با سجاد و احمد محمد لطیف و بیوسف بمود و در محضر شریف و بختان حسن و قطب فزیده نظام سراج و علاء و حیدر
 با شرف برکت و شاه حسین و بخت ساجی و محمود بن و بر آجوب احمد فقیح و مراد و شاه بهانیک گور و نزله
 و شاه توکل علی و سر راز و با دوشاه و شاه نیاز و الهی بان و اوی فاضلین و که شمس بود شاه از شرف حسین
 خدا بیکن لطف و بخشش بدیم یک نکره بران چشمه و حضرت سید شاه نیاز از شرف قدس سره جامع کالات
 از شرف و مقام و شکوفه و محضر خوش حدیم انشالله تو دنا کن ظهور کرامات و خوارق عادات از حضرت ایشان بنام
 شده که مشهور بدان غلافی اند و ریخته گنجایش ناز و در حضرت حاجی مولوی سید شاه غیر از شرف و الله جل و علاء افتاد
 یکی از مردان خاص حضرت حاجی سید محمد از شرف حسین بعضی احوال خوارق عادات بران پیروز و الله جل و علاء
 و نکر فرموده که تحریر آن موجب طوالت است و قطع تاریخ وفات حضرت قدس سره حاجی سید محمد از شرف حسین صاحب
 به خط تحریر نموده اند **قطعه تاریخ** چون فتای الله شد آن عارف و الا شیم و نام نامی او نیاز از شرف
 عالی تنیم و ثانی از راه ریح آخر بس نصف النهار و بر سر زرم و دوشنبه شده سوی لایم و بود در مسجد و در آن
 شریف و از این یک مضرعه تاریخ می آید که در فراق گفت از شرف علی سرور بالینده و بخود و مضرعه شریف
 شریف و عمل خلق و کریم و وقطعه ماده تاریخ دیگر حضرت مولانا شاه حسین از شرف سجاد و نشین سرکار خود و
 مقام استانه درگاه و مضرعه شریف و چگونه و از آنکه و علت حبس عالی و فراق سخت خدایین
 دوی بود و سرسج ثانی و بوم و دوشنبه و زمان الطف و ایلین صبح بر زبان چین و نور الله قدس شریف
 ایضا حضرت محمد و می را بواسطه حضرت حاجی سید محمد از شرف حسین از شرفی از حضرت شاه ایلین محمد
 سجاد و نشین مقام مبارک شریف استانه حضرت محمد و الملک شرف الدین بسیاری رحمة الله علیه عارضا حضرت
 تعلیم طریق تقی قدیر ابوالنوار معینه و خطاریه و فروریه و تادریه و چشمتیه حاصل شده و ایضا حضرت فاضل
 را بهین و واسطه از حضرت سید صفدر حسن هندی قدس سره و اجازت خلافت سلسله مود و ویر رسیده و ملا
 حضرت محمد و می را اجازت سلسله چشمتیه از شرف ابواسطه کوره بالا از حضرت سید شاه و در گاهی از شرف صاحب بسو کوه
 حاصل شده ایضا اجازت سلسله چشمتیه از شرف ابواسطه کوره بالا از والد ماجد خود حضرت حاجی سید شاه
 سعادت علی بنظره العالی که ایشان از حضرت مولانا سید شاه امام شرف الله علیه عالی رسیده بود و حضرت محمد و
 رسیده ایضا حضرت محمد و می را اجازت سلسله عالی چشمتیه از شرف ابواسطه کوره بالا از حضرت سید شاه امیر
 از شرف عالی قدس سره حاصل شده علاوه بر این حضرت محمد و می سید محمد علی حیدر شریف سجاد و نشین از شرف استانی
 از دیگر مقامات هم بواسطه ابواسطه اجازت و خلافت رسیده است اول از حضرت سید شاه و محمد الدین از شرف سجاد و
 نشین هم سره و مضرعه خلافت و اجازت سجاد و نشین و محموله بیست و حضرت شاه محمد الدین از شرف قدس سره

است روزی از انتقال خود بتلف بسیار و غایت بسیار تا پنج ماه وادی الاولیاء بحر بیرون آمد و
 نماز و ستایشی کنانیده خلافت نامه پنهان و دیگر اشخاص مزین فرموده رحمت نمودند فی الحقیقت حضرت
 محمد بن محمد الدین ائرف قدس سره و بعد از شش سیصد و شصت و شش سال از انبیا شدند چنانکه بعد از نبوت حضرت سید محمد ائرف شهید
 سجاده نشین مدنی لرسم سجده نشینی سرکار کلان اولاد سید حسن قتال خلف ابر حضرت نور العین موقوف شده بود
 و حضرت سید شاه جعفر عرف لاد که از سید محمد بن محمد ائرف شهید داماد خود را با شفقت بسیار و محبت بسیار تعلیم
 و تربیت نمود و بسند چاوه نشینی بدیشان نشانند چنان حضرت سید شاه محمد الدین ائرف قدس سره سجاده نشین
 سلسله مذکور که از زبان حضرت سید شاه ائرف قدس سره موقوف شده بود و معطای خلافت نامه و اجازت خرقه
 پوشی و داماد و حقیقی خویش و سجاده نشینی سرکار کلان تمام نمودند و پیش از انتقال خود وصیت فرمودند که اگر
 زمانه زیاده فرصت ندید تا مدت یکسال بر گشته و بیض کاشانه حضرت قدوه الکبریا بطریق خواجهکان چشت جلد کشر
 کنید بعد از آن بحیث حصول فیوض باطنی زیارت زیارات بران عظام مشغول شوید چنانچه حضرت محمدی
 حبیبیت رسد و خسر خود تا یکسال بدین بیض آثار حضرت قدوه الکبریا بطریق اکابرین متقدمین ریاضت
 شاد و شقت مشکله چگوشی نمودند بعد از قضای مدت سینه زیارات مقابر خواجهکان چشت اهل نظام بند و از لایف
 آستانه حضرت مولانا علاء الحق والدین محمد بن اسماعیل لاهوری و مقام و علم باستانه حضرت سلطان الشیخ محبوب
 الهی نظام الدین اولیا و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کالی قدس سره و مقام حمیر تر لایف بجناب ملک اب حضرت
 خواجہ بزرگ سراج اولیا و سید صید الدین بن سید صمدی چشتی قدس سره و از زیارات دیگر اکابرین
 که شرح آن موجب تطویل است مشرف شدند بعد از آن که محبت برسان جان بسته و در سجده بحر زیارت
 حرمین شریفین زادگاه الدشرفا و عظیمه سرفرازی حاصل نمودند ایضا حضرت محمدی را سلسله اولیه
 اشرفیه بیعت حاصل شده که در سجده بحر زیارت حضرت مولانا طاهر سال اول خرقه پوشی و جوده شایخ
 جناب حضرت شاه محمد حسن گرم دوانی غازی بوزی که تقرب عرس حضرت محبوب بزرگوار آید بود و بسند
 روحانیه حضرت قدوه الکبریا و در حجه خرقه پوشی حضرت محمدی آید تعلیم او کار سلسله اولیه شد و پیوسته
 و اجازت کامل بخشیدند اسامی بزرگان سلسله مذکور که چند نام بستند و لا تخیر کرده می آید حضرت محمدی بانی
 سید محمد علی حسن ائرف را حضرت سید محمد حسن گرم دوانی اجازت اولیه شرفیه حاصل شده و ایشان را از مقبول بکلاه
 لم یزنی حضرت شاه باسط علی قدس سره و ایشان را مشیوای راه مستقیم حضرت شاه عبدالعلیم قدس سره و ایشان را
 از محبوب الرحمن حضرت شاه ابو القوت گرم دیوان قدس سره و ایشان را از حاجت روانی مستندان دیوان
 بجا بزرگان حضرت محبوب بزرگوارانی امیر کبیر سلطان سید ائرف جهانگیر سمانی قدس سره و ایشان را از سر و فرزند عاقل
 بنی المدی حضرت خواجہ ابوالحسن ثری فیضی المدنی علیه السلام و ایشان را از سر و عالم محمد رسول الله صلی الله علیه
 و سلم و حضرت سید ائرف جهانگیر قدس سره و سلسله اولیه و سلسله واسطه حضرت صلی الله علیه و سلم برسد آن آیت
 که حضرت سلطان سید ائرف جهانگیر قدس سره را شانه مبارک تاج مقدس حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم

الدلائل الخفية من معرفة الخلق صاحب خليفه مولوي شاه محمد صاحب بندي حاصل شده +
 ايضا حضرت مخدومي را اجازت مواظبت اورا وفقه بوسيله بالا از حضرت مولوي تقی علی صاحب
 خليفه و فرزند حضرت مولانا شاه تراب علی کاکو روی حاصل شده ايضا حضرت مخدومي را اجازت
 مواظبت در دو مستغاث و در دو کبر بوسيله بالا از حضرت مولانا محمد فخر و صاحب ولايتی حاصل شده
 ايضا حضرت مخدومي را از حضرت سيد شاه حماد الدين عوف گرشاه که خود را در برده ملائمتان پور شده
 سيد اشتمد تعليم طريق کتب روجي موافق رساله وجوديه حضرت خواجہ معين الدين چشتي بنده الولى عطای
 رسول قدس سره حاصل شده بان طريق در رايهين تکميل ميشود و در زندک توجه با ليايز سر عالم است
 و جودت و ملاهوت ميرمي آيد علاوه ازین در ايام سماحت از مختلف مقامات بطور عرفيه و اوسيع
 مستفيض شده اند که شرح آن بتعويل می انجامد و بعضی طريق خاص که اخای آن مناسب تر است و از آن
 با طهارت آن رخصت نمیدهد لهذا به تحرير می آید انقدر که نوشته شد اگر شرح و بسط شود آسای بزرگواران ارباب سلسله
 انکاشته آید انتران اولی گردد و اینجا نظر را خلاص است هنگامی که حضرت مخدومي بيارت مدینه منوره آمد
 کما و تعظيما مشرف شدند و شب یازدهم محرم الحرام ۱۲۹۴ هجری بوقت تجدید بیت ادا می انصاب اصغر
 حزیانی پیش مواجبه تراف حضرت سرور عالم بی حد و دلم بر برنگر ده نشسته بودند و در موصوف
 سخن آنانی بنید که شخصی نور از صاحب جمال از پیش نظر در گذشت و یک تاج سفید عری که در آن چند
 الفاظ بخط حلی از شریف بر مرقوم بود و بر ایشان نهاد جو که در مواظبت عزز مخالفت اشارت کرد و آن
 است و این کلام در آن حضرت سیوی از حضرت حضرت ام کس بجانب مرقده منوره حضرت صلی الله
 علیه و سلم اشارت کرد و تقی این تاج از حضور سلطان الانبیاء و محبت شده بعد فرغ اورا و آن رفته
 الترحی سر بنیدی را بجهالت تمام در حایل خود نگاه داشتند و هنگام معاودت بوطن آوردند گویا که آن تاج
 اشارت کننده از عطای بركات بزرگان بوده چون خرقة مبارک حضرت محبوب سجانی جناب سید شاه حاجی
 محمد اشرف صمدی صاحب از مقام جالس آوردند آن در سال بركات قدیم کند در سال اول خرقة
 پوشی بتاریخ هفتدهم ماه صفر المظفر ۱۲۹۴ هجری در عالم سیر و حایه برد و اکابر حضرت محبوب سجانی
 سید عبدالقادر حلیانی حضرت محبوب یزدانی سید اشرف جهانگیر سنائی قدس الله ار و اجم مقابل مزار مبارک
 حضرت سید شاه نیاز اشرف اشرفی قدس سره تملیف فرما شده پیش نظر حضرت مخدومي روج پاک حضورت فی
 و جانب لیس حضرت محبوب سجانی از دست مبارک خود تاج اخضر فرقی ایشان نهادند و بسیار تشفی
 فرمودند جوار بر رز و ابر برارید که این حال حضرت ایشان بچند اظهار کردن می توانم خبری سعادت و
 باری انکس که در تحت لوت اینچنین منظور انظار بزرگان در کاید ارم بری و بی طایع میمون خود
 که من فقری سر و پا از نسبت خاندان اشرفیه در دوران شکر فیه معلقت سلاسل مقوده سرفراز گردند
 الله تعالی این نعمت خاندانی را تا روز قیامت نور افزون کن و بجزمت البنی وآله الامجاد +

که در ثانی در بیان جهاد و شهادت قتال خلفائی حضرت نورالحین قدس سره آن مادیارین
 نور دیده حضرت غوث الثقلین حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نورالحین چنانکه خلف اگر سید حسن قتال ابراهیم
 خاص بخشیدند همچنان حضرت سید شاه حسین قتال اسجاده نشین گردانیدند و خرقه حضرت محبوب الهی که حضرت قدوة
 الکبر از حضرت محمودی شاه ملایر محنتی والدین گنج نبات ابن اسعد لامهوری قدس سره یافته بودند بایشان بخشیدند
 و بجهت ادای مراسم حسن خرقه پوشی بخت بخت عزم شب صال حضرت قدوة الکبر برادر کردند و حتی حضرت سید
 شاه حسین قتال قدس سره حضرت قدوة الکبر بسیار سیاحت و مذبذبول داشتند و میفرمودند که حسین
 نمائی هست از اولاد این پیشروان مجذوب و رجال العین خوانند و در کفزار روان اقطاب و ابدان و اخبار
 و غیره که از اولاد ایشان بوجود آمدند و اولاد ایشان را در شهادت کمر بستند و حضرت سید شاه حسین قتال قدس
 سره را در لیسران بوجود دادند و حضرت سید شاه جعفر عرف لاؤ که نواز ولی مادر زاد که بعد وفات پدر بزرگوار بجای
 نشان اسجاده نشین شدند و در وی حضرت سید شاه بزرگوار که قریب کامل طاعت و عبادت و عبادت و عبادت و عبادت
 و زینت شهر است که حضرت سید جعفر عرف لاؤ محض ای بودند بلیق که در نوازین بود بلیق شدند و
 که بتمام جوهر برای هدایت و ارشاد و مریدان و در شریف بوده و در طبعا و طبیعت بحث
 و تقریر از حضرت موصوف مجتمع شده حاضر شدند چون هر کسی سولات مشکله پیش کرد حضرت موصوف جواب
 ایشان زد و این سائلانی توقف نمودند که روغن فروش که داد فرومودند که او را پیش من آرید چون آوردند
 قدری خوی از دهن مبارک در دامنش ریختند و گفتند که ایشان را جواب با صواب بده فی الله و عن
 فروش عالم صفت زبان گردیده هر یکی چنان جواب لا جواب داده که کسی را بجای دم زدن نماند چنانکه آن
 روغن فروش سخت جابل بود و بکرامت حضرت عالم گردید و زبان آن دیگر که سخت جابل را میگفت و بقول
 بعضی در آن زبان روغن فروش را میگفتند غوغا میگویند و چه بسیار که نواز شهر گشته شد حضرت قدوة الکبر
 میفرمودند که عالم عیب بشارت میبایم که عنقریب از فرزندان من یکی مثل من پیدا خواهد بود چنانچه از حضرت
 شاه جعفر عرف لاؤ و لیسران بوجود آمدند اول حضرت سید شاه حاجی چراغچانان قدس سره که بجای پدر خود
 اسجاده نشین شدند و دوم حضرت سلطان صوفیان چراغچانان سید شاه جهانگیر ثانی قدس سره که در حق
 ایشان آن پیشین گوئی حضرت قدوة الکبر اصدوق آمده حضرت جهانگیر ثانی بغایت صاحب قریب بودند
 و زینت شهر است که حضرت سید جعفر عرف لاؤ و لیسران بوجود آمدند و در دست سید حاجی چراغچانان سمیت نمودند
 مجد و بانه لیسر کردند که حضرت سید حاجی چراغچانان اسجاده نشین کردند و در عصبه بایون شاه بودند
 چنانچه در آن خود بایون شاه می نویسد چون رعایت ادب و فضل و کمال بر ذمه است بادرست نامه
 واجب و لازم بنابر آن حکم فرمودیم که موضوعی را بنویسید و بخواه با نواز طران و موضع محلی را بنواز طران معذکر
 ارضی خردگی و رسوا موضوعی را بنویسید و بخواه با نواز طران و موضع محلی را بنواز طران معذکر
 و در آن عصر حضرت محمد شاه نورالحین رشت بایون شاه که هزار مبارک شان در موضع سرپوش

سرکار این کیفیت عرض کرد و با تسلیم چنین خبر و شنت اشرافی الفور تاقه سواری اجمیت و یافت ایخان بسجیل
 مجمل مقام علی پور سبکدار سے فرستاد چون تاقه سوار صورت واقعه محایه کرده و التیس ابدی عرض ساند
 کرفی الواقع این مکاشفه حضرت ^{قدس سره} صبح است پس عامل مذکور از مقام جوینو به راه سید شاه محمد کی قدس سره
 فوج سواران جزا و پادگان آمد و ده کتب مقام سجاده و در ایشان نشانیه خواست که تا محکم نشانی را بپادشاه عمل
 نشان رساند لیکن حضرت سید محمد کی معتقدنای علم و صبر خویش گوارا نکردند و افواج سواران و پیادگان را
 واپس فرمودند و میگفتند که بعد از شاد حضرت شاه محمد قدس سره و اخلاصین در روز عید مبارک برابر فرار اجاد
 متین برای دفن کردن واقع آمدند آنگاه حضرت شاه هدایت السجاده نشین ابن شاه نورالدین سجاده نشین سرکار
 کلان سید پیغمبر حضرت شاه محمد را بعد از وجه و فرزند شیر خواره و بر سرستان خویش بر زمین مملوک خاص مدفن
 نمودند بسبب این احسان بی پایان از فغانان شاه محمد کی ملاقات و حقوق برادران فغانانی شاه هدایت السجاده
 نشین ^{قدس سره} بر تقسی و غایت شده می آید و امید است که آئینده هم محفوظ خاطر پس ایندگان اولاد ایشان باشند و مگویند
 محفوظ اند که حقیقتا میفرماید جل جلاله احسان ^{قدس سره} و در زمان سجاده نشینی حضرت شاه محمد کی قدس سره
 که یک چشم بغض حق در گشت زار دل گشته بودند و بخود نام نشان ایشان از عالم مودوم و خود گردید و بر کس
 از برای کفری خویش اندکی پیش رسید مسلسله عالی شرفیه از ذات مقدس حضرت موصوف کمال رونق یافت چنانکه
 میباید و در ^{قدس سره} حضرت ایشان چه در ملک بند و سان چه عوب چه خراسان در بر دیار و جوار بسلسله بیعت
 و خلافت جاری گشت چنانچه حضرت سیدی وحیدی ^{قدس سره} شاه سید محمد اشرافی را حسب اجازت روحانیه حضرت
 محمد پیر برای قدس سره از بزرگات قدیم خردم رقیق پوششیدند و بطور جدید اجازت اخذ بیعت حشیدند آن خرد
 سیر کمالی یو متجانز این فقیر جامع رساله اندر سیر و انجلا نه دلی موجود است و حضرت جدی را یو اسطر و دیگر
 هم بطور الحیه حضرت محبوب یزدانی سر فرار کردند و نه مالکات مفصل در کتاب مفتاح العاشقین محفوظ حضرت جدی
 قدس سره به شرح مملوم موجود است بعد از آنکه حضرت شاه محمد کی قدس سره بنیره اگر نشان سید شاه جمال اشرف سجاده
 نشین شدند چه اگر حضرت شاه محمد کی البسیر نمود بعد سید شاه جمال اشرف قدس سره برادر خور و ایشان سید شاه
 نعمت اشرف سجاده نشین شدند و چهارت جهانگیری چنانکه بر حال ایشان بود و به نسبت دیگر سجاده نشینان کمتر
 دیده شد و غایت درجه صاحب اقتبال بودند که نعمت و این حاصل کردند و در زمان سجاده نشینی ایشان حضرت
 سید شاه ^{قدس سره} اشرف سجاده نشین سرکار کلان علت فرمودند هر چند که شاه قدر اشرف بوجه لا اولاد ایشان حضرت سید
 شاه محمد نو از اربابی خود را که قریب ترین عزیزان بودند و حیات خود و عطای منصب خویش فرمودند اما از
 اقرب اصحابی مغیران که در کران ناکرون اولی است را رسم خرد پوشی و سجاده نشینی در عرض التوی افتاد و گو که حضرت
 شاه نعمت اشرف هم بخیا حال احسانات قدیمه برای کایم شریف سجاده کلان بهمد جان کوشیدند و از سجده
 نکردید که شیت ربانی و رضای حضرت محبوب یزدانی بطور دیگر بود و حضرت سید شاه نعمت اشرف قدس سره
 بنا بر سیر و هم رمضان شمس الهجری و بعد از سلطت علی خان دال لکهنو انتقال فرمودند و از رحمت شاهان

لا اله الا الله محمد رسول الله و قد فرغ من عبادة ربّي آيت وهو الذّكر باللسان واليد علواً و خفياً
بزيان و ذكره و ندوا و از خداي نصرت و خايد و قال بعضهم اذا فرغتم من الصلوة فاذكروا الله بالقلب
واللسان على ابي حال كنتم فيما قد قدوا و على جنوبيكم و روايت باطلع و ام از زبان پير و ستم
خود بر شد حقاني عالم رباني قطب العالم قدوة الطوفان شيخ المشايخ شيخ ملاير الحق و الدين كرگفت و دل
درويش كم از دل كيريك كميش بنابديكسوي آب بر سرست بقيد دل مفيد تا اگر يك لحظه از دماغش شود
سبو كه بر سر است بيفيد و بويش كذا آب رحمة كرد و مجموع مشتق كرده و ده است جبط و بدر و ناچيز كرد و خصوصاً
بعد فرغ از اداء نماز شكر انوني شير بر او روايت كذا قال فم من الله تعالى و من رسول الله عليه
السلام ان مني عظيم است كه خدايتال مغزي گردان مقابل شكر و ديگر بر مني واجب شده است مي بايد گفت
بن چ سطح گفت و سبكي في شرح النوادر البرهاني من باب الاذكار عن عمر بن الخطاب

در قیاس است که می آید در شرح قواعد برسانی در باب اذکار

i

الله تعالیٰ ثواب الا نبیاء و عبرة الثالثة اعطاء الله تعالیٰ ثواب المزمع فی شهر شوال
 خدایا و در روز دهم ایام او خدا ثواب فستگان و در روز شوال ایام

كان رسول عليه السلام يقول الكلمة الطيبة مع اصحابه بعد اداء الصلوة وفي شرح المكي
 كروا معي اهد الله علي وسلم كنه طيب ينفعت
 من سحاب فزيت جود كبره
 ودرت كرهت

سئل عن ابی حلیف ترمذی قال سمعت عن الذین یمنعون الکلمة بعد اداء الصلوة فقال
سوال کرده از ابو حلیف ترمذی نقل کرده که از آنهایی که بعد از اقامه نماز باز میمانند

لهم الروافض لان في هذه الشبهة خلاف السنة بل ان الرسول عليه السلام قد كان يحجرهم
 بشأن الروافض باين وجه كما ذكره في المتن كما في هذا ما نقلنا في مفتاح سنت است بكم من فضيلة رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعكم ردف

مع الصلوة الطيبة بعد اداء الصلوة متصلا اما بعد الدعاء فهو ضعيف ودر رساله
بمراه صحابه طيبه را بعد نماز نكسته از تو يكبار بخواند زحاکم دن پس بگویند

مکتبہ آورده است ذکر الله تعالى فرض على الطالبين قال الله تعالى
 ذکر خدا فرض است بر طالبان او فرض خدا بر طالبان

فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُودِكُمْ قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الذَّكَرَ بِاللَّيْلِ

والتَّهَارُ فِي الْبَرِّ، الْحَجُّ وَالشَّفَقُ وَالْمَحَضَرُ وَالزَّيْنَاءُ وَالْفَقِيرُ وَالْمَرَضُ وَالصَّخَّةُ وَالسَّهْلُ وَالْعَلَا

وَنَحْوُهَا لِيَكُونَ الْأَمْرُ كَهَيَاةِ الْأَصْدَادِ كُلِّهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكُونُ كَهَيَاةِ وَاحِدٍ مِنْهَا .

از منع کردن از تمام خدا و خویش و گفت بعضی این خواهد شد منع کردن از یک خدا از ایشان

پس بر قول این بزرگواران امر فاذکر او را بدخواه کیفشد باشد خواه افسد او هر چه باشد آن منی بود و اگر منی

باید نشست چرخید که رسول بیاید تند بر مار در جامع همه عباد و بها است فرمودت و فرمود هیچ و مراجه

امرا کجای تو بنویز تقصیر تو. و اگر آنرا از غلبه باشد بخونی غلبه باشد فراد تو در جرات تو نباشد است پس

فذكر بعد الفراغ مندوب بود نص دیگر دلیل راستی آن ذکر بعد الفراغ من اداء الفرائض قول الله تعالى

فَإِذَا قُضِيَ مِنْ أَسْأَلِكُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ لِكُلِّكُمْ آبَاؤُكُمْ وَأَسْأَلُكُمْ فِي الْبَنِي حِينَ تَارَوْهُمْ

ج فاسق تندید مقصود کرد ای نریان گوئید کوشش بدل کنید چنانچه ذکرید ان خود پاک از ان بیشتر

و تفسیر امام زاهد رحمه الله علیه است چون بگزارید مناسک افعال حج شما و کتب خدای را عز وجل شکرانه

نعمت را که توفیق با حقیت بگذارد و حج و ی چون یاد کردن شما پدران خود را بلب نیز میسر باد و کمیند

اور عرب با عادت بود در جاهلیت چون آن دزدی و تاراج نارسد دزدی حلقه حلقه بنشیند

در جلد ششم پندش نمودند و در دلدی و بسبود مدی بجای و جهان داری و مبارزی و کافران

ابنوساں حاضر ہوئے کچھ سال اہم پرچرب سہیلے علیہ سلام صدیقی البرار رضی اللہ عنہ فرمایا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين
والمسيح عليه السلام بعد عامهم سال يوم مصطفى عليه السلام حج اعندوا كثر اعمامهم

مع الواع گویند کہ خالی بود هیچ کافرے با ایشان مسیح بنودیا و شاہ تعالیٰ و تقدس گفت چون از

از رون حج فایده یافتن یاد کنید و بتائید یعنی زبان او باشد ذکر الای باشد ذکر او و تغیر طیارک

لَعَنَهُمُ فَادْفَعُوا عَنْهُمْ عَذَابَ الْغُلَّةِ الَّتِي كَانُوا يُكْفَرُونَ بِهَا فِي الْحَجِّ وَأَنْفَرْتُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا أَبَدًا كَمَا كُنْتُمْ

الحق ما ذكر الله وبالعقوبات والمعاد الذي كره باللسان بقراءة قوله تعالى كنزكم

کہ نفس اول بعبارت و نفس دوم اشارت ہے مگر یہ بعد نماز ہے یا نہ کہ دوم دوم اور حشیفہ راہ

گشت شکر تو بیقچه موزی شود قاعرف و تامل و تدبیر رضایکو و سینه بحدی رتک قبل

و بیای که یاد کن هر که مستانیست بر دود

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ وَتَقْسِيمِ الدَّارِ كَفَّةِ

تجربہ از برادران افتادہ و پیش از فرو بردن و در بعض اوقات شب بیاوی یا در کن خدای او عجب کای نیز

السجدة الأولى على ظاهره أو على الصلوة وأذا بار السجدة في أثناء الصلوة كذا في

و بسیج کردن محمول آب بر جوی محمول آب بر تار واد باز جوی محمول آب انار مارم حسین است در

حجۃ الذاکرتین

معہ
رسالہ قبریہ

مصنف

قدوة الکبریٰ غوث العالم محبوب یزدانی
حضرت سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ

مترجم

ہیڈ پرائیٹ حضرت حاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی البیلانی مدظلہ

امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان (حیدر)

مکتبہ سمنانی کراچی (پاکستان)

۱۴/۱۲ فردوس کالونی، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام اشرف

قدوة الکبریٰ، غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ، ہمہ صف موصوف تھے، دنیوی سلطنت سے منہ موڑ کر روحانیت کے شہنشاہ بنے، آپ کے فیضان نظر سے 53 لاکھ غیر مسلم، آپ کے دست حق پرست پر اسلام میں داخل ہو کر حلقہ اشرفیہ کی زینت ہوئے، آپ نے قلم و قرطاس سے اسلام و سنت، شریعت و طریقت کی بے مثال خدمات سرانجام دیں، آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف کا وسیع ذخیرہ پایا جاتا ہے، جن میں لطائف اشرفی جو آپ کے ملفوظات وارشادات پر مبنی ہے جسے آپ کے خلیفہ خاص حضرت شیخ نظام الدین یمنی علیہ الرحمۃ نے جمع فرمایا۔ اس کتاب کو شہرت دوام حاصل ہے۔ کتاب کیا ہے علوم و عرفان کا ایک جہان آباد ہے، تصوف پر اس سے بڑی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی، فتاویٰ اشرفیہ تو ازھر یونیورسٹی مصر کی قدیم لائبریری کی زینت ہے، آپ کی ہر تصنیف علم کا منہ بولتا ثبوت ہے، انہی میں سے ایک کتاب حجتہ الذاکرین ہے۔ موجودہ دور میں ذکر و اذکار پر جتنے اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان تمام کے شافی جوابات سے مرصع ہے، حیرانگی کا عالم ہے کہ اس دور میں بھی ایسے ناعاقبت اندیش لوگ پائے جاتے تھے جنہیں ذکر و اذکار خدا اور سول سے دکھ ہوتا تھا، اور اپنی قساوت قلبی کو اعتراضات کی صورت میں پھیلاتے رہتے تھے، جن کا سر قلم کرنے کے لئے حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ ایسی

بلند مرتبت شخصیت کو جہاد کرنا پڑا۔

حجتہ الذاکرین، کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ اس سے ہر خاص و عام استفادہ کر سکے۔ حلقہ اشرفیہ پاکستان متعدد کتابیں جدید انداز طباعت سے آراستہ کر کے شائع کر چکا ہے۔ پیش نظر کتاب کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں مولانا محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے اور عزیزم صوفی منور حسین اعجاز اشرفی نے نظر ثانی اور نگرانی کے فرائض با حسن وجود پورے کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی کامیابیوں سے نوازے۔ ہماری آرزو ہے کہ حضرت قدوۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تصانیف کو اشاعت کا لباس پہنایا جائے، دعا ہے اللہ تعالیٰ

جہ جیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلقہ اشرفیہ کو قبولیت مزید کا شرف عطا فرمائے۔ آمین

فقط

سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی

امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

تحریر: محمد منشا تابش قصوری

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ایک تعارف ، ایک جائزہ)

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھو چھوی رضی اللہ عنہ ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے تاج و تخت کو چھوڑ کر درویشی اختیار کی اور اپنے فیوض و برکات سے ہزاروں گم کردگان راہ کو ضراط مستقیم پر گامزن کیا۔ حکومت و جہاں بانی کئی پشتوں سے آپ کے خاندان میں چلی آرہی تھی جس کا دار السلطنت سمنان تھا جو آج ملک ایران میں ایک معمولی قصبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت کے والد محترم سلطان سید ابراہیم ایک جید عالم بھی تھے جن کے عہد میں سمنان نے بڑی ترقی پائی ان کی شادی خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان میں ایک سید زادی خدیجہ بیگم سے ہوئی جن کے بطن سے پہلے دو یاتین لڑکیاں پیدا ہوئیں اور پھر آٹھ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی جس سے بادشاہ اور بادشاہ بیگم دونوں بہت رنجیدہ رہا کرتے تھے۔

بشارت ولادت

ایک دن آپ کے والد محترم سلطان ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اہلیہ کے ساتھ محل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت ابراہیم مجذوب حرم سرائے سلطانی میں آگئے بادشاہ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور انھیں بہ کمال ادب اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود کھڑے رہے۔ مجذوب کہنے لگے ابراہیم ، بیٹا مانگتے ہو؟ آپ نے کہا جو عنایت ہو جائے انھوں نے اولاد کے لئے دعا کی اور آٹھ کھڑے ہوئے۔ بادشاہ نے ایک ہزار اشرفیاں نذر کیں جب وہ رخصت ہوئے تو بادشاہ چند قدم ساتھ چلے۔ مجذوب نے پیچھے دیکھا تو کہا بیٹا لے چکے اب کیا چاہتے ہو؟ اچھا جاؤ اللہ تعالیٰ دو فرزند عطا فرمائے گا۔

خدا کی شان کچھ دنوں کے بعد بادشاہ کے گھر میں ایک خوب صورت لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اشرف رکھا

گیا۔ واقعہ کوئی 708ھ کا ہے

تعلیم

جب آپ تقریباً ساڑھے چار سال کے ہوئے تو قابل علماء کی زیر نگرانی آپ کی تعلیم شروع ہوئی آپ کی ذہانت پر لوگ انگشت بدنداں تھے کہ صرف دو سال آٹھ ماہ میں آپ نے قرآن حفظ کر لیا اور چودہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ پر عبور حاصل کر لیا، فن قرات میں آپ نے ایسا کمال حاصل کیا کہ قرآن مجید کو ساتوں قرات سے پڑھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ ذوق شاعری بھی رکھتے تھے۔

تاج داری

جب آپ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو آپ کے والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ زمانہ کے دستور کے مطابق آپ 723ھ میں بادشاہ بنادیئے گئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں قابلیت کے وہ جوہر دکھائے کہ وزرائے سلطنت اور امرائے دربار دنگ ہو گئے۔ گھر گھر خوش حالی اور فارغ البالی ہو گئی۔ آپ کے عدل و انصاف کی پورے ملک میں دھوم مچ گئی۔

راہ سلوک

امور سلطنت کی گونا گوں مصروفیتوں کے باوجود راہ سلوک کی تڑپ بھی آپ کے دل میں تھی۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مشائخ کرام سے ملاقات کی۔ آتش شوق کو تو سب تیز کر دیتے مگر رہنمائی سے سب گریز کرتے۔ آپ اسی تلاش و جستجو میں تھے کہ ایک شب خواب میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھوں نے اسم ذات کو بغیر زبان کی مدد کے مشق کرنے کا طریقہ بتایا۔ پھر دو سال کے بعد حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی۔ تو ان سے اشغال اویسیہ کی تعلیم حاصل کی۔ اب عشق الہی کی وہ آگ جو دھیرے دھیرے دل میں سلگ رہی تھی۔ شعلہ بننے لگی، امور سلطنت میں جی نہ لگتا ایک مرشد کامل کی آرزو دل کو ہر وقت بے چین رکھتی آخر وہ وقت آگیا کہ زربفت کا پہننے والا کبیل پوش ہو جائے اور قیمتی مسرہوں پر سونے والا چٹائی نشین ہو جائے۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب تھی کہ خواب میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اشرف: لذت وصال الہی کے لیے تیار ہو جاؤ حکومت اور بادشاہی کے جھمیلے کو ترک کرو اور ہندوستان کی طرف روانہ ہو جاؤ وہاں طلاء

بنانے والے شیخ، حضرت علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمہارے منتظر ہیں۔

ترک سلطنت

صبح ہوتے ہی آپ نے ترک سلطنت کا اعلان کر دیا اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال کی تھی، دس سال آپ حکومت کر چکے تھے، اپنے چھوٹے بھائی محمد کو تخت پر بٹھایا اور رسم تاج پوشی ادا فرمائی یہ واقعہ 733ھ کا ہے۔ پھر آپ نے والدہ ماجدہ سے سارے واقعہ بیان فرما کر سفر کی اجازت چاہی وہ ابدیدہ ہو گئیں اور فرمایا بیٹا میں اس دن کی منتظر تھی۔ جاؤ میں تمہیں خدا کے سپرد کرتی ہوں مگر میری آرزو ہے کہ جب محل سے نکلو تو فوجی جلوس کے ساتھ نکلو کہ اسے دیکھ کر میں اپنا دل بہلا سکوں کہ میرا بیٹا کوئی ملک فتح کرنے گیا ہے۔ آپ وزرائے سلطنت اور امرائے دربار سے گلے مل کر خوش خوش سفر کی تیاری کرنے لگے۔ اسی جذب کی حالت میں برجستہ ایک غزل لکھی جس کے دو شعر یہ ہیں۔

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی
محرم اسرار با جانان شوی
برگزر از خواب و خور مردانہ دار
تاہراہ عشق چوں مردان شوی

سفر ہند

جب آپ دار السلطنت کو چھوڑ کر روانہ ہوئے تو بارہ ہزار فوجی آپ کے ہمراہ تھے اس کے علاوہ علماء فضلاء عمائدین شہر اور بے شمار آدمی آپ کو رخصت کرنے آئے اور بے حد اصرار کے باوجود کوئی آپ کو چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ تھا۔ جب آپ سمنان سے بہت دور نکل آئے تو لوگوں پر دباؤ ڈال کر واپس کرنا شروع کیا اور حدود سلطنت کو عبور کرتے ہوئے فوج بھی واپس کر دی، کچھ دور گھوڑے سے سفر کیا پھر گھوڑا ایک فقیر کو دے کر پیادہ پامینوں جنگلوں اور پہاڑوں کا راستہ طے کرتے ہوئے ملتان کے قریب قصبہ اوج شریف میں پہنچے جہاں حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقیم تھے آپ نے ان سے ملاقات کی تو سید نے سید کی بڑی ہمت افزائی فرمائی اور سلسلہ قادریہ کی نعمتوں سے آپ کو سرفراز فرما کر صاحب اجازت بھی بنا دیا اور فرمایا کہ آپ کی تعلیم و تکمیل میرے بھائی علاء الحق والدین سے ہوگی۔

پنڈوہ شریف

آپ وہاں سے روانہ ہو کر منزل بہ منزل طے کرتے ہوئے دہلی پہنچے، وہاں کے بزرگوں سے ملاقات کی اور پھر مہینوں سفر کرنے کے بعد سرزمین بنگال میں قدم رکھا اور پنڈوہ شریف کے قریب پہنچ گئے جہاں سلطان المشائخ حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ تھی اور یہی خانقاہ آپ کے سفر کی آخری منزل تھی۔

ابھی آپ پنڈوہ شریف نہیں پہنچے تھے کہ ایک دن سلطان المشائخ نے اپنی محفل میں فرمایا کہ جس دوست کا میں دو (2) سال سے انتظار کر رہا ہوں وہ آج کل میں پہنچنے والے ہیں پھر ایک دن فرمایا کہ دوست کی خوشبو آرہی ہے اور یہ کہتے ہوئے حجرے سے باہر آئے اور پھر ہزاروں نیاز مندوں کے ساتھ پنڈوہ کی آبادی سے باہر نکلے۔ ایک قافلہ آتا ہوا نظر آیا۔ شیخ ادھر سے بڑھے جذب دل نے ادھر بھی اثر کیا حضرت مخدوم دوڑے، آگے شیخ ہی کو پایا، قدم بوسی کے لیے جھک پڑے۔ حضرت شیخ نے آپ کو اٹھا کر سینے سے لگایا اور طویل معافہ کے بعد لوگوں سے آپ کا تعارف کرایا حضرت مخدوم نے اس موقع پر ایک شعر پڑھا۔

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے
بامیدے رسد امید وارے

خانقاہ میں پہنچ کر حضرت شیخ نے آپ کو اپنے پہلو ہی میں بٹھایا اور خادم خاص کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا، فوراً دسترخوان بچھایا گیا۔ اور طرح طرح کے کھانے چنے گئے۔ پہلے حضرت شیخ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو چار لقمے کھلائے جس کو آپ نے کمال ادب و تکریم سے تناول فرمایا۔ حضرت شیخ کی طرف سے آج تک کسی کو یہ سرفرازی نصیب نہ ہوئی تھی۔ پھر پن بھتہ (بالے ہوئے چاول جس کو پانی میں سرد کیا جاتا ہے) لانے کا حکم دیا جو اس عہد کے درویشوں کی محبوب غذا تھی۔ اس کا بھی لقمہ حضرت شیخ نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو کھلایا جب لوگ کھا چکے اور دسترخوان اٹھا دیا گیا تو شیخ نے سب لوگوں کو ہٹ جانے کا اشارہ کیا اور جب کامل تخلیہ ہو گیا تو حضرت شیخ نے آپ کو مرید کیا اور اپنی کلاہ مبارک عنایت فرمائی نیز بزرگوں کے بہت سے تبرکات جن میں حضرت محبوب الہی کا خرقہ بھی تھا سب آپ کو مرحمت فرمادیا۔ 733ھ میں آپ اپنے شہر سمنان سے روانہ ہوئے اور 735ھ میں پنڈوہ شریف پہنچے یعنی پورے دو سال میں آپ کا یہ مجاہدہ سفر ختم ہوا۔

تکمیل تصوف اور تبلیغی سفر

اب آپ خانقاہ میں رہنے لگے حضرت شیخ آپ پر توجہ خاص رکھتے اکثر معارف و اسرار وحدت آپ سے بیان فرماتے۔ ایک دن تقریر کے بعد فرمایا کہ فرزند اشرف میں اپنی استعداد بھر تمہیں تعلیم دے چکا اور اسرار سے آگاہ کر دیا اب مناسب ہے کہ آپ کے لیے کوئی مقام تجویز کیا جائے تاکہ اہل زمانہ آپ کی تعلیمات سے مستفیض ہوں۔ حضرت کو شیخ کا آستانہ چھوڑنا گوارا نہ تھا مگر مرشد کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ مرشد نے اطراف جون پور سپرد کیا اور طے فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک کے بعد اپنے مرکز کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ غرضیکہ ساڑھے چھ سال خدمت شیخ میں رہنے کے بعد 742ھ میں عید کے دن جب آپ روانہ ہونے لگے تو پیر و مرشد نے آپ کو لباسائے فاخرہ پہنائے، نقارہ و علم مرحمت ہوا، چند خیمے ساتھ کیے، متعدد سواریاں عطا فرمائیں کچھ فقراء اور درویشوں کو بھی آپ کے ساتھ کیا، کئی خدام بھی عطا ہوئے پھر اس شاہانہ شکوہ کے ساتھ آپ پیر کی جدائی کا قلق لے کر آنسوؤں کے سایہ میں پنڈوہ شریف سے رخصت ہوئے اور پھر منزل بہ منزل تبلیغ دین و اشاعت حق کرتے ہوئے قصبہ محمد آباد گمنہ (ضلع اعظم گڑھ) پہنچے چند دن قیام فرمایا اور اس کے بعد ظفر آباد (متصل جون پور) تشریف لائے کچھ دنوں وہاں بھی اقامت فرمائی (محمد آباد، ظفر آباد، اور دوسرے مقامات پر آپ سے بہت سی کرامتوں کا ظہور ہوا جن کا ذکر کسی آئندہ اشاعت میں کیا جائے گا) اور پھر وہاں کے مریدین کو حضرت شیخ کبیر علیہ الرحمہ کی تربیت میں دیکر آپ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے یہیں سے روانہ ہو گئے۔ یہ تقریباً 744ھ کی بات ہے۔

مقامات مقدسہ

ظفر آباد سے آپ ساحل سمند پہنچے اور پھر بحری راستہ سے بصرہ تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیگر اولیائے کرام کے آستانوں کی زیارت فرمائی۔ بصرہ سے چل کر کربلائے معلیٰ اپنے جد کریم سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ پھر نجف اشرف کاظمین اور بغداد شریف حاضر ہوئے اور بزرگوں کے آستانوں کی برکات سے مستفیض ہوئے۔

زیارت حرمین شریفین

بغداد شریف سے آپ دمشق تشریف لے گئے وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے کئی ماہ مسجد نبوی میں اقامت گزریں رہے اور مواجہہ اقدس کی حاضری ہوتی رہی۔ زمانہ حج قریب آیا تو بارگاہ رسالت پناہ سے اجازت لے کر مکہ مکرمہ حاضر ہوئے وہاں حضرت امام عبداللہ یافعی اور حضرت سید علی ہمدانی علیہما الرحمۃ سے ملاقات ہوئی مکہ مکرمہ سے آپ مصر کے جبل الفتح پر تشریف لے گئے اور وہاں چالیس یوم ریاضت کی اسی مقام پر حضرت شیخ ابو الغیث یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ پھر وہاں سے یمن پہنچے حضرت شیخ نظام غریب یمنی (مرتب لطائف اشرفی) نے آکر آپ کی زیارت کی اور پھر حضرت کی ذات سے انھیں ایسی گرویدگی ہوئی کہ عمر بھر جدانہ ہوئے۔

بارگاہ شیخ

ممالک اسلامیہ کے سفر اور حرمین شریفین کی زیارت کر کے تقریباً پندرہ سال کے بعد ہندوستان واپس آئے اور پندرہ شریف دوبارہ حاضر ہوئے۔ تین چار سال خدمت شیخ میں رہے رخصت ہوتے وقت حضرت شیخ نے آپ کو بہ نظر کشف وہ مقام دکھایا کہ جہاں آج آپ کا مزار مبارک ہے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ وہ ایک گول تالاب ہے اور پچ میں ایک نقطہ تل کی طرح ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ جس کو تم تل کی طرح دیکھ رہے ہو یہ ایک ٹیلہ ہے اور یہی تمھاری منزل خاک ہوگی، چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور اودھ کی طرف منزل بہ منزل تبلیغ دین و اشاعت حق کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے جب بنارس پہنچے تو کئی ہزار آدمی آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بنارس سے حضرت جو نیور تشریف لائے اور اسی مقام سے منزل خاک کی تلاش شروع فرمادی جون پور سے روانہ ہو کر موضع کرینی میں قیام فرمایا وہاں فرمودہ شیخ کے مطابق زمین معلوم ہوئی جب حضرت اس تالاب کو دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے تو کشف ہوا کہ یہ وہ تالاب نہیں ہے۔ پھر آپ موضع بھڈوٹڈ (متصل کچھوچھ مقدسہ) میں تشریف لائے قرب و جوار کے لوگ آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہونے لگے اس گاؤں کے زمیندار ملک محمود تھے وہ بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت نے ان سے فرمایا کہ میں یہاں پیر و مرشد کے حکم سے منزل خاک تلاش کرنے آیا ہوں۔ انھیں بھی ساتھ لیا اور مقام مقصود کی تلاش میں نکلے تو ایک گول تالاب ملاحظہ فرمایا جس کے پچ میں ایک ٹیکری تھی

اسے دیکھ کر حضرت نے فرمایا کہ یہی جگہ ہے جس کو میرے مرشد نے بظہر کشف مجھے دکھایا تھا۔

جوگی سے مقابلہ

ملک محمود نے عرض کیا حضور اس مقام پر ایک بہت بڑا جادوگر جوگی رہنا ہے آپ نے جمال الدین راؤت کو جو اسی دن مرید ہوئے تھے بلایا، پان کی گھوری چبا کر ان کے منہ میں رکھ دی اور جوگی سے مقابلہ کرنے کے لیے بھیج دیا آپ نے اس سے خوب باتیں کیں اور فرمایا کہ اس مقام کو ایک ولی اللہ کے لیے چھوڑ دو اس نے کہا بغیر کرامت دیکھے ہم ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ نے فرمایا ہم اظہار کرامت مناسب نہیں سمجھتے تم اپنا جادو جس قدر چاہو ہم پر آزمالو۔ جوگی نے کچھ پڑھ کر جمال الدین کی طرف دم کیا تو بے شمار کالی چیونٹیوں کا ریلہ ان کی طرف بڑھنے لگا، آپ نے چیونٹی کی فوج پر غضب کی نگاہ ڈالی تو سب غائب ہو گئیں پھر جوگی نے اپنا سونٹا ہوا میں اڑایا جمال الدین نے حضرت مخدوم صاحب کا عصا منگا کر اوپر پھینکا جس نے جوگی کے سونٹے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادیاب جوگی عاجز آکر حضرت مخدوم کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مسلمان ہو گیا ساتھ ہی اس کے پانچ سو چیلے بھی مسلمان ہو گئے۔

تعمیر خانقاہ

جوگی کو حضرت نے اسی تالاب کے کنارے رہنے کی جگہ دی اور اس کے مسکن کو اپنی قیام گاہ قرار دیا۔ ملک محمود نے خانقاہ بنوانے کی بنیاد رکھ دی جو تین سال میں مکمل ہوئی اور حضرت نے تالاب کی کھدائی اپنے مزاج کے مطابق کرائی جس میں آب زم زم بہت مقدار میں ڈالا گیا وہی تالاب نیر شریف کے نام سے مشہور ہے اور اسی کے پچ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

تبلیغی دورہ

کچھ چھ شریف سے آپ اجودھیا تشریف لے گئے ایک عالم معقول و منقول حضرت مولانا شمس الدین جو مرشد کامل کی تلاش میں تھے آپ سے مرید ہوئے آپ نے انھیں خرقہ عنایت فرمایا اور خلافت سے بھی نوازا۔ اسی مقام پر ایک اور عالم شیخ خیر الدین انصاری سدھوری آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر داخل سلسلہ ہوئے اور حضرت کو سدھور لے گئے۔ موضوع سدھور میں اشرفی سلسلہ کی بے حد اشاعت ہوئی بہت سے لوگوں نے

غلامی جمائگیری کا فخر حاصل کیا۔ وہاں کے مریدین کو مولانا خیر الدین انصاری کی تربیت میں دے کر آپ ساتن پور ہوتے ہوئے قصبہ جائس تشریف لے گئے اور وہاں چند دن قیام فرمانے کے بعد کچھوچھ مقدسہ واپس آ گئے۔ پھر ادولی شریف تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت شیخ صفی الدین نے بیعت سے سرفرازی حاصل کی چالیس روزہ قیام فرمانے کے بعد آپ اجودھیا تشریف لائے اور حضرت مولانا شمس الدین کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔

سفر حرمین

اجودھیا سے آپ زیارت حرمین طہین کے لیے روانہ ہوئے۔ احمد آباد پہنچے تو وہاں کے شیخ الاسلام جو بڑے عالم و فاضل بلکہ علامہ دہر تھے آپ سے مرید ہوئے اور بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ گجرات کی بندرگاہ سے روانہ ہو کر آپ زیارت حرمین طہین سے مشرف ہوئے اور واپسی میں گلبرگہ شریف تشریف لائے چند دن قیام فرمایا اور پھر کالپی شریف ہوتے ہوئے کچھوچھ مقدسہ آ گئے۔

ایک اور سفر

کچھوچھ مقدسہ میں کچھ دنوں قیام فرمانے کے بعد آپ نے پھر عزم سفر فرمایا اور ملک روم پہنچے حضرت مولانا جلال الدین محمد رومی کے آستانہ پر تشریف لے گئے ان کی خانقاہ میں قیام فرمایا وہاں سے فلسطین تشریف لے گئے۔ بیت المقدس اور دیگر عتبات عالیہ و مزارات انبیائے کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام کے مرقد مبارک پر چند یوم قیام کیا۔ اس سفر میں حضرت بدیع الزماں شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ فلسطین سے آپ نے زیارت حرمین کا ارادہ فرمایا اور شاہ مدار ہندوستان واپس ہو گئے۔ آپ زیارت حرمین شریفین سے فارغ ہو کر ملک شام تشریف لے گئے طور سینا پر بھی آپ پہنچے جہاں حضرت خضر علیہ السلام آپ کے ہمراہ تھے پھر دیار شام سے آپ ملک فارس تشریف لے گئے شیراز میں حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ شیراز سے کاشان پہنچے اور پھر وطن عزیز سمنان بھی تشریف لے گئے آپ کے بھائی محمد جو اس وقت بادشاہ تھے ان سے ملاقات ہوئی آپ کی والدہ محترمہ کا وصال ہو چکا تھا چند یوم سمنان میں قیام فرمانے کے بعد اپنے نہال (موراء النہر) حضرت خواجہ احمد یوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے وہاں کے سجادہ نشین بڑے اخلاص و محبت سے پیش آئے۔

حضرت نور العین

اسی دوسرے سفر میں آپ قصبہ گیلان (جائے پیدائش حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی

تشریف لے گئے جہاں آپ کی خالہ زاد بہن رہتی تھیں۔ آپ نے کچھ دنوں وہاں قیام فرمایا ان کے ایک سعادت مند صاحبزادے سید عبدالرزاق تھے جن کی عمر اس وقت بارہ سال تھی انھیں حضرت سے بے حد انس ہو گیا۔ جب آپ رخصت ہونے لگے تو ان کے والدین نے حضرت عبدالرزاق کو آپ کی خدمت میں نذر کیا۔ آپ نے انھیں اپنی فرزندگی میں قبول کیا اور نور العین کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ حضرت کے فیض صحبت نے انھیں ظاہری و باطنی علوم کا سقلم بنا دیا۔ حضرت اکثر فرماتے تھے کہ عبدالرزاق نے میری خدمت کر کے مجھے اپنا نالیہ بھی فرماتے تھے کہ انھوں نے چالیس سال تک میرے وضو کے پچے ہوئے پانی کو پیا۔ دعا ہے کہ اس آب حیات کے اثرات ان کی اولاد میں قیامت تک باقی رہیں۔ حضرت مخدوم نے زندگی بھر کسی عورت سے نکاح نہ کیا اور حضرت نور العین کی شادی نصیر آباد میں ہوئی تھی جو کچھ چھ شریف سے دس میل جانب شمال واقع ہے۔ حضرت مخدوم کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے اور چالیس سال تک مراسم سجادگی ادا کرتے رہے۔ کچھ چھ مقدسہ، سکھاری، بارہ بکری بستی، مونگیر اور جائس وغیرہ میں جو اثر فی سادات آباد ہیں وہ آپ ہی کی اولاد سے ہیں۔

پھر حضرت مخدوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخ ہرات اور یاغستان وغیرہ کا سفر کرتے ہوئے براہ سندھ تقریباً دس سال کے بعد ہندوستان واپس آئے، اوج شریف اور بہرائچ شریف سے ہوتے ہوئے کچھ چھ مقدسہ پہنچے۔

شیخ کی خدمت میں

ایک بار آپ پھر گلبرگہ شریف تشریف لے گئے حضرت خواجہ محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ ان کے خلوص و محبت کی وجہ آپ نے وہاں چار مہینہ قیام فرمایا اور وہاں سے شیخ کی خدمت میں پنڈوہ شریف جانے کا قصد فرمایا جب خط بہار میں منیر شریف کے قریب پہنچے تو اسی دن صوبہ بہار کے آفتاب ولایت حضرت سید شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو چکا تھا انھوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی پڑھائیں گے جب آپ پہنچے تو جنازہ تیار اور آپ کا انتظار تھا۔ حسب وصیت آپ نے نماز پڑھائی اور سفر کرتے ہوئے پنڈوہ شریف اپنے پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ دنوں وہاں قیام فرمایا اور پھر کچھ چھ شریف واپس چلے آئے۔

پیرومرشد کا وصال

آپ کے پیر و مرشد حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا 800ھ میں وصال ہو گیا آپ فوراً پنڈوہ شریف پہنچے اس وقت خانقاہ پنڈوہ شریف میں ہندوستان کے بڑے بڑے اولیاء کرام موجود تھے۔ آپ نے شیخ کے صاحبزادے حضرت محمد نور قطب عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رسم سجادگی ادا فرمائی اور تقریباً دو سال وہاں قیام فرمانے کے بعد کچھوچھ شریف کے لیے روانہ ہوئے منزل بہ منزل سفر کرتے ہوئے جب آپ جون پور پہنچے تو ملک العلماء قاضی شہاب الدین (المتوفی 848ھ) اور سلطان ابراہیم شرفی (المتوفی 846ھ) آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور بڑی عقیدت و محبت سے پیش آئے حتیٰ کہ دو تین شاہزادے اسی دن داخل سلسلہ اشرفیہ ہوئے۔ بادشاہ نے جون پور میں مستقل قیام فرمانے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اور دو مہینہ قیام کے بعد کچھوچھ شریف چلے آئے۔

وصال حقیقی

محرم الحرام 832ھ کا چاند ہوا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ کاش جد کرم سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت نصیب ہو جاتی۔ پہلی ہی تاریخ کو آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی جس کی وجہ سے آپ نے گفتگو کم کر دی۔ خاص لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ زندگی ہی میں میری قبر بن جائے۔ چنانچہ اس کا انتظام ہونے لگا اٹھارہ انیس اور بیس تاریخوں میں آپ بے ہوش رہے بائیس تاریخ سے بے شمار لوگوں کا ہجوم ہو گیا علمائے کرام و مشائخ عظام اور لاتعداد مریدین و متقیدین حاضر تھے آپ ہر ایک کے لیے دعا کرتے 27 محرم کو ایک مخصوص مجلس میں حضرت نور العین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سجادگی کیلئے نامزد فرمایا اور 28 محرم الحرام کی صبح کو چار خرقے انھیں مرحمت فرمائے۔

پھر ان کے صاحبزادگان حضرت سید شمس الدین، حضرت سید حسن، حضرت سید حسین، حضرت سید احمد اور حضرت سید فرید کو یکے بعد دیگرہ باریات کیا اور ہر ایک کے لیے دعائیں کیں اور ظہر و عصر کے درمیان اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اشرف المومنین سال وفات ہے (لطائف اشرفی۔ محبوب یزدانی۔ غوث العالم ماہنامہ فیض الرسول لطائف اشرف، اشرف المومنین، ماہنامہ آستانہ (کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ -
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی مَا جَعَلَنِی الْعُلَمَاءُ وَ خَصَّنِیْ بِمَزَیْدِ الْفَهْمِ وَ الزَّكَاةِ
وَ اَذَرَكْنِیْ بِالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَ نَوَّرَنِیْ بِحَقَائِقِ الْمَعْرِفَةِ -

تمام حمد و ثناء اور بے حد شکر و امتنان اسی شہنشاہ حقیقی کے لئے، جس نے مجھے متاخرین علماء کی جماعت میں پیدا فرما کر اپنے فضل و کرم سے ان پر مجھے خصوصی فضیلت عنایت کی، اور اپنے مقبول ترین بندوں میں سے مخصوص کیا اور مخلوق کی بھلائی و بہتری کا بیج میرے دل کی زمین میں ڈالا، پند و نصائح اور عمدہ و پاکیزہ پانی سے میرے قلب کی پرورش فرمائی، تاکہ نصیحت کا شجر پھل لائے، پھر دنیا اور اہل دنیا پر مواعظ کے دروازے کھول دیئے۔

ان نعمتوں کا شکر انہ اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے کہ مسائل شرعیہ مسلمانوں کو اس انداز سے سمجھائے جائیں کہ خطائیں عبادتوں سے مہد ہوں، اور متلاشیان حق کے لئے کلام ربانی و آیات قرآنی کو بلا سوچے، سمجھے اور فکر و تدبیر کے بغیر فرائض کے بعد ذکر کرنا منع کیا گیا ہے۔ اس پر اعتقاد نہ رکھے، کیونکہ کئی لوگوں نے بلا اسناد و روایات اور غیر معتمد کلمات کو دلائل و حجت بنا کر آیات قرآنی اور احادیث حبیب ربانی ﷺ سے غفلت اختیار کر رکھی ہے انہیں چاہیے کہ اپنے ہاتھ کو ایسی غیر معتمد و مستند روایات لکھنے سے روک لیں، یہ نصیحت نامہ میں نے محض اسی غرض سے قلمبند کیا ہے اور جسے سعادت لبدی حاصل ہوگی یقیناً وہ شخص ان قیمتی جواہرات اور پاکیزہ نصائح کو اپنے کانوں سے سنے گا اور وحشت و نفرت دلانے والے الفاظ سے پرہیز کرے گا۔ اے سننے والے ملک کے عادل کی نصیحت کو قبولیت کے کانوں سے سن اور سعادت لبدی کو حاصل کر ہاں اس عمدہ ترین نصیحت اور جواہر نفیسہ کے علاوہ کسی دوسرے بات کو اپنے کانوں میں جگہ نہ دے۔

وَ اِذْ لَمْ يَهْتَدِْ وَاٰبِهٖ فَسَيَقُولُوْنَ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيْمٌ وَ مَنْ يَّلِكُ ذٰلِقُمْ مَّرِيضٌ
يَجِدُ مَرَاٰبِهٖ اَلْمَآءُ الزَّلٰلُ وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ بِالْاِسْدَادِ وَ هُوَ الْهَادِیْ اِلَى الطَّرِیْقِ
الرَّشٰدِ، اور جب وہ ہدایت نہ پاسکے تو کہیں گے یہ تو بالکل بہتان ہے، اور جو شخص افتراء و بہتان باندھتا ہے اس کا منہ ہی مریض بن جائے گا اور اسی مرض کے باعث اس کے منہ کا میٹھا پانی بے حد کڑوا ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمانے والا ہے۔

مسئلہ: فرض اور مستحب نمازوں کے بعد ذکر کرنا افضل ہے۔ یہ تمام نمازیوں کو کرنا چاہئے کسی بھی غیر شرعی سبب سے چھوڑنا مناسب نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ** اور جب نماز تم ادا کر لو تو تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو، کھڑے، بیٹھے یا لیٹے ہوئے۔ (جس طرح بھی ممکن ہو)۔

حضرت مخدوم سید اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: **أَيُّ إِذَا أَدَيْتُمُ الصَّلَاةَ وَفَرَعْتُمُ عَنْ أَدَائِهَا فَادْكُرُوا اللَّهَ** اور جب بھی تم نماز ادا کر لو، تو سکون و اطمینان سے اسے یاد کیا کرو یعنی اس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

جاننا چاہیے کہ فا ذکر و اکلمہ خاص ہے جس کے معانی مخصوص ہیں **وَهُوَ طَلَبُ الْفِعْلِ بِالْمَصْدَرِ** اے طلب الذکر و تخصیله۔ وہ یہ کہ فعل کی مصدر کے ساتھ طلب ہے یعنی طلب ذکر اور حصول ذکر۔

(نوٹ) یہاں اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ نماز کی ادائیگی کے بعد کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی ذکر کرنے کا حکم ہو رہا ہے تو اس میں ہر نمازی کی اجتماعی و انفرادی حیثیت کو سامنے رکھ کر ارشاد ہو رہا ہے یعنی اگر تم جماعت کے ساتھ بہ صحت و سلامتی نماز ادا کر چکے ہو تو سکون و اطمینان کے ساتھ بیٹھے بیٹھے ذکر کرو اور اگر تم سفر میں ہو تو نماز کی ادائیگی کے بعد جب تم سفر شروع کرو تو چلتے پھرتے ذکر کرو اور جب تم بیماری کی حالت یا اپنے بستر پر آ جاؤ تو لیٹے لیٹے بھی ذکر خدا کرو۔ یعنی تمہیں انفرادی و اجتماعی طور پر کسی بھی حالت میں ذکر کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔ (مظاہر اشرف)

لہذا ہر ایک مسلمان کو نماز کی ادائیگی کے بعد حکم دیا گیا ہے کہ وہ ذکر کریں کیونکہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ نہایت مجرب ہے۔ ذکر جماعت کے ساتھ کریں یا انفرادی سطح پر۔ نماز کے فوراً بعد یا کچھ دیر ٹھہر کر۔ اس سلسلہ میں عنقریب مزید بحث کی جائے گی۔

کتب نحو و فقہ میں ہے کہ بعد از فراغت نماز متصل ذکر کریں، یاد دیگر تمام اوقات میں دونوں طرح جائز ہے۔ حضرت امام زاہد نے وضاحت کی ہے کہ جب نمازی نماز سے فارغ ہوں تو تسبیح و تہلیل، کلمہ و تکبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے، عنایات الہیہ سے بہرہ مند ہوں گے۔

وَفِي صُرَاحِ اللُّغَةِ التَّهْلِيلُ كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

(القاموس) لغت کی کتاب صراح میں ہے کہ تہلیل سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، افضل الذکر بعد القرآن، لا الا اللہ محمد رسول اللہ قرآن کریم کے بعد سب سے افضل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔
وہو الذکر باللسان و الدعا بنصرہ اور اس کا ذکر زبان اور دعا سے فتح و نصرت کا باعث ہے۔

(یعنی ذکر جلی ہو یا خفی، زبان اور قلب سے کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے) وقال بعضهم اِذَا فَرَعْتُمْ.....

اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب بھی تم نماز سے فراغت پاؤ تو دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ اگرچہ تمہاری کوئی بھی کیفیت و یعنی کھڑے ہو یا بیٹھے، حتیٰ کہ لیٹے بھی ہوں تو ذکر کرتے رہو۔

اب میں ایک اجتماعی روایت پیش کرتا ہوں جو میرے پیر و مرشد عالم ربانی، دستگیر حقانی، قطب العالم قدوة العارفین شیخ المشائخ حضرت شیخ علاء الحق والدین سنجہات رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمائی۔ وہ یہ کہ درویش کا دل پانی بھرنے والی لونڈی کی مانند ہے، جو پانی کا مٹکا سر پر اٹھائے بڑی احتیاط سے چلتی ہے اس لئے کہ اگر یہ گھڑا گر پڑے گا تو ٹوٹ جائے گا اور ساری محنت رائیگاں جائے گی۔

نکتہ: نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الہی اس لئے بھی ضروری ہے کہ جس ذات اقدس نے نماز ادا کرنے کی توفیق سے نوازا ہے اس کا اس نعمت کی عطا کرنے پر شکریہ ادا کیا جائے لہذا افرائض کے ادا کرنے کے بعد بطور شکر ذکر کرنا لازم ٹھہرا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَإِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں مزید نعمتوں سے نوازوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میری گرفت بڑی سخت ہے۔ بناء علیہ۔ جس نے اپنے فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس کا ذکر کر کے شکریہ ادا کرنا بہت بڑے عذاب سے اپنے آپ کو بچانا نیز مزید نعمتوں کا حق دار بننا ہے۔ (مظاہر اشرف)

جیسے کہا گیا ہے کہ ذکر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملاً ذکر کر کے فرض کو سنت سے مزین فرمادیا۔ اور یہ بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی، اس کے علاوہ بھی شکر کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

فی شرح النوار دبرہانی من باب الاذکار عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حسن يقول الكلمة بعد اداء الصلوة متصلاً مرة يغفر واللہ ذنوبہ و مرة الثانية اعطاء اللہ تعالیٰ ثواب الانبياء و مرة الثالثة اعطاء اللہ تعالیٰ ثواب الملائكة و فی شرح شامل کان رسول اللہ علیہ السلام يقول الكلمة الطيب مع اصحابہ بعد اداء الصلوة :-

نوار دبرہانی باب اذکار میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریح روایت میں تحریر ہے کہ جو شخص ہمیشہ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ کلمہ حسن سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے جب دوبارہ ذکر کرتا ہے تو حضرات انبیاء علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب تیسری بار کلمہ حسن کا ورد کرتا ہے تو فرشتوں کی تعداد کے برابر ثواب مرحمت کرتا ہے، اور شرح شامل میں ایک مثال کے تحت تحریر ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی معیت میں بعد از نماز کلمہ طیبہ کا ذکر فرمایا کرتے۔

فی شرح الکرخی سئل عن ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الذین یمنعون الكلمة بعد اداء الصلوة فقال لهم الروافض لان فی هذه الشوک خلاف السنة بل ان رسول اللہ علیہ السلام قل کان یجهر و امع الصحابة الكلمة الطيب بعد اداء الصلوة متصلاً بعد الدعاء :-

حضرت شیخ کرخی علیہ الرحمۃ کی ”کتاب شرح“ میں ہے کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا۔ کیا نماز کے بعد ذکر کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ البتہ جو لوگ منع کرتے ہیں وہ بے دین ہیں نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا اور پھر اس سے منع کرنا سنت مبارکہ کی مخالفت ہے۔ کیونکہ رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم صحابہ کرام علیہم اجمعین کے ساتھ بعد از دعا باوازیل ذکر فرمایا کرتے۔

ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَضٌ عَلٰی الطَّالِبِیْنَ۔ طالبین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے۔

قال اللہ تعالیٰ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَ قُعُودًا وَ عَلٰی جُنُوبِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ الذِّكْرَ بِاَيِّلٍ وَ النَّهَارِ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ السَّفَرِ وَ

الْحَضَرُ وَالْغَنَاءُ وَالْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَالصِّحَّةُ وَالسِّرُّ وَالْعِلَانِيَةُ قُلْتُ الْمُرَادُ الذِّكْرُ
بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ذکر خدا کرتے رہو کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے اور لیٹ کر بھی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بلاشبہ ذکر خدا ہر حالت میں کرنا چاہیے یعنی رات کو دن میں، خشکی و تری میں، سفر و حضر میں، خوشی و غمی میں، امیری و غریبی میں، صحت و علالت میں، ظاہر اور باطن میں۔

میں کہتا ہوں کہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دل اور زبان سے بعد از فراغت نماز یاد کیا جائے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْضاً يَفْرَضُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى عِبَادِهِ فَرِيضَةً الْأَجَلِ لَهَا حَدٌّ مَعْلُومٌ يَنْتَهِي إِلَيْهِ ثُمَّ عَذَرَ تَارِكُهَا فِي حَالِ عَذْرِهِ إِلَّا الذِّكْرَ فَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَحَدًا مَعْلُومًا يَنْتَهِي وَلَمْ يَعْذِرْ أَحَدًا فِي تَرْكِهِ إِلَّا مَنْ كَانَ مَغْلُوبًا فِي عَقْلِهِ وَلَوْ عَذَرًا أَحَدًا فِي تَرْكِ الذِّكْرِ لِعَذَرَ ذَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ

نیز حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بھی فرض کو اپنے بندوں پر لازم نہیں کیا مگر ایک حد تک۔ کیونکہ انسان کو جب کوئی اس کی طرف سے عذر لاحق ہو تو وہ ذکر کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اس کا ذکر نہ کرنا عذر پر دلالت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا عذر ختم ہو یہی حد معلوم ہوتا ہے اسی طرح اگر کسی انسان کی عقل پر غلبہ ہو تو ایسی حالت میں بھی معذور سمجھا جائے گا، جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَيْنُكَ الْأَتَّكِلِمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمَزًا وَادُّكَ رَبُّكَ كَثِيرًا وَسَبَّحَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ وَكَذَلِكَ لَوْ عَذَرًا أَحَدًا فِي تَرْكِ الذِّكْرِ لِعَذَرَ الْقِرَاءَةَ۔
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فَاثْبُتُوا وَادُّكُوا اللَّهَ كَثِيرًا الْعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَأَيْضًا جَمِيعُ الطَّاعَاتِ تَرْوُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِارْتِقَاعِ التَّكْلِيفِ أَمَا طَاعَةُ الذِّكْرِ لَا تَرْوُلُ مِنْهُمْ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تمہارے لئے یہ نشانی ظاہر ہو گی کہ آپ تین دن تک لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکو گے، سو اشاروں کے پھر اللہ تعالیٰ کا بشارت ذکر کرو اور تسبیح و تقدیس بیان کرو، صبح و شام، ہاں اگر کسی

عذر کے باعث رکاوٹ ہو تو معذور سمجھے جاؤ گے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ایمان والو جب تم آپس میں ملاقات کرو تو بھڑت میرا ذکر کر دو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ یہ بھی فرمایا۔ ”تمام عبادتوں میں کسی عذر کے باعث نہ کرنے پر تکلیف میں تخفیف ہوگی، لیکن ذکر کی پابندی اس سے کم نہیں ہوگی۔“

سوال: جب نہایت ٹھوس اور مضبوط دلائل سے ذکر، کرنے کا حکم ہے تو پھر اسے مستحب قرار کیوں دیا گیا؟
جواب: ہماری گفتگو کا دار و مدار، ذکر باللسان اور ذکر بالقلب پر ہے، یعنی قرآن پاک سے تو مطلقاً واضح ہو رہا ہے کہ اللہ کا ذکر کرو اور آیہ کریمہ میں زبان سے ہی ذکر کرنا مراد لیا جائے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

ہاں اگر ذکر، دل سے کرنا مراد ہو تو بلاشبہ تسلیم کرنا چاہیے، کیونکہ امر و وجوب پر دلالت کرتا ہے لہذا حقیقتاً وہی ذکر، ذکر ہو گا جو قلبی ہو، محض رسمی نہ ہو، رسالہ تفسیر یہ میں ہے **الذِّكْرُ مَا لِقَلْبٍ دَائِمٌ قَطْعِيٌّ ذِكْرٌ بِالْقَلْبِ** ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فرض ہے و ذکر بالقلب فرض دائم قطعی و اذکر لمحۃ البصر وهو عبادة عن طرد الغفلة عن الله و التفكير فى عظمة و جلاله والایة و نعمائه سويعۃ ما یصفر ساعة یعنی ذکر خدا سے غفلت اختیار کرنا ایک پلک جھپکنے کے لئے بھی جائز نہیں۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ ذکر اپنے دل کو ایک لمحہ بھر کے لئے بھی غفلت کا شکار نہ ہونے دے، اور اس کی عظمت و جلالت اور معبودیت سے سرشار رہے نیز اس کی نعمتوں کو ہر دم سامنے رکھے۔

کئی لوگ رسماً ذکر میں مشغول ہوتے ہوئے محض زبانی کلامی ذکر نظر آتے ہیں حالانکہ وہ قلبی طور پر ذکر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، بناءً علیہ وہ غافل ہو کر کینگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور نعمت خداوندی سے محروم ہونے کے باوجود غرور کو اپنا پیشہ بنا کر یاد الہی سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں، اسی لئے اولیاء کرام انہیں دیوانگی سے تعبیر کرتے ہیں، جب کہ وہ بزمِ عم خویش اپنے آپ کو عقلمند اور زیرک شمار کرتے ہیں، یہ لوگ کیسی غفلت میں مبتلا ہیں، حالانکہ انہیں تو چاہیے کہ وہ اپنی خواہشات کو شریعت کے پاکیزہ دامن سے وابستہ کریں اور شب و روز اسی فکر میں رہیں کہ ان سے کوئی، حرکت، کوئی بات اور کوئی بھی فعل خلافت شرع سرزد نہ ہونے پائے، اس طرح عمل پیرا ہونے کے باعث احکام شریعت پر مضبوط ہو گئے نیز ان کے نفس کو پاکیزگی حاصل ہوگی، پھر ان کا یہی حسن عمل قلب کی صفائی کا باعث ہو گا۔ پھر طہارت قلب کی وجہ سے بلند مرتبت پر فائز ہوں گے۔

نکتہ: جو شخص شریعت پر عمل پیرا ہوتا ہے طریقت خود بخود اس کے لئے راستے کھولتی چلی جاتی ہے اور جب طریقت، شریعت کی پابندی کے باعث ترقی پر گامزن ہوتی ہے تو پھر حقیقت جلوہ ہائے خداوندی دکھانے لگتی

ہے۔

وفی ملتقط، الاحیاء العلوم وکن یستمر دوام الذکر و الفکر الا بوداع
الدنیا و شهواتها والا حتراز منها بقدر البلیغة و فی تحقیق شرح الحسامی فی
فصل حکم الامر و النہی فی ضد مانسبا الیہ ذہب عامة العلماء من اصحابنا
و اصحاب الشافعی و اصحاب الحدیث الی من الامر النہی عن ضده ان
کان له ضداً واحداً کالامر بالایمان نہی عن الکفر وان کان له اضداد کالامر
بالقیامة کان اضداد..... من القعود و الركوع و السجود و الا ضطبع و
نحوها یكون الامر نہیا عن الاضداد کلها و قال بعضهم یكون نہیا عن واحد
منها۔

احیاء العلوم میں ہے کہ ذکر خدا اور اس کی عظمت و جلالت کا فکر ہمیشہ قائم نہیں رہتا جب تک
خواہشات دنیویہ سے حسب استطاعت کنارہ کشی نہ کی جائے، 'شرح حسامی'، فضل امر و نہی، میں وضاحت کی گئی
ہے کہ جس چیز کی ضد میں دو جماعتیں آنے سے سامنے ڈٹ جائیں تو ان میں سے کسی بھی جماعت کے فیصلہ پر عمل
کیا جائے جائز سمجھا جائیگا!

ائمہ حنفیہ علماء شافعیہ نیز محدثین کرام، حدیث کے حکم میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک طرف سو
حکم سے ایمان ثابت ہو تو اس کے ممانعت پر حکم کفر نافذ ہو گا اور اگر اضداد کی تعداد میں اضافہ ہو تو ان پر دونوں
طرح حکم صادر کیا جائیگا اگرچہ وہ خلاف باتیں، قعود، رکوع، سجود اور الحاج و زاری وغیرہ کسی بھی شق میں ہوں
اپنے آپ کو محض ایک آدھری بات سے ردک لینے کا نام حقیقت نہیں، بلکہ ہر بری بات سے کنارہ کشی اختیار کرنا
ہی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔

لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ بزرگان دین کی تحقیق کے مطابق حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا چاہئے،
ایک بار ہو یا ہزار بار، بہر حال ذکر ہونا چاہئے، اور ذکر کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہونا مناسب نہیں۔

مگر نماز میں جو تمام عبادات کا خلاصہ بلکہ مجموعہ ہے، تلاوت، ذکر، تسبیح، دعا اور مراقبہ وغیرہ فرائض
کی ادائیگی کے بعد ان میں مشغول ہونے والے زجر و توبیخ کے مورد نہیں ہونگے، اس لئے اسے واجب کے حکم
میں نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ مستحب بھی تو تصور کیا جاسکتا ہے، نیز امر کا ادنیٰ درجہ مستحب کا جالانا ہے، لہذا بعد

از فرائض ذکر کرنا صحیح اور درست ہے!

دوسری دلیل یہ ہے کہ فرض کی قبولیت کے لئے بعد میں ذکر کرنے کا حکم بھی پایا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے **فَاِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ مَنَاسِكُمْ فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ كَذِكْرِكُمْ اَبَاؤَكُمْ اَوْ اَشْدُّ ذِكْرًا** پس جب تم مناسک حج ادا کر لو تو پھر تم ان کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر بزبان و قلب اپنے باؤ اجداد کے ذکر کرنے سے بھی زیادہ کرو۔

حضرت امام زاہد علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں کہ لوگو! جب تم حج کو جالاؤ تو بطور شکرانہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باؤ اجداد کو یاد کرتے ہو۔ کیونکہ اسی نے تمہیں حج جیسی عظیم عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

زمانہ جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ بعد از فراغت حج مسجد حرام میں الگ الگ مجلسیں قائم کر کے آباؤ اجداد کے اوصاف و فخریہ انداز میں بیان کرنا شروع کر دیتے کہ وہ بڑے سخی تھے نہایت مہمان نواز اور دشمنوں کے مقابل ڈٹ جانے والے تھے، اس قدیمی طریقہ کے مطابق ایماندار بھی مسجد حرام میں۔ حلقے بنا کر اظہار فخر و غرور کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تم میرا ذکر ویسے ہی کرو جیسے تم اپنے باؤ اجداد کا کرتے ہو بلکہ میرا حق تو یہ ہے کہ مجھے ان سے بڑھ کر یاد کرو۔“

ہجرت نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم کے نویں سال نبی کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا نائب مقرر فرما کر صحابہ کرام کو حج کے لئے روانہ فرمایا، نیز آیت کریمہ **اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ مَا مِهَمٌ هَذَا** تلاوت فرمائی، بے شک مشرک پلید ہیں اس سال کے بعد کبھی بھی وہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہو سکتے!!

ہجرت کے دسویں سال نبی کریم ﷺ کی قیادت و امارت میں جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حج و زیارت کی سعادت حاصل کی تو مسجد حرام میں کسی بھی کافر کو داخل ہونے کی جرات نہ ہوئی، اسی شہنشاہ حقیقی احکم الحاکمین نے فرمایا، جب تم حج سے فراغت حاصل کر لو تو صرف مجھے ہی یاد کرو، میری ہی حمد و ثنا جالاؤ اور اشد ذکر کرو ”بل اشد ذکرًا“ بلکہ ذکر پر ذکر کرو، یعنی بجز ذکر کرتے رہو۔

تفسیر مدارک میں ہے۔ **فَاِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ عِبَادَتِكُمُ التَّيَّامِ ثُمَّ بَهِا فِي الْحَجِّ**

او تفرتم فا ذکرواللہ ذکر ا ابائکم۔ المعنی ای فاکثر وا ذکر اللہ و بالغوافیہ و المراد الذکر باللسان بقریۃ۔ قوله تعالیٰ کذکرکم اباءکم وهو کان باللسان و جهر الصوت:-

پس جب تم اپنی عبادت سے فارغ ہو جاؤ تو تمہیں حکم کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جس طرح اپنے کباؤ اجداد کو اعلانیہ یاد کرتے ہو (کیونکہ جب تم اپنے کباؤ و اجداد کے اوصاف بیان کرتے ہو تو خفی نہیں بلکہ جلی طور پر کرتے ہو تو اس معاملہ میں ذات خداوندی زیادہ حقدار ہے کہ اسے باؤ از بلند پکار اجائے تاکہ دوسرے لوگ بھی متوجہ ہوں، ایسی ہی تفسیر میں نے اپنے پیر و مرشد سے سننے کی سعادت حاصل کی۔

خیال رہے کہ کہیں ذکر کا حکم بالوضاحت اور کہیں اشارۃً دیا گیا ہے، تو پھر ہمیں نماز کے بعد کیا کرنا چاہئے اور لوگوں کو کس ذکر میں مشغول ہونا چاہئے، نیز ہمیں شکر ادا کرنے کی توفیق کیوں عطا فرمائی گئی ہے، ان تمام امور پر غور و فکر اور تدبر کیجئے!!

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَمَحْمُولِ عَلَى ظَاهِرِهِ اَوْ عَلٰی الصَّلٰوةِ وَاَدْبَارِ السُّجُودِ فِیْ اَثَارِ الصَّلٰوةِ کَذَا فِی الْکَشَافِ وَفِی الْمَشَارِقِ اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ سَبِّحِ اللّٰهُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ الصَّلٰوةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَحَمْدِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَکَبِّرِ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَةٌ وَتَسْعَوْنَ قَالَ تَمَامُ الْکَلِمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غَفَرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَانْ کَانَتْ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سورج کے طلوع و غروب سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہو!! یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر دن کے اجانے میں بھی کرو اور رات کی اندھیریوں میں بھی، نیز نماز کے بعد باؤ از بلند بخت کرتے رہو کتاب ”کشاف مشارق“ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ، 33 بار اللہ اکبر کا ذکر کریں یہ مجموعی طور پر 99 بار ہو گا پھر ایک بار لا الہ الا اللہ کا ذکر کر کے ختم کریں، پس یہ تعداد بحد 100 ہو جائے گی جس شخص نے اس تعداد میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا، تو وہ قادر کریم، جس کی وسیع مملکت میں کوئی شریک و سیم نہیں اور تمام تعریفوں کے لائق صرف اسی کی ذات ہے وہ اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، اگرچہ سات سمندر روں کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں!!

دیکھئے!! ذکر یا عین ہو گا یا غیر!! تاہم افضل ترین ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ!! ہے جس کا منع کرنا اور اسے خطا قرار دینا ممنوع و غیر مشروع ہے، (بلکہ یہ حکم لگانا خود خطا ہے!!)

سوال: اگر کوئی شخص کہے لوگوں میں یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ بعد از نماز ذکر کرنا منع ہے اور بعض لوگ اسی پر عمل پیرا ہیں؟ ان کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: میں کہتا ہوں یا بات کسی بھی مستند کتاب میں نہیں اور اجماع امت کے بھی خلاف ہے، لہذا معتزین سے دریافت کیا جانا چاہئے کہ یہ مسئلہ کس کتاب اور کونسی صحیح حدیث میں ہے؟ اور تم اس روایت کو کہاں سے لائے ہو؟ نیز کس زمانے کے علماء نے اسے تسلیم کیا ہے؟ یہ کس راوی نے کہا ہے کہ کلمہ پڑھنا استغفار کرنا، افعال اور اشغال قبیحہ کے بعد درست ہے؟ اور عمدہ افعال و امور کے بعد درست نہیں؟ (جو شخص بعد از فراغت نماز ذکر کرتا ہے، اسے کہا جائے کہ وہ تو نماز کو افعال قبیحہ میں شمار کر رہا ہے اور یہ بات بلاشبہ کفر ہے، نیز یہ دلیل نہایت فاسد ہے، ایسی بات علماء کرام کے نزدیک غیر مستند ہے!!

استغفار کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنی تقصیرات، خطرات قلبی اور خواہشات نفسانیہ پر کٹر دل رکھنے کے لئے ذکر و اذکار میں محو رہے! نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں صلوا کما رایتُمونی اصلی!! تم ایسے نماز ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو، اگر ایسے نماز ادا نہ کر سکو تو یہ محض دھوکہ ہے!!

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے!! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نماز آپ کی نماز سے کیسے مماثلت رکھ سکتی ہے! اس پر آپ نے فرمایا، وہ میری نماز کی طرح ہی نماز ہوگی جس کی ادائیگی کے بعد تین بار ان کلمات سے ورد کیا جائیگا!!

استغفر اللہ ربی اذنبتہ عمداً او خطا سراً و علانیة و اتوب علیہ من ذنب الذی اعلم و من ذنب لا اعلم و انت علام الغیوب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

سنو سنو! ان واضح ارشادات کے بعد بھی جو لوگ قبیح کلمات سے دلیل پیش کرتے ہیں، مجھے ان کے ایمان کا خوف ہے کیونکہ حقیقتاً وہ نبی کریم ﷺ کے افعال مبارکہ پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور سید عالم ﷺ کے معمولات مقدسہ کو اپنے مذموم اور بے ہودہ خیالات سے آیات قطعہ سے روکنے کی سعی ناکام میں مصروف ہیں بلکہ وہ صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہی کی اتھارہ غاروں میں پڑے ہوئے ہیں، بعض لوگ تو بڑی ڈھٹائی سے ذکر

کے منکر ہیں!!

اور جب نمازی بعد از نماز ذکر کرنے لگتے ہیں تو وہ اسی بے ہودہ مفروضے کی بنا پر بڑی حقارت و رعوت دکھاتے ہوئے ذکر خدا سے نفرت کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے کانوں میں انگلیاں بھی ٹھونس لیتے ہیں، کتنے بد نصیب ہیں وہ لوگ جو کلمہ ذکر کی آواز سننے تک کے روادار نہیں ہوتے، اللہم اھد ہم اللہم اھد ہم الہی! انہیں ہدایت عطا فرما، الہی انہیں ہدایت عطا فرما!! لیکن اے میرے عزیز! یاد رکھو دین تو بزرگان سلف کی متابعت ہی کا نام ہے!

سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ اصحابی کالنجوم باہیم اقتدیم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مثال ہیں جو کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کے بھی نقش قدم پر چلے گا ہدایت پائے گا، نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ علماء امتی کا یبنا بنی اسرائیل۔ میری امت کے علماء نبی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں!!

پس! اے عزیز میرے! تمام پیران سرور دیہ اور خواجگان چشت قدس اللہ ارواھم میں جس پر بھی تمہیں اعتقاد ہو ان کے معمولات کی تحقیق کر لیں، اور ان مشائخ عظام کے اور اودود غائف کے مطالعہ کریں تو واضح ہو جائے گا کہ کسی ایک بزرگ نے بھی بعد از فراغت نماز، ذکر کو ترک نہیں فرمایا، بلکہ سید عالم ﷺ کے عمل شریف سے بھی یہی مستحق ہے! چنانچہ

عن المغیرہ بن شعبہ ان النبی علیہ السلام کان یقول دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك و لہ الحمد و هو علی کل شی قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطى کما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذوالجد منک الجد۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك و لہ الحمد و هو علی کل شی قدیر پڑھا کرتے اور یہ دعا فرماتے اللہم لا مانع لما اعطیت..... الہی! جب تو کسی کو عطا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور تیرے حکم کے سوا کوئی کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا، نیز تیری عنایت و مہربانی کے بغیر کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

وعن عبد الله بن زبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عن صلوته قال بصوته الا على لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرين۔

اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم نماز مکمل کر کے سلام پھیرو تو باوازا بلند کہو لا اله الا اللہ لا شریک له نیز اس ذکر کے علاوہ دیگر دعائیں پڑھیں۔

ان دونوں حدیثوں سے یہی مستنبط ہے کہ کسی کو غلبہ و حفاظت کی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا کوئی طاقت نہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے کسی اور کی سوا اللہ تعالیٰ کے، اور ہم اس کے مخلص بندے نہیں، دین تو اسی ذات اقدس کے لئے ہے۔ اگرچہ کفار کتنی ہی کراہت اختیار کریں۔

حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں حدیث کے دوسرے جزء کا ذکر فرمایا، ہم بھی دوسرے معمولات اور دعاؤں سے باز نہیں رہتے، اگر میں کہوں کہ ذکر لا اله الا اللہ تمام اذکار سے افضل ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ احادیث میں اسے افضل الذکر قرار دیا گیا ہے۔

اور جان لیجئے کہ کلمہ لا اله الا اللہ حروف سے ہی مزین ہے اور یہ ترتیب میں بعینہ وہی ہے جیسے نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے جاری ہوا، اگر اس کلمے کے ذکر سے ہی روکا جائے تو کیا خوب دین ہوگا؟ اور کیسی عجیب دیانت ہوگی؟ بلکہ جب کلمہ کا مجموعی ذکر ہوگا تو یہ کلمات سامنے آئیں گے لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ پس حقیقتاً کلمہ مکمل ان ہی الفاظ سے ہوگا۔

لہذا منکرین سے دریافت کرنا چاہئے کہ مجموعی صورت میں نام نامی اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ملا نے سے کوئی دوسری چیز حاصل نہیں ہوئی، پھر ذکر کرنے کی ممانعت کہاں سے نکل آئی؟ اور یہ بات دل نے کیسے گوارا کر لی!

کلمہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ تو ایمان کے حصول کے لئے بنایا گیا، اور اسی کے باعث ہی تو ایمان ثابت ہوتا ہے۔ ثَبَّتَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ لہذا بتائیے اس کے ذکر کرنے سے گناہ کیسے ہوگا؟ البتہ جان لینا چاہئے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک سے انکار کرے

اور آپ کے فرمانے کے باوجود فرائض کی ادائیگی کے بعد روکے اس کے ایمان کا کیا حال ہو سکتا ہے!!

اس بے حیاء بے انصاف کے بارے میں سنئے جو افعال مصطفیٰ ﷺ پر معنی کے باعث طعنہ زنی کرتا ہے وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا معنی کے سبب انکار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاذا قضیتہ من عرفات فاذا ذکرہ واللہ وقال اذا فضتہ مناسککم فاذا کروا اللہ۔ پس جب تم عرفات میں حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، یعنی مناسک حج کی ادائیگی کے بعد ذکر خدا کرو!! ارے بے انصاف!! اس حکم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ دلیل لاؤ!! کہ بعد از اضافہ اور ادائیگی مناسک ذکر کی ممانعت ہے!!

وقد امر اللہ بالذکر وقال اللہ تعالیٰ "فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب، قیل معناه فاذا فرغت من الفرائض فانصب نفسك بالنوافل وارغب الی ذکر اللہ ودعائه۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد الہی ہے، جب تم نماز ادا کر لو تو اپنے رب کی طرف رغبت کرو، فارغب کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تم فرائض سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے آپ کو نوافل میں مشغول کرو، ذکر خداوندی کی طرف مائل کرو، اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگو!

لہذا عدل و انصاف سے کام لو! دیکھو اس سلسلہ میں کوئی زور نہیں! اگر تجھے پھر بھی سدھائی نہیں دیتا تو ہم دریافت کرتے ہیں کیا تو اندھا تو نہیں ہے! ان دلہائے کلم کے ہوتے ہوئے بھی رسول کریم ﷺ، اولیاء کرام، بلکہ کلام الہی پر تمہاری طعنہ زنی، واضح انکار پر دلالت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اگر بالفرض تو کسی مشکل میں مبتلا ہے تو علماء کرام سے دریافت کر کے مشکل سے نجات حاصل کر، ارشاد باری تعالیٰ ہے فاسئلواہل الذکر ان یتلمظکم، اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر (صاحبان علم) سے دریافت کرو!! نیز یہ کہ جو بات تو نے خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے گھڑ لی ہے تو جاؤ پورے ہندوستان، بلکہ تمام جہان میں مشرق تا مغرب چھان بین کر لے، تحقیق و جستجو کے بعد تجھے ایک ایسا شخص بھی نہیں ملے گا جس کے نزدیک نماز فرائض کی ادائیگی کے بعد ذکر کرنا درست نہ ہو!

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نماز فرض کے بعد ذکر کرنا فرض تو نہیں تو اس سے پوچھئے کیا کہ یہ بات صرف تیرے ایک کے لئے ہے یا عام لوگوں کو بھی ذکر کرنے سے روک دینا چاہئے! اداہ یہ کیسی خود نمائی ہے! اس فتیح کلام سے توبہ کرو! باوازیلہند اور توبہ کا یہ طریقہ ہو گا کہ اپنی زبان سے باوازیلہند ذکر کرو! نیز جن جن لوگوں کو منع کیا

ہے ان تمام سے کہو ذکر کیا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکو!! اللہ تعالیٰ خطاب فرماتا و یصد کم عن ذکر اللہ و عن الصلوۃ کیا تم ذکر خدا اور نماز کو چھوڑ دو گے، باز آ جاؤ فہل انتم منتہون۔ بس عاجزی اختیار کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ لا تذکروا الا مواضعکم بالخیر!! اپنے وصال شدہ بزرگوں کا نیکی کے ساتھ تذکرہ کرو اور ان کے بارے میں بے ہودہ کلمات سے پرہیز کرو!!

میں کیا کروں!! الشفقة علی خلق اللہ، مخلوق خدا پر شفقت کرو!! اس ارشاد سے مجھ پر لازم ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کا علم طالبان راہ خدا تک پہنچا دوں تاکہ مہمل روایات کے سبب فرض کو ترک نہ کریں، اس سے کیا ہوتا ہے اگر کوئی شخص سفید کاغذ کو بے ہودہ باتوں سے سیاہ کر ڈالے اور لوگوں کو گمراہ کرے۔

میرے عزیز! کسی تصدیق اور سند کے ساتھ روایت و حدیث مصطفیٰ ﷺ کو لاؤ، اور دکھاؤ، ہم مسلمان ہیں۔ صحیح روایت کو بسر و چشم قبول کریں گے!! اللہم اجعلنا من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ، الہی! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمادے جو تیرے احکام سن کر ان پر عمل کی عہدگی سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اور اگر تمہارے پاس کوئی سند نہیں تو اس رکیک اور کچی باتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ اور دنیا کہ گمراہ نہ کرو! بلکہ اپنی زندگی ذکر خدا میں صرف کرو، اور جاننے والوں کو نصیحت کرو، اور آزاد ہو تو ہماری نصیحت کو مان لو! اگر تم نہیں مانتے تو نہ مانو! ہم تمہارے غلام تو نہیں!! ہم کیا کریں حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص فقہی مسئلہ، یا استخراج مسئلہ کے حکم، موقع و محل کو نہیں جانتا اس کے لئے جائز نہیں کہ فتویٰ دے اور اپنے قول کو ہماری طرف نسبت کرے۔ واللہ تعالیٰ و حبیبہ الا علی اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشارت المریدین بنام رسالہ قبریہ

سبحانه من عزشانه على امره و برهانه و الصلوة و السلام على نبیه افضل الا
نبیاء محمد و اله اجمعین و السلام على من اتباع الهدی على اخواننا احبابنا و
اصحابنا نحن امناء و صدقنا باللہ كما هو باسمائه و صفاة و قلبت جميع احكامه و نحن
تومن و نعتقد بجميع اعتقاد اهل الاسلام و الايمان كما هی ارادة اللہ و رسوله كما
قال اللہ تعالیٰ امن الرسول بما انزل الیه من ربه و المومنون كل امن باللہ و ملائکة و
کتبه و رسله لا نفرق بین احد من رسله و نومن باللہ و نعتقد بفضل اصحابه احق
الخلافه ابو بکر بن ابی قحافة على سائر المسلمين و التابعین ثم افضل من اصحابه و
احق الخلافه عمر ثم عثمان ثم على رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

رسالہ قبریہ^۱

وہ ذات اقدس، پاک، منزہ، غالب اور اس کی شان ارفع و اعلیٰ ہے، اس کا حکم اصل اور اس کی برہان
مضبوط ہے، صلوٰۃ و سلام ہوں اس کے محبوب ترین نبی مکرم پر جو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل و اکرم، جن کا
نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے، نیز اس کی آل و اولاد امجد اور اصحاب کرام پر سلامتی کے دروازے ہمیشہ کھلے
رہیں اور اس پر بھی جو آپ کی اتباع و فرمانبرداری پر کمر بستہ ہیں، اسی طرح ہمارے احباء و رفقاء پر بھی اس ذات
اقدس کا فضل و کرم اور رحمت و درافت جاری رہے۔

ہم اس ذات اقدس پر ایمان لائے اور ہم تصدیق کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات والا برکات کی
جیسے اپنے اسماء و صفات کے ساتھ اس کی ذات اقدس ہے، نیز اس کے احکام کو صدق دل سے قبول کرتے ہیں،
اور ہم اسلام و ایمان کے تمام معتقدات پر یقین رکھتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی شان
کے لائق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔

رسالہ ”بشارت المرسلین از کلام معجز نظام محبوب یزدانی کہ درانی مزار مبارک تحریر فرمودہ، خلفائے حضرت،
حسب وصیت اندر مزار شریف دوات و قلم و کاغذ نمداہ و دند۔

رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر تشریف لائے اس پر ہم ایمان
لائے اور تمام ایمانداروں کی طرف سے بھی، اس کے فرشتوں، کتاہوں اور تمام سچے رسولوں پر اور ہم نبوت

۱۔ رسالہ ”بشارت المریدین از کلام معجز نظام محبوب یزدانی کرداران مزار مبارک تحریر فرمودہ، خلفائے حضرت، حسب وصیت اندر مزار
شریف۔ دوات و قلم و کاغذ نمداہ و دند۔

کے معاملہ میں کسی قسم کا فرق نہیں سمجھتے، نیز ہم حضرت سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علی الترتیب خلفاء حق جاننے اور مانتے ہیں، اور ان کے بعد تمام صحابہ کرام، تابعین عظام کی دیگر جملہ مسلمانوں پر فضیلت و عظمت کے قائل ہیں۔

میرے تمام فرزندوں، بھائیوں، معتقدین اور رفقاء کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جس پر ہم بڑی استقامت سے عمل پیرا ہیں اور اسی پر ثبات قدم رہیں گے اور قیامت کے دن تک اسی پر سلامتی کے طالب ہیں۔ کما قال۔ تعیشون تموتون تبعثون کما تبعثون تحشرون۔ جو شخص اس پر اعتقاد نہیں رکھتا وہ راہ راست پر نہیں، مگر راہِ زندگی ہے، ہم اس سے ہزار ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر راضی نہیں، اس مختصر سی مدت میں یہ فقیر بے انتہاء اکرام و اعزازات سے نوازا، جو احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

حضرت ذوالجلال، قادر بر کمال نے عالم ملکوت سے ندا فرمائی، ”اشرف ہمارا محبوب ہے اور ان کے صادق و کاذب، عامل و بے عمل، موافق و مخالف مریدین کی پیشانی پر غفود کرم کا قلم پھیر دیتا ہوں، اور اپنی بخشش و مغفرت سے نوازتا ہوں گا، الحمد للہ علی ذلک یہ میری طرف سے احباء و رفقاء کو آخری مرثدہ راحت افزا ہے اور بھارت عظمیٰ ہے اور زبانِ دل سے اسی ذاتِ اقدس کا نام پکارتا ہوں، اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبده و رسوله والصلوة والسلام من اہل الایمان علی محمد و علی آلہ و اصحابہ و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

محققین اہل طریقت و صاحبانِ راہ حقیقت کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب ارجعی الی ربک راضیہ مرضیہ (خوشی و مسرت کے ساتھ اپنے پروردگار کی طرف آئیے) کا حکم آیا تو اس فقیر کو اسی ہزار مقرب فرشتوں کے جلو میں بارگاہِ صمدیت میں لایا گیا، پھر سدرۃ المننتی کے نیچے پہنچایا گیا اور ندائے تجھے دنیا میں چند روز عقائد و اعمال کے حل کرنے کی غرض سے بھیجا گیا تھا اب وقت آگیا ہے اپنے اصلی وطن کی طرف واپس لوٹ آؤ۔ حکمِ حدیث شریف حب الوطن من الایمان۔ وطن کی محبت ایمان ہے، تو اس فقیر نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنی ضعف و کمزوری کے باعث یوں تعریف کی لا احصي ثناء علیک انت کما اثنت علی انفسک، میں اس ذاتِ اقدس کی تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، کم از کم اس کی اتنی تو تعریف کرو جتنی اپنی کرتے ہو۔

اس کے بعد حکمِ الہی پہنچا کہ تجھے اسی ہزار فرشتے، نیز تیس حرمین شریفین مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس (کوہِ لبنان) کے خاص ہمدے، ایک ہزار ابدال مغرب ایک ہزار رجال النیب سرانِ دیپ سے اور ایک ہزار مردانِ غیب یمن کی جانب سے تجھے غسل دیں گے، پھر آسمان پر لے جائیں گے، پھر بیت اللہ شریف کے سامنے نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور ہندوں کے منافع کے لئے مجھے زمین میں دفن کیا جائے گا، تاکہ جو بھی میرے مزارِ اقدس پر آئے اس کی حاجات پوری ہوں، اور اسے مغفرت و بخشش کی نوید حاصل ہوگی (انشاء اللہ العزیز) اللہ تعالیٰ توفیقِ خیر فرمائے۔

نوٹ

د واضح ہو کہ یہ مختصر اور جامع رسالہ، حضرت شیخ الاسلام والمسلمین، غوث العالم، قدوۃ الکبریٰ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النوار فی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت نامہ ہے جو مشرق و مغرب میں آفتاب کی مانند مشہور ہیں۔ آپ نے یہ رسالہ 26 محرم بروز بدھ قبر شریف میں قلمبند فرمایا جہاں قدرتی طور پر قلم، دوات اور کاغذ موجود تھے۔ اور 28 ماہ محرم 832ھ جمعتہ المبارک کو اس دار فانی سے راہی بقاء ہوئے، رحمہ اللہ تعالیٰ "رحمة واسعة ابدأ ابدأ۔"

الحمد لله تعالى 'على' منه و احسانه و كرم 9 محرم الحرام 1418ھ بروز بدھ ترجمہ مکمل ہوا، دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طہ و یس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم

نقطہ

محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی
امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

1997/1418ء

9 محرم الحرام 14۱۸ھ مئی بروز بدھ

ہدیہ تبریک و تهنیت بہ خدمت پیر طریقت

دکتر سید محمد مظاہر اشرف الاثر فی الجیلانی مدظلہ العالی

از: دکتر سید خضر حیات نوشاہی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین، رحمۃ اللعالمین وخاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

المابعد۔

شکر و سپاس بی پایان آن ذات کردگار را کہ از لطف کریمانہ او کتاب لطیف اشرفی بار دیگر بہ منصہ شہودی آید۔ این کتاب کہ تشنہ لبان راہ حقیقت را مثل آب حیات است:

کتاب شمع راہ گمراہان است

ندبل آئینہ بہر صالحان است

این کتاب از سر نام معروف است: 1- لطائف اشرفی، 2- لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، 3- لفظ الملقوظ۔

سخنان و حالات حضرت محبوب یزدانی میر سید اشرف جمائگیر سمنانی (م ۸۰۸ھ ۱۴۰۵م) را میرید خاص ایشان نظام حاجی غریب یمنی کہ در ۵۰ھ ۱۳۳۸م در بھہ یمن بہ خدمت ایشان رسیدہ و سی سال ہمراہ گذاشت، گرد آورده است، نام کامل نگارندہ حاج نظام الدین غریب یمنی است۔ این کتاب را در یک "مقدمہ" و شصت "لطیفہ" و یک "خاتمہ" مرتب کرد و در پایان چند اثر کو تاہ بہ نام ہای حجتہ الذاکرین معروف بہ نصیحت نامہ و "بھارۃ المریدین" و "رسالہ قبریہ" می آورد۔ کار دیگر این مؤلف گردآوری نامہ ہای حضرت مخدوم سمنانی نام "مکتوبات اشرفی" است کہ در ۸۷ھ ۱۴۶۵م فراہم آورده۔

بار اول این کتاب نادر و نایاب باہتمام حضرت شیخ الشانخ سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت محبوب یزدانی علیہ الرحمہ در ۲۹۵ھ در نصرت المطالع دہلی چاپ شدہ بود۔

بعد از ان منشی میر احمد درد کا کوری این کتاب را تلخیص کردہ و بہ زبان اردو در دو جلد چاپ کرد۔ سہسہ سال پیش حضرت شمس بدیلوی رحمۃ اللہ علیہ این کتاب بی نظیر را از نسخہ خطی بزبان اردو ترجمہ کردہ کہ این ناچیز آن ترجمہ از نسخہ چاپی تقابل کردہ و نظر ثانی کرد۔ اما حال بہ زیور طبع آراستہ نھد۔

باعث تفکر و امتنان است کہ فعلا پیر طریقت حضرت دکتر سید محمد مظاہر اشرف الاثر فی الجیلانی زید عزہ العالی چاپ جدید (دوم) لطائف اشرفی را اہتمام کردہ اند۔ ہمت و کوشش ایشان لائق ستائش است کہ جویندگان راہ حقیقت و متلاشیان ہدایت را کتاب عظیم و نافع فراہم فرمودند۔ جزاک اللہ فی الدارین۔

در بارہ لطائف اشرفی، و جامع این کتاب و حضرت مخدوم محبوب یزدانی میر سید اشرف جمائگیر سمنانی باید نیز از اس

ماخذ استفادہ شود۔

فہرست نسخہ خطی کتابخانہ عمومی حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ مخفی مرعشی۔

1-

زیر نظر سید محمود مرعشی نگارش سید احمد حسینی (اشکوری) جلد ۵، صفحہ ۲۸۰

- 2- فهرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان
تالیف احمد منزوی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، جلد سوم، صفحہ ۱۸۳۲
- 3- تاریخ نظم و نثر در ایران و در زبان فارسی تا پایان قرن دہم ہجری
از استاد سعید قہسبی، چاپ تران ۱۳۴۲ خ، جلد دوم صفحہ ۷۵۶
- 4- تذکرہ علماء ہند از مولوی رحمان علی، چاپ نولکشور لکھنؤ، ۱۹۱۴م چاپ دوم، صفحہ ۲۳
- 5- تذکرہ علماء ہند از رحمان علی، اردو ترجمہ دکتہ محمد ایوب قادری
چاپ پاکستان ہستار یکل سوسائٹی، کراچی (۱۹۶۶م، ص ۱۱۲)
- 6- اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
چاپ رحیمیہ دیوبند (ہند) ۱۳۳۲ھ، صفحہ ۱۷۲
- 7- فهرست نسخہ ہای خطی فارسی۔ از استاد احمد منزوی، چاپ تران، جلد دوم، صفحہ ۱۳۴۲
- 8- بزم صوفیہ، مرتبہ سید صباح الدین عبدالرحمن
بہ اہتمام مولوی مسعود ندوی، مطبع معارف اعظم گر (ہند) ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹م، صفحہ ۴۸۲۴۳۴۱
- 9- فهرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان از دکتہ سید عارف نوشاہی
مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد صفحہ ۲۵۹

10- CONCISE DESCRIPTIVE CATALOGUE OF THE PERSIAN IN THE
COLLECTION OF THE ASIATIC SOCIETY OF BENGAL, BY WLADI-
MIR IVANOW, 1924, NO. 1214.

در آخر بار دیگر بہ خدمت حضرت پیر طریقت دکتہ سید محمد مظاہر اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی حدیہ تبریک و
تہنیت پیش می کنم کہ این کار عظیم و مهم را بطریق احسن انجام دادہ اند۔ در بارگاہ صمیمیت دعای کم کہ کوشش ایشان را اشرف قبولیت
عطا فرمود۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

و من اللہ التوفیق و علیہ السلام

ناک راہ کوچہ صاحبزادان

فقیر خضر نوشاہی

آستانہ عالیہ حضرت سید ماجی محمد نوشہہ گنج بخش قدس سرہ

ساہن پال شریف۔ ضلع منڈی بہاؤ الدین

بروز جمعہ المبارک، 21 مئی 1999ء

روز عرس مبارک حضرت شاہ عبدالرحمن نوشاہی المعروف

پاک صاحب غلیغہ اول حضرت نوشہہ گنج بخش

Maktabah Mujaddidiyah

www.maktabah.org

This book has been digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org).

Maktabah Mujaddidiyah does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah, 2012

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.